زینتُ المحافل

ترجمہ

نزہتُ المجالس

جلد دوئم

تصنیف

مام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام

الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور





زینت المحافل

ترجمہ

نزہۃ المجالس

جلد دوم

تصنیف
امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام
الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ
علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور





زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

جلد دوئم

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

تصحیح

محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی



شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

ناشر ملک شبیر حسین

سن اشاعت ستمبر 2008ء / رمضان المبارک 1429ھ

کمپوزنگ ورڈز میکر

سرورق باتھو گرافکس لاہور

قیمت روپے

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

گنج معرفت کتاب معتبر

۱۹۹۸ء

منظوم تقریظ

از شاعر حقانی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ

پنوانہ (سیالکوٹ)

پسندیدہ عالم بحر علم تالیف گرامی ۱۴۱۸ھ

محترم امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری ۱۹۹۸ء

''آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس'' ۱۹۹۸ء

''برادرِ گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری'' ۱۹۹۸ء

☆☆☆☆

عبد رحمٰن تھے صفوری شافعی شیخ جلیل
مفتی دوراں، فقیہ عصر اور مردِ عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرۂ آفاق ہے
ہے مجالس کیلئے نزہت افزا بے قال وقیل

خامہ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے
بالیقیں ہے ان کے علم وفضل کی روشن دلیل

ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ
ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل

ہے محافل کیلئے زینت کا ساماں یہ کتاب
حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل

ہاتف غیبی پکارا برملا کہہ دو قمر
اس کی تاریخ اشاعت ''ارمغان بے عدیل''

۱۴۱۸ھ

''نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی''

۱۹۹۸ء

مورخہ

۷ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ

۵ اپریل ۱۹۹۸ء

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس پر منظوم تاثرات

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

مرے ہاتھوں میں دیکھو کیا گلستانِ حکایت ہے
یہ ہر مجلس کی نزہت ہے یہ ہر محفل کی زینت ہے
اسے فیضِ تصوف کی بہار دل نشیں کہئے
یہ دستور شریعت ہے یہ منشور طریقت ہے
چنا ہے جن گلوں کو عبدِ رحمٰنِ صفوری نے
عیاں ان کی مہک سے ان کا اخلاص و مروت ہے
وہ اپنے دور کا روشن ترین مینار ایمانی
وہ اپنے عہد کی مضبوط دیوار عزیمت ہے
کیا ہے عام فیضان صفوری کو قصوری نے
یہ منشائے خدا ہے' تابشِ سرکارِ رافت ہے
جنہیں قمر ولایت نور ملت نے قلم بخشا
وہ جن پر حضرت احمد رضا خاں کی عنایت ہے
اسے دیکھو' یہ ہے انمول تحفہ اہلِ الفت کا
اسے چومو' یہ رنگیں مصحف وعظ و نصیحت ہے
کہیں ہیں باب رب العالمین کے ذکر وحدت کے
کہیں پہ رحمۃ للعالمین کی یادِ رحمت ہے
کہیں صدق و صفا کے گوہر شب تاب ہیں ظاہر
کہیں مہر و وفا کی داستاں کا حرف عظمت ہے
خدا اور اس کے محبوب گرامی کی ثنا کرنا
مجھے پوچھو' یہی تو جان توحید و رسالت ہے
خدا یہ حسیں کاوش جہاں میں عام ہو جائے
غلام زاہد کے دل میں [illegible] حسرت ہے

فہرست مضامین

نشانِ منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء ومقررین' خطباء وواعظین میں شمار ہوتے ہیں' جن کے خطابات وبیانات کا عرب وعجم میں شہرہ رہا' آپ علوم وفنون اسلامیہ کے بحر بے کنار تھے' تفاسیر قرآن کریم' احادیث رسول عظیم' آثار صحابہ وبزرگانِ دین' سیر وتواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی' وسیع مطالعہ کے مالک تھے' حکمت' فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے' نزہۃ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد وعادل ہے۔

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ ونقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہۃ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدر ومنزلت سے لائے ہیں۔ پاک وہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مقلد ہے اس لیے علماء کرام خصوصاً خطباء وواعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف وشوافع کے فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہوسکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کو حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے

والے احناف وشوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کر سکیں'

"نزہۃ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جاں بنایا' خصوصاً واعظین کے لیے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں' مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم وقلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں' تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب ویابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں!!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کیے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم ومطالب کو اولیت دی ہے' جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے' اہل علم وقلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں' ازالہ کیا جائے گا'

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منّہٖ وکرمہٖ' نزہۃ المجالس جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا' بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا' اور اس ضخیم وعظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہۃ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔

محتاج دعا

محمد منشاء تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے

ضلع شیخوپورہ پاکستان

ذوالحجہ مبارکہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

مبلغ یورپ علامہ بدر القادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے

زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب وصوفی شیخ عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری ؒ کے خطبات ومواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین وواعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیر وفقہ کے رموز واسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ۔۔۔اب اس کتاب کو اردوئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالی۔

اس مفید ترین ذخیرۂ علمی کو اُردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی وہ تو مترجمین ہی جانیں ۔۔۔اُردو دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو اسے مترجم کی زبان دانی اورقدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کر جاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ یہ ضخیم کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ آپ کے ساتھ منظر عام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام وقیع لٹریچر دور حاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی واشاعتی خوبیوں سے مزین ہو کر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔آمین۔

فقیر بدر القادری غفرلہ ہالینڈ

3 صفر 1418ھ / 9 جولائی 1997ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلقت مبرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

(حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ)

(آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی آپ کو تخلیق کیا گیا)

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب 1:

حفظ امانت اور ترک خیانت

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا:

ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا (۴-۵۸)

نیز فرمایا

واوفوا بعھد اللہ (۱۶-۹۱) بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے اہل کو امانت کی ادا کرو' اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو'

حکایت: تکمیل عہد:

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا' مگر وہ دو دن بھول جانے کے باعث حاضر نہ ہو سکا جب وہ تیسرے دن وہاں پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں موجود پایا' آپ نے فرمایا! اے جوان تو نے مجھے مشقت میں ڈالے رکھا' میں تین دن سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں!!

بعض مفسرین نے انہ کان صادق الوعد 'بیشک وہ وعدے کے سچے ہیں' کی تفسیر میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی حکایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا آپ یہیں تشریف رکھیئے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں وہ شخص ایک سال بعد آیا اور پھر کہنے لگا یہیں ٹھہریے میں ابھی آیا آپ وہیں منتظر رہے یہاں تک کہ وہ پھر سال بعد آیا اور وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ

آپ اسی مقام پر بیٹھیں میں حا ، ہوتا ہوں یہاں تک کہ پھر سال گزر گیا' اس پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی مدح میں فرمایا انه کان صادق الوعد' بیشک وہ اپنے وعدے کے سچے ہیں۔

حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا' جب تمام نبی وعدے میں سچے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خصوصیت سے کیوں فرمایا! انہوں نے جواباً کہا! حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بکثرت لوگوں نے وعدے کئے جن کو آپ نے ہمیشہ انہی کی شرائط کے مطابق پورا کیا کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعدوں کی وفا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا وابراهیم الذی وفی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

حکایت: انعام ایفائے عہد:

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ روض افکار میں رقمطراز ہیں کہ ایک یمنی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کے لیے یمن سے روانہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا آپ کی بارگاہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہمارے سلام پیش کرنا' وہ مدینہ طیبہ پہنچا' حاضری دی لیکن لوگوں کے سلام پیش کرنا بھول گیا' یہاں تک کہ وہ ایک قافلے کے ساتھ مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہو گیا' راستے میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پیش کرنے کے لیے واپس پلٹا! جب روضہ پاک پر آیا تو اسے نیند آ گئی' خواب میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں عرض کیا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہی وہ آدمی ہے جس نے سلام پہنچانے کے لیے دوبارہ تکلیف اٹھائی' آپ نے فرمایا ہاں!

یمنی کہتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف نگاہ رحمت کرتے ہوئے فرمایا!!

یا اباء الوفا قلت یا رسول اللّٰہ کنیتی ابو العباس' فقال انت ابوا لوفاء واخذ بیدی فرفعنی فانتبهت فرایتنی فی المسجد الحرام فاقمت بمکته ثمانیته ایام حتّٰی جاء الحجاج ۔۔۔ ابوفا ۔۔۔ نے عرض کیا!! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری کنیت تو

ابوالعباس ہے آپ نے فرمایا' تو ابوالوفاء ہے پھر آپ نے میرے ہاتھ پکڑے اور مجھے اٹھایا تو میں نے اپنے آپ کو بیت اللہ شریف میں پایا جب کہ میرے قافلے والے آٹھ دن بعد مکہ مکرمہ پہنچے!!

حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک سے مجوسی کا عہد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک جہاد میں ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ نماز کا وقت آ پہنچا' میں نے مجوسی سے عہد کیا کہ جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا تو مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس نے وعدہ پر عمل کیا یہاں تک کہ میں نے نماز مکمل کی' جب سورج غروب ہونے لگا تو اس نے کہا اب تو بھی مجھے میری عبادت کا موقع دے یہاں تک کہ میں سورج کو سجدہ کرلوں' آپ نے عہد کرلیا مگر جب وہ سورج کو سجدہ کرنے لگا تو آپ نے اسے شرک کرتے برداشت نہ کیا اور اس پر حملہ آور ہونے لگے' ہاتف غیبی نے آواز دی اوفوا بالعقود' اپنے عہد کو پورا کرو' آپ یہ آواز سنتے ہی واپس پلٹے مجوسی نے فراغت کے بعد آپ سے پوچھا !
عبداللہ بن مبارک آپ تو مجھ پر حملہ آور تھے پھر کس چیز نے تمہیں واپس پلٹنے پر مجبور کیا؟ آپ نے فرمایا جب تو آفتاب کے سامنے سجدہ ریز ہوا تو میری غیرت نے گوارہ نہ کیا' میں نے تجھے قتل کرنا چاہا' معاً ہاتف غیبی نے پکارا' جب تم عہد کرو تو پورا کرو! یہ سن کر بولا' آپ کا ربّ کتنا اچھا ہے اشھد ان لا الہ اللہ واشھدان محمد رسول اللہ' اور زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حکایت: حجاج اور عجیب ضامن:

حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنا موقع دیں تاکہ میں امانتیں واپس کرسکوں' حجاج نے ضامن طلب کیا' وہ کسی شخص کی تلاش میں نکلا جو ضامن بن سکے' چنانچہ عبدالکریم نامی ایک شخص سے ملاقات ہوئی' نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام عبدالکریم بتایا' اس شخص نے کہا' اس بندے میں اپنے مولیٰ کے کرم کا ضرور اثر ہوگا اس نے اسے حجاج کے ساتھ آنے والے واقعہ سے آگاہ کیا تو عبدالکریم نے ضمانت کی حامی بھرلی' اور کہا میں اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے نام کی نسبت کو خراب نہیں کرسکتا' چنانچہ وہ شخص لوگوں کی امانتیں ادا

کرنے کے لیے چلا گیا' جب اس کے آنے میں دیر ہوئی تو حجاج نے ضامن کے قتل کا حکم نافذ کر دیا' ضامن نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت طلب کی جب وہ پڑھ چکا تو جلاد نے چاہا کہ اس پر تلوار چلائے' ابھی تلوار کو بلند کیا ہی چاہتا تھا کہ وہ شخص پہنچ گیا'

جلاد نے اس سے دریافت کیا کہ جب تو اس ضامن کی وجہ سے اپنی جان بچا چکا تھا تو تجھے جان دینے کے لیے کس چیز نے آمادہ کیا' وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اوفوا بالعقود" اپنے عہد پورے کرو' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اسی بنا پر واپس آ گیا کیونکہ میں اس فانی زندگی کے لیے اپنے ایمان کو برباد نہیں کر سکتا' حجاج نے یہ بات سنتے ہی دونوں کو رہا کر دیا۔

حکایت: ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات:

ایک صالح شخص نے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ سے عہد کیا کہ الٰہی تیرے سوا میں کسی سے مدد طلب نہیں کروں گا ایک مرتبہ وہ کنویں میں گر پڑا وہاں سے دو شخصوں کا گزر ہوا' انہوں نے سر راہ کنویں کو دیکھا اور مشورہ کیا اسے بند کر دیا جائے جبکہ اس شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا' ان سے استمداد کی جائے مگر اسے اپنا عہد یاد آیا اور خاموشی اختیار کیے رکھی یہاں تک کہ وہ کنواں بند کر کے چل دیئے بعد میں ایک درندہ آیا اس نے مٹی کھودی اور اسے باہر نکال دیا' حیرانگی کے عالم میں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو مشکلات ومصائب میں صرف مجھی سے التجا کرتا ہے اور ہمارے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا اور ایسے نازک مراحل میں بھی ہمیں یاد رکھتا ہے ہم اسے تباہی بربادی سے بچا لیتے ہیں۔

اذا لم یکن بینی وبینک مرسل فریح الصبا منی الیک رسول

جب میرے اور تیرے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہو' تو باد صبا ہی تیری جانب میری مقصد ہوتی ہے۔

علامات منافق:

میں نے تفسیر علائی سورہ توبہ کے بیان میں دیکھا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں

حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو 1/3 حصہ منافقت کا اس میں موجود ہوگا' وہ یہ ہیں اذا حدث کذب و اذا وعدا اخلف و اذا ائتمن خان' جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!! ہمارا گمان ہے کہ ان باتوں میں بکثرت ہم سے مبتلا ہوں گے' حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ایسی باتوں سے تمہیں کیا سروکار میں نے تو ان خصلتوں کو منافقین کے ساتھ خاص فرمایا ہے' بہرحال میرے قول کے مطابق جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اس سے اذا جائك المنافقون کی طرف اشارہ ہے!! کیا تم ایسے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں! آپ نے فرمایا پھر یہ قول تم پر صادق نہیں آتا' اس سے تم لوگ مبرا ہو اور جو میں نے یہ کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے ارشاد باری تعالیٰ ومنھم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ (۹-۷۵) (الی اخرہ) کی طرف اشارہ ہے! کیا تم ایسے ہو عرض کیا نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور جو میں نے کہا جب امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے اس سے اس آیت کی اشارہ ہے۔

ان عرضنا الامانة علی السمٰوت والارض والجبال (۳۳-۷۲) لہٰذا ہر ایماندار اپنے ایمان کا امین بنایا گیا ہے یہاں تک کہ ظاہر و باطن میں اگر اسے غسل جنابت کی حاجت بھی درپیش ہو تو وہ پاکیزگی اور طہارت کو اختیار کرتا ہے کیا تم ایسے نہیں ہو!! عرض کیا کیوں نہیں ہم پاکیزگی اور طہارت کی محبت سے لبریز ہیں آپ نے فرمایا پھر تم منافقت سے ہمیشہ بچے رہو گے!!

حکایت: دعوت یوسفی اور ایفائے عہد:

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی کے لیے نذر مانی کہ جب رہا ہوں گے تو فقراء کی دعوت کی جائے گی لیکن جب رہائی ملی تو نذر کی ادائیگی کا خیال نہ رہا' حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور وعدہ یاد دلایا' آپ نے ایک مہینے بھر کے کھانے کا اہتمام فرمایا اور لوگوں کو دعوت دی! جبریل امین نے عرض کیا آپ کا مقصود اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا جب تک اس بوڑھی خاتون کو جو کھجور کے جھونپڑے میں آنکھوں سے محروم پڑی اپنے زندگی کے دن گزار رہی ہے' دعوت نہ دیں۔ آپ نے اس کی طرف قاصد بھیجا' تو اس نے کہا جب تک حضرت یوسف

علیہ السلام از خود آ کر نہیں لے جاتے میں دعوت میں شامل نہیں ہو سکتی! بقول شاعر اس وقت یوں پکاری

لا تبعثوا مع النسیم رسالۃ' انی اغار من النسیم علیکم

بادنسیم کے وسیلے سے پیغام مت بھیجئے! مجھے تو بادنسیم سے تیرے لیے غیرت آتی ہے۔ قاصد نے واپس آ کر تمام کیفیت سے آگاہ کیا' آپ از خود وہاں تشریف لے گئے وقال ایتھا العجوزا حضری دعوتنا' اے بڑھیا آیئے ہماری دعوت میں آیئے!! فقالت این قولك یا سیدتی من قولك یا عجوز!! تمہارا وہ قول کہاں گیا جب آپ یا سیدتی' اے ملکہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اب اے بڑھیا کہہ رہے ہو؟ ایک مدت تک ہم نے آپ کو بڑے ناز و نعمت سے رکھا! تمہارے قدموں پر زر و جواہرات نثار کئے آپ نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا' یہ شگفتہ انداز کلام کیسا؟ وہ بولیں! میں زلیخا ہوں! یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام پر رقت طاری ہوئی اور چشمانِ مبارک آبدیدہ ہوگئیں جب حضرت زلیخا مقام دعوت پر پہنچیں تو سبھی لوگ جا چکے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے (بحکم الٰہی) اپنے ہاتھوں اسے خلعت پہنائی' تو وہ پکاریں! کبھی ہم ان چیزوں کے مالک تھے مجھے ان کی ضرورت نہیں جو میری طلب ہے اگر وہ عطا نہیں فرمائیں گے تو واپس چلی جاؤں گی! آپ نے دریافت فرمایا! وہ کیا ہے بولیں (۱) میری بینائی بحال ہو (۲) جوانی لوٹ آئے اور (۳) آپ مجھے اپنے حبالہ عقد میں قبول فرمائیں'

اسی ثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچایا ہم نے آپ کے باعث اس پر کرم فرمایا' اسے بینائی اور جوانی سے نواز دیا' لہٰذا آپ اس سے نکاح فرما لیجیے اور نظر مودت فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا سے اسی وقت نکاح فرما لیا!! عربی عبارت ملاحظہ فرمایئے قل ما ھو قالت بصری و شبابی و لان تکون زوجالی منزل جبریل و قال قد اکرمنا ھا لا جلك بر و بصر ھا شبابھا کرمھا انت با لزواج فتروجھا فی الحال!

حکایت: زلیخا رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

کہتے ہیں کہ حضرت زلیخا بادشاہزادی تھیں ان کے والد مصر سے نصف مہینے کی مسافت پر

رہتے تھے ایک بار حضرت زلیخا نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت کی تو ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی جس کے باعث ان کی رنگت بدل گئی باپ نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں مجھے خواب میں ایک ایسی حسین صورت نظر آئی ہے کہنے لگا اگر مجھے اس کا پتہ معلوم ہو تو تمہاری خاطر اسے تلاش کروں۔

ایک سال بعد دوبارہ خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی تو عرض کیا: یوسف تجھے اسی کا واسطہ جس نے تجھے اتنی حسین صورت عطا فرمائی!! بتایئے آپ کون اور کہاں رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں تیرے لیے ہوں میرے سوا کسی کو پسند نہ کریں اتنے میں بیدار ہوئی پھر ہمہ وقت تصورِ یوسفی میں مگن رہنے لگیں' رنگت میں تغیر ظاہر ہوا عقل و ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھی باپ نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں'

تیسرے سال پھر خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی عرض کیا تجھے بنانے والے کی قسم مجھے بتایئے آپ کہاں رہتے ہیں فرمایا مصر میں!! بیدار ہوئی تو عقل و ہوش برقرار تھے باپ مطلع ہوا اور بیڑیاں اتار دیں' اور بادشاہ مصر کی طرف پیغام بھیجا' میرے ہاں ایک لڑکی ہے بادشاہوں کے پیغام میرے پاس آتے ہیں لیکن میری رغبت تمہاری طرف ہے اس نے جواباً کہا! اگر ایسی بات ہے تو ہم بھی راغب ہیں چنانچہ حضرت زلیخا کے باپ نے ایک ہزار کنیزیں ایک ہزار غلام ایک ہزار اونٹ' ایک ہزار گھوڑے اور بہت سا ساز و سامان جہیز میں دیا اور نکاح کر دیا۔

جب حضرت زلیخا کی نگاہ شاہ مصر پر پڑی تو آپ نے چہرہ ڈھانپ لیا' اور اپنی کنیز سے کہا یہ تو وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا کنیز بولی! صبر کریں' جب شاہ مصر نے دیکھا تو آپ کی طرف راغب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے اس کے ہاں زلیخا کی صورت میں ایک پری آ جاتی' اس طرح حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنے تک بالکل محفوظ رہیں' جیسے حضرت آسیہ بنت مزاحم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی دست برد سے محفوظ رکھا!

فائدہ: یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قول ثیبات وابکاراً (۶۶-۵) کا کیا مفہوم ہو گا؟ کیونکہ ایک قول کے مطابق ثیبات سے حضرت آسیہ اور ابکار حضرت مریم رضی اللہ عنہما ہیں!! اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ عورت اسی وقت سے ثیبت کہلانے لگتی ہے جب نکاح ہو جائے اگرچہ اسے

خلوت خاص نہ بھی ہو اسی پر شرعاً صحبت کے احکام ہی جاری ہوتے ہیں یعنی اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مریم کے ہاں پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں کیونکہ آپ ان کے ناف سے پیدا ہوئے تھے اور یہ تخلیق خداوندی میں عجیب وغریب کرشمہ ہے چنانچہ کہا جاتا ہے وہ کونسی عورت ہے جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا مگر اس پر غسل واجب نہ ہوا تو اس کا جواب ہے وہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں و اللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم

فائدہ: گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں:

بخاری شریف میں حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ گیارہ عورتوں نے باہم مجلس کی اور عہد کیا کہ ہم اپنے اپنے خاوند کی باتیں بتائیں اور ان کی کیفیت کو بالکل نہ چھپائیں چنانچہ پہلی عورت بولی! میرا خاوند تو ایسے ہے جیسے کمزور اونٹ کا گوشت کسی دلدل جیسے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو' اور اس کی زمین نرم نہ ہو کہ کوئی اس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ کہ وہ بڑا بخیل اور بد خلق ہے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں بتانا نہیں چاہتی ہاں بیان کرنے پر اتر آئی تو ایک ایک کر کے بڑی تفصیل سے بتاؤں گی مگر مجھے خوف ہے کہ میرا خاوند مجھے چھوڑ نہ دے' مقصد یہ ہے کہ وہ تو عیوب ونقائص کا مجسمہ ہے۔

تیسری کہنے لگی میرا خاوند دراز قامت ہے اگر میں اس کے بارے کچھ بیان کروں تو مجھے طلاق دے دے گا اور اگر خاموش رہوں تو وہ مجھے معلق کر رکھے گا ایسے جس کا کوئی خاوند نہ ہو۔

چوتھی عورت اپنے خاوند کی اس طرح تعریف کرنے لگی میرا خاوند تہامہ کی رات ہے جس میں نہ گرمی نہ سردی' نہ خوف اور نہ ہی اس سے دل اکتاتا ہے وہ گویا کہ موسم بہار کی پرسکون شب' یعنی میرا خاوند عمدہ اوصاف کا مالک ہے اس سے دل مطمئن رہتا ہے اور کوئی ناخوش گوار بات اس میں نہیں پائی جاتی تہامہ کی کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے باب میں آئے گی (انشاء اللہ العزیز)

پانچویں کہنے لگی میرا خاوند تو چیتے کی طرح آتا ہے یعنی نہایت خوش خو اور شیر کی طرح پلٹتا

ہے یعنی بارعب ہے گھر میں جو چیز رکھ دیتا ہے اس کے بارے پھر پوچھتا تک نہیں یعنی وہ صاحب جودوسخا ہے نیز وہ بہت سوتا ہے چیتا زیادہ سونے والا جانور ہے شیر جیسے کام کرتا ہے'

چیتا ایک درندہ ہے اس کا گوشت مقوی بدن ہے عقل وفہم کو نہایت بڑھاتا ہے وھو حلال عند مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه (واللّٰه تعالیٰ وحبیبه الا علیٰ اعلم)

چھٹی عورت کہنے لگی میرا خاوند کھانے پینے پر اتر آتا ہے تو بہت ہی زیادہ کھا پی جاتا ہے اگر کروٹ لیتا ہے تو چمٹ جاتا ہے نیز اپنا ہاتھ کپڑے کے نیچے نہیں کرتا تا کہ اس کے جسمانی عیب ظاہر نہ ہوں' یہ صحبت کی خوبی کی طرف اشارہ ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خبر نہیں لیتا۔

ساتویں بولی! میرا خاوند نامرد ہے عنین کی طرح جس کے بارے علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ عورت کو اس سے علیحدگی کا حق حاصل ہے وہ مفتیان عظام سے فتویٰ لے کر طلاق حاصل کر سکتی ہے'

عنین احمق سے احمق کو کہتے ہیں جسے اپنی قباحت کا پتہ ہو پھر بے موقع کام کرے علماء کرام فرماتے ہیں جو شخص نقصان دہ کام کرے بعض نے کچھ اور معانی بیان کئے ہیں امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جو لوگوں کے عیوب ونقائص کا جامع ہو اسے کچھ محسوس نہیں ہوگا کہ کسی کا سر پھوڑے یا ہڈیاں توڑے یا بھیجا نکال ڈالے تاہم کل داء دواء ہر مرض کا علاج موجود ہے'

آٹھویں بولی! میرا خاوند تو خرگوش کی طرح نرم ونازک ہے اس سے اسی کی خوشبو آتی ہے۔

نویں کہنے لگی! میرا خاوند تو بلند وبالا عالی شان محل کی طرح ہے اس کی تلوار لمبی ہے دراز قد اور اس کے ہاں راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے یعنی مہمان نواز ہے کھانے پلانے سے اسے رغبت ہے ضیافت کا دلدادہ ہے اس کا مہمان خانہ رہائش گاہ سے متصل ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز پر زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔

دسویں کہنے لگی! میرا خاوند ایسا مالک ہے کہ اس سے بہتر تصور نہیں کیا جا سکتا ہے اس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چراگاہ میں کم ہی جاتے ہیں جب انہیں مزامیر کی آواز سنائی دیتی ہے تو

انہیں محسوس ہو جاتا ہے اب ہم مارے جائیں گے یعنی مہمانوں کے لیے ہمارا ذبح ہونا یقینی ہے۔

گیارھویں خاتون نے کہا! میرا خاوند ابوذرع ہے ابوذرع کا کیا کہنا اس نے تو مجھے زیور سے لاد دیا ہے میرے کانوں کو بھر دیا ہے میرے بازو فربہ ہو چکے ہیں گویا کہ یہ چربی سے بنائے گئے ہیں مجھے اتنا خوش رکھتا ہے کہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی چند بکریوں والے غریب گھر سے مجھے لایا تھا اور اب مجھے ایسے گھر کی مالکہ بنا دیا ہے جس میں اونٹ گھوڑے' گائیں اور کھیت ہیں اس کے سامنے مجھے کبھی کسی نے طعنہ نہیں دیا جب سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں جب پینے پر اترتی ہوں تو خوب جی بھر کر پیتی ہوں۔

جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کی قلت تھی ہاں ابوذرع کی ماں کتنی اچھی ہے جس کے بدن میں موٹاپے کے باعث بل پڑ جاتے ہیں اس کا گھر وسیع وعریض ہے اس کا فرزند بہترین فرزند ہے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی اس کی خواب گاہ ہے بکری کے بچے کی دستی سے پیٹ بھرتا ہے یعنی کم خوراک ہے ابوذرع کی بیٹی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے والدین کی خدمت گزار فرمانبردار اور خوب صورت پلی ہوئی موٹی تازی اپنے ہمسائیوں کو غصہ دلاتی ہے یعنی ایسی حسین وجمیل کہ اسے دیکھ کر ہمسائے جلتے ہیں ابوذرع کی لونڈی کا کیا کہنا کیا خوب ہے ہماری باتیں راز میں رکھتی ہے گھریلو معاملات میں امانت دار ہے خیانت اس کے پاس تک نہیں آئی گھر صاف ستھرا رکھتی ہے کھانے پکانے کا خوب سلیقہ جانتی ہے عمدگی سے پکاتی ہے اور پاکیزگی سے کھلاتی ہے کوڑے کرکٹ سے اسے نفرت ہے بعض نے کہا اس کے ہاں بچے نہیں جس کے باعث صفائی وستھرائی کا خوب اہتمام کرتی ہے'

حضرت علامہ المحب طبری رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کھانے کی اشیاء کو کونوں میں نہیں چھپاتی تھی پھر اس عورت نے بیان کیا ایک روز ابوذرع کا کہیں جانا ہوا جبکہ دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں یعنی اس پر خواہشات نفسانیہ غالب تھیں کہ اسی اثناء میں اسے ایک عورت ملی جس کے پاس چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلوؤں میں اس کے اناروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے تھے اس سے ابوذرع نے نکاح کر لیا اور مجھے طلاق دے دی اس کے بعد ایک سردار سے میرا نکاح ہوا جو نہایت خوش رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ لے کر چلا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا

اور ہر ایک قسم کی چیزوں کا جوڑا جوڑا مجھے دیا اور بولا اے ام ذرع کھاؤ اور اپنے رشتہ داروں کو کھلاؤ وہ پھر بولی اگر وہ تمام اشیاء جو اس نے دی تھیں انہیں ایک جگہ جمع کروں تو وہ ابوذرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتیں حضرت امام رافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یمن کی ایک چھوٹی سی بستی میں رہا کرتے تھے (مسلم ترمذی وغیرھما)

حکایت: عجیب نذر:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک جوان بیمار ہوا تو اس کی والدہ نے نذر مانی اگر میرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ شفا سے نوازے گا تو میں دنیا سے سات روز تک باہر رہوں گی اللہ تعالیٰ نے اس کے لڑکے کو شفا عطا فرمائی تو اس نے منت پوری کرنے کے لیے قبر تیار کروائی اور اپنے فرزند سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دینا اور سات روز بعد نکالنا چنانچہ وہ قبر میں داخل ہوئی اور اس کے فرزند نے اسے دفن کر دیا اس نے قبر میں ایک طرف دروازہ کھلا ہوا دیکھا وہ اس سے باغ میں داخل ہوئی اور باغ میں چلتے چلتے اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے پروں سے پنکھا چلا رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے۔

اس عورت نے دونوں کا حال دریافت کیا پہلی نے کہا میں دنیا میں اس حال میں یہاں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ پر راضی تھا دوسری بولی جب یہاں آئی ہوں تو میرا خاوند مجھ پر ناراض تھا جب تو واپس جائے تو میری طرف سے میرے خاوند سے معافی طلب کرنا۔

سات روز بعد جب اس لڑکے نے اپنی والدہ کو قبر سے باہر نکالا (تو وہ زندہ تھی) وہ اس عورت کے خاوند کے پاس گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا خاوند نے اپنی بیوی کی غلطیوں کو معاف کر دیا پھر اس عورت کو خواب میں دیکھا گیا جو کہہ رہی تھی اب مجھے عذاب سے نجات مل چلی ہے!!

حکایت: وفاداری کا ثمرہ:

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جس نے اپنے پیچھے اپنی زوجہ اور تین بچوں کو چھوڑا جب عورت کی عدت پوری ہوئی تو اس نے نکاح کر لیا شب باشی سے ایک رات قبل اس نے اپنے مرحوم خاوند کو خواب میں نہایت پریشان دیکھا' عورت نے سبب دریافت کیا جب کہ وہ یہ کہہ رہی تھی میں تو تجھے ابھی تک نہیں بھولی' اس پر خاوند بولا اگر تو بھولی نہ ہوتی تو آگے نکاح

کیوں کرتی ؟

یہ سنناتھا کہ وہ بیدار ہوئی اور اس وقت کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام خواب کہہ سنایا نیز عرض کیا میرے خاوند سے طلاق دلا دیجیے چنانچہ خاوند کو بلایا گیا اور طلاق حاصل کر لی بعدہٗ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی کے پاس وحی آئی کہ آپ اس عورت سے فرما دیجیے جب تو نے اپنے مرحوم خاوند سے وفاداری کی یہ مثال قائم کی ہے تو ہماری بارگاہ سے باوجود کمی وکوتاہی کے اسے معافی دی جاتی ہے اور اسے مغفرت وبخشش سے نواز دیا گیا ہے نیز اسے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک کنیز خدمت کے لیے عطا کر دی ہے اور تجھے بھی جنت میں تمہارے خاوند کے پاس بھیجا جائے گا:

لطیفہ: آخری خاوند:

میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی الٰہی! ابودرداء نے دنیا میں میرے ساتھ نکاح کیا میری تجھ سے التجاء کہ جنت میں بھی مجھے ان کی رفاقت حاصل رہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی گویا ہوئے اگر آپ چاہتی ہیں جنت میں میری رفیقہ رہیں تو میرے وصال کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام نکاح دیا موصوفہ فرمانے لگیں اب میرا نکاح جنت میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی ہوگا حیات دنیوی میں کسی سے نکاح نہیں کروں گی'

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا اگر تو جنت میں میری رفاقت کی طالب ہے تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ دنیا میں عورت کا جو آخری خاوند ہوگا جنت میں اس کو ملے گا بشرطیکہ وہ جنتی ہوں!!

فائدہ: صاحب نکاح کی نماز

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب نکاح کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصے زیادہ افضل ہے

تــزو جوافان یوماً التروج خیر من عبادۃ الف عام' نکاح کرو کیونکہ با نکاح ایک

دن کی عبادت ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے'

نبی کریم ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کنیز رکھتے ہو عرض کیا گیا! نہیں! پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال وغیرہ ہے انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! تو آپ نے فرمایا بلا نکاح مرد شیاطین کے بھائی ہیں اگر نصرانی ہوتا تو معاملہ اور تھا مسلمان کو تو ہماری سنت کے مطابق نکاح کرنا چاہیے۔

وہ آدمی اچھے نہیں جو بلا نکاح زندگی بسر کرتے ہیں اور مرجاتے ہیں!! نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو غربت کے پیش نظر نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں نیز اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کی پیشانی پر یہ لکھنے کا حکم فرمائے گا کہ سنت رسول ﷺ کو ترک کرنے والے تجھے قلت رزق کی بشارت ہو (کتاب البرکت)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کہا گیا ہے آپ کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں مافعل اللہ بك تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا!! آپ نے کہا میرا محل نکاح والوں کے محل سے بہت نیچے ہے' بعض علماء کرام نے فرمایا ہے یہ اولیاء کرام کے مراتب کے اعتبار سے ہے رہا معاملہ لوگوں کا تو ان کے اعتبار سے وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں'

شفاء شریف میں ہے کہ اکثر علماء کرام فرماتے ہیں یہ عمل نہایت مکروہ ہے کہ کوئی شخص مجرد رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے'

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کیا تو صاحب نکاح ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا نہ جانے پھر تو کیسے عافیت میں ہے!!

مسائل نکاح:

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک سنت یا واجب ہے نذر یا منت ماننے سے نکاح واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر انہی اشیاء میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہو اور نکاح میں مستقل نہیں! کیونکہ نکاح تو عورت کی رضا مندی پر منحصر ہے اسی طرح فاسق کو ولایت سوا اس صورت میں کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسے حضرت امام غزالی کا فتویٰ ہے حضرت امام نووی نے روضہ میں اسے مستحسن کہا

ہے اسی پر عمل کرنا مناسب ہے ایسے ہی ابن صلاح اور امام سکی رحمہما اللہ تعالیٰ نے پسند کیا!!

فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز:

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ایماندار کے لیے تقویٰ و پرہیز گاری کے بعد سب سے اعلیٰ چیز نیک سیرت بیوی ہے اگر اسے حکم کرے تو بجا لائے اگر اسے دیکھے تو خوش کرے اگر اس پر قسم کھائے تو پورا کر دکھائے اگر نظروں سے اوجھل ہو تو اپنے آپ کو غیر سے بچائے اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرے' (ابن ماجہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا' دنیا نفع مند ہے اس کی نہایت نفع مند اشیاء میں سے نیک سیرت عورت ہے!! (مسلم شریف)

لطیفہ: فوراً جنت ملے

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی شخص نے عرض کیا اے کلیم اللہ (علیہ السلام)!!! اپنے رب سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے فوراً جنت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اسے بشارت دو کہ ہم نے تمہاری خواہش پوری کر دی وہ اس طرح کہ ہم نے اسے حسین و جمیل اور فرمانبردار عورت عطا فرمائی!!

تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی

میں نے کتاب الذریعہ جن کے مولف حضرت محمد بن عماد رضی اللہ عنہ ہیں میں حدیث شریف دیکھی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تین شخصوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی ایسا آدمی جس کی زوجہ بد خلق ہو اور پھر بھی اسے طلاق نہ دے دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کو نا اہل پر ضائع کرے تیسرا وہ شخص جو مقروض کو بلا جواز تنگ کرے۔

نکتہ:

حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو کسی اور کے حق میں قبول نہیں فرماتا کیونکہ وہ خود خلاف شرع چلتے ہیں اور اس گناہ کو انہوں نے از خود اپنے آپ پر مسلط کر لیا ہے۔

تفسیر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت داؤد علیہ السلام سے نکاح

کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشورہ کرو وہ شخص تلاش کرتے کرتے کھیل کے میدان میں جا پہنچا جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اس نے آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا' سرخ سونا اختیار کرو اور سفید چاندی اور گھوڑے سے بچاؤ کی کوشش کرنا کہیں مار نہ دے' وہ شخص ان باتوں کو سمجھ نہ سکا

حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضاحت طلب کی آپ نے فرمایا سرخ سونا سے مراد نوجوان کنواری عورت ہے سفید چاندی سے مراد مطلقہ یا بیوہ خاتون اور گھوڑے سے بوڑھی عورت مراد ہے جو بے اولاد ہو:

مسئلہ: مرد عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا:

آدمی کو جب کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لیے عورت کے چہرہ اور انگلیوں کو کلائی تک دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ آزاد ہو اور اگر کنیز ہو تو اس کا ستر کے سوا باقی حصہ بدن دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت کے لیے بھی سنت ہے کہ وہ آدمی کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھ لے!!

موعظت:

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو فرمایا تم نکاح کر لو طلاق نہ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے مرد و عورت کو پسند نہیں فرماتا جو بن سنور کر نکلتے ہیں'

سید عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص میاں بیوی کے درمیان ایسی باتیں بنا کر علیحدگی کرا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی زیارت حرام ہو گی (رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص میاں بیوی میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کو دور کر دے گا۔ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ اور کبھی حرام ہوتی ہے تفصیل عنقریب باب خوف میں آئے گی انشاء اللہ العزیز

حکایت' عورت کی مکاری:

حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک صالح آدمی کی حسین وجمیل عورت تھی جس پر ایک جوان عاشق ہو گیا وہ عورت بھی اس پر فریفتہ تھی اس نے اپنے مکان کی چابی اسے تھما دی اور کہا جب تمہارا دل چاہے میرے پاس آ جایا کریں'

خاوند کو محسوس ہوا تو وہ اپنی بیوی سے ایک روز کہنے لگا مجھے تمہاری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اپنی پاکدامنی کے لیے قسم دینا ہو گی اس نے کہا میں تیار ہوں جب خاوند جا چکا تھا تو وہ جوان اس کے پاس آیا عورت نے سارا ماجرا کہہ سنایا' آدمی نے کہا پھر اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہے وہ کہنے لگی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا حلیہ بنا لے اور شہر کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ!! چنانچہ وہ اسکیم کے مطابق گدھا لیے دروازہ شہر پر منتظر رہا ادھر خاوند آیا اور اس نے قسم کے لیے مقدس پہاڑ پر چلنے کا حکم دیا جہاں لوگ جا کر قسمیں اٹھایا کرتے تھے'

چنانچہ جب خاوند بیوی دروازہ شہر پر آئے تو کہنے لگی میں تو گدھے پر سوار ہو کر جاؤں گی خاوند نے اسے سوار کرایا جب پہاڑ پر گئے تو اس نے اپنے آپ کو گدھے سے اس طرح گرایا کہ اس کا بدن ننگا ہو گیا'

پھر اس انداز سے قسم کھانے لگے!! اللہ کی قسم مجھے تیرے سوا کسی نے نہیں دیکھا البتہ اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے اس جھوٹی قسم پر پہاڑ لرزنے لگا وان کان مکرھم لتزول منه الجبال اور ان کی مکاریاں ایسی ہیں کہ جن سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں'

موعظت: خائنہ پر عذاب

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے سلسلہ میں خیانت کرتی ہے امت کا آدھا عذاب تو اسی پر ہو گا'

نیز فرمایا حقوق اللہ' عورت اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی'

ستر ہزار فرشتوں کی لعنت

حادی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی جب گھر پہنچا تو اپنی عورت کو گھر میں موجود نہ پایا' جب واپس آئی تو خاوند نے اسے طلاق دے دی اس نے دریافت کیا تو خاوند نے کہا حدیث شریف میں موجود ہے کہ جو عورت بلا اجازت خاوند گھر سے باہر چلی جائے اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جس پر اتنی زیادہ لعنتیں ہوں وہ میرے گھر میں رہنے کے لائق نہیں ہے تاکہ اس کی لعنتوں کے باعث میں بھی گرفت میں نہ آؤں ایک اور حدیث شریف میں ہے عورت کا گھر سے باہر جانا جب خاوند کو ناپسند ہوتا ہے تو آسمان کے تمام فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں'

روضہ میں مرقوم ہے کہ اگر بیوی اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے باپ کی تیمارداری کے لیے چلی جائے تو جائز ہے!! اس بناء پر مرد عورت کا نان ونفقہ بند نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ اسی مخاصمت ومخالفت کے باعث نہ گئی ہو:

لطیفہ: بیٹی! زمین بن کر رہنا:

حضرت خارجہ فرازی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی بیٹی کا نکاح کیا تو مندرجہ ذیل نصائح سے نوازا بیٹی!! اب تک تم جس آشیانہ میں محفوظ تھی وہاں سے نکلتی ہو!! اور ایسے بستر پر جاتی ہو جسے تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے تمہارے ساتھ کوئی الفت نہیں تھی اب تم اس کے سامنے زمین بن کر رہنا وہ تیرے لیے آسمان بن جائے گا تم اس کا بچھونا بن جانا وہ تمہارا سہارا ثابت ہوگا تم اس کی باندی بن جانا وہ تیرا غلام بن جائے گا تم ہمہ وقت اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ تم سے اسے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور بھی نہ بھاگنا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس کے قرب تر ہونا اور جب وہ تم سے علیحدہ رہنا چاہے تو اس سے الگ رہنا نیز اس کے ناک کان اور آنکھ کو بچائے رکھنا تاکہ سوا خوشبو کے اسے کچھ اور سونگھنے کا موقع نہ مل سکے تمہاری اچھی باتیں ہی اس کے کانوں تک پہنچیں اور جب تم پر نظر پڑے تو تیرے حسن وجمال کے سوا کچھ اور نہ دیکھ پائے یعنی اپنے آپ کو اپنے خاوند کے لیے خوبصورتی سے سجانا چاہیے!!

حکایت: چکی خود چلتی رہی:

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے کسی عورت سے نکاح کرنا چاہا تو عورت نے اس شرط پر پیغام نکاح قبول کرلیا کہ میری خدمت کے لیے ایک کنیز بھی ہونی چاہیے اس صالح شخص کے اتنے وسائل نہیں تھے کہ خادمہ بھی رکھ لیتا'

شیخ کے ایک عقیدت مند نے عرض کیا حضرت یہ خدمت میں سرانجام دوں گا آپ اس خاتون سے فرمایئے کہ کنیز تو خدمت کے لیے رکھ لوں گا بشرطیکہ تو اس کبھی نہ دیکھے!!

عورت نے کہا مجھے تو خدمت سے تعلق ہے جب خدمت ہو گی تو مجھے دیکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہو گی چنانچہ نکاح ہوا وقت گزرتا رہا ایک دن عورت کی والدہ آئی اور کہنے لگی تیری خاوند کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟ میری خدمت کے لیے اس نے ایک کنیز مقرر کر رکھی ہے البتہ میں نے آج تک کنیز کو دیکھا نہیں میرا خاوند ہر روز آدھی رات کے وقت عبادت کے لیے چلا جاتا ہے۔

ماں نے کہا!! یقیناً وہ لونڈی کے پاس جاتا ہو گا تیرے ساتھ تو محض عبادت کا بہانہ بناتا ہے چنانچہ حسب معمول وہ رات کو بیدار ہوا اور مقام عبادت پر مصروف عبادت ہو گیا خاتون دبے پاؤں اس کا جائزہ لینے وہاں پہنچی دیکھا وہ عبادت میں مصروف ہے پھر عورت کے دل میں خیال آیا چلیں کنیز کو بھی دیکھوں وہ کیا کر رہی ہے۔

شیخ کا وہ عقیدت مند بھی عبادت میں مصروف تھا چکی از خود چل رہی تھی جب قعدہ میں ہوتا تو چکی میں دانے ڈال دیتا!! یہ نظارہ دیکھتے ہی اس نے اپنی والدہ کی بات کو نسیاً منسیا کر دیا پھر وہ خاوند اور غلام کی خدمت کرنے لگی!!

حکایت: گستاخان انبیاء کا انجام

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عرائس میں دیکھا حضرت شمعون نامی بھی نبی تھے انہوں نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی مگر وہ آمادہ قتال ہوئی حضرت ان پر غالب آئے اور جب کبھی گرفت میں آجاتے تو لوہے کی بیڑیاں از خود ٹوٹ جاتیں اور آپ پھر تبلیغ میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ قوم نے حضرت شمعون علیہ السلام کی بیوی کو اپنے ساتھ ملا لیا انہوں نے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ کو گرفتار کرنے کا عہد

کیا'

پھر کہنے لگی آخر آپ کو کونسی چیز سے باندھا جاسکتا ہے آپ نے فرمایا وہ تو مرے بال ہیں جب آپ سوئے تو آپ کو بالوں سے باندھ کر اس نے قوم کے حوالے کر دیا قوم نے آپ کے ناک کان کاٹ دیئے آنکھیں نکال دیں آپ نے صبر واستقامت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا یہاں تک کہ قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا زمین پھٹ گئی اور تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور اس خاتون پر بجلی گرادی جس سے وہ راکھ کا ڈھیر بن گئی:

بعدہ حضرت شمعون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا ناک کان آنکھیں اسی طرح عود کر آئیں آپ نے ایک ہزار ماہ تک اپنی نافرمان قوم سے جہاد جاری رکھا سیّد عالم نبی کریم ﷺ اس پر متعجب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ القدر نازل فرما کر آپ کو مسرور فرما دیا (تبنیہ):۔ انبیاء کرام علیہ السلام بڑے بڑے امتحانات سے گزرے آگ میں ڈالے گئے' آرے سے چِرائے گئے دریائے نیل میں بہائے گئے یقتلون النبین بغیر حق ناحق شہید ہوئے ہر آزمائش سے دو چار ہوئے مگر سب سے بڑا امتحان اس طرح بھی لیا گیا کہ بعض کی بیویاں کافرہ تھیں جو نبی ایسی بلند ترین ہستی کی خدمت میں حاضر ہونے کے باوجود دشمن بن کر رہیں اور نبی اس نازک ترین امتحان میں بھی ثابت قدم رہے کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ وشکایت نہ کی' آخر اپنے انجام بد کو پہنچیں اسی طرح آج صالحین' عابدین' زاہدین' علماء کرام' اولیاء عظام اور مشائخ مبتلاء ہیں بیویاں اور اولادیں نافرمان' بے عمل' بدکردار ہیں کیوں؟ تاکہ کوئی شخص بھی ایسے امتحان میں اپنی علمیت ومشیخیت کی زعم میں آکر انبیاء کرام علیہ السلام کی ذات والا برکات پر اپنے تقدس کا اظہار نہ کرے جب صاحبان عظمت کا یہ حال ہے تو عوام کالانعام کی بات کہاں تک پہنچتی ہے لہٰذا ہر وقت اپنی اصلاح اور انبیاء واولیاء کے ادب واحترام اور تعظیم وتکریم کی طرف راغب رہنا چاہیے ان کے امتحان کو بطور استہزاء پیش نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے ان بطش ربک لشدید:

موعظت: اپنا راز ظاہر نہ کرو

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارا راز تمہاری قید میں ہے جب تم نے کہہ دیا تو

دوسرے کے قبضہ میں آ گیا' اب تم اسے کبھی واپس نہیں لے سکتے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اپنے راز کو محفوظ رکھنے میں اپنی ضروریات کا تعین کرو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔ دل رازوں کے برتن ہیں اور لب راز کے تالے زبان ان کی کنجیاں'

منشور الحکم میں ہے کہ عقلاء کے دل اسرار کے قلعے ہیں۔

حضرت امام ماوردی علیہ الرحمہ کی ادب الدنیا میں مرقوم ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا سبب ہے اور صحت و عافیت کا دائمی ذریعہ ہے۔

زنا اور کفر

حضرت نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں کو آپ کی فرمانبرداری سے روکا کرتی تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی عورت کا معاملہ ہے!! تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے

لوط بن ہاران بن تارح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا نام واعلہ تھا جب اس نے آپ کے پاس بے ریش فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھا تو اس نے قوم کے لوگوں کو اطلاع کر دی جس سے حضرت لوط علیہ السلام بے حد پریشان ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ کیونکر مناسب ہے کہ نبی کی بیوی کافرہ ہو ! لیکن زانیہ نہ ہو!! اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے کفار کی طرف اس لیے بھیجا تا کہ وہ شرک کی نیند سے بیدار ہو کر توحید و رسالت کی برکات کو حاصل کریں اور انبیاء کرام ایسے اوصاف سے متصف ہوں جن سے لوگ ان کی طرف رغبت کریں اور ایسے عیوب و نقائص سے انہیں دور رکھا جائے جن سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے' چنانچہ زنا سب سے نفرت انگیز چیز ہے' بخلاف کفر کے کیونکہ کفار کفر کو باعث عار نہیں سمجھتے جب کہ زنا کو باعث عار سمجھتے ہیں!! لہٰذا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کسی بھی نبی کی بیوی زنا ایسے عیب سے منسوب ہو' جبکہ کفر کی بیماری میں چند ایک عورتیں مبتلاء ہوئیں!! جو آخر کار عذاب الٰہی کا شکار ہو کر عبرت کا نشان بنیں۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ سورہ ہود کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ

السلام کے پاس حضرت جبریل' حضرت میکائیل آئے حضرت کی زوجہ نے قوم کو اطلاع کر دی لوگ دوڑتے ہوئے آئے' حضرت لوط علیہ السلام پریشان ہوئے اور پکار اٹھے آج کا دن تو انتہائی سخت ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ارشاد فرما چکا تھا کہ اس قوم پر عذاب مسلط کر دینا البتہ جب تک چار مرتبہ حضرت لوط شہادت نہ دیں اس وقت تک توقف کرنا'

چنانچہ آپ نے فرشتوں کو کہا تمہیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہنچی کہ یہاں کے لوگ ایسے ایسے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا باوجود کہ وہ جانتے تھے!!

حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی سے زیادہ برائی کہیں نہیں ہوتی یہ کلمات حضرت لوط علیہ السلام نے چار بار کہے حضرت جبریل امین اپنے رفقاء سے ہر بار کہتے گواہ رہو'

پھر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے اوباش جوانوں کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کر دیتا ہوں میرے مہمانوں کو غلط خیال سے مت دیکھو۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ آپ نے بیٹیوں سے مراد قوم کی عورتیں لی تھی' یعنی میری قوم کی عورتیں میری ہی بیٹیاں ہیں ان سے تمہارے نکاح کر دیتا ہوں اس لیے کہ قوم کا نبی قوم کے لیے بمنزلہ باپ ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے!!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگو! میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں!!

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے آپ ﷺ شفقت میں باپ کی طرح ہیں اور بعض نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! تمہیں جس چیز کی بھی ضرورت درپیش ہو مجھ سے بلا حیل وحجت ایسے طلب کر لیا کرو جیسے اپنے والد سے طلب کرتے ہو۔

قوم لوط کی تباہی:

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس جب فرشتے حاضر ہوئے تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم آپ کے ربّ کا پیغام لائے ہیں آپ نے دروازہ کھولا تو جبریل علیہ السلام نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جب آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا تو بے حس ہو گیا!! اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ اے اللہ کے نبی!! رات کے وقت اپنے اہل

خانہ کو ساتھ لے کر نکل جایئے اور احتیاط کیجئے کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے تمہاری عورت کے سوا کیونکہ جس عذاب میں قوم مبتلا ہوا چاہتی ہے اس میں وہ بھی شامل ہے!! حضرت لوط علیہ السلام نے دریافت کیا عذاب کتنی دیر تک نازل ہوگا!! کہا گیا صبح تک' جو بالکل قریب ہے۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل خانہ کو لے کر باہر نکلے تو فرمایا کوئی بھی شخص پیچھے نہ دیکھے اور جب عذاب کی آواز سنائی دینے لگی تو آپ کی عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پکار اٹھی ہائی میری قوم!! یہ کہنا تھا کہ ساقط وجامد پتھر بن گئی کہتے ہیں ہر ماہ اس پتھر سے حیض کی رنگت جیسا خون برآمد ہوتا ہے (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھالیا یہاں تک فرشتوں نے صبح کے مرغوں کی بانگ کو سن لیا!! گدھوں کے چلانے کی آوازیں سماعت فرمائیں کوئی بھی سویا ہوا بیدار نہ ہوا برتنوں کی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی یہاں تک کہ ان بستیوں کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا پھر ان پر سجیل پتھروں کی بارش برسائی کہتے ہیں سجیل آسمان میں پہاڑ ہے بعض کہتے ہیں زمین وآسمان کے درمیان ایک دریا ہے بعض نے یہ بھی کہا کہ سجیل پختہ مٹی کو کہتے ہیں ممکن ہے اپنی سطح پر یہ ہر ایک کا نام ہو (تابش قصوری) کلمہ منضود سے مسلسل' پے در پے' ایک پر ایک' مراد ہے یعنی ان پر مسلسل' پے در پے' یا ایک پر ایک پتھر گرتا رہا:۔ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ ان پر سرخ رنگ کے نشان لگا دیئے گئے چنانچہ آج کل بھی جہاں خطرہ ہوتا ہے سرخ بتی' سرخ لکیر' یا سرخ نشان لگا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا کے پاس ان پتھروں میں سے ایک پتھر دیکھا ہے اور وہ پتھر کفار ومشرکین مکہ سے دور نہیں ہیں۔

لطیفہ: شہادت برائے سعادت:

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ سورہ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں یہ حکمت الٰہیہ ہے کہ دنیا وعقبیٰ میں بلا شہادت کسی کی گرفت نہ کی جائے جیسے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی شہادت عذاب کا سبب بنی اسی طرح امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے اللہ تعالیٰ کی شہادت موجب سعادت ہوگی مثلاً

التائبون العابدون اور ان المسلمین والمسلمات سے ظاہر ہے:

موعظت: عبرتناک واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہیں سے گزر ہوا آپ نے ایک آدمی کو آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں دیکھا آپ نے پانی لیا اور آگ بجھانا چاہی تو وہ آگ ایک بے ریش لڑکا بن گئی اور آدمی آگ کی صورت ہو گیا اور اسی طرح وہ لڑکا آگ کے شعلوں میں جلنے لگا آپ یہ کیفیت دیکھ کر تعجب کرنے لگے وہ آدمی بولا یا نبی اللہ!! میں نے اس لڑکے سے برائی کی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گیا اس وقت سے کبھی مجھے آگ بنا دیا جاتا ہے اور کبھی اسے اور باری باری ایک دوسرے کو شعلوں سے جلاتے رہتے ہیں اور یہ عذاب مسلسل قیامت تک رہے گا"

موعظت: لواطت کی نحوست:

عیون المجالس میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد میری نظر سے گزرا' آپ نے فرمایا اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے تب بھی پاک نہیں ہو گا قیامت میں بھی وہ نحس و پلید ہی اٹھے گا۔

نیز آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آدمی' آدمی کے اوپر آتا ہے' تو عرش الٰہی کانپنے لگتا ہے آسمان پکار اٹھتے ہیں الٰہی ہمیں اجازت دے تاکہ ہم ان پر پتھروں کی بارش برسائیں اور زمین کہتی ہے الٰہی! مجھے اجازت عطا فرما تاکہ میں اسے نگل جاؤں ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً ایک دن ہمارے سامنے کھڑا ہو گا!!

شیطان کا بھاگنا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب مرد مرد کے ساتھ ملوث ہوتا ہے تو شیطان بھی مارے خوف کے بھاگ جاتا ہے کہیں اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر بھی نہ پڑ جائے۔

لوطی' خنزیر بن جاتا ہے:

سید عالم مخبر صادق ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ لواطت کے مرتکب کو قبر میں خنزیر بنا دیتا ہے اس کے نتھنوں میں آگ گھستی ہے اور پیچھے سے نکلتی رہتی ہے۔ (یعنی وہ ذلت کے عذاب میں مبتلا

رہتا ہے)

لواطت‘ سب سے بُرا فعل:

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک بار عفریت جن سے فرمایا مجھے ابلیس کے بارے خبر دو وہ آپ کو اپنے ساتھ سمندر کی جانب لے چلا‘ یہاں تک کہ سطح آب پر ایک فرش کے اوپر اسے بیٹھے ہوئے پایا‘ آپ نے اس سے کہا تو یہ بتا! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرا فعل کونسا ہے اور سب سے محبوب عمل کیا ہے؟

وہ کہنے لگا!! یا نبی اللہ!!! اگر آپ یہاں تشریف نہ لاتے تو میں ہرگز نہ بتاتا اب آپ کا حکم ہے لہٰذا سنئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرا فعل لواطت ہے اور اسے بچنا سب سے محبوب عمل ہے۔!!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو قوم لوط کا سا فعل کرے وہ لعنتی ہے نیز فرمایا جو کوئی قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہوگا مرنے کے بعد وہ اپنی قبر میں ایک ساعت ہی رہے گا پھر اس پر ایک فرشتہ مسلط کر دیا جائے گا جو ابابیل کی سی صورت میں ہوگا وہ اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اسے قوم لوط کی بستیوں میں پھینک دے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا‘

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کچھ لڑکے لائیں جائیں گے جن کے سر کٹے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی بتاؤ تم کون ہو! وہ کہیں گے ہمارے آباؤ اجداد میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے منہ کالا کرتے تھے اور ہمیں غلط جگہ ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر نقش کر دو!! کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ میری امت کہیں قوم لوط کے افعال کی مرتکب نہ ہو جائے!!

مسئلہ: لواطت کی حد

مثل زنا ہے‘ حضرت شیخ عزالدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ خدانخواستہ ایک شخص عورت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہے اور ایک شخص کسی لڑکے سے لواطت کر رہا ہے اور ہمیں چھوڑانے کی طاقت ہے تو فوری طور پر لڑکے کو چھوڑائیں گے حضرت امام رافعی فرماتے ہیں حد میں

فاعل اور مفعول برابر ہیں (یہاں کئی نازک مسائل ہیں جنہیں صَرفِ نظر کیا جاتا ہے ان کی تفصیل اصل میں دیکھئے: تابش قصوری)

روضہ میں ہے کہ خوبصورت بے ریش لڑکے کو فرائض کے سیکھنے کے لیے سفر سے باز رکھیں اس کی طرف بنظر شہوت دیکھنا اور چھونا حرام ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک اسے تو بنظر شہوت چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' بعض علماء شافعیہ کے نزدیک بھی یہی فتویٰ ہے بعض نے تو ایسے بچے کی قرأت سننے سے بھی روکا ہے۔

شرح مہذب میں ہے کہ جب خوبصورت لڑکے کو دیکھنا حرام ہے پھر اس کے ساتھ تنہائی میں رہنا تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا کیونکہ علیحدگی میں فحش وفساد کا زیادہ خطرہ ہے۔

حضرت امام قزوینی کی کتاب مفید العلوم میں ہے کہ دو جانور لوطی ہیں ایک گدھا' دوسرا خنزیر گویا کہ جو اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں وہ گدھے اور خنزیر ہیں بل ھم اضل بلکہ ان سے بھی گئے گزرے کیونکہ جانور تو مکلف نہیں جبکہ انسان خصوصاً مکلف ہیں'

حضرت امام ولی اللہ تقی الدین الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تنبیہ السالک میں بعض علماء سے روایت بیان کی ہے کہ قوم لوط نے لواطت کا فعل گدھے اور خنزیر سے سیکھا'

حکایت: غیرت مند کی مکارہ بیوی

ایک نیک صالح آدمی نہایت خوبصورت بیوی رکھتا تھا سفر میں جانے لگا تو اس کے ہاں ایک درہ نامی جانور رہا جو آدمیوں کی طرح باتیں کر لیتا آدمی نے جانور سے کہا تم میری بیوی کی حرکات وسکنات اور معمولات کو بغور دیکھنا اور پھر مجھے واپسی پر بتا دینا'

وہ نیک مرد سفر پر روانہ ہوا بعدہ عورت کے کسی دوسرے شخص سے مراسم تھے اسے گھر پر بلا لیا کرتی'

جب وہ نیک آدمی واپس آیا تو اس پرندے نے تمام ماجرا کہہ سنایا غیرت مند آدمی نے عورت کو خوب مارا' عورت سمجھ گئی کہ یہ سب اس پرندے کی کارستانی ہے اب اپنی صفائی کے لیے اس نے ایک چال چلی وہ یوں کہ اپنی لونڈی کو حکم دیا تو مکان کی چھت پر چکی پیسے اور درہ نامی پرندے کو پنجرے میں بند کر کے اوپر بوری ڈال دے تھوڑا سا پانی بھی چھڑک دینا اور آئینہ لے کر

چراغ کے سامنے چمکاتی رہے اس نے ایسے ہی کیا اور آئینے کا عکس دیوار اور پنجرے پر پڑتا رہا پرندے نے گمان کیا بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک خیال کیا۔ جب دن نکلا تو وہ اپنے مالک سے کہنے لگا آج رات تو بڑی بارش ہوئی بجلی اور گرج چمک کا کیا کہنا وہ بولا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ گرمی کے باعث ہمارا تو بُرا حال رہا'

عورت یہ باتیں سنکر خاوند سے کہنے لگی دیکھو یہ درہ نامی پرندہ جھوٹ بول رہا ہے اسی طرح مجھ پر بھی اس نے افتراء باندھا' خاوند نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ عورت پر راضی ہو گیا اور دونوں خوشی خوشی رہنے لگے۔ مالک نے جانور کو لعن طعن کی اور کہا تو کیسا جھوٹ بولتا رہا ہے جانور یہ طعنہ برداشت نہ کر سکا اور چونچوں سے اپنے آپ کو لہولہان کر ڈالا بعدہ مالک نے اسے فروخت کر دیا۔

حکایت: پانچ شیطانی گدھے

حضرت امام علائی رحمۃ اللہ علیہ سورہ نمل کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان لعین کو پانچ گدھے لے جاتے دیکھا' اور فرمایا کہاں لیے جا رہا ہے کہنے لگا فروخت کے لیے' آپ نے فرمایا یہ گدھے کیسے ہیں کہنے لگا ان کا نام جور' کبر' حسد' خیانت اور مکر ہے۔ اب ان میں سے جور یعنی ظلم کو تو بادشاہوں کے ہاں فروخت کروں گا' کبر یعنی تکبر اور غرور کو دیہات کے بڑے بڑے چودھریوں' جاگیرداروں میں' حسد کو قاریوں میں خیانت کو تاجروں میں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھوں فروخت کروں گا۔

حضرت امام نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ سورہ بقر کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ دنیا پانچ چیزوں سے آراستہ باغ ہے علماء کے علم' امراء کے عدل' عابدین کی عبادت' تاجروں کی امانت اور مخلوق کی آپس میں خیر خواہی سے مگر یہ بات ابلیس کو نہ بھائی تو اس نے ان کے سامنے پانچ پردے ڈال دیئے یعنی حسد کو علم پر' ظلم کو عدل پر' ریا کو عبادت پر' خیانت کو امانت پر اور دھوکہ دہی کو خیر خواہی پر ڈال دیا۔

فائدہ: خیر خواہی کیا ہے؟

ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے دین

بھی خیر خواہی ہے حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں من غش فلیس منا جو دھوکہ باز ہے وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین سچا اور امین تاجر روز قیامت انبیاء صدیقین شھداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا!! نیز فرمایا التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ (رواہ اصبھانی) سچا تاجر عرش کے دن عرش کے سائے میں ہوگا (تفصیل باب العدل میں آرہی ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت میں سخت ترین عذاب میں ظالم بادشاہ ہوگا (طبری) نیز فرمایا بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کے ہاں پناہ تلاش کرتا ہے (ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمانوں کا افسر ہو جب تک وہ عوام کے کام پورے نہیں کرتا اللہ اس کے مقاصد کو بھی پورا نہیں کرتا (طبری)

فائدہ: حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ کے اس قول ان کید الشیطن کان ضعیفا (۴-۷۶) بیشک شیطان کی مکاری کمزور ہے۔ اولیاء کرام کی طرف مشیر ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی مدد حاصل ہے ان پر شیطان کا مکر نہیں چل سکتا اس لیے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یارو مددگار ہونے کے باعث اس کی گرفت میں آ جاتے ہیں۔

مکر:

عیاری' حیلہ بازی سے کسی بھی شخص کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کرنے کا نام ہے اور پھر قرآن پاک میں اس قول ماجزاء من اراد باھلک سوء الا ان یسجن (۱۲-۲۵) اور عذاب الیم سے لے کر ان کیدکن عظیم تک' جو حضرت زلیخا کی طرف سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی پھر اس نے از خود کیوں قید کرنے یا تکلیف پہنچانے کا اشارہ دیا بیان کرتے ہیں کہ اس کا مقصد قیدی بنانا نہیں تھا قید کرانا تھا وہ دن یا دن کا کچھ حصہ بھی متصور کیا جا سکتا ہے نیز اس نے عذاب پر قید کو پہلے ذکر کیا' کیونکہ محبت کو محبوب کی تکلیف قطعاً گوارا نہیں ہوتی' (اور قید میں ضروری نہیں کہ سزا بھی دی جائے)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ مردوں کا مکر عورتوں سے زیادہ ہوتا

ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیوں قرار دیا گیا جواباً کہتے ہیں کہ عورتوں کے مکر سے عار نمایاں ہوتی ہے جبکہ آدمیوں کے مکر سے عار کا ظہور کم ہوتا ہے۔

حکایت: حجاج بن یوسف کا خلیفہ وقت کو عار دلانا

حجاج بن یوسف نے کسی عورت سے نکاح کیا مگر عورت کو اس سے کوئی رغبت پیدا نہ ہوئی اس نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ حجاج سے مجھے طلاق دلوائیں اور اپنے ساتھ نکاح کر لیں نیز حجاج از خود میری پالکی میں تمہارے ہاں پہنچائے' چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ ایک دن خلیفہ کے دسترخوان پر حجاج بھی موجود تھا اس نے ایک بوٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال کر خلیفہ کو پیش کر دی' خلیفہ نے اس انداز کو ناپسند کرتے ہوئے کیفیت معلوم کی تو حجاج نے کہا تجھے جھوٹا کھانا پسند ہے اس لیے میں نے یہ حرکت کی خلیفہ سمجھ گیا اور اس نے اسی وقت عورت کو طلاق دے دی یہ مثال مرد کی حیلہ سازی کی ہے۔

حکایت: وفادار کتا

حارث نامی ایک شخص اپنے رفقاء کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے روانہ ہوا' اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے واپسی کی راہ لی حارث کا کتا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا' یہاں تک کہ وہ شخص حارث کی بیوی کے پاس پہنچا اور زنا کا مرتکب ہوا کتا ان کی قبیح حرکات برداشت نہ کر سکا اور بڑی چابکدستی سے حملہ آور ہوا اور دونوں کو ہلاک کر دیا حارث جب گھر پہنچا تو دونوں کو مردہ پایا اور پکار اٹھا

فيا عجبا للخل يهتك حرمتي
ويا عجبا للكلب كيف يصون

مجھے دوست پر تعجب ہے وہ میری عزت برباد کرتا ہے اور مجھے کتے پر حیرت ہے کہ وہ کیسے (غیرت مند بن کر) بچاتا ہے۔

؎ دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

بغداد شریف میں کسی شخص نے کتا پال رکھا تھا ایک دن اس کا کہیں جانا ہوا تو کتا بھی ساتھ

ساتھ چلنے لگا' یہاں تک کہ اس شخص کا گزر اس کے دشمنوں کے پاس ہوا' انہوں نے پکڑ لیا اور ایک مکان میں لے جا کر قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا' کتا ان کے دروازے پر پڑا رہا ان لوگوں میں سے ایک شخص باہر نکلا تو کتا اسے کاٹنے لگا' اس نے لوگوں کو مدد کے لیے پکارا بمشکل جان بچی' مگر اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو بھی ہوئی تو خلیفہ نے اس شخص کو بلایا اور پوچھا آخر کیا وجہ ہے کتا تیرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے دیکھا تو کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں یہ شخص بھی ہے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ بھی قاتلوں میں شامل ہو' چنانچہ اپنے خادموں کو حکم فرمایا اس شخص کے ساتھ ساتھ چلو وہ بھی جا رہے تھے کتا بھی ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس کنویں پر پہنچے تو کتے نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا یہ ماجرا دیکھتے ہی اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے' چنانچہ خلیفہ نے قصاص میں تمام کو قتل کرا ڈالا۔

حکایت: حضرت نوح علیہ السلام کا کتا

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب کشتی تیار کرنے لگے تو رات کو لوگ آ کر کشتی کو خراب کر ڈالتے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو حکم ہوا کشتی کی حفاظت کے لیے ایک کتا رکھ لیں چنانچہ آپ نے ایک حفاظتی کتا رکھ لیا رات کے وقت جب لوگ کشتی خراب کرنے آتے تو کتا چلاتا' آپ بیدار ہو جاتے اور لوگ بھاگ جاتے بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے ہی حفاظت کے کتے پالنے کا آغاز کیا'

علماء کرام فرماتے ہیں جس گھر میں کسی جانور کی تصویر یا کتا ہو وہاں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ تصویر تو تخلیق الٰہی سے مشابہت رکھتی ہے اور کتا نجس ہونے کے ساتھ ساتھ نجاست کھاتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اسی بناء پر کتا شیطان کہلاتا ہے خصوصاً کالا کتا پس اس سے شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز باطل ہو گی البتہ حضرت خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حفاظتی اور شکاری کتا' اور ایسی تصویر جس کی تذلیل کی جاتی ہو جیسے فرش قالین وغیرہ پر جو پاؤں میں پڑی رہتی ہے وہ فرشتوں کے لیے مانع نہیں!! لیکن صحیح یہ ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے'

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا ہو' اس میں فرشتوں کے نہ

آنے کا سبب یہ بھی ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے بنایا گیا ہے وہ اس طرح کے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا تو شیطان لعین نے اس پر تھوک دیا تھا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال دی تھی وہی اولاد آدم کے لیے ناف کا مقام بن گیا' وہ مٹی جو فرشتوں نے پھینک دی تھی اس سے کتے کو بنا دیا گیا' (کتاب الحقائق) اسی لیے فرشتے اور شیطان یکجا نہیں ہو سکتے' یعنی جہاں فرشتے ہوں وہاں شیطان نہیں ہوگا اور جہاں شیطان ہوگا وہاں فرشتے نہیں ہوں گے (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جہاں جنبی ہوگا وہاں فرشتے داخل نہیں ہوں گے' جیسا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا' تصویر' یا جنبی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (رواہ ابوداؤد)

نیز فرمایا جس گھر میں ناچ گانے کا سامان ہوگا' اس میں فرشتے داخل نہیں ہوں گے اور جو وہاں رہتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث انہیں نکالنے پر قادر نہیں اسے یہ دعا مانگنی چاہیے الٰہی جو کچھ لوگ کرتے ہیں میں ان سے بیزار ہوں' لہٰذا تو مجھے فرشتوں کی دعا و برکت سے محروم نہ کر (رواہ ابوداؤد) نیز جس جماعت میں کوئی جنبی ہوتا ہے وہ جماعت بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتی ہے!!

لطیفہ: سب سے زیادہ صاحب عزت کون ہے؟

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا!! الٰہی مجھے آگاہ فرمائیے تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و صاحب عزت کون ہے؟ ارشاد ہوا وہ شخص جو میرے احکام پر ایسی تیزی سے عمل پیرا ہو جیسے چیتا اپنی خواہش تکمیل کے لیے تیزی دکھاتا ہے'

اور وہ جو میرے بندوں سے ایسے محبت رکھے جیسے بچہ لوگوں سے محبت رکھتا ہے اور میری منع کردہ اشیاء میں سے کسی شخص کو مرتکب دیکھے تو اسے نفرت و حقارت سے دیکھے' اور اس پر اپنے غم و غصہ کا شدید اظہار کرے۔

فائدہ: حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں (بخاری شریف)

دوسری روایت میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی ہے (قیراط ایک پیمانہ ہے اور اس دور میں مستعمل تھا)۔

مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان دونوں روایت میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذاء رسانی کے مختلف ہونے کے باعث ہے یعنی جو کتے زیادہ نقصان دہ ہوں گے ان کے رکھنے سے دو قیراط کمی واقع ہوگی اور جو کم ضرر رساں ہے نیز آبادی سے دور جنگل میں رہتے ہیں ان سے ایک قیراط ہی کہا تھا جب مزید تاکید فرمائی تو دو قیراط کا ارشاد فرمایا جس طرح برتن میں ایک یا زیادہ کتوں نے منہ ڈالا تو اسے کتوں کی تعداد کے مطابق نہیں دھوئیں گے بلکہ اسے پاک کرنے کے لیے صرف سات بار دھونا ہی کفایت کر دے گا۔

مسئلہ: کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اس برتن کو پاک کرنے کے لیے سات بار دھوئیں البتہ ایک بار پاک مٹی سے دھونا شرط ہے بہتر ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے پھر چھ بار پانی سے صاف کرے!!

عجیبہ:

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے اس کا گوشت مسلمان کے لیے کھانا حرام ہے!!

حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتے کے بارے تفصیلی معلومات ''اختلاف الاعلام من الاحکام'' میں درج کی ہیں نیز عقد الفرید میں دیکھا ہے کہ جب بھیڑیا کتیا سے جفتی کرتا ہے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سلوقی کہلاتا ہے اور سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیئے سے ہے اس لیے سلوقی نر بیس برس اور مادہ بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔

حضرت امام یافعی کی نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ سلوقی' یمن کے شہر سلوق کی نسبت ہے معروف ہے روض الریاحین میں کتے کی کچھ عمدہ خصلتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً صالحین کی طرح بھوکا رہتا ہے متوکلین کی طرح اس کا مکان نہیں محبین کی طرح وہ رات کو کم سوتا ہے اور جب مرتا ہے زاہدوں کی مانند' کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی' سچے مریدوں اور عقیدت مندوں کی طرح اپنے مالک سے وفاداری کرتا ہے کبھی چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی سختی برتے متواضعین کی طرح

تھوڑی جگہ پر گزر بسر کر لیتا ہے'

طالبین رضا کی طرح جب لوگ اسے اپنے پاس نہیں رہنے دیتے تو وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے'

اگر اسے ماریں اور پھر اسے ٹکڑا ڈالیں تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کر لیتا ہے دل میں کینہ نہیں رکھتا جب لوگوں کے سامنے کھانا آتا ہے تو یہ مساکین کی طرح دور بیٹھ جاتا ہے!!

حکایت: مردہ کافر' مسلمان' اور مردہ مسلمہ' کافرہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ اسحاق نامی ایک شخص کو قبر پر روتے دیکھا' سبب پوچھا تو کہنے لگا یہ میری بیوی کی قبر ہے جو میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے بے حد محبت تھی' اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو بحکم الٰہی اسے زندہ کر سکتا ہوں اس نے کہا ضرور فرمایئے آپ نے فرمایا: قبر والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جایئے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر سے ایک حبشی آگ کے شعلہ کی طرح تیزی سے لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ کہتا ہوا باہر نکلا'

وہ آدمی عرض گزار ہوا یہ قبر تو نہیں تھی میری عورت کی وہ قبر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اسے بحکم خدا پکارا تو وہ خاتون زندہ ہو کر باہر نکل آئی' آدمی بڑا خوش ہوا' مگر ساری رات جاگنے کے باعث اسے نیند نے آلیا' اسی اثناء میں ایک شہزادے کا ادھر سے گزر ہوا اس کی عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گیا عورت بھی اسے دل دے بیٹھی شہزادے نے اپنے پیچھے سوار کیا اور چلتا بنا۔

جب اسحاق بیدار ہوا تو اس عورت کو نہ پایا' تلاش کرتا کرتا شہزادے کے پاس آیا تو عورت کو وہاں پایا اس نے شہزادے سے کہا یہ میری بیوی ہے عورت بولی تو جھوٹا ہے میں تو اس کی لونڈی ہوں ابھی تکرار کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ادھر سے گزر ہوا اس آدمی نے پکارا یا نبی اللہ یا روح اللہ!! میری مدد فرمایئے یہ وہی خاتون ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے کہنے پر زندہ کیا شہزادہ بولا' یہ تو میری لونڈی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خاتون سے فرمایا کیا تو وہی عورت نہیں جسے میں نے بحکم الٰہی زندہ کیا' اس نے کہا قسم بخدا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم

نے تجھے دیا تھا واپس کر یہ کہتا تھا کہ اس پر موت مسلط ہو گئی

پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جب مرا تو کافر تھا اور پھر جب زندہ ہوا تو مومن بن کر مرا' وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور جو چاہتا ہے ایسی عورت کو دیکھے مری تو ایماندار تھی جب اسے زندہ کیا تو پھر کافرہ ہو کر مری وہ اس عورت کو دیکھے'

لطیفہ: صاحب جائیداد اور کم عمر خاتون

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو پیغام نکاح دیا' جو بدصورت پست قد اور مالدار ہے آپ نے فرمایا جاؤ اس سے نکاح کر لو کیونکہ اس کا مال زیادہ اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے نکاح کر لیا' اور وہ اسی رات فوت ہو گئی چنانچہ میراث سے اس شخص کو بہت سا مال ہاتھ لگا'

عورت سے نکاح کی چار صورتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار صورتوں میں کیا جاتا ہے! مال' حسب ونسب' حسن و جمال اور دین' ہیں پس تم دیندار عورت سے نکاح کرو کامرانی حاصل ہو گی نیز عزت و وقار میں اضافہ ہو گا۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تونگری نصیب ہو گی بعض فرماتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نعمتوں سے مالا مال ہو گا'

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے محض دنیاداری اور دنیوی وجاہت کے لیے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس کی نظریں نیچی رہیں اور عفت محفوظ یا صلہ رحمی کے تحفظ کے لیے تو اللہ تعالیٰ طرفین میں برکت ڈال دیتا ہے' (رواہ طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور طاہر وطیب جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دیندار عورتوں سے نکاح کرے (رواہ ابن ماجہ)

ہاں مال' حسب ونسب' حسن و جمال اور دینداری ایسی چاروں اوصاف سے مرصع عورت سے نکاح ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی عنایت ہو گی' بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بدبد نر کو اپنی مادہ سے یوں گفتگو کرتے پایا' نر مادہ سے یوں کہہ رہا تھا اگر تجھ

سے ذکر خدا کرنے والا بچہ پیدا نہ ہونا ہوتا تو تجھے میں پسند نہ کرتا"

اولاد نرینہ کے لیے تعویز

سورہ آل عمران' زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں تعویز بنا کر باندھیں جو اولاد کی طالب ہے تو بفضل خدا' حمل قرار پائے گا!!

فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی

حضرت ابن عماد اور ابن یونس رحمۃ اللہ علیہما نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز نہیں البتہ محب طبری اوائل الاحکام میں فرماتے ہیں چالیس دن سے پہلے کی حرمت نہیں کیونکہ اس وقت کے نطفہ پر بچے کا حکم نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان ایام میں اسقاط کا حکم لگتا ہے مگر بعض علماء اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں نطفے کا رحم میں قرار پانے کے بعد (ادویات) سے نکالنا گرانے کے مترادف ہے جو ہرگز جائز نہیں اسے ابن ملقن اجالا میں رقم فرماتے ہیں حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ میاں بیوی دونوں رضامند ہوں' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ (آزاد) سے عزل کی ممانعت فرمائی ہے'

حکایت: کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ شکاری کسی بادشاہ کی خدمت میں مچھلی لے کر حاضر ہوا' تو بادشاہ نے اسے چار ہزار درہم عطا کیے اس کی بیوی نے کہا تم نے اسراف کیا!! وہ کہنے لگا اب واپس کیسے لیں ملکہ بولی اس سے پوچھو کیا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے تو اس کے برعکس منگاؤ' چنانچہ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا! شکاری نے کہا' یہ نہ نر ہے اور نہ ہی مادہ یہ تو خنثیٰ ہے بادشاہ مسکرایا اور چار ہزار درہم مزید عطا کر دیئے' شکاری کے ہاتھ سے ایک درہم گر پڑا تو اس نے بڑی تیزی سے اٹھالیا ملکہ نے بادشاہ سے کہا یہ بڑا بخیل ہے یہ تو کچھ حاصل کرنے کا مستحق نہیں بادشاہ نے پوچھا تو نے گرے ہوئے درہم کو تیزی سے کیوں اٹھالیا' کہنے لگا اس وجہ سے کہ اس پر آپ کا نام نقش تھا' بادشاہ اس بات پر خوش ہوا اور اسے مزید چار ہزار درہم عنایت فرما دیئے اور پھر اعلان کرایا کہ کوئی

شخص اپنی عورت کی رائے پر عمل پیرا نہ ہو!! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم عورتوں کی رائے کے برعکس عمل کیا کرو برکت ہوگی!!

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی عورت کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ذلیل وخوار کرے گا!!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر دھیان نہ دو' اور نہ ہی کسی اہم کام میں ان کی رائے لو' کیونکہ اگر ان پر ملکی تدابیر کو چھوڑ دیا جائے تو ملک تباہ ہو جائے گا!! اور وہ سربراہ کی نافرمانی کریں گی' ہم نے دیکھا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا' اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لیے ان میں تقویٰ و پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے انہیں لذت کی رغبت ہے اور ان میں حیرت بہت ہے اور جو عورتوں میں اصلاح پسند ہیں وہ بھی بے ہودگی سے مرصع ہیں' اور جو بد بخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں یہودیوں کی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں' خود ظلم کرتی ہیں اور پھر خود ہی فریادی بنتی ہیں قسمیں کھاتی ہیں لیکن جھوٹی ہوتی ہیں' رغبت ہوتے ہوئے بھی انکاری ہوتی ہیں' بدکار اور شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو' نیک عورتیں بھی خطرہ سے خالی نہیں ان سے بھی پرہیز کرو۔

فائدہ: عورتوں کی اقسام

حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ان میں درج ذیل درندوں اور حیوانوں کے اوصاف پائے جاتے ہیں خنزیر' بندر' کتے' خچر' چوہے بچھو' پرندے' لومڑی اور بکری وغیرہ کے!! اب ان کی تفصیل ملاحظہ ہو:

ایسی عورت جو کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتی ہو۔ وہ جو اپنے ہمسائیوں کے سامنے فخر وغرور کا اظہار کرنے کے لیے رنگین لباس کی دلدادہ ہو۔ وہ ہے جب اس کا خاوند صاحب مال ہو تو اس کا قرب تلاش کرے اور جب نادار ہو تو اس پر حملہ آور ہو اور اس کے سامنے خوب چلائے۔ جو ہر وقت لڑائی جھگڑے پر تیار رہے۔ جو ہمسائیوں کی چغلی کھائے۔ وہ جو چیونٹی کی طرح خاموشی سے کاٹے۔ جو مٹر گشت کرتی پھرے۔ جو اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و آبرو کی حفاظت نہ کرے۔ اور جب وہ اس کے پاس آئے تو یہ بیماری کا بہانہ بنائے۔ اور لڑائی جھگڑے

کے لیے تیار ہو۔ یہ بڑی بد بخت ہے خوش خلق' نرم گفتار' صابرہ' شاکرہ بڑی عزت و وقار والی ہے۔

فائدہ: سات قسم کی عورتیں جن سے نکاح نہیں کرنا چاہیے!

احیاء العلوم میں ہے کہ چھ عورتوں سے نکاح کرنا مناسب نہیں اور وہ یہ ہیں' حنانہ' منانہ' کنانہ' حداقہ' سداقہ' براقہ۔

حنانہ: جو شور مچائے ہائے وائے کرتی پھرے' منانہ: جو اپنے جہیز وغیرہ کا خاوند پر احسان جتائے' حداقہ: وہ ہے جس کی نظریں بھٹکتی پھریں' یعنی حیادار نہ ہو' سداقہ: جو خاوند کے سامنے بکواس کرے' براقہ: جو زرق برق لباس کی مشتاق رہے اور کنانہ: جو اپنے باپ وغیرہ کی لڑائی کا اظہار کرتی رہے وہ ایسے تھے ویسے تھے'

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارے عورتوں میں بہترین وہ خاتون ہے جو نرم رفتار ہو بڑے آرام سے قدم رکھے آہستہ آہستہ چلے اس کے قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دے' جو خاوند اور خاندان کے لیے باعث فخر ہو اور گھر کو معمولات کی اشیاء سے بھر دے یعنی فضول خرچ نہ ہو' اور تمہاری عورتوں میں وہ اچھی عورت نہیں جو مردوں پر دلیر' نیکی سے خالی اور پیٹو ہو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ' کیونکہ وہ تمہارے پاس بطور عاریت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری امانت میں دیا اور کلمہ توحید کے باعث تم پر انہیں حلال ٹھہرایا!! حضرت مقداد بن محمد بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ سلوک کرو'

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور سن لو کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی اور پسلیوں سے سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہے' اور وہ ہے زبان (یعنی عورت زبان دراز ہو تو اس کی زبان درازی پر صبر کرو) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینہ عقمیہ کو چھوڑ دو اور کالی بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو' کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے میں فخر کروں گا۔

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شرعی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے کسی

عورت کا اچھے آدمی سے نکاح کرائے تو اسے اس نیک عمل کے بدلے جنت میں ایک ہزار حوریں ملیں گی اور ہر ایک دودھیا رنگت کے جنتی محل میں قیام پذیر ہوں گی اور اسے اس سلسلہ میں ایک ایک قدم پر ایک ایک بات ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت' سال بھر کے روزے اور شب بیداری کا ثواب عطا ہوگا۔

حکایت:

تفسیر قرطبی میں ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں خواتین نے عرض کی اللہ تعالیٰ عورتوں کو چھوڑ کر آدمیوں کا ذکر فرماتا ہے کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان المسلمین والمسلمات (الآیة) اور صلاح الارواح میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ نمازی اور روزہ دار عورتیں حورعین سے ایسے مرتبہ رکھتی ہیں جیسے ریشم کو ٹاٹ پر فضیلت حاصل ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں چالیس چالیس ابدال مقرر فرما رکھے ہیں جب کوئی ان میں سے وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ اور بنا دیا جاتا ہے۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو: ان اللہ اتخذ اربعین بدلا من الرجال ومن النساء کذلك کلما مات واحد قام مقامه آخر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے الفردوس میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الابدال اربعون رجلا واربعون امراة کلمامات رجل ابدل اللہ مکانه رجل و کلماماتت امراة ابدل اللہ مکانها امراة اللہ تعالیٰ نے چالیس ابدال آدمیوں سے اور چالیس ابدال عورتوں سے بنائے ہیں اگر کوئی ابدال آدمیوں سے فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام کوئی مرد ابدال بنا دیا جاتا ہے اور جب عورتوں سے کوئی ابدال فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام عورتوں سے ابدال بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایمان دار کے لیے سب سے فائدہ مند تقویٰ و پرہیزگاری کے بعد نیک اور صالحہ بیوی ہے کلمات حدیث ملاحظہ ہوں' ما استفاد المومن بعد تقوی اللہ تعالیٰ

خیر اله من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر الیها سرته جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب اسے دیکھے تو سرور آئے۔

وان اقسم علیها ابرته وان غاب عنها حفظته فی ماله ونفسه اور جب اس پر قسم ڈالے تو پوری کرے اور جب باہر جائے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے'

الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیهن ان لا یوطن فرشکم من تکرهون ولا یاذن فی بیوتکم عن تکرهون' الا وحقهن علیکم ان تحسنوا الیهن فی کسوتهن وطعامهن: آگاہ ہو جایئے بے شک جیسے تمہیں عورتوں پر حق حاصل ہے ایسے ہی عورتوں کو تم پر حق حاصل ہے تمہارے حقوق میں سے یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم برداشت نہیں کر سکتے اور جس کا گھر آنا تمہیں ناگوار ہو اسے گھر نہ آنے دیں اور ان کی حقوق میں سے یہ ہے کہ تم طعام ولباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ۔

مسئلہ: قیدی عورت کا نان ونفقہ واجب نہیں اگرچہ ظلماً ہی کیوں نہ قید ہوئی ہو اسی طرح جو عورت دوران عدت وفات پا جائے اگرچہ حاملہ ہو اس کا بھی نان ونفقہ دینا واجب نہیں اور جس حاملہ کو طلاق بائن دی جا چکی ہوں اس کا نان ونفقہ واجب نہیں نفقہ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ یومیہ دے اگر کسی روز زیادہ دے دیا تو اس کی ملکیت ہو جائے گا' پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق خلع لے لے یا تین طلاقیں دے دی جائیں تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن روزہ کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا۔

فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ جن اشیاء پر سورج طلوع کرتا ہے سبھی اس خاتون کے لیے دعا مغفرت کرتی ہیں نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں چرخے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے اور اللہ رب العالمین کی رضا و خوشنودی کے لیے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی گراں ہے جو عورت اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے خاوند کے لیے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے'

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے اور خواتین کا جہاد چرخہ کاتنا ہے'

حضرت ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنی نماز میں خاوند کے لیے دعا نہیں مانگتی وہ قبولیت کے شرف کو نہیں پا سکتی'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میزان میں سب سے پہلے وہ نان و نفقہ رکھا جائے گا جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا رہا نیز فرمایا جو شخص اپنے اہل و عیال کے لیے سودا سلف خرید کر از خود گھر لاتا ہے اس کے ستر سالہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار سے کوئی چیز لی اور از خود اٹھا کر گھر لا رہے تھے کہ سر راہ کسی صحابی نے آپ سے لینا چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھا کر چلنے کا زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ: امیر آدمی جب بخل اختیار کرتے ہوئے بازار سے خود وزن اٹھا کر گھر لائے حالانکہ اسے مزدور میسر تھا تو اس کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے غریب مزدور کی حق تلفی کی اور بخیلی کا مظاہرہ کیا' ہاں اگر اس نے عاجزی و انکساری کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالحین کے طریقہ کی پیروی کی تو عدالت و شہادت ساقط نہیں ہو گی'

فائدہ: جو شخص بازار سے سودا سلف خرید کر عورتوں کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہو گی وہ عذاب کا کبھی مستحق نہیں ہو گا۔

حدیث شریف میں ہے اپنی عورت کو خوش رکھنا ایسے ہے جیسے خوف خدا سے رونا اور جو خوف خدا سے روئے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے'

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص عورت کو خوشحال رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے حزن و ملال میں مبتلا نہیں کرے گا بلکہ وہ اس دن خوش و خرم ہو گا۔

فائدہ: لڑکیاں باعث رحمت ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے رہتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حکایت:

حضرت ابوجعفر فرغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک صوفی دوست کے یہاں دینور میں تھا ان کے پاس کچھ کردی لوگ آئے تاکہ وہ سامان خریدنے میں ان کے ساتھ بازار چلیں پھر وہ کردی ان سے کہنے لگے اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ سامان کس کے لیے خرید رہے ہیں تو آپ بڑی جلدی کرتے انہوں نے کہا بتایئے معاملہ کیا ہے کردیوں نے مفصل واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا:

یہ ہماری قوم کا سردار ہے اس کی بیوی سے متعدد لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جب وہ پھر حاملہ ہوئی تو اس نے کہا اگر اب لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا' سردی کا موسم تھا ہم مراغہ کی طرف جا رہے تھے راستے میں اس عورت کو دردِ زہ شروع ہوا وہ راستہ سے الگ ہو کر پانی کے قریب جا بیٹھی لوگوں نے سمجھا وضو کے لیے گئی ہے وہیں اسے لڑکی پیدا ہوئی وہ لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک غار میں چھوڑ آئی اور پھر شوہر سے کہنے لگی اس مرتبہ میرے شکم میں حمل نہیں بلکہ یونہی ہوا کی وجہ سے شکم ابھرا ہوا تھا اور اب افاقہ ہے'

پھر ہم وہاں سے چلے آئے اور مسلسل چھ ماہ گزار کر پھر اسی جگہ پہنچے تو عورت پانی کا برتن ہاتھ میں لیے پہاڑ کی اس غار کی جانب چلی گئی جہاں اس نے اپنی بچی چھوڑی تھی' اس نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ ایک ہرنی اس بچی کو اپنا دودھ پلا رہی ہے عورت کی آہٹ پا کر ہرنی الگ ہو گئی اور بچی رونے لگی جب اس کی ماں تھوڑی دیر بعد اس بچی سے الگ ہوئی تو بچی نے پھر رونا شروع کر دیا ماں تھوڑی سی دوری پر جا کھڑی ہوئی اور ہرنی نے آ کر دودھ پلانا شروع کر دیا تو بچی رونے سے بند ہو گئی عورت لوٹ کر قافلے میں آئی اور تمام ماجرا کہہ سنایا' سبھی لوگ غار کی طرف لپکے اور بچشم خود وہی کچھ دیکھا جیسے عورت نے اطلاع دی تھی پھر ہم لوگوں نے بچی کو اٹھایا تو وہ زار و قطار رونے لگی اور ہرنی دور کھڑی رہی تاہم رفتہ رفتہ بچی آدمیوں سے مانوس ہو گئی۔

اب وہ بالغہ ہے' اس کے باپ نے ایک نیک آدمی سے رشتہ طے کیا ہے ہم لوگ اس کے لیے سامان جہیز و نکاح خرید نے آئے ہیں (روض الریاحین الامام یافعی رحمۃ اللہ علیہ)

مسئلہ: کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے اگر تیرے ہاں لڑکا ہوا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی ہوئی تو تین طلاقیں پھر اسے لڑکا اور لڑکی دونوں اکٹھے پیدا ہوئے تو کوئی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اس کی نظیر کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی مریض آدمی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھے لڑکی ہوئی تو سو روپے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر لڑکا ہوا تو دو سو کی پھر بیک وقت دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہوگی۔

موعظت' دو عورتوں کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل اختیار نہیں کرتا تو قیامت میں وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہوگا!!

جس کے پاس دو یا چار بیویاں ہوں وہ ان کی مخصوص خدمت کے لیے باری مقرر کرے جب ایک کے پاس رات گزارے تو اسی شب دوسری کے پاس نہ جائے البتہ دن کے وقت کھانے پینے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں مضائقہ نہیں'

مسلم شریف میں ہے عدل وانصاف کو بروئے عمل لانے والے قیامت کے دن میزان پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت ہمیشہ دائیں ہی ہے۔

عقل مند عورت نے بادشاہ کو زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا

کوئی بادشاہ شکار کے لیے نکلا' اسے پیاس محسوس ہوئی قریبی گاؤں میں گیا اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر جا پڑی اور اپنے پاس بلالیا' اس نے برائی کا ارادہ کیا تو جلدی سے عورت نے ایک کتاب پیش کردی جس میں زنا کی سزا درج تھی یہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا' جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ کہہ سنایا' خاوند نے ڈر کے مارے عورت کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا مبادا کہ بادشاہ کو اس سے کوئی غرض ہو وہ لوگ اس بادشاہ کے دربار میں فریادی بن کر گئے فلاں شخص نے ہم سے کرایہ پر زمین لی تھی مگر نہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی چھوڑتا ہے بادشاہ نے اسے طلب کیا اور دریافت کیا کس چیز نے تجھے

اپنی زمین میں کاشت سے روک رکھا ہے‘ اس نے جواباً کہا میں نے سنا ہے اس میں شیر گھس آیا ہے اور مجھے ادھر جانے سے ڈر لگتا ہے۔

بادشاہ بات کی تہ تک پہنچ گیا اور اس نے کہا تیری زمین عمدہ اور بہت اچھی ہے جاؤ کاشت کرو اللہ تعالیٰ اس سے برکت عطا فرمائے گا اور اب شیر اس طرف نہیں جائے گا‘

حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں‘ بدکار عورت ایک ہزار بدکار آدمیوں کے برابر ہے اور نیک بخت خاتون کے نامہ اعمال میں ایک سو صادقین کے اعمال کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے‘

حکایت: ایثار اور پردہ پوشی

بغداد شریف میں کسی شخص نے اپنی چچا زاد لڑکی سے اس عہد پر نکاح کیا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے اور نکاح نہیں کرے گا‘ وقت گزرتا رہا ایک دن اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا آدمی نے جو چچا زاد لڑکی سے عہد کیا تھا اس سے آگاہ کیا تاہم وہ آتی رہی یہاں تک کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر رضامند ہوئی چنانچہ اس عہد پر نکاح ہو گیا اور وہ شخص ہفتے میں ایک دن اس کے پاس جاتا رہا پہلی بیوی کو محسوس ہوا تو اس نے اپنی لونڈی کو کھوج لگانے کے لیے کہا لونڈی نے پتہ چلا لیا اور آ کر تمام واقعہ بیان کیا‘

اس نیک بخت خاتون نے لونڈی کو تاکید کی کہ کسی اور کو یہ نہ بتائے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو گیا پھر اس خاتون نے پانچ سو اشرفیاں اپنی لونڈی کے ہاتھوں اس عورت کے پاس یہ کہہ کر بھیج دیں کہ یہ فلاں شخص کی وراثت سے ہیں وہ آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑ کر فوت ہوا تھا سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی اس کے ہاں پہنچی اور اشرفیاں پیش کیں‘

تو اس ایثار و قربانی کو دیکھتی ہوئی حیران رہ گئی اور اشرفیاں واپس کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ بغداد شریف کے مقابلہ میں دنیا ایک جنگل ہے اور اس جنگل میں شہر تو بغداد شریف ہی ہے نیز آپ نے اپنے بعض رفقاء سے دریافت کیا کیا تم نے بغداد

شریف دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بغداد شریف میں سکونت اختیار کی تو لوگوں کو فرمایا اس کی سکونت اختیار کرنے میں میری پیروی نہ کرو'

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا بغداد ظالموں کا مسکن رہا ہے حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں بغ' باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام تھا ایک شخص نے کہا کہ بغ فارس میں ایک بت کا نام تھا اور داد کا معنی دیا' یعنی بت کو دیا'

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بغداد شریف کے ساتھ مجھے دلی محبت ہے کیونکہ یہاں سادات کرام کے مزارات ہیں خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مزار پرانوار ہے بغداد شریف دارالسلام کے نام سے بھی معروف ہے یہاں سے ستر ہزار فقہاء کرام نے فتاویٰ جاری کئے'

حضرت مولف علیہ الرحمہ کے تتبع میں راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ھذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف عالم اسلام کا مرکز ہے۔ یہاں پر علوم وفنون کے دریا بہ رہے ہیں اس سرزمین کو صحابہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تابعین نے اس کی عظمت بڑھائی' سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور آپ کے تلامذہ نے اس کے علمی حسن کو دو بالا کیا بڑے بڑے اولیاء کرام' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء' عرفاء' علماء' بغداد شریف کی مقدس زمین میں مدفون ہیں اکابر اسلام کے مزارات سے یہ شہر انوار وتجلیات اور فیضان روحانی کا ناپیدا کنار سمندر ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے جبکہ اس وقت اس شہر کا نام ارتھا تفصیل کے لیے دیکھئے مترجم غفرلہ کی کتاب ''انوار امام اعظم'' ناشر رضا اکیڈمی لاہور

حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اپنی عقیدت ومحبت کا جن والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے راقم السطور بھی ایسی ہی کیفیت سے سرشار ہے جس کا اظہار غائبانہ طور پر زمانہ طالبعلمی سے کرتا آرہا ہے' چنانچہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت لکھی تو یوں عرض گزار ہوا

در پر مجھے بلانا یا شاہ غوث اعظم
جلوہ مجھے دکھانا یا شاہ غوث اعظم
روح حسن کا صدقہ بہر شہید اعظم
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
تابش کی ہے یہ منشا دیکھے تمہارا روضہ
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

حکایت: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شرح مہذب میں دیکھا حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی ایک کنیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے برداشت نہ کیا اور آپ پر چھری سے حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا ٹھہرو! میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی' اس نے کہا قرآن سنایئے آپ نے فرمایا کیا حالت جنب میں قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا' وہ بولیں کیوں نہیں !!

تحفۃ العروس میں ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کی بجائے یہ اشعار پڑھے'

وفینا رسول اللّٰہ یتلوا کتابہ
اذا انشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الھدی بعد العمی فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ
اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع

اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کتاب پڑھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمارا اس پر پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا ہم تو رات بھر اپنے پہلو بستر پر نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنے بستروں پر مست پڑے

ہتے ہیں۔

مسئلہ: حضرت امام مالک اور دیگر فقہاء مدینہ کا فتویٰ ہے کہ اگر بیوی غیرت میں اپنے خاوند پر الزام لگائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی۔

حکایت: حضرت ذوالنون مصری رونے لگے؟

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک جنگ میں جانا ہوا وہاں ایک عورت کو دیکھا تو میں نے اسے سلام کہا وہ کہنے لگی کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ایک ایسے حکیم کے پاس سے آیا ہوں جس کی مثال ممکن نہیں اس پر وہ چلائی اور کہنے لگی تجھ پر بڑا افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء ہے تو پھر اس سے تو جدا کیسے ہوا اس کے رونے کے باعث میرے بھی آنسو چھلک پڑے وہ کہنے لگی تم کیوں رو رہے ہو میں نے کہا زخم پر مرہم لگ چکی ہے اس لیے جلد صحت یابی حاصل ہوگی وہ کہنے لگی اگر تم سچے تو پھر کیوں رو رہے ہو میں نے کہ کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ بولی! نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا رونا بھی سکون قلب کا باعث ہے اس لیے اہل محبت کے نزدیک نقص ہے'

میں نے جب اس کی ایسی باتیں سنیں تو عرض کیا مجھے کچھ مزید نصیحت کریں اس نے کہا اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہیے کیونکہ اس نے ایک عطا کا دن مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے دوستوں کے لیے جلوہ نمائی فرمائے گا اور دنیا میں اس نے انہیں ایسا جام پلا دیا ہے کہ پھر کبھی تشنگی محسوس نہیں ہوئی اور فرط محبت میں پکار اٹھی

اذا کان داء العبد حب ملیکہ

فمن دونہ یرجو طبیبا مداویا

جب غلام کو اپنے آقا کی محبت کا مرض لاحق ہو جائے تو پھر اس کے لیے اس کے مرض کا وہی طبیب ہے!! کسی اور سے اسے کیا امید کہ جو اس کی بیماری کا مداوا کر سکے۔

حکایت: ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں پہنچ پائے

حضرت شیخ عبداللہ اسکونوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اس خواہش کے ساتھ جنگل کی طرف گیا کہ شاید مجھے وہاں کوئی مرد یا عورت نظر آئے پھر مجھے ایک کنیز نظر آئی میں نے

دل ہی دل میں کہا کیا ہی اچھا ہوتا کسی مرد سے ملاقات ہوتی تو وہ بولی!! عبداللہ!! تم مردوں کی ملاقات کے طالب تو ہو مگر ابھی تک تو تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پائے' میں نے کہا تمہارا تو دعویٰ بہت بڑا ہے وہ کہنے لگی دعویٰ بلا دلیل باطل ہوتا ہے میں نے کہا پھر دلیل لاؤ تو کہنے لگی!! وہ میرے لیے ایسا ہی ہے جیسا میں چاہتی ہوں اور میں اس کے لیے ایسی ہی ہوں جیسے وہ مجھے چاہتا ہے'

پھر وہ کہنے لگی اس وقت تمہاری کیا خواہش ہے میں نے کہا روسٹ کی ہوئی مچھلی!! وہ بولی یہ چاہت تو تیرے کمزور یقین اور شوق کی کمی پر دلالت کرتی ہے تو نے باز کو کیوں طلب نہ کیا' تا کہ تو میری طرح محو پرواز ہوتا یہ کہا اور خلا میں پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا تجھے حق کی قسم جس نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے میرے لیے دعا کر کے احسان فرمایئے' وہ کہنے لگی جاؤ تم تو سوا مردوں کے کسی اور کی چاہت ہی نہیں رکھتے تھے!!

حکایت: زاہد اور عارف میں فرق؟

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اسی اثنا میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بیچاری کیا تو گم کردہ راہ ہے؟ وہ کہنے لگی جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس کی محبت میں مبتلاء ہو وہ کیسے گمراہ ہو گا!!

پھر اس نے از خود کہا میری لاٹھی کا سرا پکڑو اور چلے آؤ ابھی تھوڑی سی دور چلے ہوں گے کہ بیت المقدس آ گیا میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا یہ کیا ماجرا' وہ کہنے لگی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد تو چلتے ہیں مگر عارف پرواز کرتے ہیں پھر بھلا چلنے والے پرواز کرنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں یہ کہا اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

(فردوس العارفین)

حکایت: الٰہی! مجھے غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز کر دے

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت کو یوں دعا مانگتے ہوئے پایا الٰہی میں نہایت دشوار گزار سفر کر کے احسان و کرم کی امیدوار بن

کر یہاں حاضر ہوئی ہوں پس اپنے عظیم احسانات میں سے کچھ مجھ ناتواں پر بھی احسان فرما تا کہ غیر کی نیازمندی سے بے نیاز ہوں اے وہ ذات کریم تیری احسان مندی مشہور ہے'

میں نے حضرت ایوب سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی اطلاع دی پھر ہم دونوں اس کی قیام گاہ پر گئے اسے سلام کیا پھر حضرت ایوب سجستانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں معاون و مددگار ثابت ہوتا'

وہ کہنے لگی بات تو درست ہے مگر وہ مالک بن دینار یا ایوب سجستانی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں!! میں نے کہا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب سجستانی ہیں۔ وہ پکاری چلو یہاں سے میں تو سمجھتی تھی کہ تم ذکر خدا میں اتنے محو ہو چکے ہو کہ تجھے عورتوں کی گفت وشنید سے کوئی سروکار نہیں ہوگا یہ کہا اور پھر وہ نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔

حکایت: اور وہ غش کھا کر گر پڑی

ایک زاہد کا بیان ہے کہ اس نے زہرہ نامی عورت سے نکاح کیا ایک روز وہ دریافت کرنے لگی جنت میں عورتیں زیورات سے آراستہ ہوں گی میں نے کہا ضرور ہوں گی یہ سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑی' جب ہوش میں آئی تو میں نے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا' اس نے اپنی سابقہ زندگی میں ناز و نعم اور آرائش کا ذکر کیا پھر کہا ایسا نہ ہو کہ مجھے آخرت کی بجائے دنیا میں ہی وہ حصہ عطا کر دیا گیا ہو۔

پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی تو اس نے خواب میں خوبصورت خیمے استادہ دیکھے اس نے دریافت کیا یہ خیمے کن لوگوں کے لیے ہیں جواب ملا تہجد گزاروں کے لیے بعدہ وہ رات کو کم ہی سوتی اور عموماً یہ شعر پڑھا کرتی

اما الخیام فانھا کخیامھم

واری نساء الحی غیر نسائھا

بحرحال یہ خیمے انہیں خیموں کی طرح ہیں' لیکن خاندان کی عورتیں دکھائی نہیں دیتیں۔

حکایت: عورت نے خاوند کو غسل دیا

بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد نے ایک عابدہ خاتون سے نکاح کیا' وقت گزرتا گیا اور پھر وہ

بیمار ہو گیا احباء رفقاء تیمارداری کے لیے آتے رہے اور دروازہ پر انتظار کرتے کرتے بیٹھ گئے اسی اثناء میں وہ فوت ہو گیا اس خاتون نے جلدی سے غسل دیا' کفن پہنایا اور خود دروازہ کھول کر پردے کی اوٹ میں چلی گئی احباب اٹھا کر قبرستان دفن کے لیے لے گئے' اور اس خاتون نے نہایت صبر واستقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر مصروف عبادت ہو گئی'

حلفت یمینا لا الفت بغیر کم
وان فوادی لا یحب سوا کم
سقانی الھوی کا سا من الحب مترغا
فیا لیتہ لما سقانی سقا کم
ویالیت ذاك الحب یقسم بیننا
و داعی الھوی لما دعانی دعا کم
فنحیا جمیعاً تحت ظل ودادکم
وتعطی ایمنی منکم وتعطوا مناکم
وانی لاتی ارضکم لا لحاجۃ
لعلی اراکم اواری من یراکم

میں نے قسم کھائی کہ تمہارے بغیر کسی سے محبت نہیں کروں گا۔
اور پھر میرا دل تیری ذات کے سوا کسی اور کی محبت میں کیوں مبتلاء ہو مجھے عشق نے محبت کے بھرپور پیالے پلا دیئے ہیں۔
اے کاش جب مجھے اس نے جام محبت سے سیراب کیا تجھے بھی کر دیتا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ محبت طرفین میں تقسیم ہوتی
عشق کے بلانے والے نے جب مجھے بلایا تھا تو تجھے بھی ساتھ ہی بلا لیتا پھر ہم بھی تمہارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے اور تمہاری تمنائیں ہم سے پوری ہوتی اور میں تمہاری بستی میں سے کبھی کسی حاجت کے لیے نہیں گزروں گا البتہ اس امید پر کہ دیکھوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکوں جو تمہاری زیارت کی لذت سے بہرہ مند ہو چکا ہے گویا کہ

جناں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لیاں
تو ملیوں تے سجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

حکایت: تو کب تک سوتا رہے گا؟

حضرت رابعہ عدویہ بصری رضی اللہ عنہا کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں طلوع فجر کے قریب مصلّٰی پر بیٹھی بیٹھی اونگھ سی لے لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے نفس تو کب تک سوتا رہے گا! جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا!

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر چلتا بنا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لیے دروازہ دکھائی نہ دیا وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے انسان بن کر کپڑے رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ'

حضرت رابعہ رضی اللہ عنہا کا جب وصال ہوا تو کسی صالحہ نے خواب میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشش و کرم سے نوازا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اسے عرش کا پرچم بنا دیا گیا ہے اور فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حضرت رابعہ رضی اللہ عنہا کا قدس شریف میں 135 ہجری کو وصال ہوا وہی ان مزار انور ہے۔

حکایت: ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کر دیا

طبریہ میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سو گئی پھر اسے کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی صلٰوتک نور والعبادۃ نور فقومی فصلی والعبادرقود تمہاری نماز نور ہے اور عبادت از خود نور ہے پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو

رہے ہیں'

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لیے آئیں تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی رضا وخوشنودی عطا فرمائے اٹھو ہم اس کے کام میں معروف ہو جائیں جس کے پاس اسی راہ سے جانا ہے'

حکایت: جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا کیا عالم ہوگا؟

لوامع انوار القلوب میں مَیں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے کنیز خریدی اور جب وہ گھر لایا تو کہنے لگی اے میرے آقا کیا آپ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اس نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں وہ بولی پھر سنایئے میں نے کہا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اس پر وہ کہنے لگی اے میرے آقا جب اس کے کلام کی شنید میں یہ لذت ہے تو اس کے دیدار کا کیا عالم ہوگا۔

جب رات سر پر آئی تو میں نے اپنا بستر بنایا اور سونے لگا تو وہ پکار اٹھی اے میرے آقا کیا آپ کو اپنے مالک و مولیٰ سے جو کبھی نہیں سوتا سے شرم نہیں آتی' یہ کہا اور نوافل ادا کرنے لگی جب سجدے میں گئی تو میں نے سنا! وہ یوں کہہ رہی تھی الٰہی تجھے جو میرے ساتھ محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے عذاب سے محفوظ رکھ مجھ سے نہ رہا گیا اور اسے کہا یوں کہو الٰہی! جو تجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے بچا! وہ کہنے لگی ہمارے ساتھ اس کی محبت تو ہماری محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہمیں اس سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کی محبت سے پہلے فرمایا یحبھم ویحبونہٗ وہ ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں'

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اس محبت کی بابت دریافت کیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے کہا ان دونوں میں عجیب کونسی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لیے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی قطعاً حاجت نہیں مگر بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لیے عجیب ہے کہ وہ بن دیکھے محبت کرتا ہے۔

حکایت: مستجاب الدعوات عورت

رملہ میں آمنہ نامی ایک نہایت عابدہ صالحہ خاتون رہتی تھیں اسے معلوم ہوا کہ حضرت حافی

رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہیں تو وہ آپ کی عیادت کے لیے ان کے پاس بغداد شریف حاضر ہوئی اس وقت آپ کے ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے آپ سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ آمنہ رملیہ ہماری عیادت کے لیے آئی ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کہا اسے کہئے ہمارے لیے دعا کرے وہ یوں دعا کرنے لگی الٰہی! حضرت حافی اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ دوزخ سے تیری پناہ کے طالب ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی شب میں نے خواب میں کاغذ پر یہ لکھا ہوا دیکھا' بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا لیکن ہماری عطا اس سے بھی زیادہ ہے!!

حکایت: ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے

حضرت عبداللہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں ایک مریم نامی خاتون کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے سرفراز فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' پس میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تاہم میں نے پوچھا!!

اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا وہ کہنے لگی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ (۱۷-۱) میں سمجھ گیا یہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کیوں آئی ہے للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً (۳-۹۷) میں نے کہا تمہارا خاوند کہاں ہے کہنے لگی و لا تقف مالیس لک بہ علم (۱۷-۳۶) جس کا تمہیں علم نہیں اس کی جستجو نہ کرو میں نے کہا کیا اونٹ پر سوار ہونا پسند کرو گی وہ بولی' وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ (۲-۱۹۷) اور بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جب اس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو کہنے لگی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم (۲۴-۳۰) میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایماندار کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جب سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ کہنے لگی واذکر فی الکتاب مریم کتاب سے حضرت مریم کا ذکر کریں پھر میں نے اس کی اولاد کے بارے سوال کیا تو بولی! ووصیٰ بہا ابراھیم بنیہ اور حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس طرح وصیت کی میں سمجھ گیا

کہ یہ صاحب اولاد ہے پھر میں نے اس کی اولاد کے نام دریافت کیے تو ان آیات کو اس نے پڑھ دیا کلم اللہ موسیٰ تکلیما (۴-۱۶۴) واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا (۴-۱۲۵) یا داؤد انا جعلناك خلیفة (۳۸-۲۶) میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کا نام ابراہیم' موسیٰ اور داؤد ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں تا کہ میں تلاش کر سکوں تو اس نے یہ آیت تلاوت کر ڈالی وعلامات وبالنجم ھم یھتدون (۱۶-۱۶)' وہ علامتوں اور ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'

میں نے کہا' اے مریم!! کیا تو کچھ کھائے گی تو وہ کہنے لگی انی نذرت للرحمن صوماً (۱۹-۲۶) میں اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کے لیے روزے رکھنے کی نذر پوری کر رہی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ روزہ سے ہے جب ہم ان کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے اور پکار اٹھے یہ تو ہماری والدہ ماجدہ ہے یہ تین دن سے گم تھی اور اس نے عہد کر رکھا ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی زبان میں بات نہیں کرے گی بعدہ وہ کہنے لگی فابعثوا احدکم بورقکم ھذا الی المدینة (۱۸-۱۹) تم اپنے کسی ساتھی کو یہ چاندی دے کر شہر بھیجو اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالت نزع میں ہے میں قریب گیا اور کیفیت دریافت کی تو اس نے جواب دیا وجاءت سکرة الموت بالحق (۵۰-۱۹) اور موت اپنی پوری تیاری کے ساتھ بالیقین آ پہنچی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی شب میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اب تو کہاں ہے اس نے جواباً کہا ونھر فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر (۵۴-۵۵) متقین باغوں اور نہروں کی سعادت سے بہرہ مند اپنے مقتدر کے ہاں مسند صدق پر جلوہ افروز ہیں اللہ تعالیٰ ایسی صالحات وعارفات پر رضا مند ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی بہت نیک بخت عورتیں ہیں میں نے حصول برکات کی غرض سے ذکر کیا ہے اور ایسی ہی دلپذیر یہ داستان لوامع انوار القلوب جوامع اسرار المحبوب میں میری نظروں سے گزری ہے'

حضرت اسمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مجنون کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ ہی محو گفتگو دیکھا ہے میں نے اس سے سوال کیا! تم کون ہو اس نے جواباً کہا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا (۱۹-۹۳) زمین و آسمانوں میں ایسا کوئی بھی

نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبد بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو میں نے کہا کہاں سے آنا ہوا اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے وہ بولا انا للہ و انا الیہ راجعون بیشک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر ہم نے کہا تیرے ساتھ کون ہے وہ بولا! وھو معکم اینما کنتم (۵۷-۴) ہمیشہ وہی (خدا) تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم جاؤ۔ میں نے کہا کیا تمہیں زادراہ کی ضرورت ہے؟ اس نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون (۵۱-۲۲) آخرکار میں نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو اس نے یہ آیت تلاوت فرمادی اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ (۳-۱۰۲) اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

امانت میں خیانت کی عجیب وغریب سزا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جو خائن تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں کی امانت واپس کی وہ کہے گا الٰہی میں نہیں کرسکا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب کردو وہ عرض گزار ہوگا الٰہی یہ دنیا نہیں یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ارشاد ہوگا تجھے وہ امانتیں دکھادی جاتی ہیں وہاں سے اٹھا لاؤ اور حق داروں کو ادا کردو چنانچہ فرشتے بحکم خدا اسے پکڑ کر دوزخ میں لے جاکر ان امانتوں کو دکھائیں گے پھر اسے حکم ہوگا تم اس کو نکال لاؤ' وہ جہنم میں داخل ہوگا وہ نیچے گرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ ستر برس تک وہاں پہنچے گا جب امانتیں اٹھا کر جہنم کے کنارہ تک آئے گا تو اچانک وہ امانتیں اس کے ہاتھوں سے گر پڑیں گی وہ پھر لائے گا کنارے پر پہنچتے ہی وہ پھر گر پڑیں گی القصہ وہ اسی عذاب میں اسی وقت تک گرفتار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا'

حفظ امانت کی برکت

کسی مالدار نے ایک امین شخص کے پاس بہت سا سامان بطور امانت رکھا اور سفر پر نکل گیا واپسی پر اسے معلوم ہوا کہ وہ امین شخص فوت ہو چکا ہے اور اس کے عیاش لڑکے نے باپ کا مال برباد کردیا ہے صاحب مال کو اپنے مال کی بربادی کا خطرہ لاحق ہوا تاہم وہ اس کے پاس گیا دریافت کرنے پر لڑکے نے کہا تمہارا مال بالکل محفوظ ہے صاحب مال نے حیرانگی سے پوچھا وہ کیسے محفوظ رہا نوجوان کہنے لگا میں نے سوچا میرا دین تو ضائع ہوا کم ازکم امانت تو برباد نہ کروں اسی

بناء پر صاحب مال نے پانچ ہزار درہم بطور انعام دیئے' جب نوجوان نے اس عنایت کو دیکھا تو فوری طور پر گناہوں سے تائب ہو گیا سبحان اللہ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے امانت کی حفاظت کی برکت سے اسے کتنا نیک بخت بنا دیا (حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا)

مسئلہ: جس شخص کے پاس امانتیں ہوں اس پر لازم ہے کہ وہ کسی معتمد کو وصیت کرے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہ ہو نیز قرض کی ادائیگی اور جو ظلماً مال وغیرہ حاصل کر چکا ہو اس کی واپسی کی وصیت کرنا بھی واجب ہے!! بشرطیکہ وہ اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر ہو ورنہ جتنی جلد ممکن ہو اسے از خود ادا کرنا ہی واجب ہے۔

حضور پُر نور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں جو وصیت پر فوت ہوتا ہے وہ راہ صواب پر فوت ہوتا ہے تقویٰ و پرہیز گاری اور شہادت کی موت مرتا ہے گویا کہ وہ مغفرت پر فوت ہوتا ہے (ابن ماجہ) ہاں اپنے مال کی ایسی وصیت نہیں کرنا چاہیے کہ ورثاء کے لیے کچھ بھی نہ بچے حضرت ابن ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تہائی مال صدقہ میں عطا فرمایا ہے بوقت وصال اسی کی وصیت ہی کیا کرو!!

حکایت: حضرت جابر بن عبداللہ کا عجیب و غریب خواب

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اپنا ایک خواب بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا بڑی بڑی گائیں چھوٹی چھوٹی گائیوں کو دودھ رہی ہیں اور منبروں پر بت پڑے ہیں جن کے منہ سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں نیز خشک نہر پر سرسبز شاداب باغ لہلہا رہے ہیں اور دیکھا ہے کہ بیمار تندرستوں کی تیمار داری میں مصروف ہیں اور دوسروں والا گھوڑا دیکھا جو کھاتا ہے مگر لید نہیں کرتا نیز آسمان و زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکتا ہوا دیکھا جس کے ساتھ مردلٹک رہے ہیں پھر دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل کر اڑ گئے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے یہ جو تم نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی گائیوں کو دودھ رہی ہیں اس سے مراد امراء ہیں اور غرباء پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال

[تڑ]پ کرتے رہتے ہیں منبروں پر بتوں کا منظر دیکھا یہ وہ لوگ ہیں جو اہل نہیں اور ان پر بلا علم و عمل [بیٹھ] جاتے ہیں خشک نہر پر سرسبز باغ سے مراد علماء ہیں جو ظاہر علم سے آراستہ ہیں لیکن باطنی طور پر [عم]ل سے عاری ہیں جو خشکی پر دال ہے مریض تندرست کی تیمارداری کر رہے ہیں اس سے مراد وہ [ام]راء ہیں جو امراء کے ہاں جا کر دریوزہ گری کرتے ہیں دوسرا والا گھوڑا وہ شخص ہے جو نعمتیں کھاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا زمین آسمان کے درمیان جو پردہ لٹک رہا ہے وہ دین اسلام ہے اور جو دو پرندے ہیں ایفائے عہد اور امانت ہیں جو انسان سے دونوں نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی [و]اپس نہیں آسکتے!! علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے کہیں دیکھا ہے کہ اسی قسم کا خواب ایک نصرانی کو بھی آیا جس میں قدرے اضافہ ہے اس نے دیکھا کہ محلات آسمان سے زمین کی طرف آرہے ہیں اور ان کے اطراف میں بندر اور خنزیر ہیں نیز کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اتر رہے ہیں اور پھر بغیر سروں کے واپس پرواز کر گئے'

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کی یوں تعبیر دی محل تو ظالم بادشاہ ہے بندر اور خنزیر اس کے وزیر اور مشیر ہیں پرندے سے مراد اسلام ہے قرب قیامت اس کا نام ہی نام ہوگا اور شریعت آسمان کی طرف پرواز کر جائے گی۔

حکایت: صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ:

مکہ مکرمہ میں ایک فقیر رہتا تھا اس کی بیوی بڑی نیک اور صالحہ تھی وہ کہنے لگی ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے حرم شریف میں جائیے ممکن ہے کوئی چیز دستیاب ہو وہ حرم شریف میں حاضر ہوا تو اس نے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی وہ خوشی خوشی گھر آیا اور تھیلی اپنی بیوی کے سامنے رکھی وہ بولی یہ لُقطہ ہے (یعنی وہ چیز جو گری پڑی ملے تو اسے لُقطہ کہتے ہیں) لہٰذا اس کے بارے اعلان کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ اعلان کرنے کے لیے نکلا تو کوئی شخص پکار رہا تھا کہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی کسی نے پائی ہو تو وہ واپس کر دے' وہ درویش آدمی کہنے لگا ہاں میں نے پائی ہے یہ لے لو اعلان کرنے والے نے کہا تم اپنے پاس رکھو یہ تمہاری ہی ہے اور مزید نو ہزار اشرفیاں یہ کہہ کر سپرد کی تھیں کہ ان میں سے ایک ہزار اشرفی حرم میں پھینک دینا اور پھر پکارا جو وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی واپس کرے باقی نو ہزار اشرفیاں بھی اسی کو دے دینا کیونکہ وہ امین ہے اور جو

امین ہوتا ہے وہ خود بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاتا رہتا ہے اس طرح امانت دار کے وسیلے سے ہمارا یہ نذرانہ بھی قبول ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر دوران حج مقام منیٰ میں قربانی کا جانور ملے تو ان دنوں میں مالک کے ملنے کا انتظار کرے اور اعلان بھی کرتا رہے اگر وقت ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ذبح کر ڈالے یا حاکم کو مطلع کرے تاکہ وہ اپنے اختیار کا حکم دے کسی شخص نے گری پڑی چیز دیکھی اور دوسرے شخص نے کہا یہ مجھے اٹھا دو تو اگر اٹھانے والا اسے نہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ صرف دیکھنے سے اس کی ملک نہیں ہوگا' لقطہ کا اٹھانا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے ہاں جو معمولی سا مال ہو اور اس کے گم ہونے پر مالک کو بھی افسوس وغیرہ نہیں ہوگا نیز وہ زیادہ دیر تک تلاش بھی نہیں کی جائے گی تو اس کا اعلان ایک سال تک کافی ہے اور جس مال کا سال تک رکھنا ممکن نہیں اور مالک بھی سال تک اس کی تلاش نہیں کرے گا تو اس کا اعلان مناسب مدت تک کرنا واجب ہے'

اسی طرح گندم یا انگور کے دانے ملے تو اس کے اعلان کی قطعاً ضرورت نہیں' اگر مالک ہے تو دیا جائے البتہ جسے چیز دستیاب ہوئی وہ اس وقت تک اس کی ملکیت میں نہیں آئے گی جب تک وہ یہ نہ کہے کہ اب میں اس کا مالک ہوں بعدہ کسی بھی وقت اس کا اصل مالک مل جائے تو وہ چیز اسے لوٹانی پڑے گی' جیسے کسی کا بچہ ملا تو اب اس نے اس کی پرورش کی ہے لیکن پرورش وغیرہ کا خرچہ نہیں لے سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے کمزور اونٹ کو از خود راستہ میں چھوڑ کر چلتا بنا دوسرے شخص نے علاج معالجہ کرایا اب اونٹ کا مالک واپس آ کر مطالبہ کرتا ہے تو مالک کو واپس کرنا ہوگا مگر امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے واپسی کی چنداں ضرورت نہیں لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص اصل مالک کو واپس کرے نیز علاج معالجہ وغیرہ کا خرچہ بھی طلب نہیں کر سکتا۔

لطیفہ: چار خائن پرندے

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اربعۃ من الطیر' کے متعلق فرمایا ہے وہ چار پرندے یہ تھے مرغ' کوا' مور' بطخ ان کی تخصیص کا سبب یہ ہے کہ ان چاروں سے خیانت ہوئی تھی'

مور نے حضرت آدم علیہ السلام سے خیانت کی جب اس نے سانپ کو شیطان کے پاس جانے کے لیے کہا وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا اس نے اپنے منہ میں بٹھایا اور جنت میں پہنچا

دیا بیلچ نے حضرت یونس علیہ السلام سے خیانت اختیار کی' وہ اس طرح کہ کدو کی بیل کو کاٹ کھایا' مرغ نے حضرت الیاس علیہ السلام سے خیانت کو روا رکھا کہ آپ کے کپڑے اٹھا لیے' کوے نے نوح علیہ السلام سے خیانت برتی کہ وہ مردہ خوری میں مبتلاء ہو گیا جبکہ آپ نے اسے یہ دیکھنے کے لیے بھیجا کوئی مقام پانی سے خالی تو نہیں رہا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم) (یہ باتیں ثقاہت سے خالی ہیں۔ تابش قصوری)

لطیفہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پرندے ذبح کرنے کا اس لیے ارشاد ہوا کہ پرندہ اوپر کی طرف پرواز کرتا ہے اور آپ بھی منزل اعلیٰ کی طرف محو پرواز تھے لہٰذا آپ کی ہمت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرندے زندہ کرنے کا معجزہ مرحمت فرمایا!! علامہ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ پرندہ کے چار ہونے کا سبب یہ ہے کہ عناصر بھی چار ہی ہیں۔

فائدہ: دارالبقا کا خریدار؟

اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو بنایا' تو ارشاد ہوا دارلبقاء کا کون خریدار ہے فرشتوں نے عرض کیا اس کی قیمت کیا ہے؟ ارشاد ہوا بار امانت کا اٹھانا وہ بولے ہم تو اس کے متحمل نہیں ہیں حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس کا میں خریدار ہوں آپ سے کہا گیا کیا آپ اس کا بوجھ برداشت کر لیں گے' آپ نے عرض کیا ہاں! آپ کی معرفت کے باعث اگر عاجز رہا تو تیری مشیت میں پناہ حاصل کروں گا کیونکہ الٰہی تو ہی پناہ دینے والا ہے۔

ارشاد ہوا' تو نے سچ کہا' جو میری پناہ طلب کرتا ہے' اسے ہم پناہ عطا فرماتے ہیں' پھر جب آپ سے لغزش واقع ہوئی' تو آپ نے عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا تھا جو میری پناہ کا طالب ہو گا میں اسے پناہ دوں گا' لہٰذا میں تیری پناہ کا خواستگار ہوں' میری گزارش قبول فرمایئے' اس پر جبریل علیہ السلام نے آپ کو جنت کی خوشخبری سے شادکام کیا۔

حکایت: اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص اسم اعظم سیکھنے کے لیے

حاضر ہوا ڈیڑھ سال تک آپ کی خدمت میں رہا' مگر بات نہ بنی آخر کار اس نے آپ کو قسم دلائی' کہ مجھے اسم اعظم فرما دیجئے' آپ نے اسے ایک برتن دیا جس پر ایک ڈھکنا رکھ دیا اور فرمایا اسے بغیر دیکھے اسی طرح فلاں شخص کے پاس لے جاؤ' اس نے برتن اٹھایا اور لے چلا' سر راہ اس کے دل میں خیال آیا' دیکھئے تو سہی برتن میں کیا چیز ہے پھر جیسے ہی اس نے ڈھکنا اٹھایا برتن سے چوہا اچھلا اور بھاگ گیا' وہ حضرت پر بڑا غضبناک ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا آپ نے مجھ سے کتنا عجیب مذاق کیا ہے' وہ واپس پلٹا اور آپ سے کہنے، حضرت آپ نے تو مجھ سے استہزاء کیا ہے' آپ نے فرمایا!! ہم نے تجھے ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو نے اسی میں خیانت اختیار کی' پھر خود ہی سوچئے' اسم اعظم پر تجھے کیسے امین بنایا جا سکتا ہے!!

حکایت: بار امانت؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو ایک بھاری پتھر کی صورت بنایا' پھر اسے آسمانوں اور زمین کو اٹھانے کا اختیار دیا' وہ ڈرے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اگر ارشاد ہو تو میں اٹھاؤں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں تک اٹھایا اور رکھ دیا' دوبارہ سینے تک اٹھا سکے پھر کندھوں تک' جب رکھنا چاہا تو حکم ہوا' اسے اسی مقام پر اٹھائے رکھو اب آپ اور آپ کی اولاد کی گردن میں یہ بوجھ قیامت تک پڑا رہے گا' کیونکہ آپ نے اسے خود اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' اس سے مراد نماز' زکوٰۃ' حج' ناپ تول ہے' بعض نے کہا طہارت و پاکیزگی بھی اس میں شامل ہے' (یعنی غسل جنابت) کیونکہ اللہ تعالیٰ سے پردہ ناممکن ہے جبکہ غیر اللہ سے پردے میں رہنا ہر چیز میں ممکن ہے' بعض نے کہا امانت سے مراد شرمگاہ کی حفاظت ہے'

کیونکہ انسان کی تخلیق میں اسے پہلے بنایا گیا'

اور فرمایا' زبان بھی ایک امانت ہے' پیٹ بھی۔

حکایت: اونٹنی واپس آ گئی

حضرت نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے مسجد نبوی شریف میں ایک اعرابی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو باہر کھڑا کیا اور نماز ادا کی'

خوب دعا مانگی جب باہر نکلا تو اونٹنی کو نہ پایا' پریشان ہونے کی بجائے بڑے اطمینان سے عرض گزار ہوا الٰہی! میں نے تیری امانت کو ادا کیا تو میری امانت ادا فرما دے' ابھی وہ یہ کلمات ادا ہی کر رہا تھا کہ ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص اونٹنی کی مہار تھامے حاضر ہوا' اور اس کے سپرد کر دی' ہم بڑے متعجب ہوئے!!

اسی طرح حضرت علائی علیہ الرحمہ حضرت طاؤس یمانی تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے مسجد حرام کے باہر اپنی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی سپردگی سے چھوڑی اور خود حرم کعبہ میں آئے' جب عبادت سے فراغت کے بعد باہر نکلے تو اونٹنی کو نہ پایا' اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے!! الٰہی میں نے تو اسے تیری ضمان میں دیا تھا' اگر چوری ہوئی ہے تو تیرے پاس سے؟ آپ ابھی یہ کلمات ہی کہنے پائے تھے کہ کوہ ابوقبیس کی طرف سے ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص دوسرے ہاتھ سے اونٹنی پکڑے چلا آرہا تھا'

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اس سے دریافت کیا یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا اس اونٹنی کو لیے جا رہا تھا کہ ایک شخص تیز رفتار گھوڑے پر آیا اور اس نے جلدی سے حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ دیا اور حکم دیا ہے اس اونٹنی کو واپس چھوڑ و!!

احیاء العلوم میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے تو گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہے' اور اگر وہ دنیا میں امین بن کر رہتا ہے تو مرنے کے بعد جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلا تھا تو گناہوں سے پاک تھا اب تو دنیا سے نکل کر یہاں آیا ہے تو امانت داری کی حفاظت کے باعث تو وہاں سے طاہر نکلا ہے۔

حکایت: چور طالب علم؟

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الحاجات میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک اور طالب علم تھا' دونوں اپنے استاد صاحب کے ساتھ ایک شخص کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ کر سبق پڑھا کرتے' طالب علم نے اس گھر کے مالک کی کنجی اڑا لی اور موقع پا کر سامان چرایا اور چلتا بنا'

مالک مکان حضرت سفیان ثوری ﷫ کے سر چڑھ گیا اور تہمت لگائی کہ تو ہی میرا چور ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا ہے کہ جب گواہ بلائے جائیں گے تو انکار نہیں کریں گے' یہاں تو تیرے سوا میرا کوئی شاہد نہیں' اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ طالب علم چلاتا ہوا آیا اور کہہ رہا تھا حضرت سفیان کو چھوڑ دو' جرم میرا ہے' مال اور کنجی میرے پاس ہے' اس سے اعتراف جرم کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا' میں جا رہا تھا کہ اچانک غائب سے آواز سنائی دی' جلدی واپس جاؤ اور کنجی وغیرہ واپس کرو' حضرت سفیان ثوری ﷫ کو رہا کراؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے'

سوال کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بار امانت کیوں قبول کیا' جسے زمین و آسمان اٹھانے سے معذرت کر چکے تھے' اس کا علماء کرام جواب دیتے ہیں کہ آپ جنت کی لذت سے آشنا ہو چکے تھے' اسی کے اشتیاق نے بار امانت اٹھانے پر آمادہ کیا تاکہ پھر جنت میں جانے کا باعث ہو' بعض نے کہا آپ نے بار امانت اس لیے اٹھا لیا کہ اس وقت آپ میں قوت محمد مصطفیٰ ﷺ کارفرما تھی (سبحان اللہ)

لطائف عجیبہ

1-ایماندار نے بار امانت کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام ٹھہرا دی' جیسے گدھے ایسے جانور دنیا میں ان کا ذبح کرنا حرام قرار دیا اس لیے کہ وہ ایماندار کے مال واسباب کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہے' اسی بنا پر وہ بھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کافر بار امانت کے اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حمار وحشی' جنگلی گائے کو حمار وحشی کہتے ہیں جب وہ مومن کے مال واسباب اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا' جیسے کہ حماد وحشی جنگلی گائے جب وہ مومن کے مال واسباب اٹھانے سے بھاگا تو اس کے ذبح کا حکم دیا گیا اور اس کا کھانا جائز ٹھہرایا'

گھریلو گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ رنگت کا ہو تو اس کے سم کی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مر جاتے ہیں' اور کھانسی کے لیے اس کی مادہ کا دودھ بطور دواء استعمال کرایا

جائے تو مفید ہے' نیز تمام جسم کے اندرونی امراض' فرج' مثانہ' مجاری بول اور زحیر کے لیے فائدہ مند ہے' بشرطیکہ ایک اوقیہ استعمال کیا جائے' اور جنگلی گدھے کے خواص میں سے یہ ہے کہ اس کے پتہ کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگایا جائے تو مقوی بصر ہے نیز آنکھ کے اندھراتے کو دور کرتا ہے اس کا گوشت وجع مفاصل اور گیس ٹربل کے لیے فائدہ مند ہے' اس کے ناموں میں تحمور بھی ہے' کہتے ہیں یہ سو سال سے بھی زائد عرصہ تک زندہ رہتا ہے!!

2- کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ گدھے پر سوار نہیں ہوگا پھر وہ جنگلی گدھے پر بیٹھ گیا کیا اسے کفارہ دینا پڑے گا یا نہیں؟

اسے پر دو رائے ہیں' روضہ میں بلا کسی قول کے کہا گیا ہے کہ حانث ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ وہ حانث نہیں ہوگا' البتہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو وہ حانث ہوگا' یعنی اس پر کفارہ لازم ہے۔

3- جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا فروخت کرنا اسے جائز نہیں بلکہ اس کی آزادی لازمی ہو جاتی ہے' اسی طرح جب ایماندار بار امانت کا متحمل ہوا تو فضل واحسان کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب ختم کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جب لونڈی اپنے مالک سے حاملہ ہو تو اس کا رہن رکھنا اور ہبہ کرنا حرام ہے البتہ اس سے اجرت پر کام کرانا اور بلا اذن اس کا نکاح کرنا جائز ہوگا' اگر مالک سے حاملہ ہونے سے پہلے کسی اور سے نکاح کر دیا تو جو اس لونڈی سے اولاد ہوگی وہ مالک کی ملک ہوگی' اور اس کا بیچنا جائز ہوگا'

4- جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے اپنی حفاظت میں لے لیا تو اس مچھلی کے نر نے اس کی قربت کا ارادہ کیا تو وہ بولی مجھ سے دور رہو میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی خاطر اسے ضائع نہیں کر سکتی اسی لیے ''حوت'' مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے نمل (چیونٹی) حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض گزار ہوئی' حضرت امام اعظم سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے جس چیونٹی نے گفتگو کی وہ نر تھی یا مادہ تو آپ نے فرمایا مادہ تھی کیونکہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے قالت نملة جو کہ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے اور نمل بجائے خود مؤنث

ہے (ورنہ قال انمل آتا: تابش قصوری)

5- کتاب الحقائق میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کی صورتیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اس لیے پیش کیں کہ یہ کسی سے مانوس ہوں مگر آپ نے ان کی طرف بالکل رغبت نہ کی' یہاں تک کہ آپ سو گئے جب بیدار ہوئے تو اپنے پاس حضرت حواء کو پایا' آپ ان کی طرف راغب ہوئے کیونکہ پہلے والی تمام مخلوق غیر جنس تھی اور حضرت حواء انہیں کی جنس سے تھیں' لہٰذا آپ نے رغبت فرمائی' اسی بناء پر نکاح سے قبل حرہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے جائز ہیں'

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کو حضرت آدم علیہ السلام سے تخلیق فرمایا تو انہیں ایک ہزار حوروں کے حسن و جمال سے آراستہ فرمایا' اور انہیں ایک تخت پر بٹھایا' چار ہزار حوریں آپ کی خدمت کے لیے کمربستہ حاضر رہتیں' وہ اتنی حسن و جمال سے پیراستہ تھیں کہ اگر ایک کی نگاہ دنیا پر پڑ جاتی تو آفتاب و مہتاب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن ان تمام کی مجموعی طور پر حضرت حواء کے سامنے ایسی کیفیت تھی جیسے چراغ' سورج کے سامنے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے پاس جانے کا خیال دامنگیر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' جب تک مہر ادا نہیں کرو گے ان کے پاس نہیں جا سکتے'

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی!! جو کچھ جنت میں تو نے مجھے عطا فرمایا سبھی میں نے حق مہر میں دیا' ارشاد ہوا جو ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر ہے وہ ان کا حق مہر ہوگا!! عرض کیا الٰہی' ان نعمتوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

ارشاد ہوا' وہ درود شریف ہے' لہٰذا میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود شریف پڑھئے تمہارا حق مہر ادا ہو جائے گا!! عبارت ملاحظہ ہو قال ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر صلوٰت اس سے زیادہ بیان جمعۃ المبارک کی فضیلت میں گزر چکا ہے' حضرت قرطبی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں جو یہ قول ہے کہ کہیں تمہیں شیطان جنت سے نکلوا نہ دے اور پھر تم مشقت میں مبتلاء ہو جاؤ' تو وہ یہی مشقت ہے جو شب و روز انسان کو کھانے پینے کے لیے اٹھانی پڑتی ہے' کہتے ہیں یہ ارشاد حضرت آدم علیہ السلام کو ہوا تھا' اس لیے مرد کو اپنی بیوی کے لیے طعام و قیام اور لباس مہیا کرنا لازمی ہے'

منیٰ، عرفات، مزدلفہ کی وجہ تسمیہ

امام ثعلبی علیہ الرحمہ کا بیان ہے حضرت آدم اور حضرت حوا، سو سال تک ایک دوسرے سے جدا رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کی تلاش میں پھرتے پھراتے، مقام مزدلفہ کے قریب پہنچ گئے اسی قربت کی بنا پر اس جگہ کا نام مزدلفہ پڑا، جو مقام عرفات میں دونوں کی از سر نو معرفت و پہچان ہوئی تو اس کا نام عرفات ہو گیا، مقام منیٰ پر دونوں نے ایک دوسرے کی خبر گیری کی تمنا کی تھی لہٰذا اسی تمنا کے باعث اس کو منیٰ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

فائدہ: آدمی کو عورت سے دوگنا (ڈبل) ملنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت علامہ ابن عبد السلام فرماتے ہیں کہ چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور یہ بات محقق ہے کہ آدمی کو دو ضرورتیں لاحق ہیں، ایک اپنے لیے اور ایک اپنی زوجہ کے لیے، اور عورت کو صرف ایک ہی ضرورت ہے، لیکن مال شریک بھائیوں میں اس قیاس پر عمل نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں مرد اور عورت، سبھی تہائی مال میں شریک ہیں،

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت حوا نے اس شجرہ سے تین دانے لیے، ایک خود کھایا، اور ایک محفوظ رکھا اور ایک حضرت آدم علیہ السلام کو پیش کیا، پس اپنا حصہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ٹھہرایا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس فرمایا، للذکر مثل حظ الانثیین (۴-۱۱) ان کی لڑکیوں کو لڑکوں سے نصف دینے کا اصول بنا دیا،

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اسی لیے آدمی، عورت سے افضل و اشرف ہے اور اس کا ظہور اس کی خواہشات کاملہ سے ہے بناء علیہ مردوں کو کثرت سے موصوف فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے منھما رجالاً کثیراً ونساء واتقوا اللہ (۴-۱) (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

باب الزراعت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا خلقتم من سبع ورزقتم من سبع' تمہاری تخلیق سات چیزوں سے ہوئی اور سات چیزوں کو ہی تمہارے رزق کے لیے مرکزی حیثیت دی۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیا کل منہ طیر اوانسان او بھیمۃ الانعام لہ صدقۃ نبی کریم ﷺ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو باغ لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے کوئی پرندہ' انسان یا جانور کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ دینے کے مترادف ہوگا۔

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' من غرس غرسا اعطاہ اللہ من الاجر بعدد ما یخرج من ثمر ذالک الغرس' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے باغ لگایا تو اسے اللہ تعالیٰ ان درختوں کے پھلوں کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا۔

(رواہ احمد رضی اللہ عنہ)

وفی روایۃ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدصۃ وما سرق منہ لہ صدقہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو درخت لگائے اور اس سے کوئی کھائے یا چرائے' درخت لگانے والے کے نامہ اعمال میں صدقہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

فائدہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بروز بدھ یہ کلمات پڑھتے ہوئے درخت لگائے۔ سبحان الباعث الوارث تو وہ درخت یقیناً بار آور ہوگا عن النبی ﷺ، اطلبوا الرزق فی خبایا الارض، زمین کی پوشیدہ اشیاء سے اپنا رزق حاصل کرو،

قال القرطبی رحمۃ اللہ علیہ یعنی بالحراثۃ والغرس،

یعنی کھیتی باڑی کر کے اور درخت لگا کر اپنا رزق حاصل کرو،

نیز فرماتے ہیں، میں نے ثقہ علماء کرام سے سنا ہے جو شخص زراعت کے وقت یا درخت لگاتے ہوئے اس آیت کو پڑھے افرایتم ما تحرثون ء انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون (۵۶-۶۳،۶۴) لوگو! کیا تم نے اپنی کھیتی کو دیکھا! کیا (یہ پھل، پھول اور پودے) تم پیدا کرتے ہو یا ہم انہیں سرسبز و شاداب نکالتے ہیں!! اور اللھم صلی الیٰ سیدنا محمد وارزقنا ثمرہ وادفع عنا ضررہ والجعلنا لذهك من الشاکرین پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی فصلوں کو ہر قسم کے نقصانات اور آفات سے محفوظ کر دیتا ہے حضرت قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم یہ نہ کہو یہ کھیتی میں نے پیدا کی بلکہ یہ کہو کہ میں نے اس کھیت کو بویا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں زراعت پیدا فرما دی،

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ شرح الاسماء الحسنیٰ میں فرماتے ہیں لایقال اللہ تعالیٰ یازارع یا خالق القردۃ والخنازیر ای لم فی ذلک الاتخافاف والحقارۃ، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو کاشتکار اور بندروں اور خنازیر کا پیدا کرنے والا نہ کہو کیونکہ اس میں ایک قسم کی تحقیر واہانت پائی جاتی ہے۔

حکایت: جو آتے ہیں کام دوسروں کے

بیان کرتے ہیں ایک نہایت بوڑھے آدمی پر بادشاہ کا گزر ہوا، جو درخت لگا رہا تھا، بادشاہ نے اس سے دریافت کیا، تجھے امید ہی کہ ان کے بار آور ہونے تک زندہ رہے گا؟ اور ان سے پھل کھائے گا؟ اس پر اس عقلمند بوڑھے نے جواب دیا، پہلے لوگوں نے ہمارے لیے درخت لگائے تو ہم نے پھل کھایا، اب ہم آنے والوں کے لیے لگا رہے ہیں تاکہ وہ پھل پائیں، بادشاہ یہ سنتے ہی خوش ہوا اور اس نے ہزار درہم عنایت کیے، وہ بوڑھا شخص مسکرا دیا، بادشاہ نے ہنسنے کا سبب

پوچھا! وہ کہنے لگا میرے ان درختوں نے بہت جلد پھل دیئے کہ تجھ سے انعام حاصل کیا' یہ سنتے ہی بادشاہ کو مزید تعجب ہوا اور ایک ہزار درہم اور عطا کر دیئے' بوڑھا پھر ہنسا' بادشاہ بولا اب ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا' دوسروں کے لیے درخت تو سال میں ایک بار ہی پھل دیتے ہیں' میرے درختوں نے دو بار پھل دیا' اس ادا پر بادشاہ نے ایک ہزار درہم اور مرحمت فرما دیئے' اور چلتا بنا!!

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں درخت لگانا' نہ چھوڑو اگرچہ دجال کا بھی ظہور کیوں نہ ہو یعنی قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں بھی ظہور پذیر ہونے لگیں تب بھی درخت لگانے سے نہ رکو'

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود درخت لگایا کرتے' آپ سے دریافت کیا گیا کہ اس ضعیف العمری میں بھی درخت لگاتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ روز قیامت میرا حشر نیک بختوں میں ہو اور میں اس حالت میں نہ اٹھوں کہ میرا معاملہ تباہ کاریوں کے ساتھ ہو!! یعنی جو لوگ درخت لگاتے ہیں روز قیامت ان کا ساتھ نیک بختوں میں ہوگا!!

مسئلہ: اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ فلاں مال متوکلین کو دیا جائے تو اسے چاہیے وہ مال کاشت کاروں پر صرف کرے اور اگر کوئی ہل اور بیج اس شرط پر دے کہ زراعت میں تہائی حصہ اس کا ہوگا تو یہ شرط باطل ہوگی اور غلہ کاشت کرنے والے کا ہی ہوگا' البتہ اس شخص کو اس کی مثل اجر ملے گا!! حضرت علامہ ابو حامد صفدری علیہ الرحمہ کا یہی فتویٰ ہے' (واللہ تعالیٰ اعلم)

فوائد نافعہ:

نمبر 1 - حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر سورہ یوسف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کاشت کار زمین میں غلہ ڈالتا ہے تو اس کھیت میں برکت ڈالنے کے لیے اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے اور جب بالیاں نکلنے لگتی ہیں تو تین ہزار فرشتے اتارتا ہے جو ان بالیوں میں برکت ڈالتے ہیں پھر وہ ایک ایک دانے سے تین تین یا اس سے بھی زیادہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے صنوان وغیر صنوان (۱۳-۴)'

صنوان' اس درخت کو کہتے ہیں جس کی ابتداءً زیادہ شاخیں نکلیں' اور جب فصل کے کاٹنے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھ ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے' جو اس فصل کے ایک ایک دانے میں برکت ڈالتے ہیں'

سید عالم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا زمین میں سب سے زیادہ پیدا ہونے والی فصل گندم ہے کیونکہ اس کی نشو ونما کے لیے زمین و آسمان کی مخلوق کو لگا رکھا ہے۔

نمبر 2- اللہ تعالیٰ نے صاحب زبور حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میں ہی تمام چیزوں کا خالق و مالک ہوں' دنیا اور اہل دنیا کو میں نے ہی تخلیق فرمایا' انہیں برقرار رکھنے کے لیے گندم اور جو کو بنایا' زراعت میں ان دونوں سے مجھے اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں' جو کوئی انہیں تلف کرنے کی کوشش کرے گا میں اس سے بیزار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور انہیں ہی زراعت میں برکت کی بنیاد قرار دیا' اور ان دونوں کے سبب زمین کو استحکام بخشا' نیز آسمان میں برکات کو مسخر فرمایا' روٹی کی عزت کرو اور اس پر برتن وغیرہ نہ کرو کیونکہ یہ کھانے کی بے عزتی ہے اور جو کھانے کی عزت نہیں کرتا اس پر بھوک مسلط کر دی جاتی ہے' اور جو شخص دستر خوان سے گرے ہوئے لقمے یا ذرات کو اٹھا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش سے نوازتا ہے' نیز گندم اور جو کی اس طرح بھی عزت و تکریم کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اگر روٹی آ جائے تو سالن کا انتظار مناسب نہیں'

حکایت: ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ اس نے ایک گرا ہوا دانہ اٹھایا اور کھا لیا' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھتے ہی اسے آزاد کر دیا۔ جب آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص گرے ہوئے دانے کو اٹھائے اور پھر اسے صاف ستھرا کر کے کھا لے اسے اللہ تعالیٰ اسی عمل کے پیش نظر پیٹ میں جانے سے قبل مغفرت و بخشش سے نواز دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بخشش سے بہرہ مند فرما دیا ہے میں اسے غلامی سے آزاد نہ کروں' (رواہ عبداللہ ابن

عمر رضی اللہ عنہ)

فالج سے آرام

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دسترخوان سے گرے ہوئے ذرے اٹھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا' تیرے لیے برکت ہو' تجھ میں برکت ہو اور تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا!! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ شخص جو اسی طرح عمل پیرا ہو' آپ نے فرمایا اور اس کے لیے بھی یہی کچھ ہے' نیز جو شخص ایسا عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام' برص اور فالج جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

بارش نہیں ہوگی

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا میں نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور ان کو منافع سے بھر دیا' پس جو لوگ اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے انہیں ڈر سنایئے کیونکہ اس کی بے توقیری کے باعث میں بارانِ رحمت کو روک رکھتا ہوں!!

سب سے پہلی صنعت!! گندم اور جو کی حقیقت؟

بیان کرتے ہیں روئے زمین پر جو سب سے پہلی صنعت ظہور پذیر ہوئی وہ کاشتکاری ہے' حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے زمین کاشت کی' سارا دن ہل چلاتے چلاتے تھک گئے' تو حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے فرمایا جو کسر رہ گئی ہے اسے آپ پورا کر دیں' چنانچہ جو بیج حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے ڈالے وہ جو بن گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس نے دشمن کا مشورہ تسلیم کر لیا تھا اس لیے ہم نے ان کے بوئے ہوئے کو جو کی شکل دے دی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت گندم کے دانے کا حجم شتر مرغ کے انڈے کے برابر تھا' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خمیری روٹی کے فائدے

حضرت منصف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' میں نے عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ خمیری

روٹی کھانا بہت سی بیماریوں کا علاج ہے جبکہ بلاخمیر روٹی کا استعمال بکثرت مرضوں کا سبب ہے اگر بلاخمیری روٹی کھائی جائے تو اس پر سونٹھ یا لہسن کا استعمال مفید ہے

زراعت پہلے یا درخت؟

علماء کرام کا اس معاملہ میں اختلاف ہے کہ غلہ پہلے اگایا جائے یا درخت بعض اس طرف گئے ہیں کہ غلہ کی کاشت مقدم ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا لنخرج به حبًا و نباتًا (۷۸-۱۴'۱۵) اور ہم نے بارش برسائی تا کہ اس سے ہم دانے اور پودے نکالیں'

لیکن بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فانبتنا به جنات وحب الحصید (۵۰-۹) پھر ہم نے اس سے باغات اور دانے پیدا فرمائے' اس سے درخت لگانا مقدم قرار دیتے ہیں۔

انگور کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجنات الفافاً' اور باغات جو ایک دوسرے پر لپٹے ہیں' جیسے انگور (کیلا) حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں میں انگور' بہت پسند فرماتے انگور بدن میں قوت پیدا کرتا ہے' اور تازہ انگور سے دو دن پہلے توڑا ہوا زیادہ نفع بخش ہوتا ہے' اسی طرح سفید' سیاہ انگور سے زیادہ مقوی اور نافع ہے'

علوم کا جوہر

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں سفید انگور کے علاوہ ہر قسم کے پھل کھائے' تو معبر نے تعبیر دیتے ہوئے کہا تجھے بکثرت علوم حاصل ہوئے سوائے علم الفرائض کے' کیونکہ سفید انگور' تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور اسی طرح علم الفرائض تمام علوم کا جوہر ہے'

انگور کے خواص

نزهة النفوس والافکار میں غلہ جڑی بوٹیوں اور درختوں کے خواص بیان کئے گئے ہیں پھلوں میں جنہیں بادشاہ کہا گیا ہے وہ تین ہیں انگور' انجیر اور تازہ کھجور' انگور کی چٹنی طبیعت کو سکون بخشتی ہے' قے کو بند کرتی ہے اور صفرا کو روکتی ہے' گرمی سے بخار کو نافع ہے' البتہ قدرے قابض

ہے' پیاس کو ختم کرنے میں معاون ہے'

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں انگور عمدہ غذا ہے' پٹھوں کو مضبوط اور مرض کو دور کرتے ہیں' غصہ ٹھنڈا اور بلغم ختم' رنگت صاف اور منہ کی خوشبو کو پاکیزگی بخشتا ہے' ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا' منقہ کھانا معمول بنالو' کیونکہ یہ پت کو زائل کر کے رنگت کو نکھارتا ہے' منہ سے عمدہ خوشبو آتی ہے' غم و فکر کو ختم کرنے میں معاون ہے'

کتاب شرع الاسلام میں ہے کہ شیطان' انگور اور منقے کو بیک وقت کھانے سے طیش میں آ جاتا ہے' اسی طرح سبز اخروٹ' سبز بادام' خشک اخروٹ اور بادام کھانے پر بھی شیطان جلتا ہے'

کتاب زاد المسافر میں ہے کہ مویز منقہ جگر کی تمام بیماریوں کا علاج ہے' نیز مفردات ابن بیطار میں مرقوم ہے کہ مویز منقے کو چنے کی گھنگنیوں (باقلا) یا اس کے آٹے کو زیرہ کے ساتھ پیس کر انثیین کے ورم پر لگایا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے' کمزور جسم والے کو فربہ بناتا ہے'

اسی طرح نزھۃ النفوس والافکار میں ہے کہ مویز منقہ مع بیج کا استعمال' جگر' معدہ' طحال کے لیے مفید تر ہے' نیز حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اکیس عدد سرخ منقے کھایا کرے گا وہ اپنے بدن میں کسی قسم کی بیماری نہیں دیکھے گا!!

شہد اور کھجور

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' نفاس والی عورت کے لیے تازہ کھجور سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں' اور شہد سے بڑھ کر مریض کے لیے اور کوئی باعث شفاء نہیں نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوہارے کھلایا کرو کیونکہ عورت کی غذا حالت نفاس میں چھوہاروں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے' اس کے استعمال سے بچے بردبار اور حوصلہ مند ہوتے ہیں' اس لیے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی یہی غذا تھی' اگر اللہ کریم کے علم میں اس سے بہتر کوئی اور غذا ہوتی تو وہ عطا فرماتا'

نیز آپ ﷺ نے فرمایا' چھوہارے' قولنج کے لیے مفید ہیں' بعض حکماء نے یہ بھی نسخہ تجویز کیا ہے کہ جسے قولنج ہو وہ یومیہ ایک درہم کی مقدار صابن کھائے قولنج سے شفاء پائے گا ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی عورتوں کو لبان کھلایئے اگر اس کے بطن میں لڑکا ہوگا وہ ہونہار اور لڑکی ہوگی تو خوش خصال ہوگی'

حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر حاملہ عورت کرفس کھائے گی تو اللہ اس کے ہاں جو پیدا کرے گا وہ ضعیف العقل ہوگا' بعض حکماء فرماتے ہیں کرفس کا استعمال جنون اور جذام کو دور کرتا ہے البتہ خارش لگاتا ہے' اور دماغ قوت پکڑتا ہے کتاب شرف المصطفیٰ ﷺ میں ہے جو شخص کرفس استعمال کرتا ہے وہ دانت' داڑھ کے درد سے محفوظ رہتا ہے'

نزھۃ النفوس میں ہے کہ کرفس کا شربت معدہ کے لیے مفید ہے' نیز جسے پیشاب تکلیف سے آتا ہے (عنبر البول) وہ دس درہم تخم کرفس لے اور ایک سو پچاس درہم پانی میں جوش دلائے یہاں تک کہ پانی 1/3 حصہ باقی بچے' اس میں پانی سے تین حصے زیادہ چینی ڈال لے پھر پکائے یہاں تک کہ قوام سا تیار ہو جائے اور اتارے' (پھر استعمال میں لاتا رہے) اس کے بکثرت فائدے ہیں' جنہیں فضائل امت کے بیان میں انشاء اللہ تفصیلاً لایا جائے گا!!

انجیر کے فوائد

نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں دو طشت کسی صحابی نے انجیر ہدیہ پیش کیں حضور ﷺ تناول فرمانے لگے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا آیئے' کھایئے' اور فرمانے لگے' جنت سے اگر بغیر گٹھلی کوئی میوہ اتارا گیا ہے تو وہ یہی میوہ انجیر ہے' اسے کھایا کریں' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتی ہے' (رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اور نقرس کو نافع ہے' کتاب العجائب میں مرقوم ہے کہ نہار منہ خشک انجیر کھانا بہت نفع بخش ہے۔

سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا' تم بلس کھایا کرو' یہ عروق جذام کو کاٹنے والی ہے آگاہ ہو جایئے وہ انجیر ہے۔

ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ' طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ پکی انجیر چھیل کر پان کے ساتھ کھانے سے غلیظ بلغم دور ہو جاتے ہیں' اور بدن کو عمدہ غذا مہیا کرتی ہے

نزھۃ النفوس والافکار میں ہے کہ سفید انجیر نہایت عمدہ ہے' اور اس کی جلد نیلی رنگت

میں ہوتی ہے' اس کا مستقل استعمال رنگت کو نکھارتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ سے کچھ کھا لیا تو فوراً آپ کا ستر ظاہر ہو گیا' انہوں نے درختوں کے پتوں سے اپنے ستر کو چھپانا چاہا تو انجیر کے علاوہ سبھی درخت بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے پیش کر دیئے' اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ ثمرہ عطا فرمایا کہ اس کے ظاہر و باطن کو شیریں بنا دیا' سال میں دو بار' بار آور فرمایا' کتاب البرکہ میں مرقوم ہے کہ انجیر کے دانے پر بسم اللہ القوی' نقش ہے'

زیتون کے فوائد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مبارک درخت (زیتون) کے تیل کا استعمال اپنے لیے لازم کر لو' اسے بطور دوا اپنا لو' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتا ہے'

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھایئے اور اس کا تیل لگایئے کیونکہ یہ ستر بیماریوں کے لیے شفاء ہے' ان میں سے ایک جذام کی بیماری ہے' امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو قوت بخشتا ہے' نیز بڑھاپا جلد نہیں آتا' اور اس کو پینا زہر کے لیے تریاق ہے بعض فرماتے ہیں فقراء کے لیے تریاق ہے'

عرائس البیان میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو درد کی شدت کا سامنا پڑا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس زیتون کا درخت لائے' اور کہا اس کے پھل کا جوس نکال کر پیجیئے کیونکہ یہ سوائے موت کے ہر مرض' کی شفاء ہے'

فوائد بہی دانہ

حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو بہی دانہ عطا فرمایا اور کہا اسے کھاؤ یہ دل کی تقویت کا باعث ہے' منہ کو خوشبودار بناتا ہے' دل میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی میں فرماتے ہیں سیدنا رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہی دانہ کھایا کیونکہ یہ قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و رسل کو جنت سے بہی دانہ سے اس کا شربت اسہال کو مفید معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہے اور صفراوی مادے کو ختم کرتا ہے۔

ترکیب استعمال: بہی دانے کو کچل کر عرق نکالیں جوش دلا کر صاف کریں پھر تین حصے اس سے زیادہ چینی ڈال کر دوبارہ پکائیں اور استعمال میں لائیں معدے اور جگر کو تقویت حاصل سیب کا سونگھنا کھانا مقوی معدہ اور قلب ہے نیز اس کے پھول سونگھنا دماغ کی قوت ادگی کا باعث ہے کما مرفی فضائل بسم اللہ!!

ل: اسباب خلقت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلقتم من سبع تمہاری تخلیق ت اشیاء سے ہے یعنی نطفہ سے جو باپ کی پیٹھ سے نکلتا ہے جو منی سے ودیعت کیا گیا تھا یعنی ں مٹی سے مخلوق کو وجود بخشا گیا جیسے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مغضة" (۲۳-۱۴) پھر ہم نے بنایا نطفہ سے لوتھڑا ر پھر لوتھڑے سے گوشت بنایا تفصیل قدرے یوں بیان کی جاتی ہے ہم نے نطفہ کو خون بستہ یا پھر جمے ہوئے خون کو لوتھڑے سے گوشت بنایا یعنی سفید نطفے کو سرخی مائل کیا پھر اسے گوشت بڑا ٹکڑا بنایا جسے کھانے والا اگر چاہے تو کھا سکے پھر نطفے کو ہڈی پٹھوں رگوں اور گوشت میں سیم کر دیا

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن ار پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اسے بارگاہِ ربّ العزت میں لے جاتا ہے اور عرض کرتا ہے یا ا حسن الخالقین اخلق!! الٰہی اسے تخلیق فرما!! اللہ جیسے چاہتا ہے حکم فرماتا ہے پھر فرشتے کو مایا جاتا ہے اسے لے جا!!

فرشتہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ ضائع جائے گا یا مکمل ہوگا اسے جیسے ہونا ہوتا ہے بتا دیا جاتا ہے عرض کرتا ہے الٰہی!! یہ لڑکا بنے گا یا لڑکی؟ یہ سعید ہوگا یا شقی اس کی عمر دراز ہوگی یا کم اسے بتا دیا تا ہے پھر عرض کرتا ہے الٰہی اس کا رزق مقرر فرما دے لہٰذا اس کی زندگی کی تکمیل تک اس کا رزق

مقرر کر دیا جاتا ہے'

پھر اسے اس کی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے' پھر چھ دن بعد ایک چھوٹا سا نقطہ ظاہر ہے جو در اصل قلب ہوتا ہے' حکماء فرماتے ہیں سب سے پہلے قلب ہی کو بنایا جاتا ہے'

حکمت قلب

اس میں کونسی حکمت ہے کہ انسان کے باقی اعضاء کی تخلیق سے پہلے قلب کو بنایا گیا' جواب دیا گیا کہ جسم میں سب سے افضل و اشرف قلب ہی ہے اسی لیے اسے خلقت میں اولیت دی نیز اگر کہا جائے اس میں کون سی حکمت ہے کہ دل ایک ہی ہے جبکہ دوسرے اعضاء جوڑا جوڑا مثلاً دو آنکھیں' دو کان' دو ہاتھ' دو پاؤں وغیرہ جواباً کہتے ہیں کہ دونوں آنکھیں دونوں ہاتھ' پاؤ وغیرہ میں ہر ایک کی منفعت محسوسات و مشاہدات میں بطور معاون ہے اور اجتہاد قلب سے ہوتا ہے' اگر دل دو ہوتے تو اجتہاد میں اختلاف ظہور پذیر ہوتا' ایک دل دوسرے کے خلاف را دیتا تو باہم تناقض پیدا ہوتا۔ (جب قلب ایک ہی ٹھہرا تو تناقض کا سوال ہی ختم) بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب اعضاء سے قبل دماغ کو تخلیق فرمایا' بعض نے جگر اور بعض نے ناف سے متعلق بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے'

تخلیق اعضاء کی قدرے تفصیل یوں ہے' پہلے ناف' پھر اس کے بعد دماغ' پھر دائیں بائیں دونوں ہاتھ' پھر نقطے علیحدہ علیحدہ ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں' بارہ روز بعد تین اعضاء تخلیق ہو ہیں' دل' جگر' دماغ'

جو باہم ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں' یہ تمام ستائیس دن میں بنتے ہیں' پھر کندھوں سے سر افضل ہے' پھر ہاتھ اور پسلیوں سے' پھر پیٹ اور پہلوؤں سے ممتاز ہوتے جاتے ہیں' اور عمل مزید نو دن میں پورا ہوتا ہے' پھر مزید چار دن بعد بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے' اس طرح یہ کل چالیس دن ہوئے' اور رسول کریم ﷺ کا ایسے ہی ارشاد ہے کہ تمہاری تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مکمل ہو جاتی ہے'

حضرت امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' بچہ بطن مادر میں پاؤں کے بل بیٹھتا ہے' اس کی رانیں اس کے سینے سے لپٹی رہتی ہیں' سر میں یہ دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوتا ہے' اور سر گھٹنوں پر' دونوں

ہیں دونوں ہاتھوں کی پشت پر' ناک دونوں گھٹنوں کے درمیان اور بچے کا چہرہ ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے' گویا کہ دنیا میں آنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔

مسئلہ: کتابیہ جو کسی مسلمان کے نکاح میں آئے اور حاملہ ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں ایسے دفن کیا جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کر دی جائے اس لیے کہ جو اس کی پیٹھ میں مسلمان کا بچہ ہے اس کا منہ از خود قبلہ کی جانب ہو گا' اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب مسلمانوں اور کفار کی لاشیں آپس میں مل جائیں اور تمیز نہ رہے تو ان تمام کو کفن وغیرہ دینا لازمی ہے' ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی ضروری ہے' امام احمد بن حنبل اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے' مگر امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کفار دوگنا ہوں اور مسلمان کم تو نہ کفن دیا جائے اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی'

حضرت امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان تمام کو مسلمانوں اور کفار کے قبرستان کے درمیان دفنایا جائے گا'

مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا؟

بیان کرتے ہیں کہ جب کسی مسلمان نے اپنے بچے کو کسی غیر مسلمہ (یہودیہ عورت) سے دودھ پلایا' اور اس کے ہاں ساتھ ہی یہودی سے بھی بچہ ہے' دونوں بچے یہودن کے دودھ سے پلتے رہے یہاں تک کہ مسلمان باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ عورت مر چکی تھی' مسلمان اپنے بچے کو پہچان نہ سکے اور پھر ان دونوں میں سے ایک لڑکا مر جائے تو فرماتے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دینا جائز ہے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اور دونوں = قبرستانوں کے درمیان اسے دفن کیا جائے گا۔ ہاں اگر بالغ ہو کر مرا تو اسے کفن دینا اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں' کیونکہ یا وہ یہودی ہو گا یا مرتد!! اور ان دونوں پر احکام اسلام کا نفاذ اس وقت تک درست نہیں ہو گا جب تک ان کی اصل دینی کیفیت کا پتہ نہ چل سکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب نطفے کو چالیس دن گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اسے صورت دینے کے لیے بھیجتا ہے' وہ صورت بناتا ہے نیز فرمایا تمہاری خلقت کی تکمیل بطن مادر سے اس انداز سے ہوتی ہے' چالیس روز نطفہ' چالیس روز خون۔ ۔۔ اور

چالیس دن کے بعد گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس میں روح پھونکنے کے لیے فرشتہ بھیجتا ہے'

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورہ حج کی تفسیر میں فرماتے ہیں' یہ چار ماہ ہوئے اور پانچویں ماہ کے پہلے دس دنوں میں روح پھونکی جاتی ہے' چنانچہ بغیر کسی اختلاف کے اتنی ہی عورت کی عدت قرار دی گئی ہے جب اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے'

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' پٹھے' ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے بنتے ہیں خون' گوشت اور بال' عورت کے پانی سے نشوونما پاتے ہیں'

حضرت قاضی ابوبکر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے' اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو لڑکا ہو گا اور سبقت کے باعث اپنے پدری رشتہ داروں کی مشابہت اختیار کرے گا' اور اگر عورت کا مادہ پہلے نکلے اور مرد کے پانی سے زیادہ ہو تو سبقت کی وجہ سے لڑکی ہو گی اور زیادہ ہونے کے سبب مادری قرابت داروں کے مشابہ ہو گی' البتہ عورت کا مادہ منویہ پہلے نکلے لیکن مرد کا زیادہ ہو تو وہ لڑکا ہو گا لیکن پہلے نکلنے کے باعث اس کی مشابہت عورت کے رشتہ داروں سے ہو گی' بصورت دیگر اس کے برعکس اسی مدت میں اللہ تعالیٰ اس کی پرورش فرماتا ہے پیٹ کے اندھیروں میں اس کے کام کی تدبیر کرتا ہے' پیٹ میں تین تاریکیاں ہیں' ایک پیٹ کی ایک رحم کی اور ایک جھلی کی جس سے بچہ محفوظ رہتا ہے۔

لڑکی باعث برکت ہے

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے زرد رنگ کے موتیوں اور یاقوت کے تاج سے مرصع آتے ہیں' ایک اس کے سر پر اور دوسرا اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھتا ہے' پھر دونوں پڑھتے ہیں بسم اللہ ربی و ربک اللہ ضعیفة خلقت من ضعیف المنفق علیک معان الی یوم القیامة اللہ تعالیٰ کے نام سے جو میرا اور تیرا پالنے والا ہے' ایک ضعیفہ دوسری ضعیفہ سے پیدا کی گئی' اور تجھ پر خرچ کرنے والا

ت تک معاونت حاصل کرتا رہے گا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میرے امتیوں میں سے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ غم و رنج اظہار نہ کرے (بلکہ خوشی محسوس کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں دو سبز بازوؤں والا فرشتہ ت کا تاج پہنے بھیجتا ہے جو اسے برکات سے مالا مال کر دیتا ہے' پھر اس کی پیشانی اور جسم پر اپنا پھیرتا ہوا یہ کلمات ادا کرتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ربی وربك اللہ' عیفة خرجت من ضعیف والقیم علیك معان الیٰ یوم القیامة اللہ کے سوا کوئی بادت کے لائق نہیں' حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میرا اور تیرا پالنے والا' اللہ جل لالہ ہے تو کمزور اور کمزور سے پیدا ہوئی اور تیری تربیت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا'

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان ''والباقیات الصالحات'' سے لڑکیاں راد ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے دوزخ میں جانے کا حکم دیا گیا و اس کی بیٹیاں اس سے چمٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کرنے لگیں یا اللہ' دنیا میں یہ ہم پر شفقت کرتا تھا' تو اس پر احسان فرما' تو ان کی فریاد کو سن کر اللہ تعالیٰ نے اسے بخشش سے نواز دیا۔

لڑکا ہوگا یا لڑکی؟

حضرت عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میں نے ایک مسلمان طبیب کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں تحریر تھا کہ جب حاملہ کا رنگ نکھ آئے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ نظر آئے تو سمجھ لیجئے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی مرقوم ہے کہ اگر عورت اپنے دائیں جانب گرانی محسوس کرے اور اس کے دائیں پستان کی نوک قدرے بڑی محسوس ہو تو یہ بھی اس کے ہاں لڑکا ہونے کی علامت ہے' یونہی اگر دودھ گاڑھا نکلے تو لڑکے کی بشارت پر دال ہے اور اگر لڑکا ہے یا لڑکی' معلوم کرنے میں دقت ہو تو عورت کے دودھ کو ایک قطرہ آرام سے آئینہ پر ٹپکائیں اور آئینے کو دھوپ میں رکھ دیں' اگر دودھ پھیل جائے تو سمجھئے لڑکی بصورت دیگر لڑکا ہونے کی علامت ہے' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکمت ربانی

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ عجیب حکمت ہے کہ اس قادر و کریم اور خالق و صانع نے

کمزور نطفہ سے ہڈیوں کو بنیاد بنایا' پھر انہیں مضبوط اور ٹھوس کیا' چھوٹی اور لمبی نرم اور سفید بنائیں چونکہ جاندار کو حرکت کی ضرورت تھی اس لیے تمام ہڈیوں کو ایک دوسری سے الگ الگ رکھا ان تمام کو جوڑ کر ایک نہیں کیا' چھوٹی' موٹی تمام ہڈیاں دو سو اڑتالیس ہیں' سوا انگلیوں کی ہڈیوں کے!!

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' مختلف اقسام کی پچپن ہڈیاں تو صرف سر میں ہیں' اور انہیں اس ڈھب سے جوڑا گیا ہے کہ سر گول ہو گیا' چھ سر کی گولائی میں' چار اوپر کے جبڑے میں' اور دو نیچے کے جبڑے میں' باقی بیس دانت ہیں جو کھانے پینے کے چوڑائی میں اور کاٹنے کے لیے تیز ہیں' داڑھیں ان کے علاوہ ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ بھی عجیب حکمت ہے کہ گردن میں سات خول اور گول مہرے رکھے اور ان میں ایسے دباؤ ابھار ہیں جو ایک دوسرے پر بالکل فٹ بیٹھتے ہیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی کی صورت نمودار ہو جاتی ہے' اور گردن کو پشت کے ساتھ جوڑ دیا ہے' گردن کی جڑ سے سرین کی ہڈی تک چوبیس مہرے پشت میں فٹ ہیں۔

حضرت جوہری فرماتے ہیں گردن کے پچھلے حصہ کو قفا (گدی) کہا جاتا ہے' انسان میں پانچ سو بیس حصے ہیں گوشت' پٹھے اور جھلیوں سے مربوط کئے گئے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت عجیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مقام سماعت کے لیے سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف رکھا' اور سر سے الگ نکلے ہوئے نرم سے گوشت سے اس شگاف کی حفاظت فرمائی جسے کان کہتے ہیں' اور اس کی بناوٹ کچھ اس طریقہ سے کی کہ جلدی سے کوئی کیڑا وغیرہ گھسنے نہ پائے' بلکہ اگر ایسی صورت پیدا ہو بھی جائے تو کیڑے وغیرہ کے مقام سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی انسان خبردار ہو جائے' اور سماعت کی حفاظت کے لیے اسی میں کڑوی سی رطوبت تخلیق فرمائی کان آنکھ سے شرف رکھتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں کیا' جب حضرت شعیب علیہ السلام کی بینائی مفقود تھی' اسی بنا پر ان کی قوم کہتی ہم آپ کو اپنے سے کمزور پاتے ہیں' حالانکہ آپ خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہوئے کیونکہ آپ اپنی قوم سے نہایت شیریں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے آنکھ کی حکمت بھی بڑی عجیب ہے' اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو سات

ردوں میں مزین کیا ہے‘ اگر ان میں سے ایک پردہ بھی زائل ہو جائے تو آنکھ دیکھنے سے معذور ہو جائے‘ اور اس میں چوبیس حصے پیدا کیے‘ اور آنکھ کے تل میں تمام آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود اس قدر وسعت اور طول وعرض کے اس میں ظاہر فرمائی‘ نیز پلکوں سے آراستہ فرمایا‘ تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے‘ مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہے‘ کیونکہ اس کی پلکیں نہیں‘ نیز پلکوں کے بال اس لیے سفید پیدا نہیں کیے تاکہ رؤیت میں کمزوری نہ رہے‘

لطیفہ: حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاملہ سے صحبت کرنے کے باعث بچہ کی سماعت وبصارت میں اضافہ ہوتا ہے‘

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ بھی عجیب حکمت بیان کی گئی ہے کہ اس ذات کریم نے ناک کو چہرہ کے درمیان بلند رکھا‘ اس کی صورت حسین بنائی‘ اس میں سونگھنے کی قوت پیدا فرمائی تاکہ غذا قلب کو پہنچائے اور وہ ہوا ہے‘ نیز غذائے بدن کا ادراک کرے‘ جو کھانوں کی خوشبو ہے‘

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں‘ منہ کا بنانا بھی عجیب حکمت ہے‘ جسے دانتوں سے آراستہ کیا گیا‘ اور نہایت صنعت گری سے ان کی صف بندی کی گئی‘ اور سفید رنگت بخشی‘ اس نے زبان کو قوت گویائی سے نوازا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے کی طاقت عطا فرمائی‘ کھانے اور کلام کی حفاظت کے لیے اس نے نرم ونازک ہونٹ بنائے‘ پھر تنگی اور کشادگی‘ لمبائی اور چوڑائی‘ تری اور خشکی‘ کے اعتبار سے مختلف اقسام کے حنجرے (گلے) تخلیق فرمائے‘ جس کی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ ایک کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی‘ لوگ اندھیرے میں ایک دوسرے کو آواز سے ہی پہچان سکتے ہیں‘

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ہاتھوں کا بنانا بھی بڑی عجیب حکمت ہے کہ اس نے انسان کے جسم سے لمبے لمبے ہاتھ ظاہر کر دیئے‘ تاکہ اپنی مطلوب اشیاء کی طرف بڑھا سکیں‘ چوڑی ہتھیلیاں اور ہر ہاتھ کی پانچ پانچ انگلیاں بنائیں‘ ہر انگلی میں تین تین پورے رکھے‘ پھر چار انگلیوں کے ایک طرف انگوٹھا لگایا‘ تاکہ ہر ایک کی طرف گھوم سکے‘ جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ ایک طشت سی بن جاتا ہے‘ جو چاہے اس پر رکھے اور جب چاہے سمیٹ لے اور ہاتھ مارنے کا ایک آلہ بھی بن جاتا ہے اور ایک خاص انداز سے ملائے تو یہ چمچہ کا کام دیتا ہے اگر اسے پھیلائیں اور

انگلیاں ملائیں تو یہ بیلچے کا نمونہ ہوتا ہے' پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لیے پورے کام نہ دیں تو ناخن اٹھانے میں مدد ہوتے ہیں' اور یہ ناخن ہاتھوں کا حسن ہیں' ہر انگلی میں پانچ ہڈیاں' ہتھیلی میں دس اور کلائی میں دو دو ہوتی ہیں' اسی طرح ہر عضو ان سے آراستہ ہے ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں' اور ہر ایک سے چار چار رگیں پھوٹتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے پیٹ بھی عجیب حکمت پر مبنی ہے' کہ اسے کھانے پینے کے تمام لوازمات و آلات سے آراستہ کیا' جیسے آنتیں' جگر' معدہ' طحال' پتا' گردہ' مثانہ'

معدہ کھانا پکنے کے لیے' جگر خون بنانے' طحال' سودا کو جذب کرنے' پتا صفرا کو' گردے پانی کی ماحیت کو' جذب کر کے مثانہ تک پہنچانے کے لیے' مثانہ پیشاب کو جمع رکھنے کا مقام ہے' اور جب کھانا خالص خون کی شکل اختیار لیتا ہے تو اسے رگیں سنبھال لیتی ہیں' جو تین سو ساٹھ ہیں بڑی رگ کو نیاط کہا جاتا ہے' اور اسے بدن کی نہر سے موسوم کرتے ہیں' جس کے ذریعہ تمام بدن میں خون پہنچتا رہتا ہے' پھر اعضاء میں ہر ایک کے لیے فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تدبیر کرتا اور بدن کے تمام امور کو درست فرماتا ہے' جیسے گندم بغیر کسی کاریگر کے آٹا' خمیر اور روٹی نہیں بنتی' اے انسان وہ فرشتے ہیں جو تیرے بطن میں غذا کی درستی میں مصروف رہتے ہیں' اور تو بڑی غفلت میں پڑا ہوا ہے' انہیں آسمانی فرشتوں سے معاونت حاصل رہتی ہے' آسمانی فرشتوں کو حاملین عرش سے تعبیر کرتے ہیں' حاملین عرش کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات ملتی رہتی ہیں' پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے شانہ کی ہڈیوں کو سرین کی ہڈیوں سے جوڑ دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے یہ بھی عجیب حکمت ہے' کہ اس نے دو پنڈلیوں کو قائم فرمایا' ہر پنڈلی میں سے پچیس رگیں ہیں' اور دو قدم فٹ کیئے' ہر ایک پاؤں میں بیالیس ہڈیاں بنائیں' جنہیں پنڈلی کی ہڈی سے جوڑا کیا گیا' نیز ہر پنڈلی کے اوپر جوڑ بنایا' اسی طرح رانیں اور گھٹنے تخلیق فرمائے' ان میں بھی دو رگیں اور دو ہڈیاں سیٹ کیں پھر ماں کے پیٹ میں بچے کی غذا حیض کے خون سے بنتی ہے اور کچھ خون الگ جمع ہوتا رہتا ہے جو بوقت ولادت' بچے کے ساتھ بہہ نکلتا ہے اسے نفاس کہا گیا ہے ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کی طرف چڑھتا محسوس ہوتا ہے' جس سے باعث حاملہ کو نئی نئی چیزیں کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے' تو بچے کے لیے ماں کے پیٹ

سے باہر آنے کا راستہ آسان بنا دیا جاتا ہے' پھر اسے ماں کے دودھ کی غذا عطا کی جاتی ہے' جو موسم گرما میں ٹھنڈا اور موسم سرما میں ذرا گرم نکلتا ہے' بچے کو غذا مہیا کرنے کے لیے پستان بنانے انہیں چوسنے کی' اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا کی' پستان کے سرے کو بچے کے منہ کے مطابق سنوارا نیز پستان کے سرے سے ایسے تنگ سوراخ تخلیق فرمائے کہ چوسے بغیر دودھ نہ نکلے پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے تو اس کے لیے ماں کا دودھ مفید نہیں رہتا بلکہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے اسی لیے بچے کو کھانے پینے کی چیزوں کا راغب بنا دیا جاتا ہے' اب کھانے پینے کی چیزوں کو کاٹنے چبانے اور پینے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے اس کے منہ میں سولہ داڑھیں نکلتی ہیں' ہر جانب آٹھ آٹھ' چار نوکدار دانت' چار کچلیاں' چار رباعیات' یعنی درمیانی اور نیچے کے دانت چار رضواک (درمیانی) سے متصل' چونکہ چبانے میں پانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے' اس لیے زبان کے نیچے دو رگیں بنائیں جن سے تھوک نکلتا رہتا ہے' جو پانی کے مترادف ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم انشانہ خلقا اخرا (۲۳-۱۴)' پھر ہم نے اسے دوسری تخلیق سے سنوارا یہ قول انہیں امور کی طرف مشیر ہے۔

پھر بچے کو عقل و تمیز سے بہرہ مند کیا یہاں تک کہ وہ کامل ہو گیا' اور بلوغت کے قریب پہنچتا ہے' پھر جوان ہوا' ادھیڑ عمر بنا آخر کار بڑھاپے نے آ دبوچا تب اس حالت میں وہ شکر گزار ہوا یا ناشکرا؟

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوان' لڑکا اور نوجوان' وہ ہے جو زیادہ عمر کو نہ پہنچے' ادھیڑ عمر وہ ہے جو تیس سے چالیس سال تک پہنچے' بوڑھا وہ ہے جو چالیس سال سے متجاوز عمر کا ہو بعض فرماتے ہیں' جوان یا نوجوان سن بلوغت سے تیس سال والے کو کہتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طفل اسے کہتے ہیں جسے تمیز نہ ہو' صبی اور غلام اسے کہتے ہیں جو سن بلوغت تک نہ پہنچے' شاب و فتی (جوان یا نوجوان) وہ ہے جو بلوغت سے تیس سال تک کا ہو ادھیڑ عمر تیس سے پچاس برس والا' جبکہ شیخ یا شیخ فانی' پچاس سے ستر برس یا اس سے زائد عمر والے کو کہتے ہیں'

لطائف عجیبہ:

نمبر 1: حکماء بیان کرتے ہیں کہ لڑکا سات برس تک پھول' نو برس تک خادم' پندرہ سال

تک وزیر رہتا ہے اس کے بعد دوست یا دشمن کے روپ میں ظہور پذیر ہوگا'
حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی' آپ نے فرمایا وہ ایسا پھول ہے جسے قریب سے سونگھا جاتا ہے' پھر وہ فرمانبردار ہوگا یا نقصان دہ!!

نمبر 2: خیال رہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا' پانی' آگ اور مٹی سے تخلیق فرمایا پھر یوں سمجھئے کہ آنکھ آگ ہے' قوت سماعت ہوا ہے' سونگھنے کی طاقت پانی اور چکھنے کی قوت مٹی ہے'

اور اس میں برجوں کی تعداد کے برابر بارہ برج بنائے گئے ہیں' جن میں سات سر میں' ایک منہ دو نتھنے' دو آنکھیں' دو کان' اور پانچ باقی بدن میں' دو چھاتیاں' ناف' پیشاب اور پاخانہ کا مقام' اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے' ایسی ہی اللہ تعالیٰ نے مرد میں سات اعضاء تخلیق فرمائے انہیں پر ہی سجدہ صحیح ہوتا ہے' ان میں سے ایک پیشانی ہے' پیشانی کی گولائی میں چھ ہڈیاں ہیں ان میں سے ایک ہڈی ایسی ہے جس میں دو رگیں ہیں جو اسے سیراب کرتی ہیں دو ہاتھ' دو گھٹنے' دو قدم ان سات اعضاء پر سجدے کو درست ٹھہرایا گیا ہے!!

نمبر 3: اللہ تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے تخلیق فرمائے ہیں ایسے ہی مرد میں سات خواص پیدا کئے قوت سامعہ' قوت باصرہ' قوت ناطقہ' قوت ذائقہ' قوت شامہ' قوت لامسہ' قوت دافعہ' اور بعض نے عقل و شعور کو ایک قوت قرار دیا ہے۔ فقہاء شافعیہ بیان کرتے ہیں کہ مسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثلاً کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے ستر کو مس کر لیا اور وہ دونوں باوضو تھے تو جس نے مس کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا مگر جس کو مس کیا گیا اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن بعض اوقات لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا' مس شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں جب کہ لمس جسم کے کسی بھی حصے کو ٹچ کرنے کا نام ہے۔

نمبر 4: بچے کی حرکات ستاروں کی حرکتوں جیسی ہیں' اس کا پیدا ہونا گویا کہ ستارے کا طلوع ہونا ہے' اس کا مرنا' ستارے کا غروب ہونا ہے' اور یہ باعتبار عالم علوی ہے' لیکن عالم سفلی کے اعتبار سے اس کا بدن زمین کی طرح ہے اس کی ہڈیاں پہاڑیوں کی مثال ہیں' اور بچے کی ہڈیوں میں مغز معدنیات سے تعبیر کرتے ہیں' رگوں کو نہروں سے تشبیہ دی گئی ہے' اور گوشت' خاک کی مثل ہے'

بچے کے بال نباتات کی مثال رکھتے ہیں' چہرہ طلوع آفتاب کی جگہ اور اس کی پشت آفتاب غروب ہونے کا مقام گویا کہ چہرہ مشرق اور پشت مغرب ہے بچے کی دائیں جانب شمال اور بائیں طرف جنوب سے عبارت ہے' اس کی سانس ہوا' کلام رعد' ہنسی برق اور رونا بارش کی مثال ہیں بچے کا غصہ' بادل' اس کا پسینہ سیلاب' اس کا سونا' موت اور اس کی بیداری' زندگی کی مثل ہے' بچے کا بچپن موسم بہار' جوانی گرما' کہولت' خزاں ضعیفی موسم سرما کی طرح ہے۔

نمبر 5: اللہ تعالیٰ نے سورج کو چمک' چاند کو روشنی' شب کو تاریکی' ہوا کو لطافت' پہاڑوں کو کثافت' پانی کو رقت عطا فرمائی' پھر نور ملائکہ کا حصہ' چمک دار روشنی کو حوروں کا گہنا' تاریکی کو جہنم کے دربانوں کا تحفہ' اور رقت کو شیاطین کا حصہ بنایا' لطافت جنوں کو ودیعت کی گئی تو کثافت چوپایوں کے حصہ میں آئی' اور ان تمام اوصاف کو حضرت انسان میں رکھ دیا' نور کو دونوں آنکھوں' چمک دار روشنی کو چہرہ' تاریکی کو بالوں' لطافت کو روح کثافت کو ہڈیوں' رقت کو دماغ کا مرکز بنایا' چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان تمام ضدوں کو جمع کر دیا تو اعلان فرمایا **فتبارك الله احسن الخالقين** (۲۳-۱۴) پس اللہ تعالیٰ ہی احسن الخالقین ہے جو برکات سے نوازنے والا ہے'

رحمت عالم' محسن اعظم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا! **عباد الله "تداووا فان الله تعالىٰ لم يضع داء الا وضع له دواء وشفاء الاداء واحداً"** اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں بنائی جس کی دوا اور اس میں شفا نہ رکھی ہو سوا ایک بیماری کے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کیا بیماری ہے فرمایا "الھرم" بڑھاپا ہے' (ترمذی شریف) حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کو دو قسم سے انسانوں سے لازماً رجوع کرنا ہو گا' ان سے کوئی بے نیاز نہیں رہ سکتا!!! ایک علماء دین اور دوسرے حکماء وقت۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں۔ علم طب کے بانی حضرت شیث علیہ السلام ہیں' لیکن بعض کے نزدیک حضرت ادریس علیہ السلام نے علم طب اور صنعت گری کو رواج دیا ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ علم طب الہام اور وحی الٰہی سے ہے' بعض نے کہا بکثرت ایسی باتیں ہیں جنہیں حیوانات سے استفادہ کیا گیا ہے' اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو اس کے دل میں دو جانور کھانے کا خیال پیدا کر دیا جاتا ہے چنانچہ وہ

اس عمل سے صحت یاب ہو جاتا ہے' سانپ جب موسم گرما کے آغاز میں زمین پر رینگنا شروع کرتا ہے تو اندھا ہوتا ہے' جب وہ کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بینائی بحال کر دیتا ہے' بلی جب کوئی زہریلی چیز کھالیتی ہے تو پھر وہ زیتون کی تلاش میں سرگردان رہتی ہے' اگرچہ چراغ میں ہی کیوں نہ ہو پھر جب اسے استعمال کر لیتی ہے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اس طرح اسے صحت حاصل ہو جاتی ہے'

جب اونٹ بیمار ہوتا ہے تو شاہ بلوط کے شجرہ کو کھانے سے تندرست ہو جاتا ہے خنزیر کی بیماری کیکڑے کھانے سے ختم ہو جاتی ہے۔ فتبارك الله رب العالمين لہٰذا اللہ کی ذات والا برکات ہی تمام جہانوں کی پالنے والی ہے۔

نمبر 1: فوائد جمیلہ

نبی کریم ﷺ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا' بدخلق انسان اپنے آپ کو ہمیشہ عذاب میں مبتلاء رکھتا ہے اور جو شخص زیادہ متفکر رہتا ہے وہ اپنے بدن کو بیماری سے دوچار کرتا ہے' جھگڑالو کی عظمت و بزرگی خاک میں مل جاتی ہے' اس سے انسانیت اور مروت کا تصور نہیں کیا جا سکتا'

بعض فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے فکر کو تخلیق فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی! میرا کون سا ٹھکانہ ہے ارشاد ہوا میرے مومن بندے کا دل' حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ آیت کریمہ والضحی والیل اذا سجی کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چاشت کی قسم فرمائی جو دن میں ایک مخصوص ساعت ہے' بعدہ تمام رات کی قسم ارشاد فرمائی' تاکہ معلوم ہو کہ افکار دنیا بکثرت ہیں اور ان کا سرور بہت زیادہ ہے' کیونکہ دن خوشی کے ظہور کا نمایاں حصہ ہے' پس اس کے ایک حصہ خاص یعنی چاشت کی قسم فرمائی' اور رات اندھیری ہوتی ہے جسے افکار سے تعبیر کیا گیا بناء علیہ تمام رات کی قسم فرمائی۔

کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے عرش کے بائیں طرف ایک بادل پیدا کیا جس سے تین سو سال تک غم والم کی بارش برستی رہی' (ممکن ہے انسان کے زیادہ تر ایام زندگی' غم والم اور حزن وملال میں بسر ہونے کا یہی باعث ہو)

نمبر 2: سر درد اور اس کا علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سر اقدس میں درد محسوس ہوا تو آپ نے سر اقدس میں سنگیاں لگوائیں' نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جب کبھی درد ہوا تو آپ مہندی لگا لیا کرتے' اس کی تفصیل باب العدل میں ملاحظہ کریں۔

درد سر کے لیے اسبغول کو سر کے میں ملا کر لگائیں' ایسے ہی خشک و تر گلاب کو سونگھنے نیز کھیرا اور ککڑی کھانے سے بھی درد سر سے نجات مل جاتی ہے خربوزے کی خوشبو بھی مفید ہے بیری کے پتوں کا باندھنا اور سرکے' کا لگانا بھی باعث شفا ہے' سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنے سے زکام ختم ہو جاتا ہے' بھوسہ (توڑی) کو ابال کر گرم پتھر پر رکھیں اور اس پر سرکہ کو چھڑک کر دھونی لی جائے تو درد سر سے فوری آرام ہوگا!! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب فرشتوں کی جس جماعت پر بھی میرا گزر ہوا انہوں نے مجھے عرض کیا اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دیں' آپ کی خدمت میں جس کسی نے درد کی شکایت کی تو آپ نے سنگھیاں (پچھنے) لگوانے کا حکم دیا!!

نیز پاؤں کے درد کے لیے آپ نے مہندی لگانے کا حکم فرمایا' نیز درد سر کے لیے حیٔ عالم کا عصارہ (نچوڑ) گلاب کے تیل میں ملا کا لگانے سے نفع ہوتا ہے' نیز اس کے عصارہ (نچوڑ) آنکھ میں لگانے سے آشوب چشم حار کو مفید ہے زاد المسافر میں ہے کہ انیسون کی دھونی درد سر کو سکون بخشتی ہے' اگر اس کی دھونی ناک سے لیں تو زکام کو آرام میں تبدیل کر دیتی ہے'

خبردار!! صحت بدن' سر کی صحت سے معلق ہے' کیونکہ وہ چار طبائع پر تقسیم ہے دائیں جانب صفرا' بائیں طرف سودا' پیچھے کی جانب بلغم اور سامنے کی طرف خون پس اگر داہنی جانب درد ہو تو صداع صفراوی ہوگی' اس کی علامت' پیاس' زبان کا خشک ہونا اور نیند کا نہ آنا ہے' اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر پاؤں میں ملا جائے' یا بغیر نمک' سر پر مالش کریں'

اور اگر بائیں طرف ہو تو صداع سوداوی ہے اس کا علاج روغن کدو یا پھر روغن بادام تلخ ہے' اور اگر درد سر پیچھے کی طرف ہے تو صداع بلغمی ہوگی اس کا علاج یہ ہے مولی یا شہد استعمال کر کے قے کرائیں' اگر سر کا درد بند نہ ہوتا ہو تو پھر صداع دمدی ہے اس کا علاج فصد کرانا ہے' بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو نیز نہ زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی کا موسم ہو اگر گرمی یا سردی کا موسم ہے تو

ٹخنہ سے چار انچ اوپر پنڈلیوں پر پچھنے لگوائے' اگر صداع غلیظ حار ہے تو فم معدہ میں مجتمع ہو چکا ہے
جس کی علامت کرب' غشی' بے چینی' اور چبھن سی ہے اس کا علاج مریض کو قے کرانا ہے'
مسہلات کا استعمال کرنا ہے' نیز مریض کے سینہ پر گلاب کے پھولوں کی پتیوں اور روغن گلاب کی
مالش کرنی چاہیے' غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنے سے درد شقیقہ کو نافع ہے' اور
بفضلہ تعالیٰ فوراً صحت ہوگی!!

نمبر 3: کان کے درد کا علاج

کان کے درد کے لیے عصارہ (نچوڑ) برگ سداب' پوست انار کے ساتھ آگ پر پکائیں اور کان میں ٹپکائیں' بہت مفید ہے' اسی طرح کان کے درد کے لیے' روغن بادام تلخ' شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا فائدہ دیتا ہے' نیز ان کے علاوہ سرکہ کے ساتھ کچھ اور دوائیں ملا کر کان میں ڈالنے سے درد' دور ہو جاتا ہے' جیسے مناقب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے باب میں درج کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز زاد المسافر میں مرقوم ہے کہ کان دروازہ عقل ہے' جس کی سماعت ختم ہو جاتی ہے اس کی عقل بھی کم ہو جاتی ہے' اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے اور اس کا نکالنا دشوار ہو تو مولی کا عرق' روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر نیم گرم کر کے ڈالیں' چیز ختم ہو جائے گی اور سماعت میں اضافہ ہوگا'

اسی طرح آب گندنا' روغن گل کے ہمراہ عورت کے دودھ میں ملا کر کانوں میں ڈالیں۔ درد کان کے لیے بہت نافع ہے۔ اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے تو سلائی کے ساتھ سریش یا گوند لگا کر کان میں آہستہ آہستہ چلائیں وہ چیز اس سے چمٹ کر باہر نکل آئے گی نہ نکلے تو ناک میں مرچیں ڈالیں کر نتھنے بند کر لیں اس طریقے سے چھینک آئے گی اور بفضل خدا وہ چیز باہر نکل پڑے گی' اگر کان میں زخم یا پیپ وغیرہ سے درد ہے تو اس کا علاج کچھ اس طرح سے کیا جاتا ہے ایک قیراط افیون اور دو دانے گندم کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر اس کا فتیلہ (بتی) بنا کر اس میں ڈبوئیں اور کان میں رکھ لیں' بہت جلد آرام ہوگا!!

نمبر 4: آنکھ کی تکالیف کا علاج

حکماء بیان کرتے ہیں کہ آشوب چشم کے علاوہ اگر کوئی مرض آنکھ میں ہو تو عورت کے

...میں زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے' نیز عمدہ پکے زرد خربوزوں یا ...ٹ کے چھلکے پیس لیں اور پھر خشک کر کے پیشانی پر لگا دیں' تاریکی دور ہو گی اور آنکھ کی خارش ... کرنے کے لیے منفل دراز ایک درم' زعفران ایک درم' سنبل الطیب نصف درہم مازو تین د...ہم' فلفل ربع درہم' کافور نصف درہم' نوشادر نصف درہم لے کر ان تمام چیزوں کو خوب باریک ...ں لیں' پھر پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کرے نہایت مفید ہے خیال رہے درہم ...ڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے' بعض نے ساڑھے چار ماشے قرار دیا ہے (واللہ تعالیٰ وحبیبہ ... علی اعلم)

سداب کا استعمال مقوی بصر ہے' اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں ...نے سے آنکھ کی بینائی مزید روشن ہوتی ہے اور تاریکی دور'

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' آنکھ کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے مَلنا چھوڑ دیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آشوب چشم کا علاج ٹھنڈا پانی ہے' اور یہ نہایت مجرب علاج ہے'

اسی طرح روغن سداب بھی مفید ہے' اور یہ پیٹھ کے درد کے لیے بھی تریاق ہے زاد المسافر ...ں ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی کو پکایا جائے' جس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہو وہ ...ن کی دھونی لے اس کے لیے بہت نافع ہے!! نیز کلیجی بھوننے پر جو اس سے رطوبت نکلتی ہے' اسے ...نکھ میں لگانا مفید تر ہے' حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرا ایک غلام تھا جس کی ...ائی بہت کمزور تھی میں نے بکری کی کلیجی سے نکلنے والی رطوبت لے کر اس کی آنکھ میں لگائی تو اس ...ن بصارت میں اضافہ ہو گیا' اور تکلیف کی شکایت جاتی رہی' اسی طرح کسی حکیم نے بیان کیا ہے ...ہ عصارہ سونیز آنکھ میں لگانے پر مداومت کی جائے بصارت تیز ہوتی ہے اور ظلمت دور' اور یہ ...نکھ کی صحت کا محافظ ہے'

نزھۃ النفوس والافکار میں ہے کہ آب کماء (کھمبی) کا پانی آنکھ کے مرض کے لیے بہت ...یدترین ادویہ میں سے ہے۔

...ایت:

مترجم کتاب ھذا محمد منشا تابش قصوری عرض گزار ہے کہ جب میں دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر

پور شریف ضلع اوکاڑہ میں حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القا
الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوۃ شریف کا درس لے رہا تھا ہم متعدد جماعتی تھے جن میں حضرت م
الحاج الحافظ نذیر احمد نوری مدظلہ' خصوصیت سے قابل ذکر ہیں'

دوران سبق حدیث شریف پڑھی جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ آنکھ کی تکلیف کے
کھمبی کا پانی بہت مفید ہے' جب ہم سبق سے فارغ ہوئے تو میں نے مولانا حافظ نذیر احمد صاح
مدظلہ سے کہا آیئے باہر چلیں کھمبیوں کا موسم ہے تلاش کریں ممکن ہے' ہمیں کھمبیاں دستیاب ہ
اور ہم ان کا پانی نکال کر آنکھوں میں لگائیں' چنانچہ ہم باہر نکلے کھمبیاں تلاش کرنے پر مل گئ
دارالعلوم میں آئے' ان سے پانی نچوڑا' پیالی میں رکھا' سلائی لی اور فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت م
پیش کیا اور عرض گزار ہوئے! حضور! آج مشکوۃ شریف میں کھمبیوں کے پانی کے بارے میں
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ہم اسی ذوق میں کھمبیا
تلاش کر کے لائے ہیں' یہ پانی آپ کی خدمت میں اپنی آنکھوں کو لگانے سے پہلے تبرک بنا
کے لیے پیش کرتے ہیں لہٰذا آپ پہلے استعمال میں لائیں'

حضرت قبلہ فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری سبق سے محبت پر شاباش دی مگر ساتھ ہی فرمایا میر
آنکھیں بحمدہ تعالیٰ صحیح و درست ہیں' اس لیے میں نہیں لگاتا کیونکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ک
بیمار آنکھوں کے لیے مفید ہے! صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم یہ محنت نہ کرتے تو عین ممکن تھا ہمیں
معنی سمجھ نہ آتا جو پریکٹیکل عمل سے واضح ہوا چنانچہ پھر ہم نے بھی اس پانی کو استعمال نہ کیا کیون
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت سے ہماری آنکھیں بھی صحیح سلامت تھ
اور ہیں'

آج بھی راقم السطور لکھائی پڑھائی عینک لگائے بغیر کرتا ہے کیونکہ میری قریب کی نظر
اللہ تعالیٰ بالکل محفوظ ہے' ہاں البتہ دور کی نظر کمزور ہے تاہم آنکھیں اندرونی و بیرونی مرض
محفوظ ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہیں گی کیونکہ ان آنکھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں متع
بار حاضری دی مقدس جالیوں کو دیکھا' گنبد خضرا کو اپنے اندر سمویا' مسجد نبوی کا نقشہ سجایا بیت ال
شریف اور المسجد الحرام نیز مقامات مقدسہ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئیں' مجھے یقین ہے کہ مر

دم تک میری آنکھیں روشن اور کارگر رہیں گی بلکہ یہ تو بعد از وصال بھی کھلی رہیں گی جیسے کسی عاشق صادق نے جذبات کے عالم میں یہاں تک کہہ دیا تھا

مرنے کے بعد بھی مری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی ترے انتظار کی

(تابش قصوری)

حکایت: آنکھیں درست ہوگئیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کماۃ (کھمبی) کو اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ یہ من (خدائی کھانا) ہے اور اس کا پانی شفا ہے تو میں نے پانچ سات کھمبیاں لیں اور انہیں نچوڑا اور ایک چندی آنکھوں والی کنیز کی آنکھوں میں لگایا تو وہ بحکم خدا فوراً صحت یاب ہوگئی

کحل ملائکہ لگانا نہایت نافع ہے اور اس کی کہانی کچھ اس طرح ہے ایک شخص کو آشوب چشم لاحق ہوا جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوئے اس مریض نے خواب میں فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی اس جماعت نے اس شخص کے لیے ایک سرمہ تجویز کیا چنانچہ جب وہ سرمہ اس شخص نے اپنی آنکھوں میں لگایا تو فوراً درست ہوگئیں اسی بنا پر اس سرمے کا نام کحل ملائکہ مشہور ہو گیا

کحل ملائکہ فرشتوں کا سرمہ درج ذیل اشیاء سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ انزروت پروردہ دس درہم نبات سفید تین درہم شیشم ایک مثقال ان تمام کو خوب پیس لیں۔ سرمہ تیار!! آشوب چشم کے لیے نہایت نافع اور بینائی کی پختگی کے لیے عام طور پر لگایا جاسکتا ہے (تابش قصوری)

نمبر 5: خوبصورتی کا راز

گائے کا تازہ دوہا ہوا گرما گرم دودھ دو تین پیالے یومیہ پینے سے چہرہ کی زردی دور ہو جاتی ہے اور رنگت نکھر آتی ہے نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ چہرے کو کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے تو رنگ عمدہ نکلتا ہے شہد کو کرسنہ کے آٹے میں ملا کر چہرے پر ملا جائے تو داغ دھبے اور چھائیاں ختم ہوجاتی ہیں

نمبر 6: بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی

شہد کے استعمال سے بال لمبے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت میں حسن نمایاں ہوتا ہے کزبرۃ البیز جسے پرسیاوشان بھی کہتے ہیں یہ سایہ دار جگہوں اور سیم زدہ دیواروں میں ہوتا ہے اگر اس کی راکھ زیتون اور سرکہ میں ملا کر گنجے سر پر لگائی جائے تو بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں اور داء الثعلب لگانا بھی مفید ہے'

نمبر 7: داڑھ کا درد ختم

زیتوں کا گوند داڑھ میں لگانے سے درد ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح سیاہ نمک یا سیاہ مرچ بھی داڑھ کی تکلیف کو رفع کرتی ہے!!

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں داڑھ کے درد کے لیے میرا تجربہ ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور پوست سنگ پشت سوختہ' دانت کی پیپ' غلاظت کو دور کرتا ہے'

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا' میں نے بارگاہِ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا' آپ نے فرمایا آیئے میرے قریب میں تمہارے لیے ایسی دعا سے دم کروں گا اگر کوئی بھی میرا امتی اسے پڑھ کر دم دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے باعث درد کو کافور فرما دے گا اور اسے سکون واطمینان نصیب ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر دست رحمت رکھ کر یہ پڑھا!! اللھم اذھب عنہ ما یجدفکشفہ بدعوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی اسے جس تکلیف نے بے سکون کر رکھا ہے اپنے محبوب کریم کی دعا سے آرام نصیب فرما! پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے ہی لمحے شفا سے نواز دیا۔

نیز فرماتے ہیں' جو چھینکنے والے پر الحمد کہنے میں پہل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو داڑھ کے درد سے محفوظ رکھتا ہے۔

نمبر 8: چار چیزوں کو برا نہ سمجھو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو چار

چیزوں کے باعث برا نہ کہو آشوب چشم کو برا نہ سمجھو کیونکہ یہ نابینا ہونے سے انسان کو بچاتی ہے‘ زکام کو برا نہ سمجھو کیونکہ یہ جذام کی جڑ کاٹتا ہے‘ کھانسی کو مٰی‘ کیونکہ یہ فالج سے بچاتی ہے‘ اور دل (پھوڑے‘ پھنسی) کو قطعاً برا نہ سمجھو کیونکہ یہ مرض کی بنیاد کو کھو دیتی ہے‘

حکماء کا بیان ہے معدہ میں جو چیز تکلیف کا باعث ہو وہ قے سے دور ہوتی ہے‘ اور شکم میں تکلیف دہ چیز کا علاج ہچکی ہے‘ آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ آنکھ کی میل کے ساتھ باہر نکل پڑتی ہے‘ کان میں جو چیز پڑ جاتی ہے وہ کان کی میل صاف کرنے سے صاف ہو جاتی ہے‘ دماغ میں تکلیف دہ چیز ناک کی رطوبت کے بہنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ دل اور پھیپھڑے کی تکلیف پیشاب کرنے سے دور ہوتی ہے‘ پشت اور دیگر اعضاء بدن میں تکلیف دہ چیز‘ مادہ منویہ کے خروج سے خارج ہو جاتی ہے‘ جلد اور گوشت میں تکلیف دہ چیز پسینہ کے ساتھ نکل جاتی ہے‘ حلق اور گلے میں تکلیف دہ شے تھوک کے نکلنے سے خارج ہوتی رہتی ہے‘ (سبحان اللہ) ہر ایک اعضاء کا علاج خود بخود ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے ورنہ نہ جانے انسان کی حالت و کیفیت کیا سے کیا ہو جائے (تابش قصوری)

نیند کے وقت منہ سے لعاب نکلنے کا حکم

فقہاء فرماتے ہیں‘ لعاب اگر معدہ سے نکل کر آئے تو پلید ہے‘ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس سے بدبو آئے گی‘ اور اگر کسی کو بکثرت اس سے سابقہ پڑتا ہے تو وہ معذور کے حکم میں ہونے کے باعث مستحق معافی ہے‘

نبی کریم ﷺ نے فرمایا‘ جو بال ناک اور کان میں ہوتے ہیں وہ جذام کے دافع ہیں حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا ناک کے بال مت اکھاڑو‘ کیونکہ ان کے اکھاڑنے سے ناک میں زخم نمودار ہو جاتا ہے‘ البتہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نمبر 9: میخ‘ کیل یا لوہے کی کوئی بھی چیز گرم کر کے دودھ میں اسے ٹھنڈا کیا جائے اور کھانسی والے کو وہ پلا دیا جائے تو کھانسی کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے‘ یہ نسخہ پرانی کھانسی اور غلیظ ریاح اور زہریلے جانوروں کے زہر کے لیے تریاق ہے‘ طریقہ کار یہ ہے کہ ایک اوقیہ لہسن کو دو اوقیہ گائے کے گھی میں آگ پر پکایا جائے پھر ایک چمچہ شہد ڈال کر نرم سی آنچ پر تیار کریں یہاں تک کہ

گاڑھا ہو جائے' پھر استعمال کریں' بہت مفید ہے۔

ملوخیہ اور بندق کا استعمال اور مصطگی کا پینا یا تین عدد نیم ابلے ہوئے انڈے کھانے سے کھانسی ختم ہو جاتی ہے' لبان ایک درہم کے دو تہائی ۲/۳ حصے پیس کر انڈے میں ملائیں کمون کو شہد کے ساتھ چٹائیں' بچوں کی کھانسی زائل ہو جائے گی۔

نمبر 10: استسقاء کے لیے انجیر کو میٹھے تیل میں ملائیں اور ایک دن رات اسے تر کریں' پھر حنظل (تمہ) کے بیج یا پتوں میں ملا کر حسب ضرورت بیمار کو کھلائیں۔ بہت نافع ہے۔ کبوتر کی بیٹ' سرکہ میں ملا کر جسے استسقاء کا مرض لاحق ہے اس کے بدن پر مالش کریں' بہت جلد صحت ہو گی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کمر اور گردے کی رگ میں جب جنبش کی تکلیف ظہور پذیر ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پانی میں شہد ملا کر ہلکی سی آنچ دے کر پی لے' تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نمبر 11: پیچش کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ لیموں خشک کے چھلکے استعمال کریں' نیز لیموں کا استعمال فالج وغیرہ کے لیے مفید تر ہے' اور لیموں بہت زیادہ نافع ہے'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سناء اور کمون کو لازم پکڑو' کیونکہ یہ دونوں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پودینہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی سے نوازا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے لیجئے' کیونکہ مجھے اسی ذات حق کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا' اس نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا مجھ میں نہ ہو'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میتھی سے شفا حاصل کیا کریں' کیونکہ میتھی میں جو منافع رکھے ہیں اگر میری امت ان پر مطلع ہو جائے تو سونے کے برابر قیمت دے کر بھی حاصل کرے (پنجاب میں قصوری میتھی تو لوگوں کے لیے سوغات سے کم نہیں' الگ بطور ساگ کے بھی پکائی جاتی ہے' عموماً دیگر سبزیوں نیز گوشت میں بھی ڈال لیتے ہیں' ذائقہ کے ساتھ ساتھ سالن خوشبودار بن جاتا ہے) (تابش قصوری)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج پنہاں ہے!!

نمبر 12: زیرہ نعناع اور زیرہ رومی کا استعمال نفخ معدہ کو دور کرتا ہے نیز معدہ کی سوزش ختم کرتا ہے۔

کشنیز سبز، بے نمک تازہ پنیر یا زیرہ رومی کے ساتھ استعمال کریں فائدہ مند ہے بشرطیکہ ترش نہ ہو

معدہ کی برودت کو ابلا ہوا گندنا اور کراویا کا استعمال فائدہ دیتا ہے، معدہ کی تکلیف کے لیے لیموں کا استعمال مفید تر ہے، کیونکہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے، اور زہریلے مواد کو ختم کرتا ہے۔ بشرطیکہ دوا کے طور پر استعمال کیا جائے، زیادہ کھانا، مفید نہیں، لیموں کے ساتھ نمک شور زیادہ نافع ہے، نیز یہ گردے کے سدوں کو نفع بخش ہے۔

نمبر 13: سرکہ، ورم طحال کو مفید ہے۔ زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطگی کا پینا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ استعمال بھی طحال کو نافع ہے۔

نمبر 14: قلوب (سرخ کھجور) کھانا قلب (دل) کے لیے مفید ہے، آج کل ''ہارٹ اٹیک'' بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ جو اس بیماری میں مبتلا ہے اسے کھجور عمدہ سرخ کا استعمال نفع بخش ہے (تابش قصوری)

بہی دانہ بھی قلب کو مضبوط کرتا ہے۔ نیز انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا استعمال بھی مقوی قلب ہے۔

حضرت منصف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری کا شعار، دل کی تقویت کا باعث ہے۔ بطور دلیل یہ روایت لائے ہیں۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری شریف میں مذکور ہے۔ یہودیوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں وہ جزیہ نہیں دیتے اور یہ دل سخت اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے نشانات عظیمہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قلب (دل) تمام اعضاء بدن کا بادشاہ ہے۔ اور اعضاء لشکر ہیں۔ جب قلب پاکیزہ ہو گا تو اعضاء بھی پاکیزہ ہوں گے (یعنی جب قلب صحت مند، اعضاء تندرست) نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگو سن لو! بدن میں ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تمام اعضاء درست رہتے ہیں جب وہ بیمار ہوتا ہے تو تمام اعضاء بیمار پڑ جاتے ہیں۔ سنئے! وہ کیا

ہے! آگاہ ہو جائیے وہ قلب ہے!!

نمبر 15: خفقان صفراوی کا علاج ترش انار کا استعمال ہے۔ اور انار میں بکثرت منافع پائے جاتے ہیں۔ اگر خفقان سوداء کے باعث ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے۔ حاوی القلوب الطاہرہ میں ذکر کیا گیا ہے خلط صفرا گرم و خشک ہے۔ اور گرم و خشک مزاج والے آدمی کو اس کا استعمال مفید ہے خلط سوداء سرد اور خشک ہے اس سے ہڈیوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہڈیوں کو سرد اور خشک بنایا ہے۔ اور اس میں مغز یعنی گودے کو گرم تر اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہنچتا اور ہڈیوں میں خشکی اور سردی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کے باعث خراب ہو جاتا۔

بلغم بدن تر رکھتی ہے۔ خون اصلی اور غذا حقیقی تمام بدن کے لیے مفید ہے۔ باقی اخلاط خون کی اصلاح کے لیے ہیں۔ خون کی دو قسمیں ہیں خون لطیف اور خون کثیف خون لطیف قلب کا خون ہے۔ اور خون کثیف جگر کا باعتبار بدن خون کی کیفیت ایسی ہے جیسے بادشاہ اور رعایا کی۔ اس کے سکون اور بربادی باعث عوام ہی ہے۔ جب بادشاہ کے مزاج میں تیزی آتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اسی طرح یہاں خون سے مراد بادشاہ اور اعضاء سے مراد رعیت ہے۔ خون میں تیزی اعضاء کی تکلیف کا باعث (آجکل کی جمہوریت میں بھی عوام کی طاقت کو تسلیم کیا گیا ہے اگر عوام کی تکالیف کا سربراہ ازالہ نہیں کرتا تو اسے کرسی اقتدار بادل نخواستہ چھوڑنی پڑتی ہے' پاکستان میں تو یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے: تابش قصوری)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بعض فرماتے ہیں انسان کی آنکھیں اس کی رہنما' کان ظرف ہیں' زبان ترجمان اور اس کے ہاتھ باڈی گارڈز ہیں۔ جگر راحت اور پھیپھڑے سکون بخش' طحال ہنسی اور گردے سوچ و فکر کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ پاؤں قاصد ہیں۔

نمبر 16: ہریسہ کا استعمال پشت کی مضبوطی کا باعث ہے۔ انڈے ابال کر اس کی زردی لیں پھر کسی برتن میں پکا کر روغن نکالیں بعدہ اس روغن کو شیشی میں ڈال لیں اور پشت کی درد اور وجع المفاصل کے لیے اس کی مالش نہایت نافع ہے۔ تذکرہ سویدی جو علم طب میں بڑی مفید کتاب ہے۔ اس میں درج ہے کہ پشت کی درد کے لیے کلونجی مقشر دو درہم زیرہ سفید دو درہم اور

شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھانے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لیے نہایت مفید ہے۔ پوست نارنج زرد تیل کے ساتھ کسی بوتل میں اکیس روز تک دھوپ میں رکھیں اور اس کے بعد مالش کریں تکلیف ختم!! روغن سداب کا غیمہ درد پشت' برودت گردہ اور قولنج کے لیے بہت نفع بخش ہے۔

نمبر 17: کدو خشک جلا کر اس کی راکھ پیس لیں' اور تیز سرکہ میں ملا کر برص پر لگائیں۔ فوری آرام۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ میں ملا کر چھائیاں' داغ دھبوں پر لگائیں تو نفع پائیں گے۔ بھیڑ کا خون بوقت ذبح لیں اور داغ دھبوں پر لگائیں رنگت میں نکھار اور خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

نمبر 18: انگور خشک یعنی میوے کو چنے کے آٹے اور زیرے میں پیس کر خصیتین کے زخموں پر لگائیں ورم دور ہو جائے گی اسی طرح کشنیز سبز کا عصارہ پینے سے بول کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر 19: بہی دانہ یا سیب ترش آٹے میں بند کر کے کیری (بھوبل) میں پکائیں اور کھائیں مفید تر ہے۔ اسی طرح کشنیز خشک بھون کر کھانا اور ساتھ ہی بکری کا تھوڑا سا ... استعمال کرنا نیز نیم ابلے ہوئے انڈے کو کھانا اسہال کے لیے بہت فائدہ مند ہے اگر اسہال خونی ہوں نیز کفتار کی چربی زانو کے درد کو رفع کرتی ہے۔

(واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

باب 4

خوف وخشیت خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاللہ احق ان تخشوہ ' اللہ تعالیٰ ہی اس شان کے لائق ہے کہ اس کی گرفت سے بہت زیادہ خوف کھائیں' بعض مفسرین نے اس کلام خداوندی مرج البحرین یلتقیان کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس جگہ بحرین سے خوف ورجا کے دوسمندر ہیں جو قلب مومن میں جا کر مل جاتے ہیں۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا 'لا یلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ "حتیٰ یعود اللبن فی الضرع' جو بھی کوئی شخص خوف خدا سے رویا وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ' تھنوں میں واپس جائے' یعنی تھن سے نکلا ہوا دودھ جیسے واپس نہیں جا سکتا ہے ایسی ہی یقین کرلیں جو شخص خوف خدا سے اپنے آنسو بہائے وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

مخبر صادق نبی کریم ﷺ نے فرمایا دمعۃ العاصی تطفئی غضب الرب گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خشیت الٰہی سے جس کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے ہیں' میزان میں اس کے ایک ایک آنسو کا وزن احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اور اسے ہر ہر قطرہ کے بدلے جنت میں چشمہ دیا جائے گا۔ جن کے دونوں کناروں پر محلات کے شہر آباد ہوں گے ایسے حسین وجمیل کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی ان کی خوبصورتی کا گمان کسی دل میں پیدا ہوا۔

اگر کہا جائے کہ یوں تو شیطان بھی بہت رویا تھا اسے کیا فائدہ حاصل ہوا حالانکہ ارشاد

ے ﷺ ہے کہ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواباً کہا گیا ہے کہ
کا فرمان برحق کیونکہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کے بارے میں فرمایا نہ کہ کافر کے
ؤں کی بابت کہا۔ اس لیے کہ گناہ زہر ہے اور آنسو اس کا تریاق:

یت: عجیب وغریب جانور

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا کیا ہے جس کی خوراک سانپ ہے وہ
نے غذا کی تلاش کرتا ہوا جب سانپ کے سوراخ پر جاتا ہے تو بل سے اسے نکال کر کھا جاتا ہے۔
ب زہر اثر انداز ہوتا ہے تو تکلیف کے باعث رونے لگتا ہے اس کے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ اور فوراً
ء حاصل ہو جاتی ہے گویا کہ وہ زہر آنسوؤں کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے!! جب آنسو
تے ہیں تو جم کر تریاق بن جاتے ہیں۔

رحمت عالم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جس کی آنکھ سے خوف الٰہی کے باعث مکھی کے سر جتنا
ں آنسو رخسار پر بہہ نکلے اللہ اس پر آتش دوزخ کو حرام قرار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

یفہ: تقویٰ بصورت پیکر حسن و جمال

بیان کرتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے نے خواب میں ایک پیکر حسن و جمال نوجوان کو دیکھا
اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ بولا میں تقویٰ ہوں۔ اس نے کہا تو کہاں رہتا ہے؟ بولا۔ ہر
یشان دل اور رونے والی آنکھ میں نیز اس نے بتایا میں نے ایک کالی سیاہ عورت دیکھی پوچھا تو
ون؟ کہنے لگی ہنسی مذاق ہوں۔ پوچھا تو رہتی کہاں ہے؟ بولی ہر خوش دل میں

یلہ ذریعہ قرب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعض امتی ایسے ہیں جو رحمت خداوندی کی باریابی کے
ث بظاہر مسکراتے رہتے ہیں لیکن جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو خوف الٰہی سے ان کا رونا بند نہیں
تا' جسمانی طور پر وہ زندگی میں بستے ہیں اور روحانی طور پر ان کا مقام آسمانوں سے بھی بلند تر
ے ان کی ارواح دنیا اور ان کا دل عرش بریں پر' وہ بڑے تحمل مزاج اور سکون و وقار کے پیکر ہوتے
ں۔

فائدہ: غم کفارہ گناہ ہے

حضرت ام المومنین سیّد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، محسن کائنات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدمی سے کثیر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے غم وحزن میں مبتلا کر دیتا ہے، وہی غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے خواب میں دیکھا کہ غمزدہ اور پریشان لوگوں سے بڑھ کر کسی اور کا مرتبہ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پریشان دل والوں سے محبت فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا میرے حبیب! غم وحزن سے خوف نہ کیجئے، کیونکہ میرے پیاروں کو تو ان سے ہی واسطہ ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی غم وحزن کے باعث چلی گئی تھی، ان نعمتوں سے تو کافر ہی گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔

خوف اور غم میں کیا فرق ہے؟

خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو، اور غم اس چیز سے جو واقع ہو چکی ہو۔

نزہۃ الناظرین میں ہے کہ مومن کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں تو غم کی بدولت ہی ہوں گی ہر چیز سے زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کا لاحق ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی شخص سے محبت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو غم کا مخزن بنا دیتا ہے اور جب کسی پر ناراضگی کا اظہار فرمانا چاہتا ہے تو اسے لہو ولعب اور عیش وعشرت کی بانسری پکڑا دیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کا ورد کرتا رہتا ہے وہ ہر قسم کے غم وفکر سے محفوظ رہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ قبل کل شیء لا الہ الا اللہ بعد کل شیء لا الہ الا اللہ یبقی ربنا ویفنی کل شیء تفسیر قرطبی میں درج ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ازفت الازفة لیس لها من دون الله کاشفة افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا

کون وانتم سمدون (۵۳-۵۷تا۶۱) (طبرانی) کیا تمہیں کلام الٰہی سے تعجب ہے تم ہنستے ہو
تے نہیں اور غفلت کا شکار ہو!! اس کے بعد سرکار دو عالم ﷺ کبھی نہ ہنسے ہاں البتہ کبھی کبھی
ا دیا کرتے' اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم اس پر خوب روئے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی
فت کے خوف سے روئے گا وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیگا اور گناہوں پر ہمیشگی کرنے والا جنت
ے محروم رہے گا۔

یت: رحمت حق بہانہ می جوید

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ذوالکفل نامی اسرائیل کا ایک عام آدمی زنا کا دلدادہ تھا' اس
ے پاس ایک عورت آئی اور ساٹھ اشرفیوں کے لالچ میں زنا پر آمادہ ہوئی' جب وہ اس کے قریب
نے لگا تو عورت لرزنے اور رونے لگی۔

اس نے دریافت کیا تیری یہ حالت کیوں ہوئی' وہ کہنے لگی آج تک مجھ سے ایسا برا فعل سرزد
یں ہوا' اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور خوف سے رو رہی ہوں' مجھے مجبوری نہ ہوتی تو کبھی
فعل کا تصور بھی نہ کرتی' ذوالکفل نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی تو کہنے لگا میں اس بات کے
یادہ لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈروں' جا میں نے جو کچھ تمہیں دیا وہ بھی واپس نہیں
ں گا' اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس برے فعل سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کبھی زنا کے قریب نہیں
وں گا!! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو قلم قدرت سے اس کے دروازے پر نقش
!! ذوالکفل کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا!! قرطبی نے سورۂ انبیاء کی تفسیر میں درج کیا جبکہ دیگر علمائے
رام کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اس طرح سے نہیں ہے' (شاید اس خیال سے کہتے ہوں کہ ''ذوالکفل''
ے نبی کا بھی اسم گرامی ہے' تاہم اتنی سی بات سے واقعہ کا انکار مناسب نہیں' کیونکہ بکثرت عام
میوں کے نام انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر رکھے گئے اور رکھے جاتے ہیں: تابش
وری)

یت: اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی کافر بادشاہ کے ہاں ذوالکفل نامی
ے صالح مبلغ کا گزر ہوا' اس نے بادشاہ کو حق کی تبلیغ ... شہر سے اس وقت تک

ہرگز نہیں نکلوں گا جب تک بادشاہ اسلام قبول نہ کرے۔
بادشاہ نے کہا میری بخشش کا ضامن کون ہوگا' وہ کہنے لگے تیری بخشش کی ضمانت میں دیتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ چنانچہ بادشاہ نے حق قبول کیا' ایمان لایا اور چند روز بعد فوت ہوگیا جب اسے دفنایا گیا تو اچانک قبر سے ایک ہاتھ باہر نکلا جس میں سبز رنگ کا ایک رقعہ تھا بخط نور اس پر تحریر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت و جنت سے نواز دیا' کیونکہ میں فلاں صالح کی ذمہ داری میں تھا' یہ منظر دیکھتے ہی لوگ اس نیک بخت کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی ضمانت پر مسلمان ہوگئے۔ اسی بناء پر اس کا نام ذوالکفل معروف ہوا۔

حکایت: پلکوں کے بال وسیلۂ بخشش ہوں گے

زہر الریاض میں حضرت امام نقی رحمۃ اللہ علیہ رقم فرماتے ہیں' روز قیامت ایک خطا کار کو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہوگا تو اس کی پلک کا ایک بال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گذار ہوگا!! الٰہی! تیرے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص خوف خدا سے روئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرمادے گا۔ الٰہی یہ شخص جس کی آنکھ کا میں ایک بال ہوں' عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک روز تیرے خوف سے رویا اور ایک قطرۂ آنسو مجھ پر لٹک گیا' الٰہی اس بات کو تو خوب جانتا ہے! اگر تو اس کو عذاب دینا چاہتا ہے تو پھر مجھے اس آنکھ سے اکھاڑ دے!
ارشاد ہوگا تو ایسا کہنے کی بجائے اس کی مغفرت' طلب کیوں نہیں کرتا! عرض کرے گا الٰہی اب بھی تیرا خوف غالب ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا تیری سفارش پر ہم نے اسے بخش دیا! اور حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کرنے کا حکم ہوگا وہ منادی کریں گے لوگو اس فلاں شخص کو اس کی آنکھ کے ایک بال کے باعث مغفرت سے نوازا گیا۔

حکایت: آگ کے دریا اور ایک آنسو

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ نجم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا رو رہا ہے' اس صحابی کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ جبریل ہیں۔
حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم بنی آدم کے ہر فعل

وعمل کو دیکھتے ہیں سوا رونے کے' کیونکہ اللہ تعالیٰ خشیت الٰہی سے رونے والے کے ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا ٹھنڈے کر دیتا ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک بار خطبہ ارشاد فرمارہے تھے' کہ ایک صحابی رونے لگا' آپ نے فرمایا آج اگر تمام گنہگار اس محفل میں ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کی مثل ہوں' تب بھی اس کے رونے کے باعث ان تمام کی بخشش ہو جاتی' کیونکہ فرشتے دعا کرتے ہیں الٰہی رونے والوں کی بدولت دوسرے لوگوں کی بخشش فرمادے جنہیں رونا نہیں آتا۔

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' جس دل میں خوف نہیں' وہ خرابی کا لوتھڑا ہے' یعنی جب انسان کے دل سے خوف نکل جاتا ہے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے خوف اپنالیا' ہر نیکی پر اس کا قبضہ ہو گیا نیز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تم سے دریافت کرے! کیا تم اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہو تو جواب نہ دو بلکہ خاموش رہو کیونکہ اگر حقیقۃً تم نہ ڈرتے ہو گے تو ہاں کہنے کے باعث جھوٹ بولو گے اور انکار کرو گے تو یہ بات کفر ہو گی۔

لطیفہ: چار عارف اور شہد کا پیالہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چار عارف حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے ایک پیالہ شہد پیش کیا جس میں ایک بال پڑا نظر آیا' اس پر وہ گفتگو کرنے لگے' ایک بولا! عقل پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے' سچائی بال سے زیادہ باریک ہے

دوسرا کہنے لگا!

جنت پیالے سے زیادہ شفاف ہے' اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ لذیذ ہیں' اور پل صراط' بال سے زیادہ باریک ہے۔

تیسرا کہنے لگا' قلب مومن پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور قرآن کریم کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حقانیت' بال سے زیادہ باریک ہے۔

چوتھا کہنے لگا! اسلام پیالے سے زیادہ صاف ہے اور عبادت کا گوشہ شہد سے زیادہ پرلذت

ہے اور تقویٰ بال سے زیادہ باریک ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے' معرفت خداوندی' پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور محبت الٰہی کی لذت تہد سے زیادہ شیریں ہے اور خشیت خداوندی بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔

حکایت: شربت دیدار

حضرت شعیب علیہ السلام کی روتے روتے بینائی ختم ہو گئی' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم جہنم کے خوف سے روتے ہو تو سنئے! میں نے تجھے اس سے محفوظ کر دیا اور اگر جنت کے حصول کی خاطر رو رہے ہو تو آگاہ ہو جایئے میں نے تجھے جنت عطا فرمائی' آپ نے عرض کیا الٰہی! نہ تو میں جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی جنت کا طالب ہوں' میرا رونا تو تیرے لیے ہے' میری آنکھیں تیرے دیدار کے شربت کی پیاسی ہیں ان کا علاج بجز شربت دیدار اور کچھ نہیں! ندا آئی بس پھر روتے رہیے' کیونکہ عشاقان دید کا بس صرف ایک یہی علاج ہے۔

حکایت: فرشتے رونے لگے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اسی ہزار سال تک عبادت کرے گا مگر اس کی تمام عبادت رد کر دی جائے گی!! یہ دیکھتے ہی اسرافیل علیہ السلام رونے لگے اس خیال سے کہ کہیں وہ بندہ خدا میں ہی تو نہیں؟

فرشتوں نے اسرافیل کے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے لوح محفوظ کی کیفیت سے آگاہ کیا سبھی فرشتے رونے لگے اور ہر ایک یہی گمان کرنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بندہ خدا میں ہی نہ ہو جاؤں!

عزرائیل نے یوں دعا کی الٰہی! تو ان پر رحم کر ان پر ناراضگی نہ فرما! مگر اپنے آپ کو دعا میں بھول گئے' کیونکہ انہوں نے یوں دعا نہیں کی تھی

الٰہی! ہم پر کرم کر' ہم پر رحم فرما!!

بعض نے کہا ہے کہ ابلیس نے دروازہ جنت پر مکتوب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا بندہ جو بظاہر قرب کی دولت سے سرفراز ہے۔ اسے ایک حکم دیا جاتا ہے مگر وہ نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے!

شیطان نے جب یہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی! مجھے اجازت ہو تو میں اس پر لعنت بھیجوں' چنانچہ ایک ہزار سال تک وہ اپنے آپ پر از خود لعنتیں بھیجتا رہا جبکہ پہلے آسمان پر اس کا نام عابد تھا' دوسرے پر راکع' تیسرے پر ساجد' چوتھے پر خاشع' پانچویں پر امین' چھٹے پر مجتہد' ساتویں پر زاہد' بعدہٗ اس کا نام ابلیس پڑ گیا کیونکہ وہ رحمت ایزدی سے مایوس ہو چکا تھا' تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں رحمت وعفو درگزر کی وصف نہ ہوتی تو کوئی عیش وآرام نہ کر پاتا اور اگر اس میں عقاب' عتاب' وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو تم محض اسی پر بھروسہ کرنے کے باعث نیکی کی طرف مائل نہ ہوتے۔

حکایت: حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کیا الٰہی تو نے مجھے جنت سے نکال دیا' اور اب مجھے یقین ہے کہ میں حضرت آدم اور ان کی اولاد پر تسلط قائم نہیں کر سکوں گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے ان پر غلبہ کا اختیار دیتا ہوں وہ اس طرح کہ جیسے انسان پیادے اور سوار ہیں' ان پر اپنے سوار اور پیادے مسلط کر دے' یعنی جو چلتے پھرتے ان پر اپنے حواری مسلط کر اور ان کے مالوں میں شریک ہو جا' تا کہ وہ اپنے مال بُرائی اور بے حیائی میں خرچ کریں' ان کی اولاد میں شامل ہو وہ ایسے کہ جو شخص اپنی بیوی سے بوقت صحبت بسم اللہ نہیں پڑھے گا اس میں گویا کہ تو شریک ہوگا! بعض شہوانی لذت کی تکمیل کے لیے صحبت کرنے والے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے انہیں ولد الشیطان اسی بناء پر کہا گیا ہے' اور ایسے لوگوں کے دل تیری آرامگاہ ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی تو نے مجھ پر اور میری اولاد پر شیطان کو مسلط کر دیا ہے' اب تیری کرم نوازی اور رحمت کے سوا ہم اس سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تمہاری ایسی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوگی جس کی حفاظت کے لیے ہم محافظ مقرر نہ کریں!! عرض کیا کچھ اور عنایت فرمایئے! فرمایا ہر ایک نیکی پر دس گنا اجر عطا کروں گا! مزید طلب کے لیے پھر عرض کیا تو حکم ہوا' جب تک ان کے جسم میں جان رہے گی توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا' اور انہیں اسی بناء پر مغفرت وبخشش سے نوازوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم (علیہ السلام) کچھ اور مانگ لے! عرض کیا الٰہی' تیری ان عنایات پر بے حد شکر گزار ہوں! میں اسی پر

اکتفاء کرتا ہوں۔

ابلیس نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے اپنی توحید کے پرچار کے لیے نبی اور رسول بنائے' ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور قرآن کریم کی نعمت سے نوازا' ان کے مقابل مجھے تو نے کیا دیا! جبکہ لوگوں کو اپنی طرف بلانے کے لیے اذان عطا کی!! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تیرا پیغام پہنچانے والے' کاہن' جادوگر اور مکار لوگ ہیں' جھوٹے شعر پر مبنی تیری کتابیں ہیں اور جھوٹ تیرا کلام اور آلات لہو ولعب تیری بانگ ہے۔

الٰہی تیرا گھر تو مسجد ہے میرا گھر کونسا ہوگا! فرمایا تیرا گھر بازار اور حمام (سوئمنگ پول) ہیں الٰہی میری خوراک کیا ہے؟ فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے گی وہ تیری خوراک ہوگی اور پیاس بجھانے کے لیے میرا مشروب کیا ہوگا۔ فرمایا نشہ آور اشیاء تیرا مشروب ہے۔ اور میرا شکار کیا ہے۔ فرمایا تیرا شکار اور جال عورتیں ہیں۔

پند ونصائح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ابلیس سے پوچھا!! تیرا ہم خواب کون ہے؟ بولا' جو نشے سے سرمست ہو! فرمایا' تیرا رفیق کون ہے؟ کہنے لگا جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتا پوچھا تیرا مہمان کون ہے؟ کہنے لگا' ڈاکو' چور' پھر فرمایا! تیرا محبوب کون ہے؟ بولا! غلط گو شاعر پوچھا تیرا قاصد کون ہے؟ بولا! کاہن' جادوگر' پھر فرمایا تیرا پیارا کون ہے؟ کہا جو طلاق پر قسم کھائے اور انکار کرے! فرمایا تیرا حبیب کون ہے؟ کہنے لگا بے نمازی! فرمایا! تجھے عزیز ترین کون ہے؟ شیطان بولا حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں بکواس کرنے والا؟

تنبیہ: بارش نہیں ہوگی

طلاق دینے کی بعد انکار کرکے بیوی کو گھر پر رکھے گا تو اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی' ولد الزنا کی اولاد جنت میں نہیں جائے گی!! اور سات پشت تک اس کی برائی کا اثر برقرار رہے گا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ولد الزنا کی کثرت ہو جائے تو بارش نہیں ہوتی' قحط پڑ جاتا ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' یہ تو ولد الزنا کی سزا ہے اور خود زنا کار کی سزا کا کیا عالم ہوگا۔

اگر اپنی عورت سے اجنبیہ سمجھ کر صحبت کرے تو وہ شخص زانی کی طرح گناہ گار ہوگا! اور اس کے لیے تعزیز ہے بعض نے کہا' اس سے بچے کو منسوب نہیں کیا جائے گا البتہ امام بغوی علیہ الرحمہ کہتے ہیں بچہ اسی کا ہوگا اور حقیقۃً یہی صحیح ہے! ہاں زانی ولد الزنا کی میراث کا حق دار نہیں ہے اور نہ ہی ولد الزنا زانی کی میراث پاسکتا ہے۔

حکایت: اب انسانیت ختم ہوگئی

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا' اور ان کی آپس میں خوب الفت پیدا ہوگئی کسی شرعی سبب سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو تو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' لیکن پھر اس کی الفت وفرقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنے گئے۔

فلم ارمثلی طلق الیوم مثلها
ولا مثلها فی غیر جرم بطلق
لها خلق زجل وحلم ومنصب
و خلق سوی فی الحیوة ومصدق

''میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اپنی ایسی عورت کو طلاق دی ہو' اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایسی بے گناہ اور بے جرم عورت کو بلا وجہ طلاق دی گئی ہے' جب کہ وہ خلق' حلم اور منصب ومرتبہ اور شان وشوکت میں پسندیدہ اور زندگی بھر نباہ کرنے والی نیز سچائی کا پیکر تھی''۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا اشعار سماعت فرمائے تو رجوع کا حکم فرمایا چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق وصال فرما گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ نے اجازت دیدی چنانچہ وہ خاتون مسجد پہنچی' اور آپ بھی اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی مقام پر جا پہنچے اور خاموشی سے اس نیک بخت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' وہ مسجد سے جلد ہی گھر واپس لوٹ آئی جبکہ

آپ اس سے پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے آپ نے اس کے جلد لوٹ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے کہا جب ہم مسجد میں پہلے جایا کرتے تھے تو اس وقت لوگ انسان تھے اب تو ان میں انسانیت مفقود ہو گئی ہے۔

حکایت: دونوں ہاتھ خشک ہو گئے

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں' میرے ہاں ایک کنیز میری خادمہ تھی ایک شب میں پانی پینے کے لیے اٹھی تو کوزہ خالی تھا' میں نے خادمہ سے دریافت کیا' رات کو تو کوزے میں پانی تھا اب کہاں گیا' وہ کہنے لگی میں نے خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور میرا باپ شدت تشنگی سے فریاد کر رہا ہے' اس نے مجھ سے پانی طلب کیا میں نے کوزہ اس کے سامنے رکھا اور ایک گھونٹ پانی پلا دیا' اسی اثناء میں' منادی کہہ رہا تھا جس کسی نے شرابی کو پانی پلایا اس کے دونوں ہاتھ ناکارہ ہو جائیں گے' چنانچہ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھلی کیا دیکھتی ہوں میرے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے ہیں۔

چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس روز کی نمازیں برباد ہو جاتی ہیں' ہاں البتہ توبہ ہی ان کی قبولیت کا واحد ذریعہ ہے! اگر بالفرض وہ پھر شراب پی لے تو پھر بھی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی سوا توبہ کے! اور اگر پھر شراب پینے کا مرتکب ہوتا ہے تو پھر اس کی توبہ بھی قابل قبول نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ دلی طور پر توبہ کرتا ہی نہیں ورنہ اگر وہ صدق دل سے توبہ کرتا تو دوبارہ شراب کے قریب تک نہ پھٹکتا۔

(رواہ ترمذی' حاکم نے کہا یہ روایت ثقہ ہے)

تمام پر لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ' نفس شراب' پینے اور پلانے' تیار کرنے اور کروانے' خرید و فروخت کرنے اس کے اٹھانے اور لانے والوں پر اللہ

تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔

حکایت: دس شرابی زمین میں دھنس گئے

روض الافکار میں کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شرب پیتے دیکھا' جب وہ چلتے چلتے مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آئیں نماز ادا کرلیں ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی دائیں طرف والوں سے کہا قریب ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نہ فرمائے۔ بائیں طرف والوں سے مخاطب ہوا' جاؤ! اللہ تعالیٰ تم پر راضی نہ ہو! پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگے' بعد از فاتحہ یہ آیت تلاوت کی گئی قل ارء یتم ان اهلکنی الله ومن معی (۶۷-۲۸) میرے حبیب ان لوگوں کو فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ میری نافرمانی کے باعث تمہیں ہلاک کردے تو تم کیا کرسکو گے؟ پھر وہ نیک بخت کہنے لگا لقد رایت الارض مساخت بهم حتیٰ لم یبق لهم اثر ۔ میں نے دیکھا زمین پھٹ گئی اور وہ زمین کے اندر دھنس گئے یہاں تک کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

شرابی سے نکاح نہ کرو

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' شرابی سے نکاح نہ کرو' اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت نہ کرو' شرابی از روئے قرآن' تورات' زبور' انجیل ملعون ہے۔

اور جو شخص شرابی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے وہ اسلام کی بنیاد کو گراتا ہے اور جو شرابی کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس پر سانپ اور بچھو مسلط کردے گا اور جو شرابی کا رفیق ہوگا بروز قیامت اسے اندھا اٹھایا جائے گا! اور اس کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔

شرابا طہورا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت میں شراب طہور سے شادکام ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ دنیا میں شراب سے نفرت کرے۔ (طبرانی)

نشہ آور پانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشہ آور شراب کے تصور میں اگر کوئی پانی بھی پیتا ہے تو یہ بھی حرام

ہے نیز فرمایا جو یہاں شراب پئے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے جہنم کا پانی پلائے گا۔ (رواہ بزار)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاں شراب پی جاتی ہے فرشتے اس محفل کو نفرت سے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین شامل ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب کا دلدادہ، مشرک کی طرح ہے کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ (رواہ حاکم)

مسئلہ: جو شخص شراب سے سرمست ہو کر اس پر قصاص اور نماز واجب ہے' اور ایسی حالت میں اگر اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو واقع ہو جائے گی' اسی طرح اس کا ہر قول و فعل خرید و فروخت خواہ اسے مفید ہو یا غیر نافع' سبھی پر درست ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ اسی صورت میں ہے جب وہ اپنے اختیار سے حرام سمجھنے کے باوجود استعمال کرتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے اسے بے ہوش کرنے کے لیے دھوکے سے شراب پلائی اور اپنا مطلب نکالنا چاہا تو پھر اس پر حکم نافذ نہیں ہو گا۔

اسی طرح اگر کسی شخص کے حلق میں لقمہ پھنس جائے اور اسے نیچے اتارنے کے لیے کوئی اور مشروب وغیرہ موجود نہیں تو اس کی جان بچانے کے لیے اس کے گلے میں شراب ڈالنا جائز ہو گا اتنی کہ اس کا لقمہ حلق سے اتر جائے۔

بعض کے نزدیک شراب کے سوا اگر کسی بیماری کی دوا نہ ہو سکے تو اس کے حرمت واجب کی حد تک نہیں ہو گی' تاہم اس کے استعمال سے شراب کی حرمت اسی طرح برقرار رہے گی۔

شرابی کی حد حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور ان سے زائد تعزیز میں شامل ہیں اور اگر کسی نے تہمت لگائی تو اس تہمت لگانے والے کو شرابی سے بھی زیادہ سزا دینی چاہیے۔

حکایت: شرابی سے طلاق کا حکم

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا۔ میں نے شراب پی لی تھی اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی یا نہیں! اب میری زوجہ کے بارے کیا حکم ہے! آپ نے فرمایا جب تک بالکل واضح نہیں ہو جاتا کہ تم نے طلاق دی وہ مطلقہ نہیں!

پھر وہی شخص امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ دریافت کیا انہوں

نے فرمایا تم رجوع کرلو! اگر طلاق دی ہوگی تب بھی درست اور اگر نہیں دی تھی پھر تو تمہاری پہلے سے ہی بیوی ہے۔

پھر وہ حضرت امام شریک بن ابی عزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہی مسئلہ لایا انہوں نے فرمایا رجعی طلاق دے کر رجوع کرلو آخر میں حضرت امام زفر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا صحیح وہی ہے اور اس پر یہ مثال دی' کہ ایک شخص کا نجاست پر گزر ہوا' اسے معلوم نہیں کہ نجاست لگی ہے یا نہیں تو اس کا کپڑا پاک رہے گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اسے پاک کرنے کا حکم لگایا ہے' گویا کہ انہوں نے کپڑے کی طہارت کو بڑھا دیا اور حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اسے پلید سمجھ کر دھویا جائے۔

حکایت: حضرت آدم علیہ السلام اور انگور؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا' ابلیس نے اس پر مور کو ذبح کر دیا جب انگور کی بیل بڑھی اور پتے نکلے تو اس نے اس پر بندر کو ذبح کر ڈالا' جب پھل لگا تو شیر کو ذبح کیا' اور جب پھل پکنے لگا تو اس پر خنزیر کا خون بہایا' اسی بناء پر شرابی کا رنگ ابتداء مور جیسا' پھر نشہ کی حالت طاری ہوتی ہے تو بندر کی طرح ہاتھ مارتا ہے جب نشہ مزید غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح غصہ کھاتا ہے اور اخیر میں بے حس ہو کر خنزیر کی طرح سو جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ انگور حضرت نوح علیہ السلام نے لگایا تو وہ خشک ہو گیا آپ نے پریشانی کا اظہار کیا' ابلیس نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ بے فکر رہیں اس کی دیکھ بھال میں کروں گا' چنانچہ اس نے انگور کی بیل کو' شیر' ریچھ' چیتے' نیولے' کتے' لومڑی' اور مرغ کو کاٹ کر خون دینا شروع کیا' انگور کی بیل ہری ہو گئی یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والا' شیر کی طرح دھاڑتا ہے' ریچھ کی طرح حملہ آور ہوتا ہے' چیتے کی طرح غیض و غضب کا اظہار کرتا ہے نیولے کی طرح گرمی جھاڑتا ہے لومڑی کی طرح مکاری کرتا ہے اور مرغ کی طرح چیختا ہے بناء علیہ حضرت نوح علیہ السلام پر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام عبدالجبار ہے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا اسم مبارک عبدالجبار ہے' بعض کہتے ہیں آپ کا

وضمنی نام مسکن بھی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کو آپ کی خدمت میں حاضری سے بڑا سکون حاصل ہوتا تھا' بعض نے آپ کا نام یشکر بھی لکھا ہے' نوح کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں' چونکہ آپ اپنی قوم کے گناہوں کے باعث بکثرت روتے رہتے تھے جس کے باعث آپ کا نام نوح مشہور ہو گیا جو قرآن کریم میں بھی بار بار آیا ہے۔

سب سے خوفناک بیماری

عالمی شہرت یافتہ حکیم بقراط بیان کرتے ہیں کہ شراب' دماغ' معدہ اور حافظے کو شدید نقصان دیتی ہے جو شخص بکثرت شراب پیتا ہے وہ نہایت خطرناک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے' نیز فالج کا سبب اور عقل کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے' ہارٹ اٹیک کے واقع ہونے کے لیے تو مشہور ہے اور نہار منہ پینے سے تو ناقابل بیان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کھانے کے بعد جس کے مزاج میں حدت ہوتی ہے اس کے لیے تو بے حد نقصان دہ ہے۔

پند و نصائح

نبی کریم ﷺ نے نشہ اور کاہلی کا باعث بننے والی اشیاء کے استعمال سے روکا ہے (رواہ ابوداؤد' احمد)

نزہۃ النفوس میں ہے کہ جب بھنگ معدہ میں قرار پکڑتی ہے تو اس سے گیس ٹربل کا شدید دباؤ پڑتا ہے' جو انوار عقلیہ کو سلب کر دیتا ہے' پھر وہی گیس رگوں سے ہوتی ہوئی بدن کے اوپر والے حصہ میں جاتی ہے یہاں تک دونوں آنکھوں میں اس کے اثرات تیزی سے ظہور پذیر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اس کے پینے والا قلاش ہو جاتا ہے' رزق کی کشادگی ختم ہو جاتی ہے اور غربت میں پھنس کر رہ جاتا ہے' اس کے تمام احباء رفقاء ایسی حالت میں اپنی ذات پر اسے بوجھ سمجھنے لگتے ہیں' صحت تندرستی کے بعد تنگی میں جا گرتا ہے۔ صحت کے بعد علالت میں دب جاتا ہے اور عیادت سے محروم ہو جاتا ہے بھنگی کی تیمارداری سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔

مالحشیشۃ فضل عند اکلھا
لکنہ غیر مہدی الی رشدہ

صفراء فی وجهه خضراء فی فمه

حمراء فی عینه سوداء فی کبدہ

بھنگی کو اس کے کھانے سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔

بلکہ وہ راہ ہدایت گم کر بیٹھتا ہے۔

اس کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ چہرا زرد منہ پر سبز کائی جمی ہوئی اور آنکھوں میں ہر وقت شراب کی سرخی اور جگر صفراء سے پر رہتا ہے۔

حکایت: غار میں ابلیس کا رونا

حضرت ذولنون مصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دوران سفر ایک غار میں ابلیس کو روتے پایا جبکہ غار کے چشمے سے پانی ابل رہا تھا البتہ اس کا رنگ بدلا ہوا تھا' میں نے ابلیس سے رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولا' میرے علاوہ کسی اور کو بھی رونے کا حق حاصل ہے! کیونکہ میں تو مقربین الٰہیہ میں تھا اور اب راندۂ درگاہ ہوں۔ میں نے سوال کیا مجھے یہ بتا تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حکم عدولی کی جرأت کیسے ہوئی! بولا' میرے حکم چلانے میں عنائیات الٰہی شامل حال نہیں تھی' پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ بدا الھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون (۳۹-۴۷) ان کے لیے ظاہر ہوا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ابلیس یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ولی کبد مقروحتمن یبعنی

بھا کبدا یست بذات قروح

اباھا علی الناس ان یشترونھا

و من یشتری ذاعلة بصحیح

میرا دل جگر زخمی ہے' پھر ایسے زخمی دل کون فروخت کرتا ہے' اور ایسا جگر نہیں جو مجروح نہ ہو' لوگوں نے اس کے خریدنے سے انکار کیا' کیونکہ صحیح وعمدہ کے بدلے بیمار کو کون خریدتا ہے؟

حکایت: شیطان کا رونا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کسی وادی میں شیطان کو زار وقطار روتے دیکھا' آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا' تو کہنے لگا جس نے عرصہ دراز تک رب العالمین کی

عبادت کی ہو اور پھر وہ اکارت جائے تو وہ کیوں نہ روئے' آپ نے فرمایا پھر تو مخلوق خدا کو بہکانے سے باز آ' وہ کہنے لگا! یا نبی اللہ! آپ یہ بتایئے میں تو مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہوا مجھے کس نے گمراہ کیا' آپ نے فرمایا پھر تو اپنے رب کی طرف رجوع کر! وہ بولا' بہت اچھا ذرا اپنے رب کے حضور میری سفارش تو فرما دیجئے' چنانچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں نہایت گریہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی! مجھے اس مردود کی تمام کاروائی کا علم ہے اب وہ نادم ہو کر تیرے دروازے پر حاضر ہے' کیا اس کے لیے معافی کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا! اور کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ اپنے کام سے کام رکھئے بصورت دیگر یہ تیرے لیے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے' اور معاملہ بگڑ سکتا ہے' چنانچہ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے پھر اسے روتے دیکھا دریافت کرنے پر کہنے لگا ایک لاکھ برس اس کے در پر کھڑا رہا مگر جواب ملا! تیرے لیے معافی کی کوئی صورت نہیں! تُو توفیق ایزدی سے محروم ہو چکا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! کیا سبب ہے! اس کی درخواست کو تو نے قبول کیوں نہ فرمایا۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا اس کا رونا منافقانہ ہے' موافقانہ نہیں۔ اسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ کا حکم دیں' آپ نے ابلیس سے فرمایا اگر معافی کا خواستگار ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر شریف پر سجدہ کر لو! وہ استہزاءً ہنسا اور کہنے لگا میں نے ان کی زندگی میں سجدہ تو کیا نہیں اب کیسے کر سکتا ہوں۔

ابلیس نے چار کفر کیئے

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے چار طرح کا کفر کیا' (1) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی چنانچہ کہا میں انسان سے اعلیٰ ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے خاک سے' (2) اس نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کی اور جو نبی کی توہین وتحقیر کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (3) اس نے اجماع (ملائکہ) کی مخالفت کی اور جو اجماع امت کی مخالفت کرتا ہے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ (4) نص کی موجودگی میں قیاس پر اڑا رہا۔ کیونکہ اسے تو

بالصراحت سجدے کا حکم فرمایا جا رہا ہے مگر وہ اپنے غلط قیاس میں پھنسا رہا اور کفر پر ہٹ دھرمی دکھائی' لہٰذا نص کے مقابل قیاس پر عمل کفر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سب سے پہلے محض قیاس پر عمل کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اسی نے کہا آگ خاک سے بہتر ہے، حالانکہ آگ کے مقابل خاک چار اعتبار سے افضل ہے' اس لیے کہ خاک کے جواہر میں' متانت' تحمل و وقار' حلم' صبر' حیا' تواضع ہے' اور یہی اوصاف حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کا باعث بنے اور آگ میں تیزی' سبکی' بلندی اور اضطراب ایسے جوہر ہیں' اور یہی ابلیس کے ترک سجدہ کے سبب بنے نیز تکبر اور توبہ سے انکار کا ذریعہ ٹھہرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہوگی اور وہاں آگ کا گزر تک نہ ہوگا! اور یہ بھی کہ آگ عذاب کا سبب ہے جبکہ مٹی باعث عذاب نہیں' نیز خاک آگ سے بے نیاز ہے مگر آگ تو کسی نہ کسی جگہ کی محتاج ہوگی لہٰذا خاک برتر ہے' آگ خاک کی محتاج ہے' امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آگ پر خاک کی فضیلت یوں بھی نمایاں ہے کہ خاک سے مساجد بنی ہیں اور طہارت کا سبب ہے جبکہ آگ میں خوف اور عذاب ہے۔

حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں لولو مرجان بن گئے کیونکہ آپ صحرا و دریا میں روتے رہے' اس لیے کہ آپ باب التوبہ سے اترے تھے! اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا باب الرحمۃ سے زمین پر اتریں تھیں ان کے آنسو خشکی پر مہندی اور تری میں موتی بن گئے' سانپ' خشکی اور تری میں رویا' اس لیے خشکی پر اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا یا مگرمچھ بنے' اس لیے کہ وہ باب الغضب سے اترا تھا مور خشکی و تری میں رویا تو اس کے آنسو خشکی پر کھٹمل اور تری میں جونکیں' بن گئے اور وہ بھی باب الغضب سے ہی اترا' ابلیس خشکی اور تری میں رویا اس کے آنسو خشکی میں کانٹے اور تری میں گھڑیال!! کیونکہ وہ باب اللعنۃ سے زمیں پر اترا۔

بعض کا بیان ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے رونے کو یکجا کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا اسی طرح اگر تمام دنیا' حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے رونے کو جمع کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔

حکایت: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب پشتِ آدم سے ارواحِ ذریتِ آدم کو نکال کر فرمایا الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے روح ارواح مخلوقات رسالت مآب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عرض کیا! کیوں نہیں! یقیناً الٰہی تو ہمارا پروردگار ہے۔

عجیب واقعہ: بلی اور خدا؟

بیان کرتے ہیں کہ اصحاب کہف کی ہدایت و رہنمائی کا باعث ایک بلی بنی' وہ اس طرح کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سرہانے کھڑے تھے کہ ایک بلی کودی اور دقیانوس جو اپنے آپ کو خدائی منصب پر فائز سمجھتا تھا ڈر گیا' اور مارے خوف کے اس پر گھبراہٹ طاری ہوگئی' اصحاب کہف نے جب یہ منظر دیکھا تو آپس میں کہنے لگے یہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو ایک معمولی سی بلی سے ڈر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کی اطلاع اپنے محبوب' حبیب اکرم ﷺ کو فرما دی تا کہ لوگ ایسے مصنوعی خداؤں کی نسبت خدا ہونے کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں۔

حکایت: حضرت عمر ابن عبدالعزیز اور ان کی کنیز

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز نے خواب میں دوزخ پر پل صراط سے عبدالملک بن مروان کو گرتے ہوئے دیکھا' پھر اس کے بیٹے سلیمان بن عبدالملک کو لایا گیا اور وہ بھی پل صراط پر ابھی تھوڑی سی دوری پر گیا تھا کہ نیچے گر پڑا' پھر منادی نے ندا دی عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے' یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز بے ہوش ہو کر گر پڑے کنیز آپ کے کانوں میں کہتی رہی ہوش کیجئے اور سنئے تو سہی' میں نے پھر آپ کو دیکھا آپ نے پل صراط کو عبور کر لیا اور نجات سے بہرہ مند ہوئے' حضرت کی کرامات کا مزید ذکر عنقریب آئے گا۔

حکایت: باپ کی دعا! الٰہی میرے بیٹوں کو موت عطا فرما دے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ' روح الارواح میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو بھائی آپس میں باتیں کرتے کرتے ایک دوسرے کو اپنی خطاؤں

سے آگاہ کرنے لگے' ایک نے کہا مجھے تو اپنا ایک گناہ یوں یاد آ رہا ہے کہ ایک بار میں اپنے کھیتوں کے درمیان سے گزر رہا تھا ایک بالی سرراہ گری پڑی تھی میں نے اٹھا کر ایک اور کھیت میں پھینک دی' اب مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ وہ دوسرے کھیت کی تھی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال فرما لیا کہ تو نے ایک کھیت کی بالی دوسرے کھیت میں کیوں پھینکی تو میں کیا جواب دوں گا؟

اسی طرح دوسرا بھائی کہنے لگا میں نے بکثرت نوافل نمازیں ادا کیں! لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں دائیں پاؤں پر زیادہ کھڑا رہا یا بائیں پر! اور میں اپنی اسی غفلت سے ڈر رہا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سوال فرمایا تو میں کیا جواب دوں گا؟

ان کے والد صاحب یہ باتیں خاموشی سے سن رہے تھے' جب وہ خاموش ہو گئے تو باپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی! اگر یہ میرے دونوں فرزند اپنی اپنی بات میں سچے ہیں تو ان کو موت عطا فرما دے تاکہ وہ زندہ رہنے کے باعث کسی گناہ کے مرتکب نہ ہو جائیں!! اور تیری نافرمانی نہ کر سکیں!! چنانچہ اسی وقت وہ دونوں بھائی فوت ہو گئے۔

جب ان کے انتقال کی خبر ان کی والدہ ماجدہ کو ہوئی تو وہ اپنے خاوند سے کہنے لگی تجھے لوگوں کے سامنے اپنی دعا کی قبولیت پر ناز اور فخر ہے۔

اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یوں عرض گزار ہوئی!! الٰہی ان رازوں کے طفیل جو میرے اور تیرے درمیان ہیں' میں تیرے حضور گزارش کرتی ہوں' مجھے میرے بیٹے اسی طرح عطا فرما دے جیسے تو نے مجھ پر پہلے کرم فرمایا تھا' کہتے ہیں ابھی اس نے دعا سے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ دونوں بیٹے دوبارہ زندہ ہو گئے!! سبحان اللہ!!

حکایت: گوشت اور انسان

بیان کرتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کے پاس بھنا ہوا گوشت تھا آپ نے اس گوشت پر نگاہ ڈالی اور رونا شروع کر دیا' وہ شخص عرض گزار ہوا' اگر آپ کا ذوق ہو تو اسے تناول فرمائیے۔

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں!! اے اللہ کے بندے! مجھے اس کے کھانے کی طلب نہیں میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ حیوانات کو تو ذبح کرنے کے بعد جب ان میں جان نہیں رہتی

آگ میں ڈالا جاتا ہے مگر انسان تو زندہ آگ میں داخل ہوگا!!! (ہم سے تو وہ حیوان ہی اچھے ہیں جنہیں آگ کی تکلیف محض گوشت اور بے جان ہونے کے باعث کے محسوس ہی نہیں ہوتی)

مسئلہ: قنوت نازلہ

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ محمد بن عبدالملک (م 532ھ) نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے' (خیال رہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنی جائز ہے) اور انہیں کا ارشاد ہے جب کسی کے سامنے صحیح حدیث آئے تو اسی پر عمل کریں میرا مذہب بھی وہی ہوگا اور محمد بن عبدالملک کہتے ہیں میرا مسلک و مذہب صحیح و درست ہے اسی لیے میں نے نماز فجر میں قنوت کو ترک کر دیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص معاملہ میں قنوت کا آغاز فرمایا تھا جب وہ تکلیف رفع ہوگئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت کو ترک فرما دیا۔

وہ کہتے ہیں میں نے ابواسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور انہیں سلام عرض کرنے کا قصد کیا تو انہوں نے منہ پھیر لیا' میں نے اعراض کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگے تم نے قنوت پڑھنی کیوں چھوڑ دی' میں نے حدیث بیان کی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے میری طرف منہ کر لیا۔ حضرت ابن سبکی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قنوت کا پڑھنا ترک فرما دیا تھا' جو قبیلہ رعل اور ذکوان کی مذمت کے لیے پڑھا کرتے تھے۔

حکایت: قیامت کی ہولناکی کا تصور

بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار بعد نماز عشاء کسی ضرورت کے باعث باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں ان کے دائیں بائیں آسمان سے برف کے ٹکڑے گر رہے ہیں ان کے تصور میں نامہ اعمال کے اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچنے کا نقشہ سامنے آ گیا' اسی سوچ میں انہوں نے ساری رات گزار دی اور اپنی ضرورت کا خیال تک نہ رہا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا! کیا قیامت میں لوگ اپنے اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہوں گے کہ انسان اپنے اہل و عیال کو بھی بھول جائے گا۔ نامہ اعمال کے پہنچتے وقت' میزان قائم ہونے کے وقت' پل صراط پر گزرنے کے وقت۔

تعبیر خواب: خواب میں برف دیکھنا

جو شخص دیکھے کہ وہ خواب میں برف کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر اس کی روزی سے ہے! اور اگر بہت زیادہ برف دیکھتا ہے تو وہ تکلیف میں مبتلا ہوگا! کیونکہ برف بھی اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' جو بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں اور جس پر خواب میں برف گری وہ غم والم اور تفکرات میں مبتلا ہوگا۔

حکایت: لڑکا اور تختی

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عطر الالباب میں کسی سعادت مند انسان کے ایک لڑکے کو مدرسے کے دروازے پر روتے دیکھا! میں نے سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میرے استاد صاحب نے میری تختی پر ایک سطر تحریر فرمائی ہے۔ میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں اس نے بعد از تسمیہ پڑھنا شروع کیا الھکم التکاثر اور کلا سوف تعلمون۔ تک پڑھتا گیا' جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم کثرت وزیادتی کے خیال میں بند ہو کر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے غفلت میں پڑ چکے ہو' یہاں تک کہ تم نے قبروں کو جا دیکھا' جاؤ الگ ہو جاؤ تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ الغرض اس نے چند آیات بڑے درد و سوز سے سنائیں اور کہا دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح عذاب وعقاب سے آگاہ کر رہا ہے۔

وہ شخص نیک بخت لڑکے سے کہنے لگا ابھی تو ابتدائی آیات ہی تم نے لکھی ہیں آگے تو زیادہ سختی سے آگاہ کیا گیا ہے ایسے کہ تم اسی طرح روتے روتے کل جب یہ پڑھو گے لترون الجحیم (الآیہ)۔ تو ایسے محسوس ہوگا جیسے کہ تم نے دوزخ کو دیکھ لیا' پھر تمہیں اچھی طرح یقین ہو جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ نعمتوں کا حساب لے گا تو پھر کیا حالت ہوگی؟

لڑکا تفصیل سنتے ہی بڑی بے چینی سے گرا اور ٹھنڈا ہو گیا' استاد صاحب نے جب یہ منظر دیکھا تو اس صالح کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گیا کہ اس نے فلاں لڑکے کو قتل کر دیا ہے' نیک بخت نے تمام ماجرا کہہ سنایا قاضی نے فیصلہ دیا اسے جانے دو اس نے تو بہترین صلاحیتوں کے مالک بچے کو جلد سعادت مندوں کے مراتب پر پہنچا دیا۔

حکایت: شہید عشق حقیقی

حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نوجوان کو خاشعین ایسی نماز پڑھتے دیکھا' جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اسے کہا جہنم میں ایک مقام ہے جس کا نام لظیٰ ہے اور اس کی شدت اتنی سخت ہے کہ دماغ کا بھیجا نکال باہر کرے گی' اور بعض کہتے ہیں کہ چہرے کے حسن وملاحت کو ختم کر دیتی ہے یہ سنتے ہی نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اس نے ہوش سنبھالا تو کہنے لگا کچھ اور بھی بتایئے گا میں نے یہ آیت پڑھ دی۔ یآیھا الذین امنو اقوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ (۶۶-۶) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے!

یہ سنتے ہی وہ گرا اور فوت ہو گیا۔ میں نے اس کے سینہ پر نظر ڈالی تو یہ کلمات قلم قدرت سے لکھے ہوئے پائے فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ وہ نہایت عمدہ اور پسندیدہ باغات میں جنت المعلیٰ میں ہیں۔

بعدہ میں نے خواب میں دیکھا وہ ایک نہایت خوبصورت تخت پر تاج سجائے بیٹھا ہوا ہے' کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے شہداء بدر جیسا ثواب عطا فرمایا ہے بلکہ کچھ قدرے زیادہ ہی عنایت سے نوازا۔ اس لیے کہ وہ تو کفار کی تلوار کے شہید ہیں' جب کہ میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی تلوار کا مقتول ہوں۔

حکایت: سب سے بڑا سفارشی

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ''نرجس القلوب'' میں دیکھا گزشتہ زمانہ میں کوئی آدمی تھا جس نے نافرمانی کی حد کر دی تھی' سرکشی اور دین سے بغاوت میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہ تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے توبہ کی راہ سجھائی' تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور کہا میرا کوئی ایسا دوست ہے جو میرے لیے سفارش کرے' وہ کہنے لگی تیرا کوئی بھی سفارشی نہیں بن سکے گا' وہ کہنے لگا اچھا میں توبہ کرتا ہوں مگر تجھے تاکیداً کہتا ہوں میری توبہ کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا' وہ بولی اس کا تو نام تک نہ لے کیونکہ تو نے نافرمانی کے باعث اپنے اور خدا کے درمیان معاملہ منقطع کر لیا ہے' اس طعنہ پر وہ جنگل کی طرف بھاگ کھڑا ہوا' اور

آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگا تو ہی میرا سفارشی بن جا پھر زمین سے مخاطب ہوا اے زمین تو ہی میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کی سفارش کر دے' وہ کچھ اس انداز میں درد و سوز سے پکارتا رہا یہاں تک کہ خوف خدا سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ایک فرشتہ بھیجا جس نے اسے اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ ملا' اس کے ہوش و حواس بحال ہو گئے' فرشتے نے قبولیت توبہ کی بشارت دی۔ اس شخص نے عرض کیا میری توبہ کس وجہ سے قبول کی گئی۔ فرشتے نے کہا فقط خوف خدا کے باعث۔

حکایت: چرواہے کا روزہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہیں سفر پر جا رہے تھے کہ کسی مقام پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھانے لگے وہیں سے ایک چرواہے کا گزر ہوا آپ نے اسے کھانے کی دعوت دی وہ کہنے لگا میں روزے سے ہوں! آپ نے فرمایا اتنی شدت کی گرمی میں روزہ؟ اور پھر تو بکریاں بھی چرا رہا ہے وہ بولا میں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کر رہا ہوں' (ممکن ہے قضا کا روزہ ہو) آپ نے فرمایا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ فروخت کر دو! وہ بولا اور کہنے لگا یہ تو میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے بطور امتحان فرمایا اپنے مالک سے کہنا انہیں بھیڑیئے نے شکار کر لیا ہے' یہ سنتے ہی چرواہا الٹے پاؤں یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا' خدا کہاں ہے یعنی میری کیفیت کو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔ جو حقیقی مالک ہے تو پھر مجازی مالک کے سامنے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ آئے اس چرواہے کے مالک کو تلاش کیا اور اس غلام کو خرید لیا نیز کچھ بکریاں حاصل کیں۔ پھر اس کو بکریاں دیتے ہوئے آپ نے آزاد کر دیا۔ نیز فرمایا تیری سچائی اور مالک سے امانت وفاداری نے دنیوی آزادی دلائی' مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت بھی تجھے رہائی سے نوازے گا۔

حکایت: حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے علائی کی تفسیر سورۂ یوسف میں دیکھا ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ راہزنی میں بڑے معروف تھے۔ ایک شب اپنے غلام کی گود میں سر رکھے آرام کر رہے تھے کہ ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ جب قافلہ قریب آیا تو وہ کہہ رہے تھے ہم کیا

کریں ادھر تو فضیل ڈاکو رہتا ہے کہیں ہم پر حملہ آور ہی نہ ہو۔ قافلے میں قرآن کریم کے تین قاری تھے وہ کہنے لگے ہم ان کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر ہمارے تیر نشانے پر لگی تو بہتر ورنہ ہم واپس پلٹ جائیں گے۔

چنانچہ ایک قاری صاحب نے یہ آیت بآواز بلند تلاوت فرمائی۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ (۵۷-۱۶) کیا ایمانداروں کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف میلان کریں' یہ سنتے ہی حضرت فضیل کی چیخ نکل گئی' اور کہنے لگے میرے تو دل میں کوئی تیر پیوست ہو گیا ہے غلام نے تیر تلاش کیا مگر نہ پایا! آپ بولے یہ ظاہری تیر نہیں یہ خدائی تیر ہے' اسی اثناء میں دوسرے قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔ ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین (۵۱-۵۰) پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں جلدی کرو' بے شک میں تمہارے لیے اس کی گرفت سے واضح طور پر ڈر سنانے والا ہوں فضیل پھر چلائے اور کہا مجھے ایک اور تیر لگ گیا ہے' پھر تیسرے قاری کی آواز گونجی۔ وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون (۳۹-۵۴) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس کی بارگاہِ عالیہ میں سر تسلیم خم کر دو' اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب نازل ہو ورنہ تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

حضرت فضیل تیسری بار بے حد چلائے اور کہا اے میرے غلام ایک اور خدائی تیر کا نشانہ بن گیا ہوں یہ کہا اور فرمایا آیئے یہاں سے لوٹ چلیں' میں یہاں نہایت نادم و پشیمان ہوں' پھر وہیں سے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا۔ وہاں انہیں ہارون الرشید نے دیکھا اور کہا فضیل میں نے خواب میں دیکھا ہے کوئی کہہ رہا ہے فضیل کے دل میں اپنے ربّ کا خوف طاری ہو چکا ہے۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح رجوع کر لیا ہے! یہ سنتے ہی فضیل کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور رو رو کر عرض کرنے لگے الٰہی! چالیس سال سے بھاگا ہوا تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہو گیا ہے' اسے محروم نہ فرمایئے گا چنانچہ ان کی توبہ ایسی قبول ہوئی کہ ان کا اسم گرامی اولیاء جہاں کی جماعت میں آفتاب و مہتاب کی طرح چمک رہا ہے۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ کا مزار شریف مکہ مکرمہ میں ہے آپ کا وصال 187ھ میں ہوا' ان کا مزار مبارک مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ 884 ہجری کو جب مجھے مکہ مکرمہ

جانا نصیب ہوا تو آپ کے مزار اقدس پر بھی شب و روز حاضری دی۔ (افسوس کہ سعودی حکومت نے صحابہ کرام اولیاء عظام اور اکابر ملت اسلامیہ کے تمام مزارات منہدم کر دیئے ہیں اب سوائے نام کے قبروں کے نشانات تک نہیں رہے بس ارواح مقدسہ کے ایصال ثواب کے لیے حجاج کرام بڑی محبت و عقیدت سے حاضری دیتے ہیں اور ان نشانات پر بھی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں بے شک نجدی حکومت نے ظاہراً مزارات مٹا دیئے مگر عشاق کے دل تو پیاروں کے مسکن بنے ہوئے ہیں: تابش قصوری)

فائدہ: الایمان بین الخوف والرجا

حضرت امام یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جو ایماندار نیکی اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ نیکی کی قبولیت اور برائی کی گرفت پر یقین رکھتا ہے تو اس کی بدی امید و بیم کے درمیان ایسے گھر جاتی ہے جیسے دو شیروں کے درمیان لومڑی۔

مسئلہ: روٹی افضل یا پانی؟

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی سائل سوال کرے کہ امید و بیم میں افضل کون ہے؟ تو ہم کہیں گے یہ بے ہودہ سوال ہے' جیسے کوئی دریافت کرنے لگے روٹی افضل ہے یا پانی؟ تو آسان ترین یہی جواب ہوگا بھوکے کے لیے روٹی اور پیاسے کے لیے پانی افضل ہے۔ اگر بھوک اور پیاس دونوں کا غلبہ ہو تو فضیلت میں مساوی اگر ان میں سے جس کی طرف زیادہ میلان ہوگا اسے افضل قرار دیا جائے۔

یہی بات امید و بیم کے افضل و برتر ہونے میں ہے یعنی اگر بندے پر امن و سکون غالب ہو تو خشیت و خوف الٰہی کو افضل قرار دیں گے اور اگر رحمت الٰہی سے ناامیدی کا غلبہ ہو تو امید کو افضل ٹھہرایا جائے گا۔

حضرت صالح بن عبد الکریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امید و بیم دو نور ہیں ان سے سوال کیا گیا دونوں میں روشن تر کونسا نور ہے جواباً فرماتے ہیں امید!! جب یہ رپورٹ حضرت ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ نے سنی تو وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز' روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبہ جات ہیں اور مزید فرمایا کہ خوف بے ادبی کی طرف لے جاتا ہے جب کہ امید اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹاتی ہے۔

حضرت امام نووی ؒ فرماتے ہیں کہ امید کی فضیلت پر خوف سے زیادہ احادیث وارد ہوئی ہیں' حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبت خوف سے افضل ہے کیا یہ تمہارا تجربہ نہیں جب کہ تمہارے دو غلام ہوں ایک محبت کرے اور دوسرا تم سے ڈرتا ہے جسے محبت ہوگی وہ تمہاری خدمت میں لگا رہے گا اور جس پر تمہارا خوف ہوگا وہ موجودگی میں خیر خواہی کا اظہار کرے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتے نے حاضری دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ سے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو بھی تمہاری حاجت ہو کہیئے ہم پوری کریں گے۔ آپ نے کہا میری پھر یہی حاجت و تمنا ہے کہ وہ اپنی محبت اور خشیت کی دولت ابدی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا ملک عطا کروں گا کہ آپ کے بعد ایسی سطوت و شان رکھنے والا کوئی شہنشاہ نہیں ہوگا۔

حکایت: ہر لمحہ' ہر قدم پر امتحان ہے

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے قریب آیئے۔ وہ قریب ہوئے تو تھوڑی سی دیر کے بعد ادھر اُدھر ہو گئے' ارشاد ہوا' میرے قریب ہو جایئے' پھر قریب ہوئے اور چند لمحوں بعد کھسک گئے تیسری بار پھر ارشاد ہوا قریب ہو جائے جب قریب ہوئے تو جلد ہی پھر اِدھر اُدھر ہو گئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ہر بار کھسک جاتے ہو کیا میں نے تمہیں اپنی حفاظت میں نہیں رکھا؟

کیا میں نے تجھے اپنا رسول نہیں بنایا۔ عرض کیا الٰہی یہ سب کچھ بجا ہے! لیکن خدایا مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم تیری خفیہ تدبیر سے میں خوف کھاتا ہوں! حکم ہوا پھر اسی طرح ہی رہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا غلاف کعبہ تھامے عرض گزار ہیں الٰہی میرا نام نہ بدلیں' میرا جسم برباد نہ ہونے پائے کیونکہ بعد از وصال' فراق نہایت دشوار گزار اور قرب کے بعد' جدائی نہایت تکلیف دہ ہے۔

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گمان ہے

(تابش قصوری)

حکایت: نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عربی قبائل میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' ان میں ایک نوجوان کہنے لگا آپ لوگ حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں جائیے' سازوسامان کی میں حفاظت کرتا ہوں' پھر جب وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرط محبت سے آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور کہنے لگا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق سے سرفراز فرما کر مبعوث فرمایا' میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ مجھے مغفرت و بخشش کی سند سے نہیں نوازیں گے۔

اس کی بے پایاں محبت کا ثمرہ ظہور پذیر ہوا' اور جبریل علیہ السلام سیّد عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم پہنچایا! میرے حبیب اس نوجوان کو آگاہ فرمائیے کہ ہم نے اسے بخشش و مغفرت اور کرم سے بہرہ ور کیا۔

حکایت: بلعم باعور اور برصیصا

بیان کرتے ہیں کہ بلعم باعور' چار سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا پھر اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر نے اسے آلیا اور سورج کی پرستش کر کے گمراہ ہو گیا۔

اسی طرح برصیصا راہب عبادت و ریاضت میں بڑا مشہور ہوا نیز وہ مستجاب الدعوات تھا' شہنشاہ وقت کی لڑکی اس کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوئی' ابلیس نے اسے رات تک اپنے پاس ٹھہرانے کا خیال پیدا کر دیا' جب رات ہوئی تو شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ برصیصا زنا کا مرتکب ہو گیا پھر اپنی عزت و آبرو کی بربادی کے خطرہ سے اس نے لڑکی کو ہلاک کر دیا' ابلیس نے خبر بادشاہ تک پہنچا دی' برصیصا پکڑا گیا اور بادشاہ نے سولی کا حکم دیا' ابلیس عین اس وقت جب سولی کا پھندا اس کے گلے میں ڈالا جا رہا تھا' جا پہنچا اور پوچھنے لگا یہ سب معاملہ تیرے ساتھ کس نے کیا وہ بولا تو نے! ابلیس کہنے لگا پھر رہائی بھی دے سکتا ہوں وہ اس طرح کہ اس وقت تو مجھے سجدہ کر' اس نے اشارہ سے سجدہ کیا اور حالت کفر میں تختہ دار پر لٹک گیا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت ابو نصر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے خواب دیکھا اس کے ہاتھ میں سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور وہ اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے پھر کسی معبر سے اس نے تعبیر

دریافت کی تو انہوں نے کہا تو اپنے دین کی حفاظت کر' پھر وہ جہاد پر روانہ ہوا' دشمنوں نے گرفتار کر لیا اور اس کے پاس ایک خوبصورت لڑکی کو بھیج دیا' جس کے باعث وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا' (استغفر اللہ' والعیاذ باللہ)۔

کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا

حضرت مصنف علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ثقہ راوی سے سنا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا' حضور (ﷺ) آپ میری سفارش فرمائیے اللہ مجھے ایمان واسلام پر فوت کرے۔آپ نے بنظر تعجب دیکھا اور فرمایا کیا کریم جب کوئی چیز عطا فرماتا ہے تو وہ واپس لے لیتا ہے؟ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا؟ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان واسلام کی دولت سے نوازا ہے تو وہ اسے واپس نہیں لے گا کیونکہ وہ تو سب سے بڑا کریم ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں' میں خواب میں ربّ العزت کی زیارت سے باریاب ہوا اور عرض کیا الٰہی! میں زوال ایمان سے پریشان ہوں' ارشاد ہوا' فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔تمہارا ایمان مضبوط رہے گا۔یا حی یا قیوم یا ذاالجلال والاکرام' اسئلك ان تحیی قلبی بنور معرفتك یا اللہ یا اللہ' یا محی الموتٰی ۔

توبہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یآیہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً (۶۶-۸) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں توبہ نصوح' خلوص قلب سے انسان کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نادم ہوکر استغفار کرنا اور جو بھی ہاتھ' پاؤں وغیرہ سے کوئی غلط فعل سرزد ہوا ہے اسے کلی طور پر چھوڑ دینے اور آئندہ اس کے قریب نہ آنے پر پختہ عہد کرنے کا نام توبہ نصوح ہے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیاسے کا ٹھنڈے پانی کو جیسے خوشی ومحبت سے پینا آسان ہے توبہ کرنے والے کو مرجانا اس سے بھی آسان ہے!! رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ گناہ سے توبہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم فرماتا ہے اس کے گناہوں کو مٹادو! تاکہ قیامت میں یہ بندہ مجھے نہایت پاکیزہ حالت میں ملے یہاں تک کہ اس کے گناہ کا گواہ تک نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ گناہ پر ندامت کرنے والے کو مغفرت سے نواز دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ توبہ کرے۔ (رواہ الحاکم) کیونکہ الندامۃ توبۃ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم (تابش قصوری)

اللہ تعالیٰ نے موت' قیامت اور توبہ کے اوقات کو پوشیدہ کیوں رکھا؟ علمائے کرام جواب دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اوقات سے آگاہ فرمادیتا تو لوگ اس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے جب تک وہ وقت پہنچ نہ جاتا! گویا کہ انہیں گناہ کی رغبت رہتی جو قطعاً جائز نہیں!! اسے حضرت علائی علیہ الرحمہ نے سورۂ طہٰ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب گناہ گار توبہ کے لیے حاضر ہوکر

پکارتا ہے یا اللہ! تو اس آواز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اور پیاری آواز نہیں' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ما من صوت احب الی اللہ تعالیٰ من عبد مذنب یقول یا رب فیقول لبیك عبدی' اشهد كم يا ملائكتی انی قد غفرت له' لبیک میرے بندے' میرے فرشتو! تم اس بات پر شاہد بن جاؤ' بے شک ضرور میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش پر یہ مکتوب تھا۔انی لغفار لمن تاب ومن عمل صالحاً ثم اهتدیٰ ۔ بے شک میں ہی حقیقی مغفرت سے نوازنے والا ہوں اسے جس نے گناہوں سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر اس نے صالح عمل اختیار کئے نیز وہ ہدایت پر ثابت قدم رہا۔

فائدہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ نیکی کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ تو نے ہی مجھے توفیق عطا فرمائی تیری ہی عنایت اور کرم نوازی سے یہ نیک عمل کر سکا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو میں نے ہی دی تھی تو واقعی اطاعت گزار ہے لہٰذا میں نے تجھے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائی۔

اور جب کوئی بندہ نیکی کرتے ہوئے کہتا ہے یہ نیک عمل میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو میں نے ہی دی تھی اور پھر اس سے اعراض فرمالیتا ہے۔

اور جب کسی بندے سے برائی سرزد ہوتی ہے تو کہہ دیتا ہے میرے مقدر ہی میں یہ برائی تھی تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا ہے تو نے حکم عدولی کی اور بُرائی کا از خود ارتکاب کیا اگر عرض کرتا ہے الٰہی میں نے اپنے آپ پر ظلم کر کے بُرا کیا' ارشاد ہوتا ہے یہ میں نے ہی مقدر کیا تھا۔میں نے حکم دیا' اب میں ہی بخشوں گا اور پردہ پوشی کروں گا۔

رحمت پر بھروسہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! جب کوئی اطاعت گزار تجھے پکارتا ہے یا اللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے؟ کہا لبیک' پھر عرض کیا اگر زاہد کہے یا اللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے! ارشاد ہوا لبیک نیز آپ عرض گزار ہوئے جب گنہگار بندہ تجھے پکارتا ہے۔یا اللہ! تو پھر کیا فرماتا ہے' کہا لبیک لبیک لبیک۔

اور ارشاد ہوا۔ کلیم اللہ! سنئے! اطاعت گزار اور زاہد کو تو اپنی اطاعت و زہد پر بھروسہ تھا مگر گنہگار کو تو صرف میری رحمت ہی درکار تھی' میں اپنے دروازے سے کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا! اس لیے کہ وہ تو مجھی پر بھروسہ کرتا ہے اور میرا ارشاد ہے' جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے' اسے میں ہی کفایت کروں گا۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود وسلام بھیجتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے نادم ہوتے ہیں۔

حکایت: تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب

حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد ابوعلی جبائی کو اس لئے چھوڑ دیا اور ان سے نفرت اختیار کر لی کہ وہ معتزلی ہو گیا تھا' ایک مرتبہ ابوعلی جبائی وعظ میں مصروف تھا کہ حضرت ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں بیٹھ کر عورت کو تیار کیا کہ وہ جبائی سے یہ سوال دریافت کرے ''ایک شخص کے تین بیٹے تھے ایک صالح' ایک فاسق اور ایک نابالغ' وہ سبھی فوت ہو گئے''۔

اے خطیب! تم یہ بتاؤ ان کی عاقبت کیسی ہو گی؟ وہ بولا' صالح' جنتی ہو گا' فاسق دوزخی اور نابالغ مسلمانوں میں شمار کیا جائے گا' حضرت اشعری نے کہا ان سے پوچھ' اگر نابالغ اپنے صالح بھائی کے پاس جانا چاہے تو جا سکے گا؟ اس خاتون نے پوچھا تو جبائی نے جواباً کہا وہ نہیں جا سکے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بھائی نے اطاعت کی اور جنت پائی تو نے تو کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں تھا! اس سے سوال کیا گیا! اگر نابالغ کہے یا اللہ مجھ سے گناہ بھی تو کوئی سرزد نہیں ہوا اور تو نے مجھے نابالغی میں ہی موت دیدی اگر مجھے زندہ رہنے دیتا تو میں بھی صالح اعمال کر کے جنت پالیتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرے بارے ایسا جانتا تو یقیناً زندہ رکھتا مگر مجھے علم تھا اگر تو زندہ رہتا تو کفر اختیار کرتا اور مستحق نار ہوتا اسی مصلحت کے پیش نظر تجھے موت سے ہمکنار کیا۔ پھر سوال کیا اگر اس کا فاسق بھائی دوزخ سے سر اٹھا کر کہے: الٰہی مصلحتاً میرے ساتھ رعایت فرما دیتا تو میں دوزخ میں تو نہ پڑتا! کیا ہی اچھا ہوتا مجھے بھی نابالغی میں یہ موت دے دیتا۔ ابوعلی اس پر خاموش ہو گیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا' پھر جب اس نے حاضرین کی طرف بغور دیکھا تو اس نے حضرت ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور کہنے لگا یہ سوالات تو اسی کے ہیں پھر تھوڑی

مدت بعد دنیا سے چلتا بنا۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت اشعری علیہ الرحمہ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کوئی جواب نہیں جبکہ اہلسنت و جماعت کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کون پوچھنے والا ہے' کہ تو نے ایسا کیا ویسا کیا اور ایسے کیوں نہ کیا یہ کس کی مجال ہے وہ اپنی چاہت میں خودمختار ہے وہ مالک ہے اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرف فرمائے ہاں بندوں سے جو اس کے ملوک ہیں ان سے یقیناً باز پرس ہوگی۔

حکایت: عطائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بعض صالحین میں سے ایک صالح کا بیان ہے' میں دریائے دجلہ کے کنارے کنارے جا رہا تھا کہ کھجور کے دو درخت دیکھے ایک کھجور سے بھرا ہوا اور دوسرا خشک تھا' کیا دیکھتا ہوں پھلدار کھجور سے ایک پرندہ تازہ کھجوریں نوچتا ہے اور خشک درخت کی طرف لے آتا ہے' مجھے تعجب ہوا اور میں درخت پر چڑھ گیا' کیا دیکھتا ہوں ایک اندھا سانپ ہے جسے پرندہ تازہ کھجوریں لا کر کھلا رہا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ الٰہی تیرے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے اور تو اسے روزی پہنچا رہا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات وحدہ لا شریک ہے۔ میں صراط مستقیم سے بھٹک چکا ہوں تو ہی میری رہنمائی فرما! ہاتف غیبی پکارا' جو ہماری طرف حاضری کا قصد کرتا ہے ہمارے دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہیں' میں نے فوری طور پر توبہ و استغفار کی اور اپنے رفقاء کی طرف واپس لوٹ آیا' میری حالت کی تبدیلی پر دریافت کرنے لگے' تو مردود تھا' منظور کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا اب ہماری صلح ہوگئی ہے وہ کہنے لگے ہم بھی تمہاری طرح اپنے خدا سے مصالحت اختیار کرتے ہیں' پھر میں نے اپنے ناپاک کپڑے اتار دیئے' اور مکہ کی راہ لی۔

چلتے چلتے ہم ایک ایسے گاؤں میں جا نکلے جہاں ایک خاتون ہمارا انتظار کر رہی تھی' جب اس کے قریب پہنچے تو پکار اٹھی کیا تم لوگوں میں کوئی کردی جوان بھی ہے' میں آگے بڑھا اور کہا میں کردی ہوں' وہ بولی یہ میرے بیٹے کے کپڑے ہیں جو اس کے ایصال ثواب کے لیے خیرات کے قصد سے لیے ہیں میں نے انہیں خیرات کرنا چاہا تو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے خواب میں اپنی

زیارت سے بہرہ ور فرمایا اور حکماً فرمایا یہ کپڑے فلاں کردی کو دینا' انی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقال اعطی ھذہ التساب لفلان الکردی فاخذتھا وقسمتھا بین اصحابی۔ پس میں نے وہ کپڑے لے لیے اور اپنے رفقاء میں تقسیم کردیئے۔

اسے عارفان حقیقت وصاحبان طریقت یوں بیان کرتے ہیں۔

مابال قلبك عن ھوانا نازح
ھل انت فی دعوی المحبہ مازح
کم ذا نحن لغیرنا ولحسبنا
فی کل عضو منك نور لائح
فارفع حجاب البعد عنك وعدلنا
ودع البعادو خلنا نتصاح
واسمع بنفسك ان اردت وصالنا
ولئن خطیت بنا فانك رابع
واذا خشیت اساء ۃ قدمتھا
زرنا فانا للمسئی نسامع

تیرے دل کو کیا ہوا' ہماری چھت سے علیحدگی اختیار کر رہا ہے' کیا دعویٰ محبت محض دل لگی تھی؟

تو غیر کے عشق میں کب تک گرفتار رہے گا حالانکہ تیرے ہر ہر عضو میں ہمارے ہی حسن وجمال کی چمک دمک ہے۔

اب جدائی کے پردے ہٹادے اور ہم سے وعدہ وصل کر' فراق چھوڑ اور قربت کی راہ اپنا۔

اچھی طرح سن لے اگر تو ہمارے وصل کا طالب ہے تو اپنے آپ پر رحم کر اور اگر تو ہماری قربت کی لذت سے شاد کام ہونا چاہتا ہے تو یقیناً تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوگا۔

اور جب تجھے اپنی کوتاہیوں پر ندامت محسوس ہو تو پھر بھی ہماری طرف آ' کیونکہ ہمارا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ خطاروں پر رحم کریں۔

حکایت: ندامت اور صداقت

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک نوجوان دروازہ مسجد پر آ کر کھڑا ہو گیا اور بصد حسرت وندامت کہنے لگا! میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان نیک بندوں کی صف میں کھڑا ہوسکوں کیونکہ میں گناہوں کے باعث بہت ناپاک ہو چکا ہوں' جو فلاں فلاں گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

اس کے نادم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس شخص کی ندامت کو ہم نے قبول کیا آپ اسے بشارت دیجئے کہ اس کا نام ہم نے صدیقین میں درج فرما دیا ہے۔

حکایت: تیرے باجھوں میرا کوئی ہورنا ہیں

بیان کرتے ہیں' ایک گنہگار بندہ اپنے گھر والوں سے کہنے لگا! مجھے یہ بتایئے کیا کوئی ایسا برگزیدہ انسان ہے جو مجھے ایسے خطا کار کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی ہو! انہوں نے کہا! بالکل نہیں! وہ گھبرا کر جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا' زاروقطار روتے روتے زمین پر گر پڑا' اور پکارنے لگا! الٰہی میری بیماری اور اس کے علاج کو تو جانتا ہے! آپ کی بارگاہ میں ایک نہایت خطا کار' خانہ برباد' اعمال صالحہ سے دور بھاگنے والا! آج نادم ہو کر تیری رحمت میں پناہ لینے حاضر ہوا ہے' میں ہر دروازے پر گیا مگر تیری جناب میں میرا کوئی سفارشی نہیں بنا اور نہ ہی تیری بارگاہ کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے!

الٰہی! میری ندامت' قبول فرما اور اپنے کرم کے شایان شان بہرہ مند کیجئے' ندا آئی جو کریم ورحیم کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے' سنئے! نہ صرف تیرے گناہ معاف کئے بلکہ تیری برائیوں کو بھی ہم نے نیکیوں میں بدل دیا ہے! تیرے مدارج بلند کر دیئے ہیں' ہاں سنئے جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو زمین وآسمان کے درمیان ستر قندیلوں سے ہم چراغاں کراتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے لوگو! سن لو اس بندے نے اپنے خالق ومالک سے صلح کر لی ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح انسان کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا' کیا

دیکھتا ہے کہ بھیڑ' بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے ہیں وہ کہنے لگا! بڑے تعجب کی بات ہے! تم یہ بتاؤ! بکریاں اور بھیڑیوں نے آپس میں کب سے دوستی اختیار کرلی ہے۔ فقال متی اصلح الذائب مع الغنم؟ قال لما اصلع الداعی مع اللہ تعالیٰ ۔ کہا جب سے چرواہے نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیا ہے (ان میں بھی دوستی پیدا ہوگئی ہے)

فائدہ: دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہونے کا وقت آیا تو آپ نے سات بار طواف کعبہ کیا اور اس وقت بیت اللہ شریف سرخ ٹیلے کی مانند نظر آتا تھا' آپ وہیں دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یوں دعا مانگنے لگے۔ اللھم انک تعلم سری وعلا نیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سولی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی' اللھم انی اسئلک ایمانا یبا شر لبی ویقینا صادقا حتی اعلم انه لن یصیبنی الا ما کتبت لی ورضینی بما قسمت لی ۔

الٰہی!! میں تجھ سے ایسا ایمان طلب کرتا ہوں جو میرے دل میں جگہ پائے' اور یقین صادق کا طالب ہوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ جو چیز تو نے میرے لیے مقدر کی ہے اس کے سوا مجھے کچھ اور حاصل نہیں ہوگا پھر جو کچھ تو نے میرے مقدر فرمایا ہے اس پر مجھے شادمانی سے قائم رکھ' اور اسی پر تو مجھ پر راضی رہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بشارت سے نوازا کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دیئے گئے اور جو بھی کوئی تیری اولاد سے تیری طرح دعا مانگے گا میں اس کے بھی تمام گناہ معاف فرمادوں گا پھر اس کی بے نیازی کا یہ عالم ہوگا کہ اگر دنیا بھی اس کے قدموں میں سمٹ کر آ جائے تب بھی وہ اسے پرِکاہ کی بھی حیثیت نہیں دے گا! اس کے گناہ معاف' رنج وفکر اور غم وآلام کو محو کر ڈالوں گا! وہ کبھی فقر وغربت نہیں دیکھے گا دنیا اس کے پاس آئے گی حالانکہ وہ اس کا طالب بھی نہیں ہوگا۔

حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام قبول توبہ کے بعد زمین پر اترے' قلنا اهبطو امنها جمیعاً (۲-۳۸) کا حکم دوبار فرمایا گیا' اس لیے کہ جب حضرت آدم

علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے شجرہ ممنوعہ سے کھالیا تھا تو حکم ہوا۔ اھبطوا بعضکم لبعض عدو (۲-۳۶) یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو چکے ہو اور جب دونوں نے توبہ اختیار فرمائی تو ان کے دل میں یہ ظن غالب ہوا کہ توبہ کرنے کے باعث وہاں سے نکل جانے کا حکم باقی نہیں رہا! تو انہیں فرمایا گیا' توبہ تو قبول ہے مگر جنت سے زمین پر اترنے کا حکم برقرار ہے لہٰذا تم یہاں سے کچھ مدت تک زمین پر چلے جاؤ اس لیے کہ انی جاعل فی الارض خلیفة (۲-۳۰) کا وعدہ پایہ تکمیل کو پہنچے۔

لطیفہ: مومن اور کافر کی روحوں کا قرب

بیان کرتے ہیں کہ ایماندار سے گناہ اس لیے سرزد ہو جاتے ہیں کہ اس کی روح پشت آدم میں کافر کی روح کے قریب تھی اور بسا اوقات کافر سے بھی اچھے کام ہو جاتے ہیں کہ اس کی روح ایماندار کی روح کے قریب رہی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب بساط حکمت بچھائے گا اور اس پر تمام انسانوں کے اعمال رکھے جائیں گے' پھر ایک ایسی ہوا چلے گی ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف پرواز کر جائے گا' مومن کے گناہ کافر کی طرف اور کافر کی نیکیاں مومن کے کھاتے میں آپڑیں گی' پھر مومن اور کافر ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہوگا' جنت اور دوزخ میں بھی ہر ایک کے مقام کو ایک دوسرے کے کھاتے میں ڈال دیا جائے گا' یعنی بُرائی کے باعث جو دوزخ میں مومن کا ٹھکانہ ہونا تھا وہ کافر کا مقام بنا دیا جائے گا اور اس کی نیکیوں کے باعث جنت میں جو حصہ کافر کے لیے بننا تھا اس کا وارث مومن ہوگا گویا کہ ہر ایک کے دو دو مقام ہوں گے' ایک ایک اپنا اور ایک ایک دوسرے کا اس کے لیے بنا دیا جائے گا!!! اسے نسفی نے بیان کیا۔

حضرت ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافر کے ساتھ بھی دو فرشتے مقرر ہیں' اس کی برائیاں اور اچھائیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں' اگر کوئی کہے کہ کافر سے تو کوئی نیکی ہوتی ہی نہیں پھر دائیں طرف کے فرشتے کو مقرر کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان لائے' اور یہ بھی کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں دکھائی جائیں گی اور پھر ان کا ثواب اسے کفر کے باعث نہیں دیا جائے گا پھر بڑی حسرت سے دیکھے گا محافظ فرشتے اس کے معائنہ کے گواہ ہوں گے اور معتبر گواہ چشم دید ہی ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعلمون ما تفعلون' وہ فرشتے جانتے ہیں جو

کچھ تم عمل کرتے ہو۔

گناہ کبیرہ

کبیرہ گناہوں کے متعلق علماء کرام کے مختلف قول ہیں جنہیں حضرت ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں بعض کبیرہ گناہوں کا تعلق دل سے ہے یعنی گناہ پر اصرار کرنا' خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا رحمت خداوندی سے مایوس ہونا' اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔

نیز فرماتے ہیں' تین کبیرہ گناہوں کا تعلق پیٹ سے ہے' شراب پینا' یتیم کا مال کھانا' سود لینا۔ دو شرم گاہ سے متعلق ہیں' زنا اور لواطت کا ارتکاب کرنا۔ دو کا تعلق ہاتھوں سے ہے یعنی چوری اور قتل کرنا ایک کا تمام بدن سے تعلق ہے' والدین کو ستانا' ایک کا پاؤں سے' وہ یہ کہ جہاد سے فرار ہونا! اور چار گناہوں کا تعلق زبان سے ہے! جھوٹی گواہی' نیک خاتون پر تہمت' جادو کرنا اور جھوٹی قسم کھانا' جس میں قصداً جھوٹ بولا جائے۔ اسے یمین غموس کہتے ہیں کیونکہ ایسے شخص کا جھوٹی قسم کے باعث ٹھکانہ جہنم ہوگا!

روضہ میں امام نووی نے دو کبیرہ گناہ اور گنوائے ہیں' ایسا جھوٹ جس سے مالی یا جسمانی ضرر واقع ہو' اور بلا عذر عورت اپنے خاوند کے کہنے کے باوجود خلوت سے انکار کرے۔ نیز فرمایا ایسے امور جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واضح طور پر منع فرمایا ہے ان کا ارتکاب کرنا' کبیرہ میں داخل ہے بلکہ اصرار تو انکار کی حد میں داخل ہو جائے گا جس کے باعث ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

موعظت: کتے کی حرکت' بلی کی اطلاع

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہر جنس نر' مادہ کو حکم فرمایا کوئی ایک دوسرے کے پاس نہ جائے' کتے نے مخالفت کی' بلی نے اس کی حرکت سے حضرت نوح علیہ السلام کو آگاہ کر دیا' کتے کو بلایا گیا تو اس نے قسم کھالی! اور پھر اسی فعل کا مرتکب ہوا' بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام دیکھ لیں۔ چنانچہ اس کی جھوٹی قسم کی سزا یہ ہے کتا جب جفتی کرتا ہے تو خاصی دیر تک وہ بر سر عام پھنسا رہتا ہے اور یہ سزا قیامت تک جاری رہے گی۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ کتا بھی جنت سے ہی زمین پر اترا تھا جب آپ زمین پر تشریف لائے تو درندے آپ کے درپے ہوئی تو کتے نے آپ کی حفاظت کی نیز نقل فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں دنبے نے چڑھنے سے اعراض کرنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کی دم کو پکڑ لیا جس کے باعث اس کی دم میں گانٹھ سی بن گئی جو مخالفت کے باعث بطور یادگار قائم ہے۔

مبارک کلمات

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اگر یہ کلمات مبارک نہ ہوتے تو یہودی جادو کے زور سے مجھے گدھا بنا ڈالتے۔ اعوذ بوجه الكريم الذى ليس شیء اعظم منه وبكلمات الله التامات التى لا يجاوزهن برو لا فاجر باسماء الله الحسنىٰ ما علمت منها وما اعلم من شرما خلق وذراؤ برا ۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھ لیا کرے گا اس پر جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ قال موسٰى ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين (۱۰-۸۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو یہ تو محض جادو ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے باطل کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو کامیابی عطا نہیں فرماتا۔

نیز فرماتے ہیں جسے جادو کیا گیا ہو اسے ان کلمات کا تعویذ بنا دیا جائے تو جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔

حضرت برماوی علیہ الرحمہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں' جسے اپنی بیوی کی قربت کرنے سے بند کر دیا گیا ہو اس کے لیے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ سات عدد بیری کے پتے لے اور دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں پیس لے پھر پانی میں ملا کر ان پر آیۃ الکرسی اور چار قل پڑھ کر دم کرے' تین گھونٹ پی لے باقی میں اور پانی ملا کر غسل کرے جس ختم ہو جائے گا۔

نیز بعض مشائخ فرماتے ہیں وتركنا بعضهم يومئذ يموج فى بعض' شیشے کے گلاس پر لکھ کر پلائیں۔ جادوگر کی نماز مقبول نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب منکر نکیر ایسے مردے کے پاس آتے ہیں جو کاہن یا نجومی

کے ہاں جاتا رہتا تھا' تو وہ آپس میں کہتے ہیں اس سے تو کاہن کی بدبو آتی ہے پھر ان میں سے ایک اس زور سے پھونک لگاتا ہے کہ وہ آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت: یا اللہ اپنے بندوں کے تمام گناہ مجھ پر ڈال دے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص خطا پر خطا کرتا اور پھر توبہ کر لیتا مگر توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ فلاں شخص سے کہہ دیجئے کہ اگر اب بھی توبہ کو توڑا تو پھر میں تجھے نہیں بخشوں گا' چنانچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر وحی کی گئی آپ نے اس شخص کو کہلا بھیجا' اب تیرے لیے مغفرت و بخشش نہیں۔ وہ جنگل میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس انداز میں عرض گزار ہوا!!

الٰہی! کیا آپ کے عفو و کرم کے خزانے ختم ہو چکے ہیں یا میرے گناہوں کے باعث تیرا کچھ نقصان ہوا ہے؟ کیا آپ نے اپنے بندوں پر کرم کا دروازہ بند کر دیا ہے! آپ کے عفو و کرم کے سامنے کونسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا جب کہ مجھے فرمایا جا رہا ہے اب تیری مغفرت و بخشش نہیں!

الٰہی! آپ مجھے کیوں نہ بخشیں گے حالانکہ آپ کے اوصاف میں کرم' موجود ہے اور جب تو خود ہی اپنے بندہ کو اپنی رحمت سے مایوس کرے گا تو امیدوار کون ہو گا؟

الٰہی! اپنے دروازے پر آنے والوں کو تو از خود ہی بھگائے گا تو کون آئے گا! اور اگر بالفرض تیرے خزانوں سے رحمت ختم ہو چکی ہے اور تو مجھے عذاب ہی دینا چاہتا ہے تو میری اتنی سی گزارش کو تو منظور فرما لے وہ یہ کہ اپنے تمام خطا کار بندوں کے جملہ گناہ مجھ پر ڈال دے' میں ان پر اپنی جان کو بھی قربان کر دوں گا!!

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی' اسے فرما دیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمانوں کو بھی بھر دیں تب بھی میں تمہیں بخش دوں گا کیونکہ تو نے میرے عفو اور میری رحمت کے کمال کو پہچان لیا ہے۔

حکایت: رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائے؟

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک صالحہ خاتون کا بیٹا بڑا بدکردار تھا لیکن جب بھی

اس سے کوئی گناہ سرزد ہوتا وہ رجسٹر میں درج کر لیا کرتا' ایک مرتبہ رات کا وقت تھا' اس کا دروازہ کھٹکا جب باہر نکل کر دیکھا تو ایک نہایت حسین جمیل عورت کو دروازے پر کھڑے پایا! پوچھا تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا میرے یتیم بچے تین دن سے بھوکے ہیں ان کے کھانے کے لیے کچھ طلب کرتی ہوں۔

وہ برے ارادے سے کہنے لگا۔ آیئے اندر آ جایئے! عورت سمجھ گئی اس کی نیت خراب ہے وہ لاحول پڑھتی ہوئی پیچھے پلٹی ہی تھی کہ اس شخص نے زبردستی اندر کھینچ لیا' عورت پکار اٹھی! اے مصائب و آلام کے دور کرنے والے' مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما' پھر اسے کہنے لگی' ذرا میرے اشعار سن لے۔

الا ایهـا الـنـاس لیوم رحیلـه
اراك عـن الـمـوت الـمـفـرق لا صیـا
الـم تـعـتـبـر بـالـظـاعـنـین الی البلی
وتـر کهـم الـدنیـا جمیـعـا کـمـاهیـا
ولـم یـخـرجـوا الا بـقـطـن وخـرقة
و مـا عـمـر و امـن مـنـزل ظـل خـالیـا
و اانـت عـذا و بـعـده فـی جـوارهـم
وحیـد فـریـدافـی الـمـقـابـر ثـادیـا

اے وہ لوگو! اپنی روانگی کے دن کو بھولنے والو' مجھے تو تم موت ہی سے غافل نظر آتے ہو۔ کیا ایسی باتوں نے تجھے پند و نصائح کے قبول کرنے سے روک دیا ہے حالانکہ بہت سے لوگ اس دنیا سے بڑی بے چارگی کے ساتھ سفر کر گئے' انہیں دنیا میں سوا معمولی سی روٹی اور کپڑے کے استعمال کے علاوہ اپنے ساتھ لے جانا کچھ بھی نصیب نہ ہوا' اور جو گھر انہوں نے آباد کیا تھا وہ خالی پڑا ہے تیرا بھی کل یا کسی بھی دن بالکل اکیلے قبرستان میں ٹھکانہ ہوگا' اور انہیں کا ہمسایہ بن جائے گا۔ پھر وہ عورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگی! الٰہی میری فریاد کو پہنچئے اور اس آدمی سے نجات دلایئے'

وہ آدمی عورت کے یہ اشعار سنتے ہی رونے لگا۔ تو عورت نے کہا بخدا جب تیرے اور تیرے مالک کے درمیان معاملہ درست ہو گیا ہے تو اب اس کی گرفت سے نہ ڈر۔ پھر اس شخص نے عورت کو بچوں کے لیے کچھ سامان دیا اور کہا میرے لیے دعا کریں کہ جو کچھ اس رجسٹر میں درج ہے وہ مٹ جائے۔ عورت دعا کے وعدہ پر وہاں سے بچوں کے پاس آئی اور کھانا تیار کیا پھر وہ تمام بچے کہنے لگے جب تک اس کے لیے دعا نہیں کر لیتے کھانا نہیں کھائیں گے' کیونکہ جب تک مزدور کام نہیں کر لیتا اجرت کا حق دار نہیں ہوتا' چنانچہ ان بچوں نے دعا کی وہ شخص اپنی والدہ کے پاس گیا اور رجسٹر دیکھا جس میں وہ اپنے گناہ لکھ لیا کرتا تھا تو وہ سفید ہو چکا تھا' تمام ماجرا اس نے اپنی والدہ سے بیان کیا اور وضو کر کے بارگاہِ ربّ العزت میں سربسجود ہو کر عرض گزار ہوا۔ الٰہی تو نے جب میرے گناہ معاف کر دیئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلا لے! یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جب اس کی والدہ نے دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔

حکایت: بایزید بسطامی اور فاحشہ عورت

بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے وقت ایک نہایت حسینہ جمیلہ عورت بد کرداری میں شہرت رکھتی تھی' اس نے ہر قسم کے مردوں پر اپنے دروازے کھلے رکھے تھے' ایک دن حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس کے دروازے پر جا بیٹھے' حضرت کو دیکھتے' کوئی اس کی طرف نہ نکلا! اس نے اپنی کنیز کو کہا جاؤ دیکھو کیا سبب ہے آج میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ جب کنیز دروازے پر آئی تو ایک صالح شخصیت کو دیکھا اور جا کر بتایا۔ عورت نے کہا انہیں میرے ہاں بلایئے' کنیز گئی اور حضرت کو اس حسینہ کے پاس لے گئی۔ خاتون نے دریافت کیا! بزرگو! آپ میرے ہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا کوئی خواہش رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آرزو لیے آیا ہوں وہ یہ کہ آج کا وقت مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگی میری فیس دو سو اشرفیاں ہیں آپؒ نے ایک سو اشرفیاں نکالیں جب کہ ان کے علاوہ آپ کے پاس ایک درہم بھی مزید نہیں تھا۔

خاتون نے وہی اشرفیاں پکڑ لیں اور کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے کپڑے پہن کر چار قدم میرے سامنے چلو۔ اس نے آپ کے فرمان پر عمل کیا۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا! الٰہی جب اس کا ظاہر درست کر دیا گیا ہے تو اس کا

باطن بھی درست فرما دے! آپ نے فرمایا۔ اب یہ کپڑے اتار کر اپنی کیفیت بتایئے۔ وہ کہنے لگی قسم بخدا' آپ کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مل چکی ہے' میں توبہ کرتی ہوں' جفا کے بعد وفا' وحشت کے بعد انس' جدائی کے بعد وصل اور نفرت کے بعد رضا حاصل ہو چکی ہے چنانچہ آپ وہاں سے پلٹے پھر ایک مدت بعد اس خاتون کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ جو کہہ رہی تھی! الٰہی تیرا کتنا کرم ہے تو نے بے موسم پھلوں سے نوازا اور یہ کہتے ہی غائب ہوگئی۔

☆ لطیفہ: بددعا نہ کیجئے

بیان کرتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے جا رہے تھے تو ایک شخص کو برائی میں ملوث دیکھ کر تین بار اس کے لیے بددعا کی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے بندوں کے لیے ہلاکت کی دعا نہ فرمایئے' آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں ارحم الراحمین ہوں' ہر مہربان سے زیادہ مہربان ہوں اگر وہ توبہ واستغفار کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول فرما لوں گا یا ان کی پشت سے جو اولاد ہوگی ان کے نیک اعمال کی برکت سے انہیں معاف فرما دوں گا' بہر حال جو چاہوں کروں! اگر آپ مجھ سے میرے بندوں کی ہلاکت کے طالب ہیں تو میں بھی چاہتا ہوں تم اپنا ایک بیٹا میرے لیے قربان کرو! اسے شرح الحکم میں حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

☆ فائدہ جلیلہ: انوار یوسفی

بیان کرتے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا گیا تو آپ کے انوار وتجلیات کی روشنی نے کنعان (شام) کے پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس کے باعث ان کے بھائیوں کو کنویں سے برآمدگی کا پتہ چلا' چنانچہ وہ بھی آپ کے پاس پہنچے اور فروخت کر دیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چالیس درہموں میں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بیس درہموں میں فروخت کیا گیا۔

اسی طرح جب خطاوار اپنے گناہوں کے باعث روتا ہوا معافی کا طالب ہوتا ہے تو اس کی توبہ کے انوار وتجلیات کی تابش عرش تک پہنچ جاتی ہے' فرشتے دریافت کرتے ہیں! یہ کیسا نور ہے

الٰہی؟انہیں جواب دیا جاتا ہے یہ میرے اس بندے کی توبہ کا نور ہے جو معصیت کے کنویں میں گرا ہوا تھا' آج توبہ کی رسی کو پکڑ کر چاہ ضلالت سے باہر نکلا ہے یہ اس کی توبہ کا نور ہے۔

باب خوف میں بیان ہو چکا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے آنسو جواہرات بن گئے تھے' اسی طرح جواہرات کے روحانی بازار میں گنہگار کے آنسو بھی موتی بن کر چمکتے ہیں۔

جب وہ خشیت الٰہی سے توبہ کرتا ہوا چار آنسو بہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! آؤ میرے بندے کے آنسوؤں کی قیمت لگاؤ وہ عرض گزار ہوتے ہیں اس کے آنسوؤں کی قیمت یہی ہے کہ اسے بخشش سے نوازا جائے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اس کی قیمت بخشش سے کہیں زیادہ ہے وہ پھر عرض کرتے ہیں اسی کی قیمت یہ ہے کہ اسے جنت عطا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت جنت سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم اس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ اس وقت ارشاد ہوتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت میرا دیدار ہے۔

☆ حکایت: محبت سے سنورتی ہے محبت

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی جو بیس سال تک بدکاری میں مبتلا رہا' ایک دن اس نے آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو داڑھی سفیدی کی طرف مائل تھی' شرمندگی کے باعث کہنے لگا! الٰہی! بیس سال تک میں نے تیرے احکام پس پشت ڈالے' اگر اب میں تیری بارگاہ کی حاضری دوں تو کیا منظوری حاصل کر سکوں گا! آواز آئی' جب تک تو نے ہم سے محبت کی ہم بھی تجھ سے محبت کرتے رہے' جب تو نے اعراض کیا تو ہم نے تجھے مہلت دی اگر اب بھی تو ہماری طرف رجوع کرے گا تو تجھے ہم محبوب بنا لیں گے۔

عظمۃ الالباب میں ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی علیہ السلام کے پاس وحی نازل فرمائی! اے میرے نبی (علیہ السلام) خطاکاروں کو میری وسعت رحمت کا پیغام پہنچایئے' میرے در سے بھاگنے والوں کو واپس لایئے' میرے چاہنے والوں کی رہنمائی فرمایئے اور نافرمانوں سے کہئے' میں نے اپنے ہاں ان کے لیے قبولیت کی چادر پھیلا رکھی ہے اور ان کی آسان ترین نیکیوں کے باعث اپنے قرب میں

جگہ دوں گا' میری مغفرت کے سامنے ان کے گناہوں کی کیا وقعت ہے ان کی خطائیں میری وسیع رحمت کے سامنے کچھ نہیں' اگرچہ گناہ عظیم اور عیوب ونقائص بکثرت کیوں نہ ہوں میرے ابر کرم کا ایک قطرہ ہی ان کی محویت کے لیے کافی ہے' نیز میری رضا وخوشنودی کی ایک نظر ان کا کوئی عیب نہیں چھوڑے گی

میرے نبی! میرا برتاؤ تو ایسے آدمی کے لیے بھی ہے جس نے مجھ سے روگردانی کی' پھر تصور کیجئے میرا معاملہ اپنے اس بندے کے ساتھ کیا ہوگا جو ہمہ وقت میری عبادت وفرمانبرداری میں لگا رہتا ہے اور اسی میں عمر بسر کرتا ہے۔ میرے نبی! بشارت دیجئے ان بندوں کو جو میری طرف ارادۃً آتے ہیں مژدہ سنایئے ان کو جو میری طرف پیدل آتے ہیں' جن کے دن روزے اور راتیں میری یاد میں تمام ہوتی ہیں۔ میں ذکر میں ان کی خبر رکھتا ہوں' میرے فرشتے دیدار کرتے ہیں اور جنت ان کی مشتاق۔ ان کے دل میری معرفت کے خزانے ہیں' وہ میرے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں وہ میرے ایسے مشتاق ہیں جیسی کبوتری اپنے انڈوں اور پھر بچوں کی مشتاق ہوتی ہے' وہ میرے سامنے یتیموں کی طرح بلبلاتے ہیں' ان کی پردرد آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح وتحمید سے زیادہ افضل ہے' مجھے اپنے عز وجلال کی قسم۔ میں انہیں ایسی اشیاء سے نوازوں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی' اور نہ کسی کان نے سنی۔

میرے نبی! مجھ سے بھاگنے والا آخر جائے گا کہاں؟ وہ خطاکار کہاں تک بھاگے گا۔

بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت
جہاں کہیں گیا ذلیل ہوا

آخر کار روز قیامت میرے ہی پاس آنا ہے' میں ہر بھید جاننے والے کی طرح اس کا محاسبہ کروں گا' کیونکہ مجھ سے اس کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوگا' مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم میں اس کو ختم کرنا چاہوں تو اس کے منہ میں جو تھوک ہے اسی سے ہلاک کر دوں جس لباس کو وہ فخریہ پہنتا ہے وہی اس کے لیے وبال جان بنا سکتا ہوں' انہیں آگ لگے اور یہ خاکستر کا ڈھیر ہو جائے میں تو اسے مہلت غور وفکر دے رہا ہوں' یہاں تک کہ اس کی موت اس کے حلق تک پہنچ جائے' تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

فائدہ: توبہ باعث بخشش ہے

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو بہت زیادہ روئے! اور کہتے رہے الٰہی! میں تیری بارگاہ میں توبہ کے لیے حاضر ہوں' کیا تو میری توبہ قبول نہیں فرمائے گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم (علیہ السلام) میں تو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہی عرش معلیٰ پر نقش کر چکا ہوں' جو بھی میرا بندہ توبہ واستغفار کے ساتھ میری بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوگا میں اسے مغفرت و بخشش سے نوازوں گا! اور میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے خوش وخرم اور متبسم اٹھاؤں گا' ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کروں گا' صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ تو قبل از استغفار ہی قبول فرمالی تھی توبہ واستغفار کا عمل تو اولاد آدم' بنی نوع انسان کے لیے بطور تعلیم تھا۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' جب گنہگار اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو فرشتے تین مرتبہ اس کی آواز کو روکتے ہیں جب پھر پکارتا ہے اور فرشتے اس کی آواز کے درمیان حائل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے بندے کی آواز کو کب تک روکو گے! اسے یقین ہو چکا ہے کہ میرے سوا اسے اور کوئی بخشش سے نوازنے والا نہیں لہٰذا تم گواہ ہو جاؤ! میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' قیامت میں اللہ تعالیٰ اتنی کثرت سے بخشش فرمائے گا کہ ابلیس لعین بھی امید کرے گا کہ شاید مجھے بھی بخش دیا جائے گا' بناعلیہ بڑے فخریہ انداز سے اٹھے گا۔

پانچ چراغ؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پانچ چیزیں تاریکی وظلمت ہیں گناہ کی تاریکی' قبر کی تاریکی' قیامت کی تاریکی' میزان کی تاریکی' پل صراط کی تاریکی اور ان کے لیے پانچ چراغ یا نور ہیں گناہ کی تاریکی کا چراغ' توبہ ہے۔ قبر کی تاریکی کا چراغ نماز' میزان کی تاریکی کا چراغ کلمہ توحید' قیامت کی تاریکی کا چراغ عمل نیک' پل صراط کی تاریکی کا چراغ ایمان کامل ہے۔

☆ مسائل: شیطان کو انسان پر مسلط کرنے کی حکمت

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کو انسان پر مسلط کر دینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف عظیم کے صدقہ میں ہمارے گناہ اسی کے سر تھوپ دے گا کیونکہ یہ فعل تو شیطان کا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فازلھما الشیطان' وما انسانیہ الالشیطن (۱۸-۶۳) پس انہیں شیطان نے لغزش دی اور مجھے تو شیطان نے بھلا دیا ھذا من عمل الشیطن ۔ یہ تو شیطان کا کام ہے من بعد ان نزغ الشیطن بینی وبین اخوتی (۱۲-۱۰۰) ۔ اس کے بعد شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان دشمنی ڈالنے کا کردار انجام دیا۔ ان افعال واعمال کے باعث تو شیطان مجرم ٹھہرا۔

حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مومن پر شیطان کو مسلط کرنے میں یہ حکمت ہے جب وہ ایماندار کو گناہ میں ڈال دے گا اور بعدہٗ وہ ایماندار توبہ واستغفار کو اپنا لے گا تو یہ توبہ شیطان کے لیے بہت بڑا عذاب ثابت ہوگی اور حسرت سے کہے گا کاش کہ میں اسے گناہ کی طرف مائل ہی نہ کرتا تو کتنا اچھا ہوتا' جیسے شکاری کے جال سے پھنسا ہوا شکار نکل جائے تو اس بات سے زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے کہ شکار جال میں پھنستا ہی نہ تو بہتر تھا' نیز فرماتے ہیں' ایماندار کی شیطان کے ساتھ ایسی کیفیت ہے جیسی درخت پر کسی انسان کا گزر ہو اور وہ اس سے مسواک کاٹ لے تو درخت کا مالک مواخذہ نہیں کریگا کیونکہ نئی شاخ نکل آئے گی اور اگر وہ آدمی اس درخت کو تنے سے کاٹنے لگے گا تو مالک اس سے یقیناً جھگڑے گا کیونکہ اب اس فعل سے درخت ہی نہیں رہے گا۔

پس گناہ مسواک کی مثال ہیں' جس کے بعد اور نیکی ظاہر ہو جائے گی اور کفر جڑ کاٹنے کی مانند ہے' پس جب شیطان کسی انسان کو کفر پر آمادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے منع فرما دیتا ہے۔

☆ شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

☆ شیطان کے پیدا کرنے میں کون کونسی حکمت ہے اس سوال کے بہت سے جواب دیئے گئے ہیں چند ایک ملاحظہ فرمایئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ان کا

وبال شیطان پر ڈال دیا جائے' تاکہ اسے ڈبل عذاب دے! نیز اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو ظاہر نہ ہوتی' ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو ایمان دار کی فضیلت کا کیسے پتہ چلتا۔

☆ شہر کے لیے کوئی خاص خاکروب ہوتا ہے جو کوڑا کرکٹ دور کرے' حتیٰ کہ جس کے پاس مشک وعنبر بھی ہو وہ بھی صفائی کا محتاج ہوتا ہے' پس قلب' میں خواہش نفس' کوڑا کرکٹ ہے' اس لیے شہر قلب میں نفس کی بدبو کو دور کرنے کے لیے شیطان کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا مددگار ہونے کے باوجود کبھی شکست سے بھی دوچار کر دیتا ہے' کیوں؟ اس لیے کہ انہیں شہادت کی نعمت سے سرفراز کیا جائے' اور کبھی فتح سے بہرہ مند کرتا ہے تاکہ انہیں غنیمت سے مالا مال کیا جا سکے۔

اسی طرح کبھی ایماندار کو شیطان پر غلبہ عطا فرما دیتا ہے تاکہ انہیں جنت ملے اس طرح وہ دنیا و جنت دونوں جہانوں میں لذت سے شادکام ہو جاتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ ابن معاذ رضی اللہ عنہ سے کشف الاسرار میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو تاریکی سے بنایا' بعض کہتے ہیں کہ لعنت سے' جن لوگوں نے شیطان کو فرشتوں میں شمار کیا ہے حضرت امام رازی رضی اللہ عنہ ان کے رد میں فرماتے ہیں فرشتے نور سے تخلیق ہوئے' اور شیطان نار سے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ علیہ نے ان کی تصحیح کی ہے کہ شیطان فرشتوں میں شامل تھا' حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ ابلیس ابوالجن ہے' جیسے آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بیوی کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب مسلط کر دیا گیا جس سے ایک شعلہ بلند ہوا' اور اسی سے اس کی عورت کو پیدا کیا' علامہ ابن عماد فرماتے ہیں

ابلیس کی داہنی جانب میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا ممنوع ہے' کہتے ہیں کہ اگر چالیس جن مکلف ہوں تو ان پر نماز جمعہ واجب ہے اور جہاں جن وانس اکٹھے ہوں تو جن انسان کی صورت میں ہو جاتے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

☆ شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے

اس میں کیا حکمت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کو چھوڑ کر صرف

شیطان سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے جب کہ فرشتوں سے بھی امداد طلب کی جا سکتی ہے اور چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اس کے شر سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے اور کیا یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے کہ اس نہایت ذلیل کے لیے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ نے از خود اپنے ذمہ کرم پر ٹھہرالیا اور فرمایا اے میرے بندے میں نے تیری حفاظت کے لیے تجھے کسی اور پر نہیں چھوڑا۔

☆ تعوذ و تسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے؟

سوال کرتے ہیں کہ اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ کو قریب رکھنے میں کونسی حکمت ہے؟ حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ! ایماندار کے لیے شفا ہے اور تعوذ میں شیطان کا زہر ہے لہٰذا زہر کو زائل کرنے کے ساتھ ہی تریاق رکھ دیا گیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ گناہ کے دروازے تعوذ سے بند کریں اور عبادت کے دروازے بسم اللہ سے کھلے رکھیں۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال میں حکمت؟

☆ نبی کریم حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال میں کونسی حکمت ہے؟ اور دشمن شیطان کو زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ جواباً کہتے ہیں کہ دشمن دشمنی کرنے والا ہے اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمانے والے ہیں، حضور شافع یوم النشور کو پہلے بھیج دیا گیا تاکہ خصومت شیطان کو دفع کرتے رہیں۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیطان کو قیامت تک مہلت دینے میں یہ حکمت ہے کہ وہ تمام عمر عقوبت زدہ سزا میں جکڑا رہے۔

روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو وہ ایک دوسرے کی سفارش کر سکتے ہیں حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو مہلت فرمائی تو کہنے لگا تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک بنی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں ان سے [illegible] سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] کو نہیں روکوں گا۔ وہ کہنے لگا بہر حال

میں ان تمام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہر وقت ان کے گناہوں کو معاف فرماتا رہوں گا۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وہ بولا میں انسان کو آخر تک بھلاؤں گا' اور ان کے پیچھے پڑا رہوں گا ان کے لیے دنیا آراستہ کروں گا' ان کی دائیں اور بائیں جانب سے حملہ کروں گا اور تجھ سے دور رکھنے کی رغبت دلاؤں گا' باطل کو ان کے سامنے سجاؤں گا۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جب شیطان یہ باتیں کہہ رہا تھا تو فرشتے کڑھ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا۔ گھبرایئے نہیں! جب میرا بندہ مجبوری و کمزوری کے باعث اپنے ہاتھ میری طرف اوپر اٹھائے گا اور عاجزی وانکساری کے باعث اپنے سر کو زمین پر رکھے گا تو اس کے ستر سال کے گناہ معاف فرما دوں گا' کیونکہ یہ اوپر اور نیچے کی سمت کو تو متعین نہیں کر سکا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' جب تم میں سے کوئی دعا کے وقت انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اخلاص کہلاتا ہے' اور جب دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب وہ سر کی جانب بلند کرتا ہے اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرے تک پہنچ جاتی ہے تو اسے زاری کہتے ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رغبت سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے' اور خوف سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کی پشت کو چہرہ کی طرف کر کے دعا کرے (جیسے نماز استسقاء میں دعا مانگی جاتی ہے) اور عاجزی وانکساری کی دعا یہ ہے کہ خنصر (چھنگلی) بنصر (اس کے ساتھ والی انگلی) کو بند کرے اور ابہام یعنی انگوٹھے اور وسطیٰ (بیچ کی انگلی) سے حلقہ بنائے اور سبابہ یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔

احیاء العلوم میں ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب ذرا زیادہ رکھے کیونکہ دل بائیں طرف ہے اور بیت اللہ شریف' طواف کرتے وقت مطوف کے بائیں جانب رہتا ہے۔

اگر کہا جائے شیطان لعین کو یہ کیسے پتہ چلا کہ انسانوں کی اکثریت ناشکری ہوگی کیونکہ اس نے کہا تھا لا تجد اکثرھم شاکرین (۷-۱۷) الٰہی تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا پائے گا جواباً

کہتے ہیں اس نے لوح محفوظ پر دیکھ لیا تھا! بعض کہتے ہیں اس نے گمان کیا تھا' جو درست ثابت ہو رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ' (۳۴-۲۰) پھر ابلیس کا گمان ان پر سچا نکلا' اور وہ اسی کی پیروی کرنے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندوں پر توبہ کے دروازے کھول دوں گا تو وہ بولا میں لمبی امید کے باعث مایوسی سے بند کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ' ان عبادی لیس لک علیھم السلطان (۱۷-۶۵) کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میرے مخلص بندوں پر تیرا داؤ نہیں چلے گا' یعنی تیرے اندر اتنی پاور نہیں ہوگی کہ تو میرے خاص بندوں کو گمراہ کر سکے اور انہیں ایسے گناہوں میں مبتلا کرے جن کے معاف کرنے کی مجھے طاقت نہ ہو۔

☆ انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب کیا ہے؟

کیا وجہ ہے کہ شیطان خصوصی طور پر انسان کا دشمن ہے؟ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے اس کی دشمنی کا ذکر نہیں آتا۔ جواباً کہا گیا ہے' بنی آدم سے دشمنی کا سبب وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا دراصل وہی میری لعنت کا باعث بنا اسی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ اور فرشتوں کو دشمن گمان نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے شیطان کو نہایت کمزور دیکھا تو دریافت کیا تو کیوں اتنا کمزور نظر آ رہا ہے کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی فرقت وجدائی کے باعث یہ حالت ہو چکی ہے اور جنوں سے بھی عداوت رکھتا ہے اس لیے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد رسولوں پر ایمان رکھتی ہے اور تمام رسول' حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہیں' دراصل جو بھی رسولوں پر ایمان لائے گا شیطان اس کے درپے ہو جائے گا۔

☆ صرف دعوائے محبت سے بخشش

سورۂ نحل کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی تیرے اور تیرے حبیب کے ساتھ محض محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بکثرت نافرمانی کی طرف مائل ہیں حالانکہ میرے ساتھ دشمنی بھی رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ دعویٰ محبت اور تیرے ساتھ میرے حبیب کے امتی جو دشمنی رکھتے ہیں میں انہیں خطا وار ہونے کے باوجود بخش دوں گا۔ اگرچہ وہ عملاً کمزور اور تیری طرف راغب ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ عیسائی تھے جب زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے ہم لوگ اپنے پادریوں اور مبلغین کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حلال اشیاء کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال نہیں ٹھہراتے تھے اور تم ان کے کہنے پر نہیں چلتے تھے؟ عرض کیا یہ بات تو بالکل درست ہے! آپ نے فرمایا یہی تو ان کی عبادت کرنے سے عبارت ہے۔

بیان کرتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو شجرہ ممنوعہ کی قربت سے ممانعت کی گئی تو ساتھ ہی اپنے جنتی تخت کو پایا جس پر بیٹھ کر آپ جنت کی سیر کیا کرتے تھے آپ نے وہاں سے دور جانے کے لیے تخت کو پرواز کا حکم دیا وہ ہزار برس تک محو پرواز رہا جب نیچے اترا تو شجرہ ممنوعہ کو وہیں پایا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! اس کی قربت سے تو مجھے روکا گیا تھا اور پھر میرے قریب کر دیا ہے۔

فرمایا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس سرخ رنگ کے دو بیل لائے جس سے آپ نے کھیتی باڑی کا کام شروع کیا جب بیلوں کو آپ نے پہلی دفعہ رکنے پر لاٹھی ماری تو وہ بیل بولے آپ ہمیں کیوں مارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب میں نے تجھے چلنے کا حکم دیا ہے تو رکتے کیوں ہو؟ میری نافرمانی تمہاری سزا کا باعث ہے! وہ بولے پھر اللہ تعالیٰ آپ کو سزا کیوں کر نہ دے گا جب کہ اس کے منع کرنے کے باوجود آپ نے عمل نہ فرمایا یہ سنتے ہی آپ رونے لگی اور عرض گزار ہوئے الٰہی! مجھے ہر چیز شرمندہ کر رہی ہے یہاں تک کہ یہ بیل بھی! پس اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت تک کے لیے گونگا کر دیا۔

☆ اظہار کرم:

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کیا الٰہی میری لغزش کو جنت

میں ہی معاف کیوں نہ فرما دیا گیا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری چاہت تھی کہ میں تجھے دنیا میں بھیجتا اور ہزاروں' لاکھوں گنہگار میری بارگاہِ عالیہ میں اپنے گناہوں کی معافی طلب فرماتے اور میں ان پر اپنا کرم فرماتا جنت میں تجھے بخش دیتا تو میرا کرم محض ایک پر ہی ہوتا اور اب تو میرا کرم ہر ایک پر بخوبی ظاہر ہے۔

☆ حکایت: حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک

بیان کرتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام طب میں کمال ملکہ رکھتے تھے مگر بادشاہ اور اس کی رعایا کو آپ کے علم و حکمت کی خبر نہ تھی' ایک روز آپ نے باورچی سے فرمایا بادشاہ کے کھانے میں ایک دانگ نمک ڈال دو' چنانچہ وہ حکم بجالایا جب بادشاہ نے کھانا کھایا تو اس کی نظر کمزور ہو گئی۔ بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا نمک کی زیادہ مقدار کھانے کے باعث تیری نظر کمزور ہوئی ہے۔ بادشاہ نے باورچی سے دریافت کیا تو باروچی نے صاف صاف کہہ دیا۔ میں نے حضرت دانیال علیہ السلام کے فرمانے پر کھانے میں نمک قدرے زیادہ ڈال دیا تھا۔ بادشاہ نے آپ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا' تجھے میرے علم کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے چاہا کہ آپ کو ضرورت پڑے تاکہ دوسروں کو معلوم ہو اور فائدہ اٹھائیں۔

چنانچہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے بڑے وسیع ہیں گناہ کو اسی لیے مقدر کیا تاکہ مخلوق کو رحمت خداوندی کی طرف محتاجی ہو۔

حکایت: بُروں پر رحمت کیوں؟

☆ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ بروں پر رحم و کرم کیوں فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا دو برتن لاؤ' برتن لائے گئے ایک صاف ستھرا اور ایک گندا' انہیں بارش میں رکھ دیا گیا وہ دونوں بھر گئے' آپ نے فرمایا رحمت خداوندی کی بھی یہی کیفیت ہے جو نیک و بد دونوں پر برستی رہتی ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! تو اپنے بندوں پر کتنا بڑا اکرم فرماتا ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گنہگاروں کو بذریعہ عذاب و عقاب گناہ سے باز نہیں رکھتا' بلکہ بذریعہ احسان انہیں بچاتا ہوں! تاکہ مجھ سے احسان کے بدلے شرم و حیا کریں' اور توبہ کی طرف مائل ہوں۔

اے میرے داؤد! میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں کو فرما دیجئے! کیا مجھ سے زیادہ کریم اور پرورش کرنے والا کوئی ملا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا آیئے میرے دروازہ کرم پر قیام کیجئے! کیوں کہ میں لطف فرمانے والا ہوں۔ مجھ سے طلب کیجئے میں عطا کرنے والا ہوں' میری مناجات کیجئے کیونکہ میں قریب ترین ہوں' میری مصاحبت اختیار کریں کیونکہ میں مونس و ہمدم ہوں۔

حکایت: الٰہی! رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے بارش عطا فرما

حدائق ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ قحط سے دوچار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بارش کے لیے عرض گزار ہوئے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کی بارش عطا فرمائے اور قحط دور ہو! حضرت موسیٰ علیہ السلام ربّ العالمین کے حضور یوں عرض گزار ہوئے الٰہی! رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے میں بارش عطا فرما! ممکن ہے میرے پاس تو کوئی کمی محسوس فرماتا ہوگا۔

کہتے ہیں آسمان بالکل صاف تھا' شدت کی گرمی پڑ رہی تھی جیسے ہی حضرت کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی! خدایا! اگر میرے اندر کوئی کمی واقعی ہو چکی ہے تو اپنے محبوب رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے بارش عطا فرما' اللہ تعالیٰ نے کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی میرے کلیم تیرے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی' البتہ تیری قوم میں ایک شخص ہے جو چالیس سال سے میری نافرمانی کرتا آ رہا ہے اس کی نحوست کے باعث بارش روک دی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا! کون ہے جو چالیس سال سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال رہا ہے' میں اسے قسم دیتا ہوں' فوری طور پر یہاں سے نکل جائے' جب نافرمان نے یہ بات سنی تو دل ہی دل میں کہنے لگا اگر میں باہر نکل کھڑا ہوا تو ساری قوم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے گا یہ تصور کرتے ہی اس نے اپنا چہرہ گریبان میں ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے لگا' دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر عرض گزار ہوئے الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' یہ کس کے صدقے بارش عنایت ہوئی! حکم ہوا! یہ اسی نافرمان کی وجہ سے جس نے تیری آواز سنتے ہی اپنی گریبان میں منہ ڈالا اور سچی توبہ اختیار کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! اب اس توبہ کرنے والے کی زیارت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ نافرمان تھا اس وقت میں نے اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کیا اب کیسے کرسکتا ہوں جب کہ وہ سچے دل سے تائب ہو چکا ہے۔

فرشتے زیارت کرتے ہیں

☆ عقائق الحقائق میں ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندے کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ ہوتا ہے جب کوئی بندہ نیک کام کرتا ہے تو اس کے چہرے سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ پردہ گر پڑتا ہے' پھر فرشتے بھی اسے نہیں دیکھ پاتے۔

حکایت: میری قبر گھر میں بنانا تاکہ میری وجہ سے مُردوں کو تکلیف نہ ہو

☆ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک نوجوان فاسق وفاجر رہتا تھا' اس کی والدہ اسے فسق وفجور سے ہمیشہ روکتی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی' وہ نیک بخت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی' محفل وعظ میں حاضر ہوا کرتی اور پھر اپنے فرزند سے کہتی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے آج یوں خدا خوفی کا وعظ فرمایا ہے' مگر اس پر کسی بات کا اثر تک نہ ہوتا الغرض جب وہ مرنے لگا تو اپنی والدہ سے عرض گزار ہوا' جائیے میرے لیے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے دعا کرائیے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے' مائی صاحبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے بچے پر نزع کا وقت ہے دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے آپ نے فرمایا میں اس کے لیے نہ تو دعا کرتا ہوں اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا' مائی صاحبہ مایوس ہو کر واپس پلٹی جب گھر پہنچی تو بچے نے عرض کیا! امی جان! جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹنا اور کہنا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر بھی گھر ہی میں بنانا تاکہ قبرستان میں مردوں کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے زندوں کو مجھ سے تکلیف

پہنچتی رہی' چنانچہ انہی لمحات میں وہ فوت ہو گیا' والدہ نے حسب خواہش اس کی گردن میں ابھی رسی ڈالنا ہی چاہی تھی کہ غیب سے آواز آئی' اللہ کے ولی پر مہربانی کر! ہم نے اسے بخش دیا' اسے گھر میں ہی دفنا دو! ابھی یہ آواز ختم ہوئی بھی نہ تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' مائی صاحبہ نے جونہی دروازہ کھولا کیا دیکھتی ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں' پوچھا آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا' حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ابھی ابھی میری آنکھ لگی کیا دیکھتا ہوں کہ رب العزت فرما رہا ہے! حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے مایوس کرتا اور میرے بندے کے سامنے اپنے دروازے بند کرتا ہے' مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے ان کلمات کے صدقے بخش دیا جو مرنے سے قبل اس نے کہے تھے اور میں نے اسے جنت سے سرفراز فرمایا۔

حکایت: ایک پرندے کا ریت کے ذرّوں سے دریا پر بند باندھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی امت کے گناہوں کے سبب متفکر بیٹھے تھے کہ اچانک ایک پرندے پر نظر پڑی جو زر و جواہرات سے مرصع اور حسن و خوبی کا مرقع تھا۔ آپ نے اس کی خوبصورتی اور زیبائی پر تعجب فرمایا' پھر اس پرندے نے ریت کے ٹیلے سے چند ذرے اٹھائے اور پرواز کر گیا تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تو نے اس ٹیلے سے اپنی چونچ میں کچھ اٹھایا تھا' اور اس کو دریا میں ڈال دیا تھا' یہ کیا معاملہ ہے؟

پرندہ عرض گزار ہوا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ٹیلے سے ریت کے چند ذرے چونچ میں ڈال کر ایک دریا میں پھینک رہا تھا کہ دریا کے آگے بند باندھ سکوں' حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ریت کے ذروں سے تو دریا کبھی بند نہیں ہو سکتے' مجھے تو بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں تو بڑا بے عقل ہے وہ عرض گزار ہوا! سرکار میں فرشتہ ہوں' بصورت پرندہ ایک مثال بن کر حاضر ہوا ہوں' چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں سے متفکر بیٹھے تھے آپ کا فکرمندی سے خاموش بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو نہ بھایا مجھے حکم ہوا فوراً جاؤ اور میرے محبوب کے سامنے مثال پیش کرو! چنانچہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا' یہ اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ جیسے میں اپنی چونچ میں ریت کے ذروں سے دریا کے سامنے بند نہیں باندھ سکتا ہے ایسے ہی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ کی امت کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دریا کے سامنے اتنی بھی حیثیت نہیں

رکھتے جتنی ایک پرندہ ریت اٹھا کر دریا میں ڈالنے لگے۔

☆ لطائف: عذاب' ذبح' برہان اور معافی؟

☆ اللہ تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بات کو بیان فرمایا ہے کہ جب آپ نے ہدہد کو مفقود پایا تو آپ نے فرمایا میں اُسے یقیناً سخت عذاب دوں گا۔ یعنی اس کو جوڑے سے الگ کر دوں گا بصورت دیگر وہ کوئی اہم خبر میرے پاس لائے گا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچانے کے بعد کہا' چار باتیں عموماً ہوں گی۔ عذاب' کافروں کے لیے' ذبح' منافقوں کے لیے' برہان' فرمانبرداروں کے لیے اور معافی نافرمانوں کے لیے۔

نظارۂ کرم

☆ بیان کرتے ہیں کہ جب انسانوں کے گناہ کی کثرت ہو جاتی ہے تو حاملین عرش کو بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے گناہ بڑھ گئے ہیں' پکارتے ہیں یا کریم! معاف فرما دیجئے' چنانچہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

بندہ جب یا کریم پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کونسا کرم دیکھا؟ حالانکہ تو دنیا کے قید خانے میں بند ہے' تھوڑا سا صبر کر پھر میرے کرم کو تو جنت میں دیکھنا!!

عیون المجالس میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا ایک ہزار برس کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے چھ سو برس سمندری اور چار سو سال میدانی مسافت پر ہزار ہا اقسام کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے' ہر شب سمندر پکارتے ہیں' الٰہی ہمیں اجازت فرما تا کہ ہم تیرے نافرمانوں کو غرق کر دیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذرا ٹھہریئے۔ اس تحمل کو دیکھتے ہوئے سمندر پکار اٹھتے ہیں سبحان اللہ الکریم الحلیم۔

حضرت حناطی علیہ الرحمہ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عرش کی بہ نسبت ایماندار کے زیادہ قریب ہے کیونکہ عرش اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے جبکہ بندے اور ایماندار کے درمیان کوئی حجاب نہیں چنانچہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (۵۰-۱۶) ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں' اس پر شاہد ہے۔

دل دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے

☆ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میرا دل' دنیا اور جنت سے اعلیٰ و افضل ہے کیونکہ دنیا مقام تعجب ہے اور جنت آخرت میں مقام راحت ہے لیکن میرا دل مقام معرفت الٰہی ہے' حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا انعام معرفت ہے اس لیے کہ یہ چھوٹی سی چیز میں سما جاتا ہے جسے قلب کہتے ہیں اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی چیز ہے' یہی وجہ ہے کہ رحمت کی وسعت کے پیش نظر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں کیونکہ وسعت رحمت میں سما جانے کی گنجائش ہے اور وسعت رحمت خداوندی کے سامنے نافرمانی نہایت چھوٹی چیز ہے!!

گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا؟

کتاب الحقائق میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں اعلان کرا دیئے تھے کہ غرباء کے ہاتھوں میرے سوا کوئی گندم فروخت نہیں کر سکتا جب غرباء آپ کے در پر حاضر ہوتے تو بلا قیمت انہیں گندم عطا فرما دیتے' اسی طرح اللہ تعالیٰ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا فرمانبرداروں کا حساب تم کر لو گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا اور پھر اپنے کرم سے انہیں مغفرت بخشش کی نوید سنائے گا۔

اور پھر وہ از خود دوزخ کی طرف روانہ ہو گا؟

☆ بیان کرتے ہیں کہ قیامت میں ایک گنہگار کو علماء کی جماعت میں بھیجا جائے گا وہ انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیں گے' پھر نمازیوں کی صف میں شامل ہونا چاہے گا وہ بھی بھگا دیں گے' پھر وہ بڑی حسرت سے کہے گا ہائے افسوس یہ کتنی بڑی رسوائی ہے اب سوائے دوزخ کے میرا کوئی ٹھکانہ نہیں پس وہ از خود دوزخ کی طرف روانہ ہو گا' فرشتہ دوزخ کہے گا تو کہاں جا رہا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف' مالک پھر پوچھے گا تو کس کا امتی ہے وہ کہے گا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں' فرشتہ کہے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گھس جا' وہ کہے گا امت محمدیہ کہاں ہے؟ مالک کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے' جب وہاں پہنچے گا تو حضور ارشاد فرما رہے ہوں گے!

جس کا کوئی ہمدرد نہیں' جس کا کوئی رفیق نہیں' جس کا کوئی سفارشی نہیں' آئے میرے پاس

میں اس کی غمخواری کروں، میں اس کی سفارش کروں، چنانچہ وہ گنہگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپ کی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان لوگوں سے مایوس ہو کر میری طرف لوٹتا ہے تو میں پھر اسے اپنی رحمت سے مایوس نہیں لوٹاتا! جب بندہ میری ذات پر اعتماد کر لیتا ہے تو وہ اپنے یقین محکم کے باعث مجھے پالیتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن کریم میں میں نے **قل کل یعمل علیٰ شاکلته** (۱۷-۸۴) سے زیادہ امید افزا آیت نہیں دیکھی، کیوں کہ بندہ میں عصیان کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کے ہاں غفران کے علاوہ!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک **حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافرا لذنب وقابل التوب** (۴۰-۱تا۳) سے بڑھ کر امید دلانے والی اور کوئی آیت نہیں، کیونکہ گنہگاروں کی بخشش ان کی توبہ سے بھی پہلے ہے!

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک **نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم** (۱۵-۴۹) سے زیادہ امید افزا کوئی اور آیت نہیں ہے! کیونکہ اس میں مغفرت ورحمت کا ذکر عذاب سے پہلے بیان ہوا، یعنی جب رحمت ومغفرت پہلے ہی ہو جائے گی تو عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور پڑھا لیکن اس سے بڑھ کر امید افزا آیت میری نظر سے نہیں گزری۔ **قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللہ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا** (۳۹-۵۳) میرے حبیب! تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ میری رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور ملاحظہ کیا مگر اس آیت سے زیادہ عمدہ امید لانے والی اور کوئی آیت نظر نہیں آئی۔ **الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون** (۶-۸۲)

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ہذا فرماتے ہیں مجھے تمام قرآن کریم میں سے

یہ آیت زیادہ امید افزا نظر آئی' والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا و انا بوا الی اللہ لھم البشری فلشر عبادتی ۔ جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کرنے سے بچیں اور میری طرف رجوع کریں' ان کے لیے بشارت ہے' میرے حبیب ﷺ میرے ان بندوں کو بشارت سے نوازیئے۔

قمیص نے رُلایا اور ہنسایا

☆ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خون آلود کرتہ دیکھا تو رونے لگے اور جب بغور ملاحظہ کیا کہ یہ تو صحیح وسالم ہے تو مسکرا پڑے' اس لیے کہ اگر کرتہ پھٹا ہوتا تو واقعہ کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا' قمیص کی درستگی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خبر دی!

اسی طرح ایمان دار کو فرشتے جب گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو روتے ہیں لیکن جب اس کا دل توحید اور معرفت سے معمور پاتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت ابن شریح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا اللہ تعالیٰ علمائے کرام سے حساب لیتے ہوئے فرما رہا ہے کہ کیا تم نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا؟ تو میں نے عرض کیا الٰہی! تیرا ارشاد ہے میں شرک کو نہیں بخشوں گا! اور ہم نے شرک سے نفرت کی ہے' ہمارے نامہ اعمال میں شرک نہیں ہے! ارشاد ہوا اچھا پھر جایئے میں نے تمہیں بخش دیا!

نبی کریم ﷺ فرماے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جس کے گناہ ریگستان کے ذروں کے برابر ہوں گے' حکم ہو گا فرشتو! اسے دوزخ میں لے چلو' وہ چلتے چلتے ادھر اُدھر دیکھنے لگے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اِدھر اُدھر کسے دیکھ رہا ہے وہ گنہگار عرض گزار ہو گا الٰہی میں نے تو اپنی تمام امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھی تھیں اور اب بھی میں ناامید نہیں ہوں' اسی بناء پر اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہوں۔ شاید تیرا کرم میرا دامن پکڑ لے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میرے بندے گو تیرا گمان پختہ نہیں تب بھی تیری زبان سے یہ نکل رہا ہے کہ میں مایوس نہیں ہوں! لہٰذا فرشتوں کو گواہ بناتا ہوا تیرا دعویٰ قبول کرتا ہوں۔ جاؤ میں نے تجھے مغفرت وبخشش سے نواز دیا۔

☆ توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ انسان گناہ سے باز آئے اور اپنے برے فعل پر نادم ہو نیز مصمم ارادہ کرے کہ آئندہ اس غلط فعل کا مرتکب نہیں ہوگا۔

جیسا گناہ ویسی توبہ لازم ہے یعنی اگر غیر محرم عورت کو دیکھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی زیارت و تلاوت سے اپنی آنکھوں کو پاک کرے۔ گانے وغیرہ سن لے تو اس پر توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو سنے' جنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ پاک صاف ہو کر مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے' شراب پی لی گئی ہے تو اس کی توبہ میں حلال اور طیب اشیاء کا استعمال کرے اور صدقہ وخیرات بھی کرے' مسلمانوں کو تکلیف دی تھی تو ان کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسان کرے اگر کسی کو قتل کر دیا گیا ہے تو اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے۔

احیاء العلوم میں ہے کہ قتل کے کفارہ میں غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی استطاعت نہیں تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اگر کسی بھی سبب سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سر نو دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہے (البتہ عورت کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں تسلسل کا برقرار رکھنا ضروری نہیں: تابش قصوری)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شخص سے فرمایا توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو ہمیشہ ندامت سے یاد رکھے' وہ کہنے لگا نہیں توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو کبھی یاد نہ آنے دے بلکہ اپنا وہ گناہ بالکل فراموش کر دے' حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا یہی نظریہ ہے کہ پاکیزہ محبت کے عالم میں جفا کا ذکر بھی جفا ہے' ظاہر ہے کہ گناہ جفا ہے اور توبہ صفاء تو صفا سے جفا کا کیا تعلق؟

حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھ سے فلاں گناہ سرزد ہوا ہے' میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیے' ابھی آپ نے دعا کے لیے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی' جنید! اس نے تیرے سامنے اظہار خطا کیا ہے اب تو ہی اسے بخشش عطا کر۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تیرے لیے توبہ لازم ہے اور یہ کہتے ہی اس سے اپنا منہ پھیر لیا' چند لمحے بعد دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے ہیں' یہ منظر دیکھتے ہی فرمانے لگے جنت کے آٹھ

دروازے ہیں' باب توبہ کے علاوہ سب دروازے بند۔ ہتے ہیں' باب توبہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہیں ہوگا' پس رحمت الٰہی سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

بعض کہتے ہیں کہ شیطان اسی لیے لعین ہوا کہ اس نے توبہ کو واجب نہ سمجھا اور نہ ہی اپنی غلطی کا معترف ہوا بلکہ تکبر اختیار کیا اور کافر ہو گیا' جبکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی' لغزش کا اعتراف کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے' تواضع کی' رحمت سے ناامید نہ ہوئے اور پھر اپنے مقاصد میں یہاں تک کامیاب ہوئے کہ توبہ کی قبولیت کا خود خالق اکبر نے اعلان فرمادیا۔

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہے اور اپنے گناہ پر ندامت محسوس کرتا ہے تو اس کے نادم ہونے سے پہلے پہلے اس کے تمام گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں گناہ گار جو گناہ کرتا ہے اسی گناہ کی وجہ سے جنت حاصل کر لیتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کیسے؟ فرمایا جب اس گناہ پر نادم ہو کر تائب ہوتا ہے تو اسے نہ صرف معاف فرمادیا جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم فرمادیتا ہے۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں توبہ کرنا فوری طور پر لازم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جلد بازی کے باعث گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی توبہ کی طرف آجاتے ہیں تو ان کے گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں۔ جیسے نجاست خشک ہونے سے پہلے پہلے جلد صاف ہو جاتی ہے۔ اسی طرح توبہ بھی جلد کرنے سے گناہ کی نجاست بھی جلد دھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' بے شک نیکی برائی کو محو کر دیتی ہے' لہٰذا نیکی کے نور کے سامنے تاریکی کی ظلمت کو ٹھہرنے کی طاقت نہیں' جیسے صابن کی سفیدی کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں رہتی' گناہ تاریکی ہے اس کا چراغ نیکی ہے' اور وہ نیکی توبہ کرنا ہے۔

موت کی اقسام

حضرت حناطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ موت کی تین قسمیں ہیں۔ (1) نفس کی موت' جسے عضو کے کفن میں لپیٹ کر' مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

(2) روح کی موت' جسے فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جدائی کی خوشبو سے معطر کر کے وحشت کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتی ہے۔(3) قلب کی موت' جسے ملامت کے کفن میں لپیٹ کر' ندامت کی خوشبو لگا کر عقوبت کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

پس جس کا نفس مرجاتا ہے اس کی دنیا ختم ہو جاتی ہے' جس کی روح مر جاتی ہے اس کا مالک اسے نہیں ملتا' اور جس کا قلب مرجاتا ہے اس کی آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس گئے جس پر نزع کا عالم طاری تھا' اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی' اچانک اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسکراہٹ کا سبب دریافت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس انصاری کی زبان نے ساتھ نہ دیا تو اس نے اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ کی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا' دیکھو میرا بندہ زبانی توبہ کرنے سے قاصر ہوا تو اس نے دل سے توبہ کرتے ہوئے شرمساری اور ندامت سے میری طرف دیکھا' فرشتو گواہ رہو! میں نے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے تمام گناہ معاف کر دیئے' ہاں اگر اس کے گناہ ریگستان کے ذروں کی مقدار کے برابر بھی ہوتے تو میں معاف فرما دیتا۔

بیان کرتے ہیں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب اس ظاہری حیات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور جانے لگے تو جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب جو کوئی تیرا امتی اپنے وصال سے ایک سال قبل توبہ کر لے گا میں اسے بخش دوں گا۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ایک سال تو بہت زیادہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام غائب ہوئے اور چند ساعت بعد پھر حاضر ہوئے اور کہا ایک ماہ قبل جو آپ کا امتی توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہوگی۔ آپ نے فرمایا ایک ماہ بھی بہت زیادہ ہے جبریل گئے اور پھر آئے یہاں تک ایک جمعہ ایک دن' ایک ساعت قبل تک کی تخفیف کر دی گئی مگر آپ نے اسے بھی زیادہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تیرا امتی جو بوقت نزع توبہ کی طرف آئے گا میں اسے بخشش سے نواز دوں گا۔

حکمت؟

اس میں کیا حکمت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا امتی دل میں توبہ کرے تو وہ قبول مگر اس کے برعکس قوم موسیٰ کے لیے کہا گیا اگر تم اپنے آپ کو قتل کرو گے تو تب توبہ قبول کی جائے گی؟ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قوم موسیٰ نے اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ کی دید سے مشروط کیا تو ان کی توبہ کو بھی ظاہر پر مشروط کر دیا گیا جبکہ امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء نے غیب پر ایمان لانا تسلیم کیا تو ان کے دل سے توبہ کو منظور فرما لیا گیا۔

جو بندہ توبہ کرتے ہوئے رو پڑتا ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر بہہ نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان رخساروں پر آگ کو حرام فرما دیتا ہے؟ وہ آدمی اپنے آنسوؤں کے باعث بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی بابت غور و فکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ میں عرض گزار ہوئے الٰہی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے خود بنایا' پھر ایک لغزش ہوئی تو تشہیر بھی خود فرمائی' جنت سے نکال باہر کیا' جب کہ تو نے خود ہی جنت میں بلا عمل داخل فرمایا تھا' اپنی روح سے اسے مزین فرمایا' پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا ارشاد ہوا جب میں نے اسے اتنا محبوب بنایا تھا تو اسے ایسے کرنا مناسب نہیں تھا۔

سونے' چاندی کی فرمانبرداری

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو ان کے رونے کے باعث ہر چیز رونے لگی مگر سونے اور چاندی پر کچھ اثر نہ ہوا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ رونے میں شامل کیوں نہ ہوئے؟

عرض کیا الٰہی! جو آپ کے حکم کو نہ بجا لا سکا تو ہم اس پر کیوں روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ تمہیں ہر شے سے زیادہ عظمت دوں گا اور ہر نئی چیز کی قیمت بنا دوں گا اور اولادِ آدم تمہاری خادم رہے گی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا درہم و دینار زمین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی لہریں ہیں' جو نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو تمہاری حاجت پوری کرتی

ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے درہم ودینار کو بطور سکہ استعمال فرمایا اور فرمایا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بغیر گزر اوقات مشکل ہے۔

(کتاب العرائس)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ دراھم دار الھم' درہم تو غم والم کی کوٹھی ہے۔ ودنا نیر دار النار' اور دینار آتش کدہ ہیں۔

حضرت علاء بن زیاد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دنیا کو نہایت زیب وزینت سے آراستہ دیکھا اور دعا کی الٰہی مجھے اس سے اپنی پناہ میں لے لئے وہ بولی اگر تم مجھ سے' خدا کی پناہ چاہتے ہو تو درہم ودینار سے دشمنی اختیار کرلو۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' جس نے درہم ودینار کی عزت کی اللہ تعالیٰ اسے ذلت میں ڈال دے گا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا تجربہ ہے جس نے مستحقین کو درہم ودینار دینے سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسے آدمیوں کو مسلط کردیا جو استحقاق نہیں رکھتے تھے۔

طب: نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونے کا وجود اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے' اسے گھس کر پینے سے خفقان کا مرض دور ہوجاتا ہے' آنکھ میں لگانے سے نظر میں قوت پیدا ہوتی ہے' صرع کے مریض میں بطور تعویذ لٹکایا جائے تو آرام ہوجاتا ہے' اگر سونے کو آگ میں گرم کرکے پانی میں ٹھنڈا کریں اور گندیدہ دہن کو پلائیں تو بفضلہ اللہ تعالیٰ اس مرض سے نجات حاصل ہوگی' نیز سونا چاندی' سعادت اور شقاوت کا باعث ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے سکے تیار ہوئے تو شیطان نے بڑی محبت سے انہیں چوما' اور کہا تم دونوں سے جو محبت رکھے گا حقیقت میں وہی میرا غلام ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں درہم ودینار ابلیس بچھو ہیں' اگر تو ان کے استعمال کو اچھی طرح نہیں سمجھ لے گا تجھے زہریلے ڈنگ سے ہلاک کرڈالیں گے' فرمایا ان کا صحیح

استعمال کیا ہے' جواب دیتے ہیں کہ انہیں حلال پر صرف کرنا اور بہترین امور کی تلاش میں رہنا ان کا صحیح استعمال ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عود کے سوا تمام درخت بھاگ گئے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم' اولاد آدم کے ہاں تجھے خاموش دولت بناؤں گا' لیکن تو نے ایسے کو اپنے ہاں پناہ دی جس سے لغزش واقع ہوئی تھی لہٰذا تجھ سے آگ دکھائے بغیر خوشبو نہیں آئے گی۔

نزہۃ النفوس میں ہے کہ عود ہندی' قسط کو کہتے ہیں یہ بھی اسی کا نام ہے' اگر اسے پانی میں بھگو کر پیا جائے تو درد جگر' پیچش اور پیٹ کے درد میں فائدہ مند ہے' صداع بارد' درد شقیقہ کے لیے اس کی دھونی نفع بخش ہے' ناک میں ٹپکانا' پینا' ضماد کرنا ہر طرح مفید ہے دھونی سے اور ماتھے پر گرمائی کرنے سے زکام' نزلہ دور ہو جاتا ہے' منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چبانے سے تبخیر معدہ کے لیے نافع ہے۔

اگر کہا جائے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مقدسہ کو زمین پر حرام کر دیا گیا ہے کہ ان کے اجسام کو نہ کھائے اس کا کیا سبب ہے' جواباً کہا گیا ہے کہ مٹی ان اشیاء میں شامل ہے جو بدن کو پاک کرتی ہے' بدن پر ظاہری اور باطنی نجاست کو پاک کرنے کا باعث ہے اور گناہ سب سے بڑی نجاست ہے' اس لیے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور جو گناہوں کی نجاست سے بالکل معصوم ومحفوظ ہیں ان کے اجسام کو ان کی اعلیٰ طہارت وپاکیزگی کے باعث نہیں کھا سکتی' کیونکہ انبیاء کرام تو عمداً' سہواً اعلان نبوت سے قبل اور بعد بھی طیب وطاہر ہوتے ہیں' ان کی طہارت وپاکیزگی اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ مٹی ان کے اجسام پر غالب آ ہی نہیں سکتی بلکہ مٹی ازخود ان کی محافظت کرتی ہے۔

جبریل اور میکائیل کی گناہ گاروں کے بارے میں گفتگو

ایک دن حضرت جبریل اور میکائیل آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو بھی رزق عطا فرما رہا ہے' طرح طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے' نافرمانی پر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

حضرت میکائیل بولے بندے کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کچھ کمی نہیں آتی اور فرمانبرداری سے کوئی اس کی عظمت میں اضافہ نہیں کرسکتا' جب اسے طاعت و معصیت سے کوئی نفع اور نقصان نہیں تو وہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرے۔

سچ ہے' میں ویسے ہی ہوں جیسے میکائیل کہہ رہا ہے

☆ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو عذاب میں گرفتار کرنے کے لیے آسمان سے فرشتہ اترا جب اس آدمی کو مبتلائے معصیت کرنے لگا تو بندہ نے عرض کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے روئے مبارک کی طفیل مجھے عذاب نہ دے' فرشتہ واپس چلا گیا' اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتے کو عذاب دینے کے لیے بھیج دیا' جب بندے کو عذاب دینے لگا تو وہ پکارا اس ذات کریم کے وجہ کریم کے صدقے مجھے عذاب میں گرفتار نہ کر' مگر فرشتے نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور عذاب میں مبتلا کر دیا' جب آسمان کے درمیان پہنچا تو فرشتے کے دونوں بازو جسم سے علیحدہ کر دیئے گئے' فرشتہ عرض گزار ہوا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے! فرمان ہوا جب میرے بندے نے درمیان کریم کا واسطہ دیا تھا تو تجھ پر اسے چھوڑنا لازم تھا' جب تو نے میرے نام کا لحاظ نہیں کیا اور عذاب دیا تو تجھے بھی عذاب میں ڈال دیا گیا۔ اگر وہ میرے وجہ کریم کے صدقے تمام گنہگاروں کی بخشش کا سوال کرتا تو میں ہر ایک کی مغفرت و بخشش سے نواز دیتا۔

اس باب کو ہم اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ الٰہی! ہمارا اور تمام مسلمانون کا خاتمہ بالخیر فرمانا (آمین) ہاں ایک بار نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جسے پڑھا جائے تو پہاڑوں جیسے گناہ بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے معاف فرما دے گا وہ دعائیہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم لا الہ الا انت الحلیم الکریم تبارکت سبحانك ربّ العرش العظیم ۔

باب

فضائل عدل وانصاف

ان اللہ یا مر بالعدل والاحسان ۔ (۱۶-۹۰)

بے شک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم فرماتا ہے'

حضرت علامہ علائی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عدل اپنی طرف سے اور احسان' برائی کرنے والے سے جو بلاوجہ برائی سے پیش آئے نیز فحشاء برے قول وفعل سے عبارت ہے' منکر وہ شخص ہے جس کو شریعت اور سنت سے کوئی لگاؤ نہ ہو بغی کا یہ مفہوم ہے کہ دوسرے پر ظلم روا رکھنا' اسے تکلیف پہنچانا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں باغی تباہ وبرباد کردیا جاتا ہے' بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے بغاوت کرے تو باغی پہاڑ قہر خداوندی سے ریزہ ریزہ کردیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم میں ظالم سے بہت جلد انتقام لوں گا یعنی اسے دنیا میں ہی گرفتار عذاب کروں گا' سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں ظلم قیامت میں تاریکی کا باعث ہوگا۔

حکایت: حضرت امام ابوحنیفہ بے ہوش ہوکر گر پڑے

☆ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ جا رہے تھے کہ آپ کا پاؤں کسی لڑکے کے پاؤں پر جا پڑا' وہ کہنے لگا! ابوحنیفہ کیا آپ قیامت میں قصاص سے نہیں ڈرتے۔ یہ سنتے ہی آپ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ آپ فرماتے ہیں ظلم کا انجام

برے خاتمہ پر ہے۔

امام اعظم اور سونے کے برتن

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کسی دعوت میں شریک تھے جہاں سونے کے برتنوں میں کھانا لایا گیا' آپ نے ان برتنوں سے کھانا نکال کر دوسری کسی چیز میں رکھ کر کھانا شروع کیا۔ تاکہ سونے کے برتنوں میں کھانا کھانے کا اطلاق درست ثابت نہ ہو۔

مسئلہ

شرح مہذب میں ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی ہو تو اس پانی سے بالاتفاق وضو کرنا جائز ہے۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ برتن سے اس طرح پانی لے کہ پہلے پانی لے اور پھر اعضاء کو دھوئے تو جائز ہے اور اگر برتن سے اسی عضو کے لیے پانی لے اور پھر اسے دھوئے یہ جائز نہیں اور جب پانی پینا منظور ہو تو پہلے پانی ہاتھ پر نکال کر پی لے' نیز جب بھی پانی پینا چاہے تو ہاتھ پر ڈال کر پی لے' ہاں چاندی کے گلدان' گل پاس اور خوشبو سپرے کرنے والی صراحی وغیرہ بالاتفاق حرام ہے' قاضی حسین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں پہلے پانی کو اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر دائیں ہاتھ میں لے کر استعمال میں لائیں' قاضی حسین جلیل القدر ثقہ عالم وعابد اور صاحب تقویٰ تھے' ان کا انتقال 462 ہجری میں ہوا۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے معافی طلب کی

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام آرام کر رہے تھے کہ آپ کو جسم پر ایک چیونٹی چلتی نظر آئی' آپ نے اسے پکڑا اور نیچے پھینک دیا' چیونٹی عرض کرنے لگی یا نبی اللہ! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مالک' قادرِ قہر وقہار کے روبرو حاضر ہونا ہے' جو مظلوم کو ظالم سے حق دلائے گا! آپ کو یہ سنتے ہی غش آ گیا' جب سنبھلے تو چیونٹی سے فرمانے لگے! مجھ سے درگزر کر' اس نے عرض کیا' میری تین شرطیں ہیں' اگر آپ یہ تسلیم فرمالیں تو درگزر کروں گی۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہیں' کہنے لگی۔ جب آپ کے در دولت پر کوئی سائل آئے تو محروم نہ لوٹایئے گا۔ دولت دنیا کے حصول پر مسکرایئے گا نہیں! اور جب کوئی فریادی آپ کی خدمت میں آئے تو آپ کا رعب

وجلال اسی کی فریاد سننے میں حائل نہ ہو آپ نے فرمایا بہت اچھا چنانچہ چیونٹی آپ پر خوش ہوگئی!! سبحان اللہ! کیا شان ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی جن کی بارگاہ میں مخلوق خدا ہر قسم کی باتیں کر لیتی ہے۔

حکایت: حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی

☆ بیان کرتے ہیں کہ ایک افسر نے ایک شکاری سے ظلماً ایک مچھلی چھین لی' ابھی وہ زندہ تھی' اس نے اچانک منہ کھولا اور بڑی تیزی سے افسر کی انگلی کاٹ لی' وہ طبیب کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا کہ انگلی کاٹ دو' ورنہ اس کا اثر آگے بڑھ جائے گا' چنانچہ اس نے انگلی کٹوا لی مگر تکلیف آگے بڑھ گئی۔ طبیب نے کہا کلائی تک ہاتھ کٹواؤ' ورنہ بازو کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے' چنانچہ اس نے کلائی سے ہاتھ کٹوا دیا' لیکن پھر بھی افاقہ نہ ہوا اور زہریلے مواد کے اثرات آگے بڑھنے لگے' افسر نے جب یہ ماجرا دیکھا تو افسردگی کے عالم میں وہاں سے بھاگنے لگا یہاں تک کہ تھک کر ایک درخت کے نیچے جا کر لیٹ گیا' لیٹے لیٹے اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوا تو خواب میں آواز سنی اگر تو مزید مصیبت سے بچنا چاہتا ہے تو اسی شکاری کے پاس جا کر معافی طلب کر' ورنہ صحت نہیں ہوگی' چنانچہ وہ بیدار ہوا' شکاری کے پاس گیا' اس سے معافی طلب کی اور آئندہ ظلم سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کیا' چنانچہ توبہ کی برکت سے اس کا ہاتھ صحیح وسالم ہوگیا۔

رحمۃ للعالمین ﷺ اور خشیت الٰہیہ

عوارف المعارف میں ہے کہ ایک شخص بڑے بھاری جوتے پہنے ہوئے تھا کہ اس کا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پائے اقدس پر آ گیا آپ نے اپنے عصاء مبارک سے اسے ہٹا دیا' اس شخص کا کہنا ہے کہ میں اپنے اس فعل پر ساری رات نادم رہا' صبح ہوئی تو ایک صحابی میرے پاس آیا اور اس نے کہا آپ کو رحمت عالم نبی مکرم ﷺ یاد فرما رہے ہیں' میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا' آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا میں نے کل تجھے کوڑا لگا کر اپنے پاؤں سے ہٹایا تھا' آج اس کے بدلے میں مجھے تیس بار کوڑے سے ہٹا دو۔

سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے کہ غزوۂ بدر میں آپ نے صف بندی کے وقت حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو تیر یا (لاٹھی) لگا کر صف میں شامل فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ (ﷺ)!

آپ نے لاٹھی لگا کر مجھے تکلیف پہنچائی ہے حالانکہ آپ تو عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں' مجھے بدلہ لینے دیجئے! آپ نے فوراً اپنے آپ کو پیش فرما دیا اور وہ فرط محبت سے آپ کے جسم اقدس سے چمٹ کر بوسے لینے لگا' آپ نے فرمایا میرے پیارے صحابی تو نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے حضور! جو کچھ درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں نے چاہا آخری وقت ہے آپ کے جسم اطہر سے لپٹ کر اپنے جسم کو برکات سے مستفیض کر لوں۔ اس پر حضور سید عالم ﷺ نے خوش ہو کر انہیں خصوصی دعا سے نوازا۔

حکایت: حضرت امام اعظم اور مقروض مجوسی

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک مجوسی نے قرض لیا' آپ وعدہ کی تکمیل پر رقم لینے گئے' آپ کے جوتے کو نجاست لگ گئی آپ نے پاؤں جھاڑا تو نجاست مجوسی کے مکان کی دیوار پر جا لگی آپ سوچ میں پڑھ گئے کہ مجوسی کی دیوار خراب کر دی اگر اسے صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مٹی گرتی ہے اور اسے اسی حالت میں چھوڑ کر بھی جانا مناسب نہیں! لہٰذا آپ نے مجوسی کا دروازہ کھٹکھٹایا' مجوسی باہر نکلا اور کہنے لگا! یا امام المسلمین مجھے مہلت عطا فرمایئے' آپ نے فرمایا میری وجہ سے تیری دیوار کو نجاست لگی ہے' اس پر تم مجھے معاف فرما دو!

وہ کہنے لگا کیا آپ دیوار کو پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں' یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا جو شخص دیوار کی نجاست کو دور کرنے میں اتنا متردد ہے اس کے حضور میں خود کو کیوں نہ پاک کروں' کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس خوشی میں آپ نے اس کا قرض معاف فرما دیا۔

حکایت: حضرت ابراہیم بن ادھم اور چھوارے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دکاندار سے چھوارے خرید کئے' وہاں آپ نے سامنے دو چھوارے پڑے دیکھے اور یہ سمجھتے ہوئے آپ نے اٹھا لیے کہ یہ میرے ہی چھواروں سے باہر پڑے رہ گئے ہیں' پھر وہاں سے آپ نے بیت المقدس کی راہ لی۔

پھر ایک دن خواب میں دو فرشتوں کو یوں باتیں کرتے ہوئے پایا! یہ کون شخص ہے دوسرے فرشتے نے کہا یہ ابراہیم بن ادھم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی عبادت معلق ہے کیونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں دو چھوارے دکاندار کے اٹھا لیے تھے' جب صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ

کی جانب روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچے تو دکاندار وصال کر چکا تھا' چنانچہ آپ نے اس کے لڑکے سے معافی طلب کی۔ اس نے معاف کیا اور آپ بیت المقدس واپس تشریف لے آئے۔ پھر ان دو فرشتوں کو دیکھا وہ گفتگو کر رہے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم کی جو عبادت معلق کر دی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت کے شرف سے نواز دیا ہے' حضرت ابراہیم ادھم فرط مسرت سے رو پڑے اور خوشی کے باعث آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ آپ کا یہ معمول ہوا کہ آپ ہفتے بھر میں صرف ایک دن رزق حلال سے کچھ تناول فرمالیا کرتے!!

حکایت: آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ دو تین دن بعد ایک لقمہ تناول فرماتے اور سورۂ اخلاص کا یومیہ ایک ہزار بار وظیفہ کرنے کے ساتھ چار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے' بعدہ ان کلمات کے ساتھ استغفار فرماتے۔ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین علمت سواء وظلمت نفسی واسرفت فی امرنا ولا یغفر الذنوب فاغفرلی وتب علی انك انت التواب الرحیم یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت' 578ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (طبقات ابن سبکی)

حکایت: مجوسی نے اسلام قبول کر لیا

☆ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار موسم برسات میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد جا رہا تھا کہ میرا پاؤں پھسلا اور بچاؤ کے لیے ایک مجوسی کی دیوار کا سہارا لیا' مجھے احساس ہوا کہ میں نے بلا اجازت غیر کی چیز کو استعمال کیا' چنانچہ میں اس سے معافی کا خواستگار ہوا' اس نے دریافت کیا! آپ کے دین میں اتنی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے آپ نے فرمایا' ہاں۔ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا۔ اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ۔

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ حضرت ابو اسحاق شیرازی علیہ الرحمت مسجد میں تشریف لے گئے تا کہ وہاں پر کھانا کھالیا جائے' جب باہر نکلے تو ایک دینار وہیں بھول آئے' یاد آنے پر مسجد میں گئے' دینار کو موجود پایا مگر یہ کہتے ہوئے وہیں چھوڑ آئے ممکن ہے یہ کسی اور کا

ہو۔

نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا ان کے ساتھ کہیں جانا ہوا' راستے میں ایک کتے کو دیکھا تو میں اسے بھگانے لگا' اس پر حضرت ابو اسحاق علیہ الرحمہ فرمانے لگے!! ایسا مت کرو کیونکہ راستہ ہمارے اور کتے کے درمیان مشترک ہے۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ بن محمد نصر اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محرم الحرام 611 ہجری' شب جمعہ' خواب میں حضرت ابو اسحاق علیہ الرحمہ (476ھ) کو اپنے رفقاء کے ہمراہ تیسرے یا چوتھے آسمان پر پرواز کرتے دیکھا' وہاں انہیں ایک فرشتہ ملا' جس نے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا' اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اپنے رفقاء کو کیا پڑھایا کرتا ہے' فرمانے لگے صاحب شریعت نبی مکرم ﷺ سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں' فرشتہ واپس پلٹا اور حضرت شیخ اپنے رفقاء سمیت پھر پرواز کر گئے جب فرشتہ پھر واپس آیا تو کہنے لگا آپ کے اصحاب بھی حق پر ہیں اور سبھی جنتی ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جایئے! حضرت اسحاق شیرازی علیہ الرحمہ کا 476ھ میں وصال ہوا۔

بستان العارفین میں ہے کہ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا یہاں تمہارا کیا حال ہے' فرمانے لگے میں نے باب الصغیر پر ایک بوڑھے لکڑہارے کی ایک لکڑی پکڑ لی تھی ابھی تک تو اسی کے مواخذہ میں حساب دے رہا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بوقت وصال فرمانے لگے میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے میں اس کے بدلے ایک ہزار درہم ادا کر چکا ہوں مگر میرے دل پر جتنا اس کا خوف طاری ہے کوئی چیز اس سے گراں مجھے نظر نہیں آتی۔

حضرت امام عبدالکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ناجائز طور پر ایک دانگ (درہم کا تیسرا حصہ) کے بدلے سات سو نمازیں لی جائیں گی۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس پر توقف کرتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا۔

ایک صحابی بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہوئے اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد

کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے ہو۔

جس شخص نے قرض لیا اور ادائیگی پر قادر ہو پھر ادا نہ کرے تو امام قرطبی فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا اور اگر وصیت کر گیا تو ورثاء کو اس کے مال سے پہلے قرض ادا کرنا ضروری ہے اور اگر اس نے قرض لیا مگر تنگدستی کی حالت میں ادا کیے بغیر چل بسا تو امید ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور جنت عطا کرے گا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ قرض دار ایمان دار کو بلائے گا اور فرمائے گا تو نے فلاں فلاں آدمی کے حقوق کیوں برباد کیے' کس کس کا مال ضائع کیا! وہ عرض گزار ہو گا! الٰہی تو جانتا ہے میں نے قصداً تیرے بندوں کے حقوق برباد نہیں کیے' کمزوری کے باعث ادا نہ کر سکا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب کر دی جائیں پھر اسے جنت میں داخلہ کا ویزہ عطا ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو قرض دار فوت ہو جائے اور اس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اس کی خالص نیت کے باعث اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اس کی اس سلسلہ میں گرفت نہیں ہو گی۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے اس کی موید بخاری شریف کی ایک حدیث بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے مال لیتا رہا اور اس کی نیت تھی کہ ادا کر دے گا مگر وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا اور اگر کوئی شخص قصداً لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کی نیت سے لیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کر دے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے تو جب تک وہ ادا نہیں کرے گا اس کے عوض اسے روزانہ نیکیاں ملتی رہیں گی۔ گویا یومیہ صدقہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا۔

قرض سے نجات کی دعا

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایک روز پریشانی کے عالم میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی

کریم ﷺ نے دیکھ لیا اور دریافت فرمایا! ابوامامہ! نماز کا تو ابھی وقت نہیں! مسجد میں قبل از وقت بیٹھنے کا کیا سبب ہے حضرت ابوامامہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے قرض نے پریشان کر رکھا ہے آپ نے فرمایا لو یہ دعا پڑھا کریں قرض سے نجات حاصل ہو جائے گی! اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرض کی ادائیگی کے لیے یہ دعا پڑھا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو تو یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔ اللھم فارج الھم مکاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما انت ترحمنی برحمۃ منک تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر قرض تھا اس دعا کی برکت سے قرض اتر گیا!

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم جو شخص بھی اس دعا کے وسیلہ سے قرض کی ادائیگی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا فرمادے گا! اور دشمن سے محفوظ رکھے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص پر قرض تھا وہ فوت ہو گیا آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی طرف سے قرض کی رقم لیے بارگاہ رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ رقم لیں اور اس کا قرض ادا فرمادیں پھر نماز پڑھیے کیونکہ یہ روزانہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

حضرت ابن ابی الدنیا' کتاب الدعا میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس پر قرض ہو وہ یہ دعا پڑھا کرے قرض کے ادا ہونے کی سبیل پیدا ہو جائے گی۔ اللھم منزل التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم ربّ جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل ورب الظلمات والنور والظل الحرور اسئلک ان تفتح لی ابواب رحمتک وان تحل عقدتی من دینی وان تودی عنی امانتی

الیك والیٰ خلقك ۔

روض الافکار میں ہے کہ حضرت فضیل ابن فضالہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قرض کے زیر بار ہوا تو بڑی دل سوزی کے ساتھ ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ یا ذاالجلال والاکرم بحرمة وجهك الکریم اقرض عنی دینی ۔ کیا دیکھتا ہوں خواب میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ کب تک تو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کا ذکر کر کے روتا رہے گا' فلاں مقام پر جاؤ اور قرض کے مطابق وہاں سے مال لے لو۔ چنانچہ حسب ندا وہاں پہنچا اور وہاں سے قرض کے مطابق مال اٹھالیا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ میرے رفقاء میں سے ایک ساتھی نے مجھے یہ کلمات یاد کرائے اور روزانہ وظیفہ کرتا رہا۔ یا ذاالجلال والاکرام اعطنی صحة فی تقویٰ وطول عمر فی حسن عمل و وسعة رزق ولا تعذبنی علیه ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادیں۔

حکایت: تین قاضیوں کا امتحان

بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے تین قاضی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے امتحان لینا چاہا تو دو فرشتوں کو بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے چلا' دوسرا فرشتہ گھوڑی پر سوار ہوا اور اس نے ایک گائے کے بچھڑے کو بچکارا وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' اب اس گائے کے بچھڑے کے سلسلہ میں دونوں فرشتے جھگڑ پڑے ایک کہتا تھا میرا ہے دوسرا کہتا تھا میرا ہے' دونوں قاضی کے پاس گئے اور قاضی نے رشوت لے کر گائے والے کو بچھڑا دیدیا' پھر دونوں فرشتے دوسرے قاضی صاحب کے پاس گئے اس نے بھی رشوت لی اور بچھڑا گائے والے کو دیدیا' پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے وہ بولا میں ابھی فیصلہ نہیں کر سکتا کیونکہ میں حیض سے ہوں! کہنے لگے کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے! وہ بولا اگر ایسا نہیں تو کیا گھوڑی سے گائے کا بچھڑا پیدا ہوا کرتا ہے؟ اسی بناء پر مثال مشہور ہوئی دو قاضی جہنم میں تیسرا جنت میں۔

قاضی اور کفن چور

حضرت شیخ عارف باللہ [illegible] النفوس میں ہے کہ ایک نیکو کار قاضی کا

جب وقت وصال قریب آیا تو اس نے کفن چور کو بلایا اور اس نے کفن کی قیمت کے بمعہ رقم دیتے ہوئے کہا' میری قبر کو کھود کر کفن نہ چرانا! قاضی صاحب وصال فرما گئے' جب دفن کر کے لوگ واپس پلٹے تو کفن چور نے اسی شب اس کی قبر کھودی اور کفن چرانے لگا تو کسی کہنے والے کی آواز سنی اس کا بدن سونگھو' اس کی آنکھیں سونگھو' اس کے کان سونگھو' چنانچہ سونگھنے کی آواز کے ساتھ ہی تیزی سے آگ کا شعلہ چمکا اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک صوفیوں کی جماعت پر گزر ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھیر رکھی ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے' وہ کہنے لگے غیر اللہ کو دیکھنے کے خوف سے ہم نے یہ حرکت کی ہے آپ نے فرمایا تم لوگ عقلمند اور دانش ور ہو یہ تمہارے لیے مناسب نہیں۔ اب تم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پڑھو' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' چنانچہ جیسے ہی انہوں نے تسمیہ کا ورد کیا ان کی بینائی بحال اور آنکھیں روشن ہو گئیں۔

پند و نصائح

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جسے حاکم بنایا گیا گویا کہ اسے کند چھری سے ذبح کیا گیا۔

(ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قاضی اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت میں ہوتا ہے جب تک وہ غلط فیصلہ نہیں کرتا' اور جب غلط فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی معیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی' حاکم)

حکایت: حضرت لقمان اور حکومت؟

حضرت لقمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کوئی کہہ رہا ہے اگر آپ کو حکومت عطا کر دی جائے تو کیا آپ قبول کریں گے۔ آپ نے عرض کیا' مجھے تو گوشہ عافیت ہی کافی ہے! میں مصیبت کو قبول نہ کرتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ بوجھ ڈال دے گا تو بسر و چشم قبول۔

ع سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

فرشتوں نے کہا لقمان یہ انکار اور اقرار کیوں؟ آپ نے فرمایا حاکم مختلف مقامات پر دورے کرتا ہے وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے ہر جگہ ظلم و تعدی کا اسے سامنا کرنا پڑتا ہے' اگر اس نے عمدہ طریقہ سے حکومت کی ہو گی تو ... راستہ اسے دکھائی نہیں دے

گا' حکومت میں اورتو کچھ فائدہ نہیں البتہ دنیا میں ذلیل بن کر رہنا زندگی سے بہتر ہے اور ذلت کے حصول کے لیے حکومت سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں لہٰذا میں اسی لیے حکومت کو قبول کروں گا۔

فرشتے آپ کی اس تقریر سے بڑے متعجب ہوئے بعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت کی نعمت سے عزت کے مسند پر بٹھایا! چنانچہ آپ خواب سے بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے' علماء کا ان کی ولایت وحکمت پر اتفاق ہے البتہ نبوت کے سلسلہ میں متفق نہیں! یعنی حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نبی تھے۔

حکایت: قاضی عراق ابوطیب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوطیب رحمۃ اللہ علیہ جو قاضی عراق سے شہرت رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی' حضور نے آپ کو مخاطب فرمایا' اے فقیہ؟ وہ اس بات پر زندگی بھر نازاں رہے کہ آپ نے مجھے فقیہ کے لقب سے نوازا ہے' آپ نے سو سال عمر پائی مگر آپ کے کسی اعضاء میں کمزوری کے آثار ظاہر نہ ہوئے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے میں نے اپنے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا! آپ کا نام طاہر بن عبداللہ تھا آپ نے 450 ہجری میں وصال پایا۔

فقہا کی اصطلاح میں جہاں قاضی عراق کا نام آئے تو یہی ابوطیب ہی سمجھے جاتے ہیں' خراسان کے قاضی کا نام آئے تو قاضی حسین مراد ہوتے ہیں اسی طرح اصولیوں کے نزدیک قاضی باقلانی' قاضی کے لقب سے ملقب ہیں۔

مسئلہ: قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کو اپنے ہاں بلائے' اور عدالت میں ان کے اکرام وتعظیم' کھڑا کرنے یا بٹھانے میں مساوی برتاؤ کرے' دونوں میں ان باتوں کے ساتھ بھی انصاف کرے' یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس وقت تک جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق سلام نہ کرے۔ اور اگر دوسرے کو از خود سلام کے لیے کہے تو مناسب ہے! پھر دونوں کو بیک وقت اس انداز میں سلام کا جواب دے کہ دونوں برابر محسوس کریں۔ پھر ایک کو دائیں اور دوسرے فریق کو بائیں جانب بٹھائے بہتر یہ ہے کہ سامنے بٹھائے یا کھڑا کرے' مسلمان کو کافر پر اہمیت دے اور جو پہلے آئے اسے مقدم سمجھے! قاضی کو کسی بات پر غصہ آئے تو غصے کی حالت میں

فیصلہ نہ کرے مبادا کہ غلط ہو جائے۔

مسئلہ: حاکم بننا شرعاً کیسا ہے

حاکم بننا شرعاً فرض کفایہ ہے اگر لوگوں میں سے ایک بھی حاکم بن جائے تو سبھی بری الذمہ ہوں گے' بشرطیکہ حاکم بننے والے میں عدل وانصاف سے حکومت چلانے کے اوصاف موجود ہوں' اوراس کے علاوہ کوئی دوسرا اہلیت بھی نہ رکھتا ہو۔

قاضی ابوالطیب فرماتے ہیں حاکم وقاضی بننا سنت ہے' اور حضرت ابن رفعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں تک میرا گمان ہے یہ صرف انہیں کی رائے ہے۔

فوائد جلیلہ: شیطان کے تین راستے

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے تین راستے ہیں جن پر اس کا گزر رہتا ہے شہوت' غضب اور حرص۔ شہوت سے انسان اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے' غضب کے باعث دوسرے پر ظلم کرتا ہے' اور لالچ سے اس کا ظلم بارگاہ خداوندی میں پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تین قسموں پر مشتمل ہے (1) جو بخشا نہیں جائے گا۔ (2) وہ ظلم جو چھوڑا نہیں جائے گا۔ اور تیسرا ظلم ایسا ہے جس کے بارے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

جو ظلم بخشا نہیں جائے گا' وہ شرک ہے' جو ظلم چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرنا ہے؟ اور جس ظلم پر معافی مل سکتی ہے وہ شہوت ہے! اور پھر تینوں اقسام کے ظلم کے نتائج میں' بخل اور حرص اور شہوت کا نتیجہ' خودنمائی وخود بینی غضب اور کفر وبدعت اور اپنی من مانی' خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ ہے اور جب انسان میں ان اشیاء کا اجتماع ہو جاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک ساتویں چیز کا ظہور ہوتا ہے جسے حسد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانی شر کا اختتام حسد پر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ومن شر حاسد اذا حسد جنات شیطانیہ کو وسوسہ پر ختم فرمایا' جیسے کہ ارشاد ہے یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس ۔ لہٰذا انسان میں حسد سے بدترین کوئی اور چیز نہیں ہے' اور بہت اکابر فرماتے ہیں حاسد تو ابلیس سے بھی بدتر ہے' فرعون نے ابلیس سے پوچھا کیا کوئی مجھ سے اور تجھ سے بھی بدتر ہے؟ ابلیس نے کہا ہاں وہ حاسد ہے! اور

آسمان میں سب سے پہلا گناہ جو ظاہر ہوا وہ حسد ہی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس نے حسد کیا اسی طرح زمین میں بھی پہلا گناہ حسد کو ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ قابیل نے حسد کے باعث ہی ہابیل کو شہید کیا۔

حضرت امام شافعی کے تلامذہ میں سے حضرت کرابیسی کا قول ہے جن تمام برائیوں کی جڑ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے وہ تین ہیں اور ان کے نتیجے میں سات ہیں' چنانچہ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ان کے مقابل ہیں' اور سورۂ فاتحہ کی بنیاد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ان میں اللہ' الرحمٰن' الرحیم تین اسماء حسنٰی تین برائیوں کے مقابل ہیں' جو سب برائیوں کی جڑ ہے انہیں اکھاڑ پھینکنے کے لیے ان کے خاتمہ کے لیے بسم اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا مجرب ہے جو شخص بسم اللہ کا ذکر کرتا رہے گا ہر قسم کی آفات و بلیات سے ممنوع رہے گا۔

طب و حکمت:

نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر' تیسرے روز کے بخار' کھانسی اور پیاس مٹانے کے لیے بے حد مفید ہے' ترکیب یہ ہے۔ ترنجبین چار درہم' گلاب کا زیرہ چھ درہم' زعفران ایک درہم' گوند دو درہم' طباشیر دو درہم' کتیرا دو درہم' نشاستہ دو درہم' سب کو پیس کر یکجان کر لیں اور اس میں لعاب اسبغول ملا کر ٹکیاں تیار کر کے استعمال میں لائیں نیز قرص کافور بھی بخار کے لیے مفید ہے' دل و جاں کو سکوں بخشتا ہے' پیاس کا قاطع' اور دق و سل میں مفید ہے۔

ترکیب ملاحظہ ہو۔ تخم خرفہ تین درہم' تخم خس ساڑھے چار درہم' تراشہ خیار' تراشہ کدو شیریں' ربّ السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم' ترنجبین پانچ درہم زورورد' طباشیر ہر ایک دو دو درہم کافور نصف درہم سبھی باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ مقدار کی ٹکیاں بنا لیں' اور استعمال کریں' بہت مفید ہیں۔

باب نمبر 7

ظلم؟

و ما اللہ یرید ظلماً للعالمین (۳-۱۰۸)

اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں چاہتا۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ معتزلی کہتے ہیں اس سے یا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

اگر پہلی بات ہو تو یہ ان کے قول کے مطابق صحیح نہیں ہے' کیونکہ ان کے نزدیک جو فرمانبردار ہے اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرے گا! یعنی اگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب بھی دے تو یہ ظلم نہیں ہوگا کیونکہ ظلم کا معنی ہے دوسرے کی ملکیت میں تصرف کرنا اور یہاں تو اللہ تعالیٰ اپنی ہی ملکیت میں تصرف کرتا ہے اور دوسری صورت بھی انہیں کے قول کے مطابق درست نہیں' کیونکہ سبھی کو اللہ تعالیٰ نے قضاوقدر کے موافق تخلیق فرمایا۔ ہے' لہٰذا اس آیہ کریمہ کے کوئی معنی ہی نہیں ہے' تو پھر ہم سوال کر سکتے ہیں کیونکر جائز نہیں ہے؟

اگر دوسری صورت ہی مراد ہو تو وہ کہیں گے یہاں ظلم کی نفی اور اپنی مداح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ظلم کا صدور محال ہے' ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے **لا تاخذہ سنۃ ولا نوم** (۲-۲۵۵) تو یہ بھی محال ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار کو بھی عذاب دے سکتا ہے تو یہ اس کا حق ہے! کیونکہ اپنی ملکیت میں تصرف جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا بلکہ اگر ایسا کرتا تو دراصل وہ ظلم نہ ہوتا ... ظلم ... ہے' اور لہٰذا دو متشابہ چیزوں

میں ایک کا نام لے کر دوسری مراد لینا بلاغت کے قاعدہ میں حسن مجاز ہے۔

قواعد ابن عبدالسلام میں مرقوم ہے کہ اگر کوئی مکلف دو برابر شخصوں کو بھوکا دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اگر وہ ایک کو کھلائے تو وہ ایک دن زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اگر نصف نصف دونوں کو کھلائے تو نصف یوم تک وہ زندہ رہ سکتے ہیں تو ایسی حالت میں مختار یہ ہے کہ وہ کسی ایک کو مخصوص نہ کرے بلکہ دونوں کو نصف نصف کھلا دے ممکن ہے جس کو وہ خاص نہیں کر رہا وہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ عدل اور احسان کو اپناؤ۔

حکایت: مظہر اوصاف خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے ہارون رشید نے کہا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ تجھ سے صدق وصداقت چاہتا ہے اور تجھے سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نائب بنایا ہے لہٰذا وہ تجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق کا مطالبہ کرتا ہے' نیز تجھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قائم مقام کیا ہے اس لیے وہ تجھ سے حیاء کا مطالبہ کرتا ہے اور تجھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کا نائب بنایا ہے وہ تجھ سے عدل وعلم اور حلم کا طالب ہے۔

ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا خوفناک گھر بنایا ہے جسے جہنم کہتے ہیں اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے تاکہ لوگوں کو ادھر جانے سے باز رکھے نیز اس نے تجھے مال' عصا اور تلوار عطا کی تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اور حکم فرمایا کہ اے میرے بندے ان اشیاء سے میرے بندوں کو جہنم کی طرف جانے سے روکو۔

لہٰذا جب کوئی محتاج تیرے پاس آئے' اسے مال دو' جو نافرمانی کرے' اسے سزا دو اور جو ناحق خون بہائے اس سے قصاص لو ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! غور سے سنو! تم دریا اور رعایا نہروں کی مانند ہیں' اگر تم صاف رہو گے تو نہریں خود بخود صاف ستھری نظر آئیں گی' اور اگر دریا ہی میلا کچیلا اور گدلا ہو گا تو سبھی گدلے ہوں گے۔

حکایت: حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہے کہ آپ ایک روز گیند سے کھیل

رہے تھے آپ نے دیکھا ایک شخص دوسرے آدمی سے سرگوشی کر رہا ہے آپ نے ہاتھ سے اشارہ سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا' تمہاری کیا حاجت ہے' وہ بولا بادشاہ وقت سے میرا مقدمہ ہے اور یہ شخص قاضی کا قاصد ہے تاکہ بادشاہ کو عدالت میں لے جائے مگر اسے آپ کی خدمت میں قاضی کا فرمان پہنچانے کی جرأت نہیں ہوئی آپ نے فرمایا! کوئی بات نہیں! جو کچھ اس نے کہا تو نے بیان کیا۔

سلطان نے یہ سنتے ہی بلا ہاتھ سے پھینک دیا اور بولے! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان دار کے پاس جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا حکم پہنچتا ہے وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتا ہے لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا حکم بجالاتے ہیں' چنانچہ شہنشاہ عادل اسی وقت اس کے ساتھ قاضی کی عدالت میں پہنچے' قاضی نے مدعی سے گواہ طلب کیے مگر وہ نہ دعویٰ ثابت کر سکا اور نہ ہی گواہ پیش کیے' اور نادم ہوا' فیصلہ آپ کے حق میں ہوا' تو آپ نے فرمایا اس شخص نے جس چیز کا مجھ پر دعویٰ کیا تھا' گو یہ ثابت نہیں کر سکا تاہم میں اپنی طرف سے اسی قسم کی چیز اسے ہبہ کرتا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں اس پر اس کا کوئی حق نہیں تاہم شریعت کی عظمت و رفعت کو برقرار رکھنے کے لیے میں حاضر ہوا تھا! بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بعد سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی حکمران نہیں ہوا۔

حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مرجع خلائق ہے اور دعا کی قبولیت کے لیے خاص طور پر مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا جو دعا ان کے مزار پر مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔

سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اپنی اولاد میں سے اس شخص کو دیکھ پاؤں جس کے عدل وانصاف سے روئے زمین معمور ہوگی۔

حضرت اسلم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک رات میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی معیت سے پہرا دے رہا تھا ... اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی دودھ میں

تھوڑا سا پانی ملا دو! لڑکی عرض گزار ہوئی! امی جان! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تو اعلان کرایا ہے کوئی دودھ میں پانی ملا کر نہ بیچا کرے

والدہ نے بیٹی سے کہا! چھوڑیئے اس بات کو فاروق اعظم کوئی دیکھ تو نہیں رہے! بیٹی کہنے لگی افسوس ہوگا اگر ہم اپنے سربراہ کی اطاعت نہ کریں' یہ تو اچھی بات نہیں ظاہراً عمل کریں اور پوشیدگی میں عمل سے اعراض۔

جب صبح ہوئی تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کے لیے اس لڑکی کے والدین کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور اس لڑکی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسے وقت کے عظیم عادل حکمران عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

عجیب لطیفہ: بندر کی تقسیم؟

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں' ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا کہ اسے سمندر کا سفر درپیش ہوا' اپنے بندر کو ساتھ لیے سفر طے کر رہا تھا کہ جس تھیلی میں دودھ سے حاصل شدہ رقم تھی بندر نے اڑالی اور جہاز کے بادبان پر چڑھ کر اس نے تھیلی میں سے اشرفیوں کو نکالنا شروع کیا ایک اشرفی سمندر میں پھینکتا اور ایک جہاز میں۔ اس کا مالک یہ منظر دیکھ رہا تھا' یہاں تک کہ اس نے نصف رقم سمندر میں اور نصف جہاز میں پھینک دی۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بندر پالنا مکروہ ہے' یہ ان جانوروں میں ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بندر کو دیکھتے تو استغفار فرماتے' اس لیے کہ ایک قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تو انہیں بندر بنا دیا گیا' یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جسے کہا گیا کونوا قردة خسعین۔(۲-۶۵) تم ذلیل بندر بن جاؤ' چین کے جنگلوں میں بڑے بڑے بندر پائے جاتے ہیں جو سفید رنگ کے ہیں۔

حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت ریاح بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک ضعیف کو باتیں کرتے پایا' بعدہ آپ سے میں نے دریافت کیا' آپ

کس سے باتیں کر رہے تھے' فرمانے لگے' حضرت خضر علیہ السلام سے' انہوں نے مجھے بشارت دی ہے کہ آپ عنقریب حکمران بنا دیئے جائیں گے اور عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا۔

چنانچہ جب آپ نے عنان حکومت سنبھالی اور عدل وانصاف کو بروئے عمل لائے تو چرواہے کہنے لگے اب کون سا نیک حکمران مقرر ہوا ہے جس کی برکت سے بھیڑیئے' بکریوں سے دور رہنے لگے ہیں۔

جب آپ کا وصال ہوا تو جنگل میں بھیڑیئے نے بکری اٹھائی' چرواہے آپس میں کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج حضرت عمر بن عبدالعزیز دنیا سے اٹھ گئے ہیں' کیونکہ ان کے عدل کی برکت سے بکریاں بھیڑیوں سے محفوظ تھیں' آج بھیڑیئے کا بکری کو اچک لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز وصال فرما گئے ہیں۔

حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز اور قیدیوں کا تبادلہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا کہ ہمارے قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کر دو۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا' ایک دن وہی قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے نہایت غمگین پایا' پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا آج ایک صالح کا انتقال ہو گیا ہے جس کی یہ شان تھی کہ اگر وہ مردوں کو زندہ کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر مردوں کو زندہ فرما دیتا' وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے اس عابد پر بالکل تعجب نہیں جو دروازہ بند کر کے' دنیا سے منہ موڑے بیٹھا ہے' مجھے تو تعجب اس پر جس کے قدموں میں دولت دنیا ہو اور وہ اس کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہایت زاہد تھے اور ان کا زہد حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے کم نہیں تھا۔

حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ ہوئے انہوں نے رعایا کی طرف اتنی توجہ دی کہ اپنی ضروریات کی طرف کبھی خیال تک نہ کیا' یہاں تک کہ آپ نے اپنی نیک بخت زوجہ سے فرمایا میں تجھے علیحدگی کا اختیار دیتا ہوں' ممکن ہے میرے اور تیرے درمیان کوئی بات نہ

ہو سکے' کہنے لگی' کوئی مضائقہ نہیں' میں ہر حالت میں آپ کے پاس رہوں گی' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوران امارت غسل جنابت واحتلام نہیں فرمایا۔ یہ عوارض آپ کو کبھی لاحق ہی نہیں ہوئے۔

آپ خلیفہ بننے سے پہلے بڑا حسین وجمیل لباس پہنا کرتے تھے' جب بار خلافت سنبھالا تو ایک معمولی سی قمیص اور چادر کے علاوہ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے' قمیص اور چادر کی کل قیمت صرف چودہ درہم بنتی تھی۔

ایک روز کسی نے کہا اپنے کھانے پینے اور حفاظت کے لیے باڈی گارڈ رکھ لیں جیسے کہ شاہان دنیا کا دستور ہے آپ نے فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض گزارتا ہوں! الٰہی اگر تیرے سوا میں کسی کو اپنا محافظ تصور کرتا ہوں اور غیر سے مجھے خطرہ ہے تو مجھے قیامت میں پناہ کی ضرورت نہیں۔

ایک روز قیامت کا تذکرہ ہوا تو آپ خوف سے اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے' جب ہوش میں آئے تو مسکرا دیئے' لوگوں نے ہنسی کا سبب دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا' بے ہوشی کے عالم میں' میں نے قیامت کا منظر دیکھا' منادی ندا کر رہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' کو پکار رہا ہے یہ حضرت یکے بعد دیگرے گئے اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔

ان کے جنت تشریف لے جانے کے بعد منادی نے پھر ندا دی' (حضرت) عمر بن عبد العزیز کو لایا جائے وہ کہاں ہے۔ میں ندا سنتے ہی سر کے بل گرا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے گئے' پھر چند باتوں کے بعد مجھے فرشتوں کی معیت میں جنت میں جانے کا حکم ہوا' اسی دوران ایک شخص پر میری نظر پڑی جب پوچھا یہ کون ہے تو بتایا گیا یہ حجاج بن یوسف ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے دریافت کیا! یہاں تمہارا کیا حال ہے وہ بولا' میں نے اللہ تعالیٰ کو سخت گرفت کرنے والا پایا ہے' تاہم میں توحید پرستوں کی طرح انتظار میں ہوں اور یہی انتظار مفید تر ہے۔

حکایت: حضرت عزیر علیہ السلام اور بخت نصر

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بخت نصر بیت المقدس پر مسلط ہوا تو اس نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی' مسجد اقصیٰ کو شہید کر دیا اور تورات کو جلا ڈالا بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے مال و دولت کو لوٹا' ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑے بھر کر لے گیا' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سونے' چاندی' یاقوت اور زمرد وغیرہ قیمتی اشیاء سے بنوایا تھا' اسے حضرت امام نووی نے روایت کیا۔

یہاں تک کہ اس نے بنی اسرائیل اور ان کے انبیاء کو قید میں ڈال دیا' سات سو سال تک وہ دنیا پر مسلط رہا حضرت عزیر علیہ السلام بھی اسی کی قید میں تھے' آپ نے بڑی رقت وزاری سے دعا شروع کی' الٰہی تو نے آسمانوں اور زمینوں کو اپنی مشیت کے تحت بنایا پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ میں آباد فرمایا' اور اب تو نے اپنے دشمن کو مسلط کر دیا۔

حضرت عزیر علیہ السلام ابھی یہ کہہ پائے تھے کہ ایک فرشتہ حاضر خدمت ہوا' اور دریافت کیا! حضرت فرمایئے کیا آپ چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کے راز منکشف ہوں! فرمایا ہاں؟ فرشتے نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ آفتاب سے مجھے ایک بیگ بنا دیں' اور ایک مثقال ہوا کا وزن کر دیں اور ایک کلو نور کی پیمائش کر دیں' اور گزشتہ دن کو واپس لائیں۔

آپ نے فرمایا یہ کون کر سکتا ہے؟ فرشتے نے کہا وہی کر سکتا ہے جس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا! کہ اس نے یوں کیوں کیا اور یوں کیوں نہ کیا! جب آپ سے ایسی اشیاء کے بارے دریافت کیا جائے جنہیں آپ نا جانتے ہوں تو کیا جواب دے سکیں گا؟

مثلاً اگر میں آپ سے دریافت کروں زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں' کتنے سمندر اور کتنے قطرے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے کتنی قطرے بارش برسائی' کتنی ارواح ہیں اور جنت کا راستہ کہاں ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں۔

فرشتے نے کہا جب آپ ان اشیاء کے بارے میں نہیں بتا سکتے جن کا آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں تو پھر آپ علم خداوندی کو جسے اس نے اپنی مخلوق سے مخفی رکھا ہے کیسے جان

سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں۔

یا عزیر علیک السلام! آپ سمندر سے پوچھئے کہ اس کی موجیں کیسے بلند ہوتی ہیں اور کیسے اتر جاتی ہیں، پھر جب اپنی حدود میں پہنچتی ہیں تو پھر قہر کی گرفت سے الٹی واپس پلٹتی ہیں ہاں بھلا بتایئے تو سہی۔ اگر خشکی اور تری آپس میں مخاصمت پر اتر آئیں اور آپ کے ہاں فیصلہ کے لیے حاضر ہوں تو کیا فیصلہ فرمائیں گے؟ اگر خشکی کہے مجھے سمندروں میں اور وسعت ملے اور سمندر کہیں ہمیں زمین میں اور فراخی ملے تو کیا فیصلہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا۔ خدایا! ہر ایک کے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے کہ وہ اس حد سے تجاوز نہ کرے۔ فرشتہ عرض گزار ہوا، پھر آپ اپنی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لیے ایک مدت اور حد مقرر کر رکھی ہے جہاں تک اس کا پہنچنا لازمی امر ہے۔

حکایت: حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی

حضرت علائی علیہ الرحمہ سورۂ عنکبوت کی تفسیر کے ضمن میں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خاتون نے اپنے نوکر سے کہا جایئے اور کہیں سے آگ لایئے وہ باہر نکلا تو اسے ایک شخص ملا۔ اس نے پوچھا عورت کے ہاں کیا پیدا ہوا ہے، وہ بولا لڑکی، وہ شخص کہنے لگا، یہ نومولود لڑکی بڑی ہو کر ایک ہزار آدمیوں سے زنا کی مرتکب ہو گی اور پھر ایک مکڑی کے سبب مر جائے گی البتہ اس سے پہلے تائب ہو کر نوکر کے ساتھ نکاح کر لے گی۔

نوکر یہ سنتے ہی واپس پلٹا اور اس نے اچانک حملہ کر کے لڑکی کو سخت زخمی کر ڈالا اور بھاگ گیا، ماں نے علاج کرایا، لڑکی صحت مند ہوئی اور پروان چڑھنے لگی یہاں تک کہ اس کے حسن و جمال کے چرچے شروع ہو گئے اور وہ زنا میں مصروف ہوئی، یہاں تک کہ بستی میں زانیہ کے نام سے مشہور ہو گئی، ایک دن ندامت کے باعث وہاں سے نکلی اور سمندر کے کنارے دوسری بستی میں جا بسی، اس نوکر کا بھی بستی میں آنا جانا تھا، وہ نکاح کا طالب ہوا، اسے کہا گیا ایک عورت بڑی حسینہ جمیلہ ہے اس سے نکاح ممکن ہے!

القصہ اسی خاتون سے اس نے نکاح کیا، ایک روز مذکورہ بالا عورت اور لڑکی کا تذکرہ اس نوکر نے بیان کیا! وہ کہنے لگی، وہ لڑکی میں ہوں اور بدکاری سے تائب ہو چکی ہوں، اس شخص نے کہا

پھر سن لو تمہاری موت مکڑی کے باعث ہوگی۔ اس شخص نے اک مضبوط ترین محل تیار کروایا' اور آرام وراحت سے زندگی بسر کررہے تھے کہ ایک دن دیوار پر اسے مکڑی نظر آئی' عورت نے اپنے ناخن سے مکڑی کو ماردیا' نہ جانے مکڑی سے کس قسم کا زہریلا مواد نکلا۔ ناخن سے سرایت کر کے تمام جسم میں اثر کر گیا' اور اسی کے باعث وہ موت کی آغوش میں چلی گئی۔

فوائد جمیلہ: مکڑی کی کارروائی

نبی کریم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب غار ثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے غار کے منہ پر اس شان سے جالا تن دیا کہ باہر سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا' (یہ تجربہ ہے کہ جس مکان کی کھڑکیوں میں جالیاں لگادی جاتی ہیں' باہر سے دیکھنے والے کو اندر کی کیفیت دکھائی نہیں دیتی جب کہ اندر بیٹھنے والا سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (تابش قصوری)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے ایک کافر کے قتل کے لیے روانہ فرمایا' انہوں نے اس کا سر قلم کر دیا' اور پھر دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے ایک غار میں جا چھپے' فوری طور پر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا' لوگ تلاش کو نکلے وہاں پہنچے اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ غار کے منہ پر تو جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اس میں داخل ہوتا تو جالا نہ ہوتا۔

اسی طرح حضرت زید بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہم کو جب ننگا کر کے سولی پر چڑھا دیا گیا تو فوری طور پر مکڑی نے آپ کے جسم پر جالا تن دیا تا کہ آپ کا جسم مقدس پوشیدہ رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مکڑی نے جالا تن دیا تھا جب جالوت آپ کی تلاش میں نکلا (رواہ القرطبی)

گھر میں مکڑی کا جالا نہیں رہنے دینا چاہیے کیونکہ یہ محتاجی لاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں کے اصطبل کو بھی جالے سے صاف رکھنا چاہیے کیونکہ اس کے باعث جانور کمزور ہو جاتے ہیں مکڑی کا مارنا جائز ہے' ابن ملقن "عمدہ" میں بیان کرتے ہیں یہ ایک جادوگرنی تھی' اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کر کے مکڑی بنا دیا' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مکڑی کو ختم کر دیا کریں کیونکہ یہ شیطان ہے۔

حکایت: عابد عورت اور ابلیس

بنی اسرائیل کے ایک عابد نے اپنے لیے ایک عبادت خانہ بنا رکھا تھا' وہ عبادت میں اتنا

مخلص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے انگور پیدا فرمائے وہ روزانہ انگور کی بیل سے انگور کا ایک خوشہ اتار کر کھا لیتا پانی کی ضرورت پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا' پانی دستیاب ہو جاتا' اسی طرح شب و روز گزرتے گئے یہاں تک کہ ایک شب ایک خوبصورت عورت اس کے پاس پہنچ گئی اور کہنے لگی سفر لمبا ہے رات سر پر آئی' آپ مجھے اپنے پاس شب گزارنے دیں' جب اندھیرا چھا گیا تو اس عورت نے کپڑے اتار دیئے اور اس سے چمٹ گئی' عابد نے نظریں جھکا لیں' اور بچاؤ کی صورت اختیار کی' وہ مزید چھیڑخوانی کرنے لگی' راہب کے دل میں قدرے خواہش پیدا ہوئی مگر وہ اس خوف کے باعث لرز گیا کہ زانی کی پیشانی پر تحریر ہوگا یہ زانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور! نیز دوزخ کی گرفت سے اپنے آپ کو ڈرایا' مگر نفس عورت کی طرف راغب ہوا تو اس نے کہا دوزخ کی آگ سے پہلے ذرا دنیا کی آگ کا مزہ چکھو! یہ کہتے ہی اس نے دیئے کی بتی کو لمبا کر دیا جب خوب آگ چمکی تو اپنی انگلی دیئے کی لو پر رکھ دی۔ انگلی جل گئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت وجد کے عالم میں چلانے لگی اور خشیت الٰہی کا اتنا غلبہ ہوا کہ وہیں دم توڑ گئی' عابد نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور خود نماز میں مصروف ہو گیا۔

شیطان نے مشہور کر دیا کہ فلاں راہب نے زنا کے بعد عورت کو ہلاک کر دیا ہے' بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچا اور آواز دی۔ راہب باہر نکلا' بادشاہ نے کہا کہ فلاں عورت کہاں ہے اس نے کہ میرے پاس ہے بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس بھیج دو راہب بولا وہ مر چکی ہے بادشاہ بولا! افسوس تیرا زنا سے دل نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اسے ہلاک کر ڈالا۔

المختصر راہب کو گرفتار کیا گیا اور پھر بطور سزا اس کے سر پر آرہ چلا دیا۔ جب جسم کا نصف چیرا جا چکا تو اس نے ایک سرد آہ بھری' اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا' جاؤ میرے بندے سے کہو تمہاری آہ نے حاملین عرش اور آسمانوں کے فرشتوں کو رُلا دیا ہے' اگر دوبارہ آہ نکلی تو آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا۔

یہ سنتے ہی اس نے صبر کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور بادشاہ کے کہنے کے باوجود کوئی کیفیت نہ بتائی' مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مردہ خاتون پکار اٹھی' یہ بے چارہ مظلوم ہے' میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس نے زنا نہیں کیا اس کے جلے ہوئے ہاتھ کی تمام کیفیت بتلا دی' جب انہوں

نے جلا ہوا ہاتھ دیکھا تو سبھی حیران و پشیمان ہوئے' پھر دونوں کی قبریں تیار کر کے دفن کر دیا۔

اس عابد کے مزار سے خوشبو آنے لگی' پھر ہاتف غیبی کی آواز سنائی دینے لگی لوگو ابھی ٹھہرو' فرشتے بھی ان دونوں پر نماز ادا کر لیں' پھر ایک پرچہ آسمان سے ان کے سامنے گرا جس پر مرقوم تھا' بسم اللہ الرحمن الرحیم' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندے کے نام مکتوب گرامی!

میں نے اس کے لیے عرش معلی کے نیچے منبر بچھا دیئے اپنے فرشتوں کو اس کے اعزاز میں جلسہ منعقد کرنے کے لیے جمع کیا' حضرت جبریل نے اس کی منقبت میں خطاب کیا' فرشتوں کو گواہ بنایا اور اس کا پچاس ہزار حوروں سے نکاح فرمایا' ایسا ہی انعام اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈر کر زنا سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

بلکہ اس کا تو اعلان ہے ''ولمن خاف مقام ربه جنتان'' (۵۵-۴۶) اور ایسے شخص کے لیے تو دو جنتیں ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا ہے۔

مخلوق خدا پر رحم کرنا

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ نے فرمایا' ''واللہ یحب المحسنین'' اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے! یہ ارشاد مطلقاً ہے' مخلوق خدا پر رحم کرنا' خصوصاً جانوروں اور غلاموں پر جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

سید عالم محسن اعظم نبی کریم ﷺ غلاموں پر نہایت شفقت فرماتے اور فرمایا کرتے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت کے لیے تمہیں عنایت کیے' پس تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ' وہی پہناؤ جو خود پہنو اور ایسے کام پر نہ لگاؤ جس سے انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑے' جو ان سے نہ ہو سکے' اور اگر ایسا تکلیف دہ کام لینا پڑے تو اس میں تم ان کی معاونت کرو۔

مسئلہ: مکاتب کے علاوہ غلام کا کھانا' سالن' کپڑا اور دیگر لوازمات زندگی آقا پر لازم ہیں' غلام' چھوٹا ہو یا بڑا' اپاہج ہو یا صحت مند' رہن ہو یا ملازم' اسے اس کی ضرورت کے مطابق دینا ضروری ہے ایسی خوراک وغیرہ جو عموماً شہر کے دوسرے غلاموں کو دی جاتی ہے اور اس کا لباس اتنا ہی کافی نہیں کہ ستر چھپائے بلکہ موسم کے لحاظ سے مزید کپڑے دینا بھی مالک پر واجب ہے اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو! اگر غلام زیادہ ہوں تو ان میں مساوات کا برقرار رکھنا بھی لازم ہے' البتہ

کنیزوں میں مساوات کا قائم رکھنا ضروری نہیں' حسین و جمیل خاتون کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خوبصورت کنیز کو غلاموں پر ترجیح کا سبب یہ ہے کہ مالک اس سے مخصوص فائدہ حاصل کر سکتا ہے جبکہ غلاموں سے ویسا نفع نہیں اٹھایا جا سکتا! کیونکہ خوبصورت غلام کو دیگر غلاموں پر کسی معاملہ میں ترجیح نہیں دی جا سکتی! اگر کوئی غلام سے قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہوگا تو وہ عذاب کا مستحق ہے۔

مسئلہ: گائے' بھینس وغیرہ کا دودھ اس کے بچے کی ضرورت سے زائد نہ ہو تو اس کا دوہنا جائز نہیں' تاکہ بچے کا حق نہ مارا جائے' اسی طرح شہد کے چھتے سے شہد نکالتے وقت تھوڑا سا شہد مکھیوں کے لیے چھوڑ دینا چاہیے جبکہ اس کی گزر بسر صرف شہد پر ہی ہو۔ اسی طرح ریشم کے کیڑوں کے لیے مالک پر لازم ہے ان کی خوراک شہتوت کے پتے انہیں مہیا کرے! یہاں تک کہ اگر مالک ایسا نہیں کرتا تو حاکم وقت کو اختیار ہے اس کا مال فروخت کر کے ریشم کے کیڑوں کے لیے ان کی خوراک خریدے ریشم حاصل کرنے کے لیے ریشمی کیڑوں کو دھوپ میں خشک کرنا جائز ہے جب کہ ان سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے بلاوجہ کیڑوں کو دھوپ میں ڈالنا رحم و کرم کے خلاف ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں کیا جائیگا۔

؎ کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

سات قدم' سات محل

نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے سات ایسے محل دیکھے جن میں ہر ایک کی وسعت و کشادگی کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب کی طرح پھیلے ہوئے تھے' دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ اس شخص کے لیے ہیں جو نابینے کو پکڑ کر سات قدم طے کراتا ہے' آپ نے فرمایا' میں نے کہا کیا یہ بشارت اپنی امت کو سنا دوں! جواب ملا اس سے بڑھ کر مزید انعام یہ بھی ہے کہ آپ کا جو امتی سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا وظیفہ کرے گا اسے تمام دنیا کے بیس حصوں سے زیادہ حصہ جنت میں عطا کیا جائے گا (رواہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

سید عالم ﷺ نے فرمایا جو نابینے کی چالیس قدم تک خدمت انجام دیتا ہے اس کے لیے

جنت لازم ہو جاتی ہے' نیز فرمایا اس کے لیے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (رواہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب تم کسی نابینے کو پکڑ کر چلو تو اسے بائیں ہاتھ سے پکڑو کیونکہ یہ صدقہ میں شامل ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نابینے کو چالیس قدم لے کر چلتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب کسی انسان کی دونوں آنکھوں کا نور ختم کر دیتا ہوں تو اس کے بدلے میری رضا ہوتی ہے کہ اسے جنت عطا کروں! عرض کیا اگر ایک آنکھ ختم ہو جائے تو فرمایا اگرچہ ایک آنکھ ہی ضائع ہو'
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق پر نظر کرم فرماتا ہے تو سب سے پہلے نابینے پر ہی اس کی نظر ہوتی ہے۔

وظائف

• حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تمہیں کسی بادشاہ یا افسر کا خطرہ لاحق ہو تو ان کلمات کا ورد کریں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم' سبحان اللہ ربّ السموت السبع ربّ العرش العظیم الحمد للہ العظیم' اطهر لله ربّ العالمین لا الہ الا انت عز جارك وجل ثنائك حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب کسی حاکم کے پاس جانے کا اتفاق ہو تو یہ وظیفہ پڑھ کر جائیں۔ اللھم ان اعزم باسمك الاعظم الحی القیوم الا حدا لصمد علیٰ قلب فلاں وسمعه وبصره ویده ولسانه حتیٰ لا یجری علی الاایاه خیر لی فی دینی ودنیای وعواقب امری اللھم ارزقنی خیره واصرف عنی شره واکفنیه یا اللہ یا اللہ تو حاکم وقت عزت و شرف سے پیش آئے گا اور کہے گا تمہارا مرتبہ میرے نزدیک بلند تر ہے! اور تم امین ہو۔
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حاکم وقت کے پاس جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ ربی لا الہ الا اللہ ' اللہ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔
حضرت مولف بیان کرتے ہیں کہ ان کلمات کے ساتھ یہ الفاظ مزید بڑھا لے کیونکہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے پاس جاتے ہوئے یہ کہے تھے کنت وتکون وانت حیی لا تموت تنام العیون وتنکدر النجوم وانت حی قیوم لا تاخذ سنة ولا نوم۔

مجھے جدہ میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل الحاجات دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں مرقوم تھا کہ بہت سے اہل بصیرت سے مجھے یہ وظیفہ پہنچا ہے جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھا کرے گا وہ ہر قسم کے ظالم دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا! اور یہ مجرب وصحیح ہے۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی طرح صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ قل یآیھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھتا رہے گا وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی آداب میں سے ہے۔

حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میکائیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے کوئی عمدہ سی بات ارشاد فرمایئے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مخلوق پر شفقت ومہربانی کرتے رہو! عرض کیا بہت اچھا! پھر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت ومہربانی کا اظہار فرمائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائل علیہ السلام کو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں بصورت چڑیا بھیجا' جبریل کو بصورت باز! چنانچہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک چھوٹی سی چڑیا آئی اور عرض کیا! یا نبی اللہ! مجھے اپنے ہاں باز سے پناہ دیجئے! چنانچہ آپ نے باز سے محفوظ رکھا۔

پھر آپ کی خدمت میں باز آیا اور عرض کی آپ کے پاس میری چڑیا بھاگ آئی ہے اور میں بھوکا ہوں' آپ نے فرمایا تیری بھوک اس کے سوا بھی دور ہوسکتی ہے یا نہیں! وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا میں تمام تر گوشت ہوں باز نے کہا اچھا پھر میں تو آپ کی ران سے گوشت لوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا پھر کہنے لگا آپ کے بازو سے نوچوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا' پھر وہ

بولا آپ کی آنکھوں کے علاوہ کہیں سے نہیں کھاؤں گا آپ نے فرمایا بہت اچھا' تب وہ کہنے لگا! کلیم اللہ! بفضلہ تعالیٰ آپ میں تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبریل ہوں اور یہ پرندہ میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوا کہ آپ کے رحم و کرم اور شفقت و رافت کا اظہار فرشتوں کو دکھائے تو ہمیں یہ حکم فرمایا کہ تم دونوں چڑیا اور باز بن کر جاؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانوروں پر مہربانی کی کیفیت دیکھو اور پھر سوچو جو تم کہتے تھے زمین پر ایسے کو پیدا کرے گا جو خون بہائے گا! حالانکہ آپ نے اپنے آپ کو ایک جانور کی بھوک مٹانے کے لیے پیش کر دیا! (سبحان اللہ)۔ پھر کیوں نہ کہیں:

؎ کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

عابد' گائے اور اس کا بچہ

کسی بزرگ نے گائے ذبح کی جبکہ اس کا بچہ گائے کی طرف بڑی لاچاری سے دیکھ رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے جس مرتبے پر وہ عابد فائز تھا گرا دیا' اور اس کی روحانیت سے دل کو خالی کر دیا' وہ مارے مارے پھرنے لگا' لڑکوں نے اسے تماشا بنا لیا' جدھر جاتا بچے استہزا کرتے ہوئے اس کے پیچھے پڑے رہتے۔ ایسے ہی حالات سے دوچار کہیں سر چھپانے جا رہا تھا کہ گھونسلے سے چڑیا کا بچہ گرا ہوا نظر پڑا' اس نے اسے بڑی محبت و شفقت سے اٹھایا اور گھونسلے میں رکھ دیا' اللہ تعالیٰ نے اس رحم دلی کے باعث اسے صدیقیت کے مرتبہ پر فائز فرما دیا۔

حکایت: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک چڑیا کو ایک بچے کے ہاتھوں میں دیکھا' آپ نے رحم فرماتے ہوئے بچے سے چڑیا کو خرید کر آزاد کر دیا' جب آپ نے وصال فرمایا تو بعد از وصال کسی صحابی کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی' انہوں نے قبر میں سوال و جواب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب منکر نکیر سوال کے لیے حاضر ہوئے تو آواز آئی۔ فرشتو! واپس جاؤ! میرے بندے کو سوال کر کے پریشان نہ کرو' اس نے ایک روز میری چھوٹی سی مخلوق چڑیا کو بچے کے ہاتھوں خرید کر آزاد کر دیا تھا میں نے اسی کے سبب آخرت کی کامیابیوں سے انہیں بہرہ مند فرما دیا۔

؎ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

حکایت: حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ایک شخص کو کسی شہر کا حاکم بنانے کے آرڈر تحریر فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور آپ کی گود میں بیٹھ گیا' آپ نے نہایت شفقت کا اظہار فرمایا' یہ دیکھ کر وہ شخص کہنے لگا! امیر المومنین! میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے تو کبھی ایسی شفقت کا تصور نہیں کیا!

آپ نے فرمایا اچھا! پھر وہ تحریر کردہ آرڈر چاک کرتے ہوئے فرمایا جو شخص اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتا وہ دوسروں پر خاک رحم کرے گا! جاؤ تم اس لائق نہیں کہ تمہیں حاکم شہر بنایا جائے۔

اسی طرح ایک شخص کو آپ نے حاکم شہر بنایا' جب وہ آرڈر لیے روانہ ہوا تو اس نے خواب میں دیکھا آفتاب و مہتاب آپس میں جھگڑ رہے تھے' وہ آپ کی خدمت میں واپس پلٹا اور خواب بیان کیا' آپ نے فرمایا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا مہتاب کے ساتھ' اس نے کہا کہ مہتاب کے ساتھ! آپ نے آرڈر واپس لے لیے اور فرمایا' مہتاب ظالم بادشاہ کے مماثل ہے جب کہ آفتاب عادل! پس جب تو ظالم کے ساتھ رہا تو مجھے خطرہ ہوا' کہیں رعیت پر ظلم کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

''مہتاب' تمام رات ایک جیسا نہیں رہتا جبکہ آفتاب طلوع سے غروب تک روئے زمین کو منور رکھتا ہے اور برابر روشنی دیتا رہتا ہے جبکہ چاند کی طلوع کے ساتھ ہی روشنی کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے صرف تین راتیں ایسی ہیں جن میں چاند کی روشنی نسبتاً زیادہ رہتی ہے لہٰذا اندھیرا خود ظلم پر دلالت کرتا ہے جبکہ روشنی عدل سے عبارت ہے جو آفتاب سے متعلق ہے''۔ (تابش قصوری)

ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کر رہا تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا تو اس کو دو دفعہ مارنا چاہتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ لٹانے سے پہلے چھری تیز کر لیتا پھر ذبح کے لیے لٹاتا۔ (رواہ الطبرانی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں تو مجھے اس پر بڑا رحم آتا ہے آپ نے فرمایا جو مخلوق پر رحم کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اسے رحم سے نوازے گا۔ (رواہ الحاکم)

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بوقت ذبح جانور کو پانی دکھا لینا چاہیے نیز کسی دوسرے جانور کے سامنے بھی ذبح نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اس کے سامنے چھری تیز کریں۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے والد ماجد علیہ الرحمہ جب کوئی مرغی ذبح کرنا چاہتے تو علیحدگی میں لے جاتے۔

(نوٹ) اور مذبح خانوں میں، مرغیوں کے ڈربوں میں، ایک دوسرے جانوروں کے سامنے بڑی بے رحمی سے ذبح کرتے رہتے ہیں اور مشینوں کے ذریعے ایک ہی لمحے سینکڑوں کی تعداد میں ذبح کرنے کا غلط طریقہ بھی رائج ہو چکا ہے ان تمام لوگوں کو ایسے ارشادات پر غور کرنا چاہیے اور جانوروں کے ساتھ اتنی بے رحمی سے پیش نہیں آنا چاہیے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ایسے بے رحم افراد جو جانوروں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے ذبح کر کے اپنا کاروبار چلاتے رہے اکثر ان میں مفلوج ہوئے اور بعض تو آنکھوں کی بینائی بھی کھو بیٹھے، اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بے دردی اور بے رحمی کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

ہمارے نہایت ہی محترم بزرگ حضرت الحاج صاحبزادہ پیر سید نثار قطب رضی شیرازی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ جن کا وصال 11 اپریل 1997ء 11 ذوالقعدۃ المبارکہ 1417ھ بروز پیر ہوا، آپ کا معمول تھا جس شخص کو مرغی ٹانگوں سے پکڑ کر گردن کو نیچے کیے لے جاتے دیکھتے تو آپ تڑپ اٹھتے، فوراً اس کے پاس جاتے اور مرغی کو ہاتھوں میں سیدھا پکڑ کر فرماتے محترم یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اس پر رحم کریں اسے نہ لٹکائیں، اس طرح اسے تکلیف ہوتی ہے اور جانوروں کو تکلیف دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے چنانچہ اس ارشاد پر وہ لوگ مرغیوں کو سیدھا پکڑنے پر آمادہ ہو جاتے۔ (تابش قصوری)

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف ایک بار وحی آئی کہ اے کلیم اللہ! ہم نے آپ کو کلیم اس لیے بنایا ہے کہ ایک روز جب آپ بکریاں چرا رہے تھے ایک بکری بھاگی آپ نے اس کا پیچھا کیا وہ اور بھاگی ایک وادی سے دوسری وادی میں جا نکلی، یہاں تک کہ آپ نے پکڑ لیا، اور آپ نے اس سے ناراضگی کے بجائے رحم فرمایا، اس پر ہم نے آپ کو کلیمی کا تمغہ عطا فرمایا۔

حضرت رضی شیرازی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے میرے جد اعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ جس گھوڑی پر سفر کر کے واپس علی پور شریف پہنچتے تو اس گھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے شفقت سے دبایا کرتے اور فرماتے اس کا ہم پر حق ہے سو وہ ہم ادا کرتے ہیں۔

حضرت علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ حیٰوۃ الحیوان میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بعد از وصال خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس نے بخشش سے نوازا۔ اور تمہیں پتہ ہے کس نیکی کے باعث بخشش سے نوازا ہے' تمہیں یاد ہوگا ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں جا رہے تھے' نہایت سردی کا موسم تھا' تمہیں ایک بلی سردی کے باعث پریشان نظر آئی اسے اٹھایا اور اپنی پوستیں میں چھپا لیا' تمہاری یہ نیکی بخشش کا باعث ہے۔

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی ایک بار جمعہ کے دن سو رہے تھے کہ ایک بلی آئی اور آپ کی آستین پر سو گئی آپ نماز کے لیے بیدار ہوئے تو دیکھا بلی آستین پر سو رہی ہے آپ نے نہایت احتیاط سے آستین کاٹ لی تاکہ بلی کے آرام میں خلل نہ آئے' جب نماز سے فارغ ہو کر واپس آئے تو بلی جا چکی تھی' چنانچہ آپ نے آستین کو اٹھایا اور پیوند لگا لیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کنویں پر کتے کو دیکھا جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور زبان باہر نکالے ہوئے ہے' اس آدمی نے از راہ ترحم کنویں سے پانی نکال کر اسے پلا دیا' اسی پر ہی اس کی مغفرت ہو گئی۔

اسی طرح ایک خاتون کے بارے میں حکایت کہی گئی ہے جس نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشش سے نوازی گئی۔

رحمت حق بہانہ می جوید

حکایت: فاسق آدمی اور اندھا کتا

بنی اسرائیل کے ایک فاسق شخص کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اسے بے گور و کفن گڑھے میں پھینک دیا' اس دور کے نبی کی طرف وحی نازل ہوئی کہ اسے گڑھے سے نکال کر غسل دیں اور کفن پہنائیں' نماز جنازہ ادا فرما کر اسے قبرستان میں دفن کریں

چنانچہ اللہ کے نبی علیہ السلام حکم بجالائے اور اسے نکال کر سب امور سرانجام دیئے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی کیا ماجرا ہے یہ اس مرتبے کا کیسے اہل ہوا؟ ارشاد ہوا اس شخص نے ایک مرتبہ ایک اندھے کتے کو پانی پلا کر اس کی پیاس بجھائی تھی۔ مجھے اس کا یہ فعل اچھا لگا تو اسے مغفرت و بخشش سے نوازا۔

مسئلہ: ابن ابی جمرہ علیہ الرحمہ نے شرح البخاری میں رقم فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم کرنا تیس دن کی متواتر بارش برسنے سے بہتر ہے۔ بروایت دیگر چالیس روز تک کی بارش سے اعلیٰ ہے۔

حکایت: حضرت ابوسلیمان خواص سے گدھے کی گفتگو

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ حضرت ابوسلیمان خواص رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گدھے پر کہیں جا رہا تھا کہ مکھیاں اس کے سر پر بھنبھنانے لگیں' اس نے اپنا سر جھکایا تو میں نے اس کے سر پر ایک ضرب لگائی' اس نے اپنا سر اٹھایا اور مجھے کہنے لگا: ایسے ہی تم بھی اپنے سر پر ضرب لگاؤ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تمہاری توبہ کا باعث کیا ہے' آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو مارا تو وہ کہنے لگا! اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہو گی۔

حکایت: حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ

عقائق الحقائق میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک درندہ سوار ہو گیا' اور اس نے کشتی والوں کو ستانا شروع کر دیا آپ نے دعا فرمائی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے بخار میں مبتلا کر دیا وہ کشتی کے ایک کونے میں لیٹ کر کراہنے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں عدل و انصاف سے فیصلہ فرمانے والا ہوں یہ میری مخلوق ہے اس نے بیماری کی حالت میں آپ کی شکایت کی ہے' اور مجھے بیمار کی فریاد سے محبت ہے لہٰذا آپ اس کے پاس جائیں اور اس کی تیمارداری کریں اور پیار سے اس کا علاج فرمائیں' چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا' اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا' کہتے

ہیں کہ اگر شیر کو بخار لاحق نہ ہوتا تو اس کا شر بہت بڑھ جاتا۔

لطیفہ: حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے جب ہدہد کو مفقود پایا تو عقاب کو حکم دیا اسے تلاش کرے عقاب نے یمن کی طرف پرواز کی' دیکھا تو ہدہد آ رہا تھا' عقاب ہدہد پر جھپٹا' ہدہد نے رحم طلب کیا تو وہ حملے سے رک گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو ہدہد نے اپنے پروں کو زمین پر عاجزی سے گھسیٹنا شروع کر دیا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا' میں تجھے سخت سزا دوں گا' ہدہد نے عرض کیا! یا نبی اللہ! آپ ذرا کل' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا تصور کیجئے' یہ سنتے ہی آپ نے ہدہد کو معاف فرما دیا۔

حکمت: ہدہد کو ذبح کر کے گھر کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اہل خانہ نظر بد اور جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں سداب کے ساتھ اس کا بھون کر کھانا نسیان دافع ہے' بیمار اس کا گوشت کھائے اور اس کا دماغ میٹھے تیل میں ملا کر ناک میں قطرے ٹپکائے تو صحت کاملہ حاصل ہوا' جذام کے آغاز میں ہدہد کی آنکھوں کا تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرض ختم ہو جاتا ہے' اس کے پروں کا تعویذ دشمن سے حفاظت کا باعث ہے۔ کسی بھی عذر کے باعث بیوی کی قربت سے محروم شخص ہدہد کی دھونی لے' بفضلہٖ تعالیٰ صحت یاب ہوگا' ہدہد حلال جانوروں میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان اللہ **لا یظلم متقال ذرۃ شیك** ۔ اللہ تعالیٰ چیونٹی کے سر کی مقدار بھی ظلم جائز نہیں رکھتا' متقال ذرہ سے چیونٹی کا سر مراد ہے۔

حکایت: ایک صوفی اور کتا

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا پہنچ گیا' صوفی صاحب نے کتے کو پتھر دے مارا' اس کا پاؤں ٹوٹ گیا' کتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں فریاد کی' آپ نے صوفی صاحب سے ازالہ کا مطالبہ کیا' اس نے معافی طلب کی اور عرض کیا میں ازالہ کے لیے ہر روز دو روٹیاں دیا کروں گا۔ آپ نہ مانے اس نے مزید دینے کا وعدہ کیا تو اسی اثناء میں کتا عرض گزار ہوا' یا نبی اللہ! میں اس سے صرف ایک بات طلب

کرتا ہوں وہ یہ کہ اسے فرمایئے اپنے دماغ سے تصوف کو نکال دے کیونکہ مجھے تو اس کے تصوف نے دھوکہ دیا تھا۔

فائدہ: صوفیانہ لباس کی برکت

کتاب العرائس میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا' تم صوف کا لباس پہنا کرو' قیامت میں یہ تمہاری پہچان ہوگا' اس میں غور وفکر کیا کرو کیونکہ حکمت ودانائی ملتی ہے۔

دستار کی برکت

زہر الریاض میں ہے کہ قارون کے خاندان میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر عذاب مسلط کیا تو اس پر عذاب موخر کر دیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا ہے تو اضعا اونی لباس پہننے سے دل اور آنکھوں میں نور وسرور پیدا ہوتا ہے' عوراف المعارف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو! کیونکہ اس سے دنیا میں عاجزی اور آخرت میں نور حاصل ہوگا۔

تصوف اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے تصوف ظاہر فرمایا! مال کا خرچ کرنا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے' پیوند لگا لباس حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے' عاجزی وانکساری حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے' اور شجاعت وفتوت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تصوف' کرم پر مبنی ہے۔ اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ کلی طور پر حاصل تھا' تصوف رضا پر مبنی ہے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کو حاصل تھا' نیز صبر پر مبنی ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا تصوف اشارہ پر مبنی ہے وہ حضرت زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا نیز غربت پر مبنی ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھا' اور لباس میں صوف پر مبنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھا' شجاعت پر مبنی ہے جو نبی کریم

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصفیاء ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ کو تھامے ہوئے ہیں' نیز ایک آنکھ جنت پر اور دوسری سے دوزخ ملاحظہ کر رہے ہیں اور ایک قدم دنیا میں دوسرا قدم آخرت کے صحن میں رکھے ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں' صوفی وہ شخص ہے جو محبت وخوشی اور دل کی رغبت سے لباس صوف پہنے اور نبی کریم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلے اور دنیا کو پس پشت رکھے۔

احترام مشائخ کرام

رحمت عالم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرو' کوئی نبی ایسا نہیں تھا جو شب معراج میرے پاس نہ آیا ہو اور مجھے سلام نہ کیا ہو' سوا ایک کے! حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آیئے ان کے ہاں خود جایئے' اور انہیں سلام پیش کریں' اس وجہ سے نہیں کہ ان کی فضیلت آپ سے بڑھ کر ہے' بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ سے۔ حضرت نوح علیہ السلام ہیں جنہیں شیخ المرسلین کے لقب سے نوازا گیا ہے! (رواہ نسفی علیہ الرحمہ)

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے' تفصیل آئندہ ملاحظہ فرمایئے گا ہاں حضرت نوح علیہ السلام اپنی عمر کے باعث شیخ المرسلین سے ملقب ہوئے' نہ کہ بالوں کی سفیدی سے۔ کیونکہ باوجود 950 سال تبلیغی عمر آپ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔

موت کی پہلی منزل

سید عالم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا بڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے' نیز فرمایا جو شخص اسلام میں بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کا خیر مقدم کرو! یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے نامہ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی میں بدل دی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ عظمت اس کے لیے ہے جو بحالت پیری فوت ہوا' پھر بھلا جو جوانی کے عالم میں فوت ہو اس کی کیا شان ہوگی۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا ملک الموت کی دہشت کے باعث میری امت قبروں سے باہر نکلے گی تو ان کے بال سفید ہو چکے ہوں گے۔

حضور پُر نور سید عالم ﷺ نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس کی نیکی میں عمر طویل ہوئی' نیز فرمایا تم میں وہ بہت اچھے ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائی اور اچھے عمل کیے' حضور پُر نور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ایماندار کی عمر کی کوئی قیمت ادا نہیں کر سکتا اگر وہ اپنی بداعمالیوں کی توبہ استغفار سے اصلاح کر لے۔

امام ابن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ شرح البخاری میں فرماتے ہیں کہ ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع' اعمال صالحہ ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو میرا امتی اسی برس سے تجاوز کر گیا اسے کچھ نہیں کہا جائے گا اور بلا حساب و کتاب جنت کا مستحق ہوگا!

نیز فرمایا مکمل سعادت' اس شخص نے حاصل کی جس نے طویل عمر پائی اور طاعت الٰہی میں بسر کی سیّد عالم' مخبر صادق ﷺ نے فرمایا جب مسلمان چالیس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے جذام' جنون اور برص کو دور کر دیتا ہے' جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دیتا ہے' ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے' ستر برس میں اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت نصیب کرتا ہے' اور اس سے آسمان والے بھی محبت کرتے ہیں اسی سال کو پہنچتا ہے تو اس کی نیکیاں قبولیت کی سعادت حاصل کر لیتی ہیں' اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے' نوے برس تک اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے' زمین پر قیدی کی مانند ہو جاتا ہے مگر قیامت میں وہ اہل و عیال کے لیے سفارشی بنا دیا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے جب مسلمان مرد سو سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں حبیب کا مرتبہ پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ حبیب کو عذاب سے دوچار نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ما لکم لا ترجون للہ وقاراً (۷۱-۱۳) تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ سے عزت و وقار یعنی ثواب کی امید نہیں رکھتے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر میں ہے کہ تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں ڈرتے' بعض کہتے ہیں تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کے حقوق نہیں پہچانتے

اور بعض نے کہا تمہیں کیا ہوا' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف نہیں کرتے وقد خلقکم اطوارًا (۷۱-۱۴) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مختلف کیفیتوں میں پیدا کیا' تندرست' بیمار' مالدار' غریب' بچہ' جوان' بوڑھا' ایسی حالتوں میں تبدیل کیا۔

کہتے ہیں بچہ جب سات سال کا ہوتا ہے اسے برے بھلے کی تمیز ہو جاتی ہے' وہ بات کو سمجھنے لگتا ہے' جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے' پس ایسی عمر میں اسے نماز کا حکم دو' اور دس برس کا ہو تو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں اسے سزا دیں' ادب واحترام کی تعلیم میں مارنا والدین کا حق ہے' پندرہ سال کی عمر میں وہ مکلف ہوتا ہے' اور اس پر قلم قدرت حرکت میں آتا ہے یعنی اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں' اکیس برس تک اس کا قلب بیدار ہو جاتا ہے' اٹھائیس سال تک عقل کی حد پوری ہو جاتی ہے' تیس سال میں قوت انتہاء کو پہنچتی ہے' چالیس سال میں اس سے جذام' برص اور جنون اٹھا لیا جاتا ہے' پچاس سال میں رجوع الی اللہ میں' اسی سال کی عمر میں برائیاں ختم کر دی جاتی ہیں۔ نوے برس تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی کا ارشاد فرماتا ہے' سو سال کی عمر ہوتی ہے تو اس کے اہل خانہ میں سے ستر آدمیوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے علامہ حناطی علیہ الرحمہ مروی ہیں کہ سات برس کی عمر میں بچہ تمیز کرنے لگتا ہے' چودہ پندرہ برس کی عمر بلوغت کی ہے' اکیس برس میں بلوغت میں اضافہ ہوتا ہے' اٹھائیس برس میں عقل کامل ہوتی ہے' اس کے بعد عقل میں اضافہ نہیں ہوتا مگر تجربات کے باعث ترقی ہوتی رہتی ہے۔

حکایت: اسناد حدیث بخشش کا باعث

حضرت یحییٰ ابن اکثم رضی اللہ عنہ کی بعد از انتقال کسی صاحب حال کو زیارت ہوئی' انہوں نے عالم برزخ کی کیفیت دریافت کی تو آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے شیخ! تو نے کیا کیا' میں عرض گزار ہوا' الٰہی آپ کی طرف سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے' جسے معمر نے زہری سے بروایت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہیں حضرت جبریل نے آپ کی طرف سے بیان فرمایا! کہ مجھے بوڑھے کو عذاب دینے پر شرم محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہاں ان تمام راویوں نے سچ فرمایا' جاؤ' میں نے تمہیں معمر' زہری' عروہ' عائشہ' رحمت عالم ﷺ اور جبریل کے صدقے بخشش سے نوازا کیونکہ یہ تمام راوی سچے ہیں اور میں نے بھی سچ کہا اور سچ کر دکھایا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس وحی آئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بڑھاپا میرے نور کا ایک حصہ ہے' اور میری ذات اس سے بلند تر ہے کہ میں اپنے نور کو آگ میں جلاؤں۔

حکایت: حضرت امام نیشاپوری ؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا وہ کہنے لگے جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو چند باتوں کے بعد مجھے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوا۔

میں نے عرض کیا! الٰہی آپ کے متعلق میرا یہ گمان تو ہرگز نہیں تھا! ارشاد ہوا بتایئے پھر تمہارا میرے بارے میں کیا گمان تھا! تو میں نے یہ حدیث پیش کر دی۔

کہ مجھے یحیٰ نے شعبہ سے بروایت قتادہ حضرت انس سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا:

انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما یشاء

کہ میرا بندہ جیسے میرے بارے گمان رکھتا ہے میں ویسے ہی اس سے سلوک کرتا ہوں......

پس میرا یہ کہنا ہی تھا کہ ارشاد ہوا: یحیٰ' شعبہ' قتادہ' انس' نبی کریم اور جبریل نے سچ کہا کہ میں نے ایسے ہی فرمایا ہے۔

پھر مجھے خوش کر دیا گیا اور مجھے زرق برق کے ستر جوڑے عطا فرمائے' سر پر تاج سجایا' مخلدون کے جلوس میں جنت میں پہنچایا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے نیک گمان' جنت کی قیمت ہے۔

حکایت: صالح خطیب کے صالح اعمال

امام قرطبی تذکرہ میں حضرت امام ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صالح خطیب کا وصال ہوا' بعد از انتقال کسی نیک طینت کو خواب میں ملے' انہوں نے سوال وجواب کی کیفیت دریافت کی۔ خطیب صاحب فرمانے لگے جب منکر نکیر سوال وجواب کرنے

لگے تو میں کچھ دیر خاموش رہا! اسی اثناء میں ایک نہایت خوبصورت جوان نمودار ہوا' اس نے مجھے جواب سے آگاہ کیا میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا میں تیرا عمدہ عمل ہوں' میں نے کہا اتنی دیر کہاں رہے' اس نے کہا تو وعظ کا نذرانہ بادشاہ سے وصول کر لیتا تھا اسی بناء پر میرے پہنچنے میں دیر واقع ہوئی' خطیب صاحب نے فرمایا وہ نذرانہ لے کر غرباء میں تقسیم کر دیا کرتا تھا' خود نہیں کھاتا تھا' تو عمل خیر گویا ہوا! اگر تم خود استعمال کرتے تو آج اس حسین و جمیل صورت میں مجھے نہ دیکھ پاتے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ بدن جو حرام غذا سے پرورش پاتا ہے اس پر جنت حرام کر دی جاتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس کے پیٹ میں حرام غذا ہے اس کی نماز قبول نہیں۔

وظیفہ: بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک روز ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا' اور میں خالی ہاتھ رہ گیا' آپ نے فرمایا تیرے لیے ملائکہ اور مخلوق خدا دعا گو ہے جن کے باعث تجھے روزی مل رہی ہے! لیجئے اس وظیفے کو صبح و شام ایک سو بار پڑھا لیا کرو دنیا تیرے قدموں میں آئے گی اور ہر کلمہ سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تیرے لیے دعا کرتے رہیں گے' وظیفہ یہ ہے:

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روئے زمین پر مرقوم ہے جو دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے' اور جو دنیا سے ناراض' اللہ تعالیٰ اس سے راضی بلکہ اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دنیا تین طرح کی ہے' ایماندار کی دنیا' منافق کی دنیا اور کافر کی دنیا۔

ایماندار کی دنیا وہ ہے جو اسے دارِ عمل سمجھتا ہوا آخرت کے لیے زادِ راہ تیار کرتا ہے۔

منافق کی دنیا جو صرف زیب و زینت اور خود بینی و خود نمائی تک محدود ہے۔

کافر کی دنیا' جو دارِ فنا میں صرف فائدہ اٹھاتا ہے اور آخرت میں اس کے لیے خیر کا کوئی حصہ

نہیں۔

علامہ حناطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زہد میں تین حرف ہیں۔ ز، ہ، د۔

ز سے زینت کا ترک، ہا سے ہوس وحرص کا ترک اور دال سے دنیا کا ترک کرنا ہے۔

حکایت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے مسجد نبوی میں آ رہے تھے کہ راستے میں ایک ضعیف العمر صحابی آپ کے آگے آگے جا رہے تھے، آپ نے ان کے بڑھاپے کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے پیچھے پیچھے چلنا شروع کیا اور آگے بڑھ کر نکلنے کی کوشش نہ کی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرما چکے تھے، آپ نے رکوع سے قومہ کی طرف آنے کا ارادہ فرمایا تو جبریل علیہ السلام نے آپ کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جماعت میں شامل ہوئے۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بوڑھے کی عزت وتوقیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ، جب وہ شخص بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی تعظیم وتوقیر کراتا ہے، نیز بوڑھے کی تعظیم، عمر کی درازی پر دلالت کرتی ہے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو بڑوں کی توقیر کرتا ہے اور چھوٹوں پر رحم کرتا ہے وہ قیامت میں میرا مصاحب ہوگا۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھے کو دیکھا اور اس سے دریافت فرمایا، کیا موت سے محبت رکھتا ہے اس نے کہا نہیں، جوانی اپنے شر کے ساتھ ختم ہوئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ سایہ فگن ہے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں کہ بھلائی تو تمام تر جوانی میں ہے، اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو علم عطا فرمایا جوانی کے عالم میں ہی عطا فرمایا، حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام سبکی علیہ الرحمہ نے جو روایت نقل فرمائی ہے وہ اس روایت کے معارض نہیں! کیونکہ اگر کوئی ایک آدھ مثال ملتی بھی ہے تو القلیل کالعدم کے حکم میں شامل ہوگی۔

حکایت: امام قفال علیہ الرحمہ اور بڑھاپے میں علوم کا حصول

امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام قفال رحمۃ اللہ علیہ نے جوانی کے بعد بڑھاپے کی حالت میں

علم حاصل کیا۔ انہیں قفل سازی کے فن میں مہارت تامہ حاصل تھی' یہاں تک کہ چار دانے کے برابر وزن میں قفل تیار کر لیتے تھے بعدہ حصول علم کے بعد بحر العلوم ہوئے' نہایت عمدہ اور عجیب نکات بیان فرمایا کرتے' اور ہر فن میں ایسے مرد میدان تھے کہ کوئی ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

417ھ میں آپ نے وصال فرمایا' اس وقت آپ کی عمر نوے سال تھی' آپ کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد ہے حضرت امام قفال کو بڑھاپے میں جو علم حاصل ہوا وہ وہبی تھا کسبی علم نہیں تھا' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم لدنی سے خاص فرماتا ہے۔

لطیفہ: اپنی عمر نہ بتایئے

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی عمر بتانا خلاف مروت ہے' اگر کم بتائیں تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ کہیں تو لوگ بے وقوف گمان کریں گے۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اپنی ضروریات بوڑھوں سے طلب کرنے کے بجائے جوانوں سے حاصل کرو کیونکہ اسی میں آسانی ہے' جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ لا تثریب علیکم الیوم (۱۲-۹۲) آج کے دن تمہارا مواخذہ نہیں ہوگا! جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام سے انہوں نے دعا کے لیے درخواست کی تو آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے لیے اپنے ربّ سے استغفار کروں گا' یعنی تہجد کے وقت یا جمعرات یا ایام بیض کی راتوں میں تمہارے لیے استغفار کی جائے گی' چاند کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں راتوں میں دعا مقبول ہوتی ہے۔

طلب ضرورت اور حیا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تجھے کسی سے کوئی چیز مطلوب ہو تو رات کو یا اس کی پشت پیچھے طلب نہ کرو بلکہ دن اور اس کے سامنے طلب کرو کیونکہ حیاء آنکھوں میں ہے۔

بعض فرماتے ہیں افسر کے پاس تجربہ کار عالم کو ہونا چاہیے جو رعایا کی ضرورت سے واقف ہو کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ مکمل ہوتی ہے کسی نے کیا خوب کہا۔

ان الامور اذا الاحداث دبرھا

دون الشیوخ تری فی بعضھا خللا

جب تجربہ کار کہنہ مشق بوڑھوں کے سوا جوانوں نے کاموں کی تعبیر کی ہو تو یقیناً ان کے کام میں کوئی نہ کوئی خرابی رونما ہوگی۔

وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ماوردی علیہ الرحمہ اللہ کی ادب الدنیا والدین' میں دیکھا ہے کہ بوڑھے عالم وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے ہیں اگر تمہیں غلط کام کا مرتکب پائیں گے تو روکیں گے' اور آپ کو نیکی میں مشغول پائیں گے تو معاونت کریں گے۔

فائدہ: احسان ندامت اور فضائے رحمت

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کسی بوڑھے کے بارے حکم فرمائے گا اسے جنت میں لے جاؤ' وہ لے کر جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہ کہے گا میرا نامہ اعمال تو دکھایئے فرشتے کہیں گے ہمیں دکھانے کا حکم نہیں وہ اصرار کرے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا اسے نامہ اعمال دے دو۔

جب وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا تو اسے گناہوں سے پر نظر آئے گا پھر وہ احساس ندامت سے پکار اٹھے گا اتنے زیادہ گناہوں کے ہوتے ہوئے میں کونسا منہ لے کر جنت میں جاؤں! فرشتو! مجھے جنت میں نہ لے جاؤ! اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو اس کے ہاتھوں سے نامہ اعمال اڑا لے جائے گی۔ پھر رحمت کی ہوا چلے گی جس سے اس کا دل سکون واطمینان سے شادکام ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے نامہ اعمال کے گناہوں کا تصور تک بھی نہ رہے گا' گویا کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہی نہیں اور اسے فرشتے بڑے اعزاز سے داخل جنت کریں گے۔

کنگھی اور خضاب؟

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے استعمال فرمایا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب خضاب لگا کر کوئی شخص قبر میں جاتا ہے تو منکر' نکیر اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے' تیرا دین کیا اور تیرا نبی کون ہے تو منکر' نکیر سے کہتا ہے اس

ایماندار کے ساتھ نرمی اختیار کرو' کیا تمہیں اس کا نور ایمان نظر نہیں آتا۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نورے کے بعد مہندی لگانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔ (نورہ ایک خاص قسم کا پتھر ہے جو ادویات میں استعمال کرتے ہیں)

قال انس رضی اللہ تعالٰی عنہ دخل رجل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھوا بیض الراس واللحیۃ فقال الست مسلماً قال بلیٰ واختضب'

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اس کا سر اور داڑھی سفید ہو چکی تھی آپ نے فرمایا! کیا تو مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میں مسلمان ہوں) آپ نے فرمایا: پھر خضاب لگاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے پریشانی جاتی ہے اور تسکین بہم پہنچاتی ہے۔

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اختضبوا فان الملائکۃ یستبشرون بخضاب المؤمن ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے خضاب لگانے والے ایماندار پر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک درہم صرف کرنا سات سو درہم کے برابر ہے' اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم صرف کرنا سات ہزار درہم کے برابر ہے' عبارت ملاحظہ۔ **قال ابوطیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نفقۃ درھم فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ونفقۃ درھم فی خضاب اللحیۃ بسبعۃ الاف درھم ۔**

بعض اکابر بیان کرتے ہیں کہ جب کسی بچے کو چیچک شروع ہو تو اس کے دونوں پاؤں کے تلووں میں مہندی لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں چیچک کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ نسخہ مجرب ہے! حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ کیا بفضلہ وکرمہ تعالٰی اسے بے حد مفید پایا' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور درختوں کی نسبت مہندی کا پودا اللہ تعالٰی کو زیادہ پسند ہے۔

عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے' لیکن کبھی واجب ہو جاتا ہے جب خاوند نے اپنی عورت

کے لیے مہندی کا سامان مہیا کر دیا ہو ہاں خاوند کے وصال پر عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس پر مہندی لگانا حرام ہے اور مطلقہ مغلظہ یا طلاق خلع والی کو مہندی لگانا مناسب نہیں۔

کنگھی کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے' اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے سر پر کنگھی کرتا ہے وہ مصائب و آلام سے امن پاتا ہے۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کنگھی کیا کرو کیونکہ اس عمل سے فقر دور ہوتا ہے' جو صبح کنگھی کرتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے' داڑھی مردوں کی زینت اور چہرے کی خوبصورتی ہے۔

لطیفہ: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور مدعی غیب دان

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کرسی پر یہ دعویٰ کرتے ہوئے دیکھا! لوگو! عرش کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھ سے پوچھئے میں بتادوں گا آپ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے! اچھا یہ بتایئے تو سہی! تیری داڑھی کے بال طاق ہیں یا جفت؟ وہ خاموش رہا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ' مجھے تعلیم فرمایئے' آپ نے فرمایا جفت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے! لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جفت ہے' طاق تو صرف اسی کی ذات اقدس ہے (جو مخلوق ہونے سے بھی پاک ہے)

فوائد جلیلہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بغیر پانی لگائے کنگھی کرتا ہے اس کی عقل و فہم میں اضافہ ہوتا ہے جو پانی لگا کر کرتا ہے اس کی سوچ اور فکر میں کمی واقع ہوتی ہے۔

سات دنوں میں کنگھی کی برکتیں

جو شخص اتوار کو کنگھی کرتا ہے! اسے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

جوشخص پیر کو کنگھی کرتا ہے! اس کی ضروریات پوری ہوتیں ہیں۔

جوشخص منگل کو کنگھی کرتا ہے! اسے معاملات میں آسانی وسہولت پیدا ہوتی ہے۔

جوشخص بدھ کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جوشخص جمعرات کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

جوشخص جمعۃ المبارک کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اسے فرحت ونشاط سے نوازتا ہے۔

جوشخص ہفتہ کو کنگھی کرتا ہے! اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بری باتوں سے بچالیتا ہے۔

جوشخص کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے اس پر دَین (قرض) غالب رہتا ہے۔

جوشخص بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس سے دَین کنارا کشی اختیار کرتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (کوئی بات تو ہوگی: تابش قصوری)

نسائی شریف میں باسناد صحیح مروی ہے کہ انسان کی سعادت میں یہ بات بھی ہے کہ اس کی داڑھی بھاری نہ ہو۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

علامہ کلابازی علیہ الرحمہ مفتاح معانی الاخبار میں فرماتے ہیں خود بینی شقاوت پر مبنی ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خود بینی نہیں رہتی اس لیے سعادت کے حصول کا باعث ہے!!

فضیلتِ عقل

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ فرماتا ہے: ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب (۵۰-۳۷)

بیشک یہ صاحب دل کے لیے نصیحت ہے۔

نیز فرمایا: هل فی ذلک قسم لذی حجر (۸۹-۵) کیا اس میں صاحب عقل کا حصہ ہے ہاں! اس میں تو عقل مند کے لیے سعادت ہے!

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہیں نماز وروزہ پر ہمیشگی کرنے والا' مجاہد ہے' لیکن اسے اس کی عقل کے موافق حصہ عطا ہوگا!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' ہر چیز کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایماندار کا آلہ عقل ہے' ہر چیز کے لیے سواری ہوتی ہے ایماندار کی سواری عقل ہے! نیز ہر چیز کے لیے ستون ہوتا ہے

ایماندار کا ستون عقل ہے' ہر قوم کی غایت ہوتی ہے ایماندار کی غایت عقل ہے' ہر قوم کا ایک محافظ ہوتا ہے عابدین کی محافظ عقل ہے' ہر تاجر کی دولت ہوتی ہے مجتہدین کی دولت عقل ہے' ہر گھر کا کوئی منتظم ہوتا ہے' صدیقین کا منتظم عقل ہے' ہر ویرانے کے لیے آبادی ہونی چاہیے اور آخرت کی آبادی عقل ہے۔

عطیہ خداوندی

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عطیات خداوندی میں بہترین عطیہ عقل ہے اور اس کے ہاں سب سے بدتر جہالت ہے۔

عقل کے لوازمات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو نور مکنون سے تخلیق فرمایا اور اس علم کو نفس' فہم کو روح' زہد کو سر' حیا کو آنکھ' حکمت کو زبان' سماعت کو کان' راحت و شفقت کو دل فرحت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا۔

پھر اسے کلام کرنے کا حکم ہوا' تو اس نے کہا کہ تمام حمد و ثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر چیز کو حیران رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی چیز ایسی تخلیق نہیں فرمائی جو تجھ سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔ اور تجھے اپنی اس مخلوق میں جگہ دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہوگی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقل ایک پوشیدہ پرندہ ہے جو بغیر عنایت الٰہی کے دام کا شکار نہیں ہو سکتا!

عقل ایک ایسا جوہر ہے جو غصے کو کھا جاتا ہے دین ایک ایسا جوہر ہے جسے حسد تباہ کر دیتا ہے' حیا ایک ایسا جوہر ہے' طمع جسے ختم کر دیتی ہے' نیک اعمال ایک ایسا جوہر ہے' غیبت جسے برباد کر دیتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

جہالت! کسی چیز کے خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے' یہ دو قسموں پر مشتمل ہے' جہل مرکب اور جہل بسیط جیسے فرقہ مجسمیہ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ... معتزلہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آخرت

میں بھی نظر نہیں آئے گا یہ جہل مرکب ہے۔

اور جہل بسیط یہ ہے کہ زمین کی پوشیدہ اشیاء کے وجود کا انکار کرنا اور سمندری مخلوق سے آگاہی نہ رکھنا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو تخلیق فرمایا تو دریافت کیا میں کون ہوں؟ عقل خاموش رہی پھر اسے نور وحدت کے سرمد سے مزین کیا گیا تب بولی، الٰہی تو خالق و مالک اور وحدہ لاشریک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا دنیا میں ایک دوسرے انسان پر انسان کو کس چیز سے برتری حاصل ہے فرمایا عقل سے! اور آخرت میں؟ فرمایا، عقل سے۔

آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا عمل کے موافق جزا نہیں دی جائے گی! آپ نے فرمایا، عمل بھی تو عقل کا مرہون منت ہے، اتنا ہی عمل ظہور پذیر ہوگا جتنی اللہ تعالیٰ نے اسے عقل عطا کی ہوگی! اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہر ایک جزاء پائے گا۔

کدو شریف

☆ حضرت امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کدو کھایا کرو! اس سے عقل بڑھتی ہے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کدو سینہ کو صاف اور نرم رکھتا ہے اور دل کو روشن۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عائشہ! جب تم ہانڈی تیار کرو تو اس میں کدو قدرے زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ پریشان دل کو سکون بخشتا ہے۔

بخار میں کدو سب سے عمدہ غذا ہے نیز کھانسی کو ختم کرتا ہے۔

کدو کے پتوں کو ابال کر اس پانی سے کلی کی جائے تو سرد، گرم طبیعت کو فائدہ دیتا ہے، سر درد کو دور کرتا ہے۔

اس کے پتوں کو جلا کر سرکہ میں ملائیں اور برص پر لگائیں، صحت ہوگی۔ اس کا تیل، مالیخولیا اور برسام کے لیے فائدہ مند ہے۔

بدن میں ہر قسم کی گرمی کو دور کرتا ہے، طریقہ استعمال یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق

نکالیں، چار حصے عرق میں ایک حصہ تیل ملا کر نرم سی آنچ پر پکائیں اور استعمال میں لائیں، بے حد مفید ہے۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کدو جنتی پھل ہے! اسے جس طرح بھی کھایا جائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے! اس کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو محبوب تھا۔

کدو خشک کر کے اس کی دھونی دی جائے تو گھر سے مکھیاں بھاگ جائیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کدو کو مسور کی دال میں پکا کر استعمال کرنے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے نیز اس میں بہت سے منافع ہیں۔

بلا تاخیر موت

حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے عمدہ کونسی چیز عطا کی ہے آپ نے فرمایا عقل! وہ کہنے لگا اگر یہ نہ ہو تو فرمایا ادب خوب تر ہے! وہ بولا اگر ادب نہ ملتا تو! آپ نے فرمایا زیادہ دیر خاموش رہنا، اس نے کہا اگر طویل سکوت نہ ہو تو کہا عقل مند انسان سے مشورہ لینا، وہ بولا اگر یہ بھی نہ کیا جائے تو آپ فرمانے لگے پھر اسے بلا تاخیر موت آ جانی چاہیے!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا، جو مشورہ کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مشورہ کی ہدایت کا حکم بھی فرمایا تھا! نیز فرمایا اگر میں شجر ممنوعہ کے بارے فرشتوں سے مشورہ کر لیتا تو وہ مجھے ہرگز نہ کھانے دیتے! اور اپنی بیوی کے مشورہ پر کوئی کان نہ دھرے!" حدیث استخارہ" بخاری شریف میں بھی ہے۔

طریقہ استخارہ

دو رکعت نماز استخارہ سنت ہے، پہلی رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد از نماز دعائے استخارہ پڑھے، جو یہ ہے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدر بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب، اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیرلی۔

چار چیزیں چار مزید کا باعث ہیں

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار دوسری چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

جسے توبہ عطا ہوئی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا
جسے استخارہ ملا' وہ اختیار سے محروم نہیں ہو گا
جسے مشورہ حاصل ہوا وہ صواب سے محروم نہیں ہو گا
جسے دعا عطا ہوئی وہ مقبولیت سے محروم نہیں ہوگا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سب سے بڑی مصیبت' دین کا ہاتھ سے نکل جانا ہے' پھر موت' باپ کی موت سے کمر ٹوٹ جاتی ہے' بیٹے کی موت سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے' بھائی کی موت سے بازو ٹوٹ جاتے ہیں اور بیوی کا مرنا' غم و آلام کا نازل ہونا ہے! ہاں البتہ بری عورت کا مرجانا لمحہ بھر کے لیے غم ہے۔

سچائی کی برکت اور حسد کا انجام

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے فصد کے لیے حجام کو بلایا' راستے میں بادشاہ کا چچازاد بھائی ملا' اس نے حجام سے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے' وہ بولا' بادشاہ نے فصد لینے کے لیے بلایا ہے! اس نے کہا' ایسے مقام سے فصد کھولنا جس سے اس کی موت واقع ہو تو تجھے ایک ہزار دینار دوں گا جب حجام بادشاہ کے ہاں پہنچا اور فصد لینے لگا تو غور و فکر میں پڑ گیا' بادشاہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے' اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا' بادشاہ نے اس سچائی پر اسے دس ہزار دینار دیئے اور اپنے چچازاد بھائی کو بلا کر اس کی گردن ماردی۔

فوائد جمیلہ: سب سے بڑا عقلمند

حضرت سیدنا فاروق اعظم' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم' ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا عقلمند پھر عرض کیا سب سے افضل کون ہے؟ آپ

نے فرمایا' عقلمند' پھر عرض گزار ہوئے' کیا وہ شخص عقلمند نہیں جو حسن مروت کا حامل ہو' عمدہ انداز میں گفتگو کرتا ہو' صاحب جودو سخاوت ہو۔

آپ نے فرمایا یہ تو سبھی متاع دنیا ہے' عاقل تو وہ شخص ہے جس میں خوف خدا ہو متقی اور پرہیز گار ہو' گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو۔

کافر عقل سے کورا ہوتا ہے

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' کافر عقل سے کورا ہوتا ہے اگرچہ ذہین ہو' سورۂ نمل میں ہے کہ علماء کرام اس سلسلہ میں اختلاب رکھتے ہیں کہ حیوانات میں عقل وفہم ہوتی ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پرندوں میں سب سے عقلمند کبوتر ہے۔

عقل ہلاکت سے روکتی ہے

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل کے ہزار نام ہیں ہر نام کے آغاز میں ترک دنیا کا سبق ملتا ہے' کسی نے کیا خوب کہا:

اذا اکمل الرحمن للمرء عقله — فقد کملت اخلاقه ومآربه

وافضل قسم الله للمرء عقله — ولیس من الاشیاء شیء یقاربه

اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم جب کسی کو عقل کی دولت کامل سے نوازتا ہے تو اس کے اخلاق وضروریات مکمل ہو جاتے ہیں۔ انسان کے لیے عطیات خداوندی میں سب سے بڑی نعمت عقل ہے' باقی تمام اشیاء میں سے کوئی چیز اس کے قریب تک بھی نہیں پھٹکتی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام دین' مروت اور عقل لیے حاضر ہوئے' فرمایا ان میں سے کوئی ایک پسند کریں آپ نے عقل کو پسند فرمایا' جبریل علیہ السلام نے دین ومروت سے کہا اب تم جاؤ! انہوں نے کہا ہمیں حکم الٰہی ہے کہ ہم عقل کے پاس رہیں۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر سورۂ یوسف میں رقم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار حصے تخلیق فرمائے' نوسو ننانوے حصے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصے کو پھر دس پر تقسیم کیا۔ ان میں سے نو حصے انبیاء' اولیاء کرام میں تقسیم فرما دیئے اور ایک تمام مخلوق کو عطا ہوا' پھر اس ایک حصہ کے دس حصے بنائے' نو حصے مردوں اور ایک حصہ عورتوں کو عطا ہوا۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عقل ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی کم وبیش ہوتی رہتی ہے! اور اس کا ٹھکانہ دل میں ہے۔

بارگاہ الٰہی میں فرشتے عرض گزار ہوئے الٰہی کیا عرش معلیٰ سے بھی کسی چیز کو تو نے بڑا تخلیق فرمایا ہے۔

ارشاد ہوا ہاں، وہ عقل ہے۔

عقل منبع ہے اور اس کی بنیاد علم، علم بہ نسبت عقل ایسے ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت۔ یا روشنی بہ نسبت آفتاب۔

فضیلت علم و علماء

ارشاد خداوندی ہے۔ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (۳۹-۹) کیا علماء اور جہلاء برابر ہیں؟ نیز فرمایا۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة (۲-۲۰۱) الٰہی ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے بہرہ مند فرما! حسنہ دنیوی سے مراد علم اور حسنہ اخروی سے مراد جنت ہے! (رواہ الحسین رضی اللہ عنہ)

حضرت علائی حضرت ابن عینیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بعد علم سے زیادہ افضل کسی چیز کو نہیں بنایا، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان والذی یمیتنی ثم یحیین (۲۶-۸۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مجھے جہالت سے موت اور علم سے زندگی عطا فرماتا ہے! نیز فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (۳۵:۲۸) حقیقت میں خشیت الٰہی سے مرصع علماء کرام ہی ہیں۔ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات (۳۵-۳۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ظالم سے مراد جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق الخیرات سے عالم مراد ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں، جسے خدا نے علم سے نوازا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت عطا فرما دی۔

نبی کریم ﷺ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نہایت خوبصورت شہر تخلیق فرمایا ہوا ہے جس کے دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے لوگو! سن لو جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی جس نے نبی کی زیارت کی گویا کہ اس نے خالق کی زیارت پائی اور جس نے رب کی زیارت کی' وہ جنت کا مستحق ہے۔

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے عالم کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زیارت کی جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا کہ وہ میرے پاس بیٹھا' اور جس نے میری ہمنشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں بھی میرا ہمنشین ہوگا!

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ ابو محمد جوہنی رحمۃ اللہ علیہ شب و روز یہ دعا فرمایا کرتے تھے اللھم لا تعقنا العلم لعائق ولا تمنعنا عنه بمانع ۔ الٰہی کسی مانع کے باعث مجھے علم سے دور نہ رکھ اور نہ ہی اس کے حصول میں کسی چیز کو رکاوٹ بننے دے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جہنی اس قابل تھے کہ اگر کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ اس منصب کے اہل ہوتے تھے۔ ان کا نام عبداللہ بن یوسف ہے انہوں نے 438 ہجری میں وصال فرمایا۔

حضرت حافظ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مجھے انہیں غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی' میں نے جب ان کا ایک بازو اٹھایا تو وہ مہتاب کی طرح روشن تھا' وہ بیان کرتے ہیں مجھے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے روک دیا پھر میں نے آپ کی پشت مبارک پر بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے جس کی تعبیر یہ کی کہ مجھے غائبانہ طور پر برکات حاصل ہوتی رہیں گی! پھر ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عجم میں مطلقاً امام عرب و عجم سے متعارف ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ جب آپ سے مخاطب ہوتے تو فرماتے اے اہل مشرق و مغرب کے نافع' آپ کے علوم وفنون سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے کیونکہ انہوں نے پہلے علماء کے علوم وفنون کی توضیح و تشریح اس انداز میں فرمائی گویا کہ میں بھی مستفید ہوا اور آپ کے بعد والوں نے بھی خوب نفع اٹھایا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر امام الحرمین نبوت کا دعویٰ کرتے تو وہ اپنے کلام

کے باعث معجزہ دکھانے سے بے نیاز ہوتے' ان کا نام عبدالملک ہے 478 ہجری میں انتقال فرمایا اور اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے پہلو میں نیشاپور دفن ہوئے۔ ان کے وصال پر کسی نے اپنی عقیدت ومحبت کا یوں اظہار کیا ہے:

قلوب العالمین علی المعالی

و ایام الوریٰ شبہ اللیالی

و امسیٰ غصن اھل الفضل اذوی

وقدمات الامام ابو المعالی

اہل علم کے دل بلندیوں پر ہیں اور مخلوق کے دن شب تاریک بن گئے' اہل فضل کی شاخ ٹوٹ گئی' امام ابوالمعالی وصال فرما گئے۔

حضرت امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی عالم یا متعلم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دن تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے۔

ربیع الابرار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے مزین فرمایا' آفتاب ومہتاب اور تاروں سے' اور زمین کو بھی تین چیزوں سے زینت عطا فرمائی' عطاء سے بارش سے اور عدل وانصاف کے پیکر' بادشاہ سے۔

زہر الریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عبادت گزار حوض کوثر سے خود پانی حاصل کریں گے مگر علمائے کرام کو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ خود صاحب حوض کوثر نبی مکرم محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے بھر بھر کر پیالے پلائیں گے۔

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم

رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا

پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضور سید عالم نبی کریم ﷺ نے فرمایا معمولی علم رکھنے والا بھی بکثرت عبادت کرنے والے جاہل سے اچھا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

علم کا طلب کرنا از خود عبادت ہے! علمی مذاکرے تسبیح و تقدیس کی مانند ہیں۔ علمی بحث جہاد کی طرح ہے' اور ان پڑھ کو پڑھانا صدقہ ہے اور اہل پر صرف کرنا اللہ تعالیٰ کی قربت کا باعث ہے۔

علم سے حلال اور حرام کا پتہ چلتا ہے۔

علم اہل جنت کے لیے سنگ میل ہے! وحشت کا انیس' غربت میں حوصلہ افزائی کرنے والا' اور تنہائی کا رفیق ہے۔ خوشی و مسرت کا رہنما' سختی میں مددگار' دشمن سے بچانے والا' دوستوں کی زینت' اور علم سے اللہ تعالیٰ اقوام عالم میں رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔ بھلائی کا نگہبان' اور قوموں کا امام بنانے والا۔

علماء کی پیروی کی جاتی ہے ان کے افعال واعمال کی اقتدا ہوتی ہے' ان کی رائے حتمی سمجھی جاتی ہے فرشتے ان کی رفاقت چاہتے ہیں اور استراحت کے وقت اپنے بازوؤں سے سہلاتے ہیں کائنات کی ہر چیز' صحرا و دریا کی مخلوق' یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں' خشکی پر کیڑے مکوڑے درندے' پرندے' سبھی عالم کے لیے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

درس و تدریس' شب بیداری سے بڑھ کر ہے' علم ہی صلہ رحم کا تحفظ کرتا ہے علم ہی حرام و حلال کی شناخت کا واحد ذریعہ ہے اور عمل اس کا تابع ہے' صلحاء کو الہام سے نوازا جاتا ہے بد بخت اس نعمت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تو عالم بن یا طالب علم' یا علم کی مجلس میں شامل ہو یا علماء و طلباء سے محبت کرنے والا بن' ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا! (امام بخاری)

علمی مجالس میں شامل ہونا۔ ہزار رکعت نوافل' ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شامل ہونے سے افضل ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا قرآن کریم پڑھنے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے

فرمایا قرآن پڑھنا بلا علم ہوگا؟ قرآن کی تعلیم از خود علم ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس کسی کے سہارے سے عالم چلے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا!

اور جو تعظیم و تکریم کے پیش نظر عالم کے سر کا بوسہ لیتا ہے اس کے ایک ایک بال کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' شب و روز نو سو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علماء و طلباء پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لیے ایک۔

علم دینیہ کے حصول میں جسے موت نے آلیا' اس کے اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے علماء کی شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علماء کرام آپ کی امت کے دنیا و آخرت میں چراغ ہیں' اور وہ خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے اور ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو ان سے مخاصمت رکھتا ہے۔(عیون المجالس)

طالب علم کی روزی کا خود خالق کفیل ہے' جب عالم کا وصال ہوتا ہے تو ایسے ہے جیسے روشن گھر سے فانوس نکل گیا' اس کے جانے سے دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمہ والنجم اذا ھویٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب صاحب علم وصال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے مجھے اس نجم یعنی عالم کی قسم جسے موت نے آلیا!!

حکایت: شعر' بلندی و پستی کا ذریعہ

عیون المجالس میں حضرت ابراہیم بن محمد شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کون سا علم سیکھوں! انہوں نے فرمایا شعر تو بلندی سے پستی یا کمینگی سے خواجگی کا ذریعہ اور علم نحو' ادب کا باعث ہے اور علم القرآن' معلی کا وسیلہ ہے اور فقہ سید العلوم ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں طالب علم کے تعلیمی مشاغل سے فرشتے فرحت حاصل کرتے ہوئے اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔

حکایت: حدیث سے استہزا کی سزا

مکہ مکرمہ میں مجھے حاضری نصیب تھی وہاں امام نووی کی کتاب بستان العارفین میں دیکھا کہ ایک شخص نے یہ حدیث سنائی کہ فرشتے طلباء کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں' سن کر اس نے اپنے جوتوں کو کیل لگا لیے اور کہا میں میخوں سے فرشتوں کے پر کچل دوں گا' حدیث کے ساتھ استہزا کرنے پر اس کے پاؤں فوراً زخموں سے بھر گئے۔

اسی طرح کوئی شخص کسی محدث کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا کسی آدمی نے استہزا سے کہا اپنے پاؤں اٹھالو کہیں فرشتوں کے بازو نہ ٹوٹ جائیں وہ ابھی اپنی جگہ سے آگے بڑھنے بھی نہیں پایا تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہو گئے۔

لطیفہ: عین' لام' میم

عین۔ علو' لام لطائف اور میم ملک سے ہے۔

عین۔ صاحب علم کو علیین تک لے جاتا ہے۔

لام۔ صاحب علم کو لطیف بناتا ہے۔

میم۔ صاحب علم کو بادشاہ کے منصب تک پہنچاتا ہے۔

عالم کو ع کی برکت سے عزت وعظمت۔ لام کی برکت سے لطافت۔

اور میم کی برکت سے محبت ومہابت اور محافظت عطا ہوتی ہے۔

فائدہ جلیلہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم' مال اور ملک میں اختیار دیا گیا' آپ نے علم اختیار فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ملک ومال بھی اسی کے ساتھ عنایت کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی رکاب تھام کر فرمایا کرتے' ہمیں علماء کرام کے ساتھ اسی طرح آداب کا حکم دیا گیا ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے ہاتھ چوم لیا کرتے اور فرماتے آل رسول علیہ السلام سے اسی طرح آداب کا حکم فرمایا گیا ہے۔

پندونصیحت: بدعمل عالم اور بدکار عورت

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کر کے عمل نہیں کرتا وہ اس فاحشہ زانیہ کی مثل ہے جس نے پوشیدہ زنا کیا پھر حاملہ ہوئی اور حمل ظاہر ہونے پر رسوائی اس کے حصہ میں آئی' وہ عالم ایسے ہی تھا جو اپنے علم پر علم پیرا نہیں ہوتا' روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عالم اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کے قدم لرزتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اس کی تقریر کا اثر قائم نہیں رہتا۔ جیسے چکنے پتھر پر پانی۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام نے کافر مردوں کی بدبو کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں وحی بھیجی کہ علماء کرام کے شکم کے سوا' لوگوں کے شکم اس بدبو سے بھی زیادہ بدبودار ہوتے ہیں۔

حکایت: آسمان وزمین سے بھاری چیزیں

روض الافکار میں ہے کہ ایک شخص نے دوہزار ایک سومیل کا طویل سفران باتوں کے معلوم کرنے میں صرف کیا کہ (1) آسمان وزمین سے بھاری کونسی چیز ہے؟ جواب ملا' جو شخص جرم سے پاک ہو پھر اس پر مرتکب ہونے کا الزام لگایا جائے۔ (2) زمین سے کشادہ کونسی چیز ہے؟ جواب ملا حق بات زمین کی کشادگی سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ (3) سمندر سے زیادہ کونسی شے غنی ہے؟ جواب ملا وہ دل جو قناعت سے پر ہے۔ (4) برف سے زیادہ کونسی چیز ٹھنڈی ہے؟ جواب ملا دوست سے کوئی چیز طلب کی جائے اور وہ انکار کرے! (5) پتھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ جواب ملا کافر کا دل۔ (6) یتیم سے زیادہ کون سی چیز حقیر ہے؟ جواب ملا چغل خور جب مقابلہ بازی پر اتر آئے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ عمدہ طریقہ سے وعظ وتبلیغ کرنے والوں کے لیے ملائکہ اہل آسمان وزمین' سمندر کے جانور یہاں تک کہ خشکی پر چلنے والی ہر چیونٹی دعا کرتے رہتے ہیں۔

(رواہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

طالب علم کی فضیلت

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' طالب علم کی فضیلت عام لوگوں پر ایسے ہے جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی میری تمام امت پر' نیز جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت فرشتوں پر۔

طلباء کی زیارت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلباء کرام کی زیارت کرنی چاہئے نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے اسے قدم قدم پر ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے جنت میں شہر دے دیئے جاتے ہیں جب زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرہ اس کے لیے دعا کرتا ہے۔

استاد کی خدمت میں حاضری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس ذات اقدس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم' جو طالب علم اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر آباد کیا جائے گا' نیز طالب علم جب استاد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو زمین شکرانے کے طور پر اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

خلفائے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا میرے خلفاء کی عزت کیا کرنا! عرض کیا وہ کون ہیں۔ فرمایا جو میری احادیث کا درس دیں گے اور میری امت کو میری باتیں پہنچائیں گے!

اور جو جمعۃ المبارک کے دن میری احادیث میں غور وخوض کر کے اس سے عمدہ مسائل کا استنباط کرے گا اسے ستر ہزار غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ نیز اسے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوگی اور اس کی مغفرت یقینی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس طالب علم کے قدم خاک آلود ہوں گے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی اور اس کے لیے کراماً کاتبین دعائے مغفرت فرماتے رہیں گے۔

اگر طالب علم' علم کے حصول میں فوت ہوا تو شہید ہوگا! اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں

سے ایک باغ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک وسعت عطا فرمائے گا۔

اور اس کے قرب وجوار میں چاروں طرف چالیس چالیس قبریں انوار وتجلیات سے منور ہوں گی۔ (طبرانی)

طالب علم کی حصول علم میں موت انبیاء کرام کی معیت کا اعزاز دے گی۔

عیون المجالس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی شان دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا عالم آپ کی امت کے سورج ہیں۔ جو عالم کی قدر ومنزلت کو پہچانتا ہے اور عزت بجالاتا ہے اس کے لیے جنت کی بشارت ہے اور جوان کی مغفرت وشناسائی سے اعراض کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے اس کے لیے تباہی وبربادی ہے۔

عالم جنت میں افضل ترین ہوگا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو علوم شرعیہ حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے عاجزی وانکساری اختیار کرے وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں آئے گا جنت میں اس کی منزل کا نام منزل شرافت ہوگا اور جنت میں ہر مقام سے حظِ وافر پائے گا۔

علماء کرام اور چنبیلی

لطیفہ: حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ کبوتر چنبیلی کو کھا رہا ہے! انہوں نے کہا کہ کبوتر سے موت اور چنبیلی سے علمائے کرام مراد ہیں۔

چنانچہ اسی دن بیس علماء کرام وصال فرما گئے۔

بعض کہتے ہیں چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب اور دردِ سر نزلہ باردٗ کو نافع ہے داغ دھبوں پر لگانے سے وہ مٹ جاتے ہیں۔

ایک شخص نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں خنزیر کے گلے میں موتی ڈال رہا ہوں آپ نے فرمایا گویا کہ تم نااہلوں کو علم سکھاتے ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا علم کا حضور ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں کو علم سکھانا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات ولعل اور سونے کے ہار ڈالنا ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک شخص نے محمد بن سیرین سے خواب بیان کیا گویا کہ میں زیتون کے تیل میں زیتون ڈال رہا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا' چنانچہ ویسے ہی ہوا' جیسا کہ کہا گیا تھا وہ یوں کہ اس نے روم سے ایک عورت خرید کی جس کو اس نے لونڈی بنایا حالانکہ وہ اس کی ماں تھی اور دونوں کو ایک دوسرے کی نسبت کا اس وقت علم نہیں تھا' ممکن ہے بچہ اندھیرے میں ہوا اور اس سے چھین لیا گیا ہو' عورت جن کے قبضہ میں تھی اسے روم میں لے گیا اور یہ بچہ کہیں اور بڑھتا پلتا رہا یہاں تک کہ مذکورہ صورت رونما ہوئی: تابش قصوری) (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا جس شخص نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پاک کو کھودتے دیکھا ہو اس کے لیے کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ شخص اپنے زمانے میں سب سے بڑا عالم ہوگا اور یہ خواب آپ نے از خود دیکھا تھا۔

حضرت علامہ علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ ولا تقصص رویاك علی اخوتك. یہ وحی الٰہی نہیں تھی بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اجتہاد تھا اور اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر اہل الرائے ہونے کا طعن دیتے ہیں' ان پر طعن کرنا ایسے ہی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام پر طعن کرنا۔

روض الافکار میں ہے کوئی شخص سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں زخم پیدا کر دیئے وہ کہتا ہے ایک روز میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری امت میں حضرت لقمان کی طرح بلکہ ان سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ (ہوسکتا ہے یہ خواب دیکھ کر اس نے توبہ کی ہو اور شفایاب ہوا ہو: تابش قصوری)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت لقمان' حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں' بعض کہتے ہیں ان کی خالہ کے صاحبزادے ہیں (بہر حال قریبی رشتہ تھا) سو برس عمر پائی۔ ان کی ولائت میں تو کوئی شک نہیں البتہ نبی ہونے میں علمائے کرام مختلف رائے کا اظہار کرتے ہیں' تاہم آپ بارگاہ رب العزت میں اتنے مقبول ہیں کہ قرآن کریم میں ایک سورہ کا نام

لقمان ہے۔

حضرت عکرمہ اور امام شافعی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں آپ نبی ہیں' آپ کا رنگ گندم گوں تھا' اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت خاص سے نوازا تھا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت لقمان نہایت غور و فکر کرنے اور عمدہ سوچ اور یقین کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا تھا' اس لیے انہیں حکمت عطا کر کے ان پر اپنا خصوصاً احسان فرمایا۔

سچائی کی برکت

ایک مرتبہ حضرت لقمان کے گرد لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا' ایک شخص آگے بڑھا اور آپ سے یوں گویا ہوا! کیا آپ فلاں شخص کے غلام ہیں؟ کہا ہاں! کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ کہا ہاں' تو پھر آپ اس مرتبے پر کیسے فائز ہوئے! آپ نے فرمایا یہ سچائی کی برکت ہے اور سوا ضروری گفتگو کے میں نے کبھی بات نہیں کی' اور ضرورت کے وقت کبھی خاموش نہیں رہا۔

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا' کیا آپ بادشاہ یا وزیر بننا چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا عافیت چاہیے مملکت نہیں! جب بیدار ہوئے تو حکمت و دانائی سے مرصع تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب وقت آنے والا ہے ایک ایسا شخص میری امت میں ظہور پذیر ہوگا جو حکمت و معرفت کی باتیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دین اسلام اور میری سنت کو تازہ زندگی بخشے گا' اس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی سو بار زیارت

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رب العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر بھی میری حسرت کم نہ ہوئی میں نے کہا اگر ایک مرتبہ اور زیارت ہو جائے تو میں عرض کروں گا الٰہی! قیامت میں مخلوق کی بخشش کس عمل سے ہوگی!

چنانچہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شادکام ہوا' میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوا' الٰہی تیری سلطنت باعزت اور تیری شان عظیم ہے' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں' کہ قیامت میں مخلوق کس عمل سے جلد نجات پائے گی

ارشاد ہوا' ابوحنیفہ! جو خواب [illegible] پڑھا کرے۔ سبحان الابدی

الابد سبحان الواحد سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی الماء فجمد' سبحان من خلق الخلق واحصاها عددًا من قسم الرزق ولم ینس احدا، سبحان الذی لم یتخذ صاحبة عددا ولا ولدًا سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت پڑھا کرے۔ سبحانك لا الہ الا انت فاغفرلی ۔ تو گناہوں سے ایسے نکل آتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے (رواہ احمد)

حضرت علائی علیہ الرحمہ لا تقصص رویاك کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم تھا اور نبوت کے علوم میں تعبیر شرط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وکذلك یجتبیك ربك (۱۲-۶) میں اجتہاد واستخراج مسائل کا جواز پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجتہاد اور خواب سے استنباط کیا تھا' جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا' پس کتاب وسنت سے استنباط کرنا اولی اور سنت انبیاء ہے! اس میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ یجتبی صیغہ مضارع ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مقدس پر جاری ہوا اور پھر اللہ تعالی نے سچ کر دکھایا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا' اسی طرح نبی کریم ﷺ کے صدقے مسلمانوں کو اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں مقبول بنائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ حضرت زلیخا کو ان کے لیے بڑھاپے سے جوانی' حسن وخوبصورتی' بینائی اور دوبارہ آپ کے ذریعے بادشاہی عطا فرمائی' جو اس دنیا میں تھی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے بوڑھی عورتوں کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ' حسن وجوانی' خوبصورتی' اور مراتب علیا سے نوازے گا جنہیں فنا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی کے فوائد میں ہے کہ ایک طویل عرصہ بعد اپنے باپ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئے اور جنت میں نبی کریم ﷺ کی طفیل مسلمانوں کی برگزیدگی کا یہ

عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے نوازے گا۔ دنیا دار الندامت ہے اور جنت دار الکرامت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے چہرے کھلکھلائیں گے وجوہ یومئذٍ ناضرة الی ربها ناظرة (۷۵-۲۳) اس دن کس خوشی و مسرت سے تازہ چہرے اپنے ربّ کا دیدار کر رہے ہوں گے!!

فوائد جمیلہ:

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوق کے اسماء سکھائے اس سے ان کو حکومت اور فرشتوں کا مسجود بنایا' حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبانیں سکھائیں تو انہیں سلطنت ملی' ہدہد کو پانی کے مقام کا علم دیا تو قید سے رہائی ملی گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومن! تجھے میں نے توحید کی راہ دکھائی' تو کیا تجھے میں جنت عطا نہیں کروں گا؟

فرشتوں کا مناظرہ زمین اچھی یا آسمان؟

آسمان پر دو فرشتے آپس میں مناظرہ کرنے لگے' ایک نے کہا آسمان زمین سے افضل ہے' کیونکہ اس پر عرش ہے' دوسرا کہنے لگا زمین' آسمان سے اعلیٰ ہے اسی لیے کہ اس میں بیت اللہ شریف ہے! دونوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ٹھہرایا' حضرت جبرائیل علیہ السلام فیصلہ کرنے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بقا کے لیے بنایا اور عرش کو سہارے کے لیے' ان سے پہلے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے نہ عرش' نہ آسمان' نہ زمین' نہ کعبہ' اتنے میں حضرت میکائیل نے بشارت دی' تمہارے نام علماء وامت محمدیہ میں درج کئے گئے ہیں یہ سنتے ہی دونوں فرشتے سجدے میں چلے گئے قیامت کے دن جب اٹھیں گے تو علمائے امت محمدیہ کے گروہ میں شامل ہوں گے الٰہی ہم نے جو قیامت تک سجدے میں رہے اور تو نے جواب عطا فرمایا یہ ہم علماء امت محمدیہ کی نذر کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کا اعزاز

نبی کریم ﷺ سے کہا جائے گا اپنے امت کے علمائے کرام کو جمع کریں آپ فرمائیں گے

الٰہی میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آپ نے سچ فرمایا جس نے میری واحدنیت کا اعتراف کیا اور یکتائی کی شہادت دی وہ عالم ہی تو ہے! پھر فرمایا اشہد اللہ ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں برادران یوسف نے ایسی حالت میں ان پر حسد کیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام علمی طور پر بلند مرتبہ تھے، تاہم انجام کار بھائیوں کا علم ہی ان کی اصلاح کی طرف داعی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی بات کو یوں بیان فرمایا وتکونوا من بعدہ قوماً صالحین (۱۲-۹) یعنی توبہ کر لینا اور پھر کبھی گناہ کی طرف نہ لوٹنا (چنانچہ جب انہوں نے آخر میں توبہ کی تو واقعۃً وہ صالحین میں شامل ہوئے اور ولائت کے مرتبہ پر فائز کئے گئے: تابش قصوری)

علماء کرام بیان کرتے ہیں چونکہ ابلیس ازلی ابدی شقی تھا اس لیے اس کی گردن سجدہ کے لیے نہ جھکی جب کہ فرشتوں کو سجدے کا طریقہ معلوم نہ ہونے کے باوجود طریقہ آ گیا، اگر وہ ازلی بد بخت نہ ہوتا تو اسے بھی سجدے کا طریقہ آ جاتا بلکہ سب سے پہلے سر جھکاتا۔

پس علم ایک ایسا نور ہے جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ودیعت فرما دیتا ہے یہ کیسی بات ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اسلم" اسلام لا۔ تو انہوں نے کہا کہ اسلمت رب العالمین۔ تمام جہانوں کے رب پر میں اسلام لایا، اور نبی کریم ﷺ سے فرمایا جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا رب ہے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا اور یہ نہ فرمایا میں اسلام لایا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے از خود جواباً فرمایا کہ رسول کے پاس جو کچھ بھی آتا ہے اس پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی طرف سے جواب دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب دینے سے زیادہ عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا (۱۳-۱۷) کے متعلق فرماتے ہیں پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں حکمت سوائے اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو کسی اور جگہ نہیں

اگتی ''یعنی حکمت کا تقاضا ہے کہ انسان مٹی کی طرح عاجزی انکساری اختیار کرے''۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ فقہ ایمان ہے اور حکمت امن دینے والی ہے۔

اسماء گرامی فقہائے مدینہ

مدینہ طیبہ کے فقہاء جن کے ناموں کی برکات اظہر من الشمس ہیں' علماء کرام فرماتے ہیں اسماء اصحاب الکہف میں جو برکات مرقوم ہیں ان سے زیادہ برکتیں مدینہ منورہ کے ان فقہاء کرام کے اسماء گرامی میں ہیں (تابش قصوری)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ۔ آپ سے پانچ حدیثیں مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید بن مسیب فتح کو پسند فرماتے تھے' آپ صحابی ہیں' سات احادیث آپ سے مروی ہیں آپ ان صحابہ میں شامل ہیں جنھوں نے شجرہ مبارکہ کے نیچے بیعت کا شرف پایا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم آپ بھی صحابی ہیں حضرت زید سے بہتر (72) احادیث مروی ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم

حضرت حارث بن ہشام' حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہما

حکایت: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمیں

اخلاق کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے۔ وہ بیان کرنے لگے! اللہ تعالیٰ نے اخلاق کو تخلیق فرمایا تو اسے سات حصوں میں تقسیم کر دیا! اور شقاوت کو تخلیق کر کے فرمایا تو کہاں رہنا پسند کرے گی' اس نے عرض کیا جنگل میں' صبر بولا تیرے ساتھ رہوں گا فقر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اس نے کہا حجاز میں' قناعت نے کہا پھر میں تیرے ساتھ رہوں گی۔ پھر فنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرے گی وہ بولی مصر میں' ذلت نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گی' پھر بخل سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں مغرب میں رہوں گا' بدخلقی نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گی' پھر حسد سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں شام میں رہنا پسند کرتا ہوں شر نے کہا پھر میں تیرے ہمراہ رہوں گا۔

لطیفہ: امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ عنہما

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ایک بار حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں تشریف فرما ہوئے' امام مالک رضی اللہ عنہ پہچان نہ سکے اور انہوں نے اپنے سامعین سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہ دے سکا' حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں لوگوں نے عرض کیا عراق سے' انہوں کہا یوں کیوں نہیں کہتے شہر نفاق وشقاق سے آئے ہیں یہ سنتے ہی آپ نے عرض کیا' میں ایک قرآن پاک کی آیت سنانا چاہتا ہوں' اجازت ہے امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہا سنایئے آپ نے پڑھا۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل العراق مردوا علی النفاق (۹-۱۰۱) وہ بولے اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے کہا پھر بتایئے کیسے فرمایا ہے۔ انہوں نے پڑھا۔ ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق (۹-۱۰۱) آپ نے کہا الحمدللہ آپ نے اپنے آپ پر حکم نافذ کیا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اچھلے اور آپ کی طرف لپکے اور فوراً پہچان لیا' اپنے ساتھ بٹھایا' بڑی تکریم وتعظیم بجا لائے۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مردوا علی النفاق سے نفاق پر جمے رہنا مراد ہے اور سنعذبھم مرتین (۹-۱۰۱) سے مراد دنیا وآخرت کا عذاب ہے' پہلے قول سے وہ عذاب ہے جب جمعۃ المبارک کا خطبہ دیتے ہوئے مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کا نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا تھا' قم یا فلان فاخرج فانك منافق' کھڑا ہو اور نکل جا' تو منافق ہے'

اور عذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے: تابش قصوری)

مسئلہ: عالم کو قید میں رہنے دو؟

اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہو جائیں تو ان میں سے صرف ایک کو رہائی کا ہمیں اختیار دیا جائے تو جاہل کو رہا کرا دینا چاہیے کیونکہ خطرہ ہے کہیں جاہل کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے بخلاف عالم کے!!

اسی طرح اگر عام آدمی اور عالم حمام سے جائیں تو ستر ڈھانپنے کے لیے صرف ایک ہی کپڑا ہو تو عالم کو دیا جائے تاکہ عامی اس کے ستر کو کھلا نہ دیکھ سکے' اس لیے کہ عالم کی نظر اس کے علم کی برکت سے جاہل پر نہیں پڑے گی بخلاف جاہل کے۔

(نوٹ) ضروری نہیں کہ عالم کو قید رہنے دیا جائے البتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کسی عالم کو قید میں ڈالا گیا تو انہوں نے وہاں بھی اپنے علم کے فیضان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا' حضرت یوسف علیہ السلام قید میں گئے تو سب قیدی توحید کے قائل ہو گئے امام اعظم قیدی بنے تو درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ ہمارے زمانے میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں

حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری رحمۃ اللہ علیہ بانی مرکزی دارالعلوم حنیفہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑہ تحریک ختم نبوت 1953ء میں جب ساہیوال جیل میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے تو وہاں آپ بیسیوں طالب علموں کو درس حدیث دیتے رہے ان طلباء میں حضرت علامہ مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری رحمۃ اللہ علیہ' علامہ الحاج ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ فریدی مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال بھی شامل ہیں

غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ جب تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں قید ہوئے تو قرآن پاک کے اٹھائیس پاروں کی چھ جلدوں میں بڑی مبسوط تفسیر الحسنات رقم فرمائی اسی طرح ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان نے تفسیر ضیاء القرآن کا زیادہ تر حصہ جیل میں قلمبند فرمایا

نامور ادیب و مصنف علامہ ارشد القادری فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (انڈیا) نے

اپنی مشہور و معروف تصنیف ''زیروزبر'' جیل میں تحریر کی۔
الغرض عالم کا جیل جانا بھی حکمت سے خالی نہیں' وہ جہاں بھی رہتے ہیں علوم وفنون کو تقسیم فرماتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ علماء حق کو مصائب وآلام سے محفوظ رکھے اور ان کے علوم سے جہاں والوں کو مستفیض فرماتا رہے (تابش قصوری)

شام میں قیام؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو مسلمان شام میں فوت ہو گا وہ قبر کی سختی اور پل صراط پر گزرتے وقت پرسکون رہے گا۔
حضرت عبداللہ بن خولہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دن سید عالم ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا شہر بتایئے جہاں میرا رہنا مفید ہو! آپ نے فرمایا شام میں سکونت اختیار کرلو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! میں آپ کی ظاہری جدائی کے خطرہ کے پیش نظر عرض کر رہا ہوں ورنہ آپ کا قرب ہی مجھے سب سے عزیز ہے! جب آپ نے شام کے بارے میں میرے اعراض کو ملاحظہ فرمایا تو آپ فرمانے لگے! تم جانتے ہو! شام کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے! اے شام! میرے شہروں میں تو مجھے محبوب ہے' تیرے پاس اپنے بہترین بندوں کو داخل کروں گا' نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔
حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے ایک منور کتاب اٹھا کر شام میں رکھ دی! میں نے اس کی تعبیر یوں کی' جب فتنہ قیامت ظہور پذیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ شام کو ایمان سے پر کردے گا۔
حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ شہر رسول کریم ﷺ ''مدینہ منورہ'' میں کیوں قیام پذیر نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا میں نے کتب سماویہ میں دیکھا ہے شام ''اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے ایک خزانہ ہے'' اور وہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں۔
نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب شام پر غیر مسلم غالب ہوں گے اس وقت میری امت خیر سے خالی ہوگی۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قیامت کا ظہور ہوگا تو روئے زمین شام سے چالیس سال پہلے برباد ہو جائے گی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شام کو بشارت ہو اس کے لیے فرشتے رحمت وکرم طلب کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شام پر اپنی رحمت فرماتا رہتا ہے۔

شام پر اگر منافق غالب آئے تو وہ مصائب وآلام اور غم والم میں پریشان ہو کر مر جائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لیے شام باعث برکت ثابت ہوگا۔

فائدہ: جامع دمشق میں نماز کی اہمیت

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دمشق کی جامع مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

حضرت عمرو بن مہاجر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ولید بن عبدالملک نے جامع مسجد دمشق کی تعمیر میں چار صد صندوق صرف کئے ہر ایک صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے، ستر ہزار دینار تو سامنے کے حصہ میں چاندی کے مینا کاری میں خرچ ہوئے اور بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز (چھیاسی) 86 ہجری میں ہوا اور 196 ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

حضرت علائی سورۃ الروم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس شہر کی بنیاد رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کی بنیاد بعد از طوفان رکھی، بعض نے کہا ذوالقرنین جب مشرق سے واپس ہوا تب رکھی، کہتے ہیں مصری گھاٹی پر پہنچا تو اسے انوار وتجلیات دکھائی دیئے اور اس نے دمشق نامی غلام کو یہ شہر آباد کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس نے آباد کیا، اور اسی کے نام سے شہر نے شہرت پائی۔

دمشق اور سات سیارے

بعض علماء فرماتے ہیں دمشق کا نام سات سیاروں کے ناموں سے ماخوذ ہے۔

باب الشمس شرقی دروازہ شمس کے نام پر

باب تومی	تومی دروازہ	زہرہ کے نام پر
باب السلامہ	سلامتی دروازہ	قمر کے نام پر
باب الفرادیس	فرادیس دروازہ	عطارد کے نام پر
باب الجابیہ	جابیہ دروازہ	مریخ کے نام پر
باب الصغیر	صغیر دروازہ	مشتری کے نام پر
باب الفرح	فرح دروازہ	زحل کے نام پر

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے دمشق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غلام نے آباد کیا اسے نمرود نے آپ کی خدمت میں اس وقت پیش کیا جب آپ صحیح' سلامت آگ سے باہر تشریف لائے۔

فوائد نافعہ:

حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں برزہ دمشق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے وہاں کوئی شخص چار رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا! نیز جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

امام مکحول فرماتے ہیں شام میں مغارۃ الام' حاجات وعطیات خداوندی کا مقام ہے' یہاں مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا ہی اچھا ہوتا میں دمشق میں غوطہ نامی مقام پر جاتا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت پاتا' حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کو قابیل نے اسی جگہ شہید کیا تھا' میں ان ظالمین کی ہلاکت کی عرض کرتا ہوں جو مظلوموں پر ظلم سے باز نہیں آتے'

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا' آپ غار حرا میں تشریف لے جایا کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہابیل ابن آدم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں مغارۃ الام کے مقام پر ہوں'

حضرت ابوبکر' حضرت عمر میرے ساتھ ہیں میری نظر حضرت ہابیل ابن آدم پر پڑی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کے لیے دعا کی' نیز عرض کیا الٰہی' ہر ولی' صدیق اور ایماندار کے لئے اس مقام کو مستجاب بنا دیجئے' ارشاد ہوا میں نے قبول کیا' حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان واکرام کے لیے فرمایا' اور میں ہر جمعرات کو مع اپنے رفقاء اور ہابیل یہاں آ کر نماز ادا کرتا ہوں (واللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو فضیلت مغارۃ الام کی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو یہاں آئے بغیر ان کو کھانا پینا بھی ہضم نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبل قیسون میں مغارۃ الام ایسا عظمت والا مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے اگر مجھے وہاں جانے کا موقع ملتا تو میں وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے مغفرت طلب کرتا' پس جس کسی کو وہاں جانا نصیب ہو' وہ نماز اور دعا میں سستی نہ کرے۔

سبز پوش جنتی

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں' اس نے کہا دمشق میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جو جنت میں سبز پوشوں کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے سبز لباس اہل دمشق کے ساتھ خاص ہو گیا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالیھم ثیاب سندس خضر (۷۶-۲۱)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کسی شخص سے دریافت کیا تیرا گھر کہاں ہے اس نے کہا شام میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے شہداء کی ستر ستر گنہگاروں کے لیے سفارش قبول ہو گی۔ اس نے کہا وہ کون ہیں' آپ نے فرمایا حمص والے' نیز فرمایا شاید تم انہیں لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت میں سبز پوش کے نام سے پکارا جائے گا' اس نے کہا مزید وضاحت فرمائیے آپ نے فرمایا دمشق کے رہنے والے' شاید تو ان لوگوں میں ہے جو روز قیامت سایہ عرش میں ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے' مدینہ' معدن دین اسلام ہے' کوفہ مجمع الاسلام' بصرہ فخر العابدین' شام معدن ابرار' سند دار ابلیس' مصر آشیانہ ابلیس' بلکہ ابلیس کی جائے پناہ اور سکونت کا مقام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابلیس عراق میں گیا اپنی حاجت پوری کی' پھر شام پہنچا اپنی ضرورت پوری کرنے لگا لوگوں نے بھگا دیا' پھر مصر پہنچا وہاں اس نے انڈے دیئے' بچے نکالے۔ (رواہ الطبرانی) واللہ تعالیٰ اعلم

شام میں دس ہزار ایسے لوگ داخل ہوئے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تھی' اس کی حدود عربس سے فرات تک ہے' حمص میں سات سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام پذیر ہوئے پہلے پہل حمص کی دمشق سے زیادہ شہرت تھی' ایک روایت میں ہے کہ شام جنتی شہر ہے اردن کا نام اس لیے ہوا کہ یہاں کی آب و ہوا بھاری ہے' بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ (اب تو ایک ملک کے نام سے معروف ہے: تابش قصوری)

بصرہ کی بنیاد حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے رکھی' اٹھارہ برس میں یہ شہر خوب رونق پذیر ہوا کوفہ دار الفضل ہونے کے ناطے مشہور ہے' اپنی گولائی کی وجہ سے اس نے کوفہ نام پایا۔

مصر مشہور شہر ہے (اب ملک کے نام سے معروف ہے شہر کے وجود کا کوئی پتہ نہیں چلتا) اس کی خوبیوں میں سے ہے کہ فرعونی جادوگر ایک لحہ ضائع کئے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے عراق' اپنی ہموار زمین کے باعث یہ نام رکھتا ہے کیونکہ اس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادیاں۔ (واللہ اعلم)

فضائل سید الاولین والآخرین ﷺ

وھو حی سمیع بصیر فی قبرہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ ۔ نبی کریم ﷺ اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں' سمیع و بصیر ہیں' اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ و سلام آپ کی ذات ستودہ صفات پر ہمیشہ جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے دل کو آپ ﷺ کی محبت سے بھرپور فرمائے اور مجھے اور تجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خواص میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

آپ کے محامد ومحاسن' کمالات جلیلہ واوصاف حمیدہ کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اور آپ کے اوصاف کی بارش بے پایاں ہے' تاہم آپ کے اوصاف ومحامد اس نظر سے بیان کرنے کی ہمت کر رہا ہوں شاید اسی سبب سے ہمیں محشر میں آپ کے پرچم کے سائے میں جگہ عطا ہو اور یہی قیامت میں میرے لیے ذخیرہ بن جائے۔ لیجئے اب میں اپنا سابقہ وعدہ وفا کرنے لگا ہوں!!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ اپنے طریق سے آگاہ فرمائیے' اس پر آپ نے جواب عطا فرمایا

المعرفته' راس مالی' معرفت الٰہیہ میرا راس المال ہے۔

والعقل اصل دینی' عقل دین کی بنیاد ہے۔

والحب اساسی' اللہ تعالیٰ کی محبت میری اساس ہے۔

والشوق مرکبی' شوق میرا مرکب ہے۔

والذکر انیسی' ذکر میرا مونس وہمدم ہے۔

والسقته کنزی' اللہ تعالیٰ پر تکیہ میرا خزانہ ہے۔

والحزن رفیقی' غم میرا رفیق ہے۔

والعمل سلاحی' علم میرا اسلحہ ہے۔

والصبر ردائی' صبر میری چادر ہے۔

والرضاء غنیمتی' رضا میرا مالِ غنیمت ہے۔

والفقر فخری' فقر میرے لیے باعث فخر ہے۔

والذهد حرفتی' زہد میری حرفت ہے۔

والیقین قوتی' یقین میری قوت ہے۔

والصدق شفیقی' صدق میرا دوست ہے۔

والطاعة حسبی' طاعت میرا حسب ہے۔

والجهاد خلقی' جہاد میرا اخلاق ہے۔

وقرة عینی فی الصلوٰة' اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

وثمرۃ فوائدی فی ذکر ربی اور میرے دل کا سکون ذکر الٰہی ہے وغمی لاجل امتی، میرا غم تو امت کے لیے وشوقی الیٰ ربی اور اپنے رب کا مجھے بے حد شوق ہے۔

قوت مصطفیٰ ﷺ

ذکر الحناطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطی قوۃ اربعین نبیًا ۔ حضرت حناطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ کو چالیس انبیاء کرام کی قوت سے نوازا گیا! تاکہ آپ کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا نبی کریم ﷺ کو اپنے کندھوں پر اُٹھالیں مگر آپ نہ اٹھا سکے پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بازو سے اٹھایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پکار اٹھے لوشئت لعلوت السماء الثانیہ لقوتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی قوت سے دوسرے آسمان تک پہنچ جاتا۔

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ خلق اللہ راس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البرکۃ وعینیہ من الحیاء واذنیہ من الغیرۃ ولسانہ من الذکر وشفتیہ من التسبیح وجھہ من الرضا وصدرہ من الاخلاص وقلبہ من الرحمۃ وفوادہ من الشفقہ وکفیہ من الکرم وشعرہ من ثبات الجنۃ وریقہ من عسلھا ولحمہ من مسکھا وعظمۃ من کافورھا واسنانہ من الیمن ورجلیہ من الرضا وعضدیہ من القوۃ فلما اکملہ اللہ تعالیٰ بھذا الصفۃ ارسلہ اللہ تعالیٰ الی ھذہ الامۃ وقال ھذا ھدیتی الیکم فاعرفوا قدرھا وعظموہ ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا سر اقدس برکت سے تخلیق فرمایا' آپ کی آنکھوں کو حیاء سے آپ کے مبارک کانوں کو غیرت سے' آپ کی زبان اقدس کو ذکر سے' دونوں لب' تسبیح سے چہرہ منور رضا سے' سینہ اخلاص سے' قلب اطہر رحمت سے' جگر مقدس شفقت سے' کف دست کرم سے' موئے مبارک سبزہ جنت سے' لعاب دہن شہد سے (گوشت) لحم اقدس مشک سے' استخوان کافور سے' دندان مبارک برکت سے' پائے اقدس رضا سے' بازو قوت سے' جب اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے آپ کی تکمیل فرمائی تو ارشاد فرمایا' اے امت محمدیہ' میں تجھے اپنے حبیب تحفۃً عطا

فرماتا ہوں' ان کی قدر و منزلت کو پہچانو اور ان کی خوب تعظیم و تکریم کرتے رہو۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ میرے خاص رسول ہیں' آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ آپ کی ذات اقدس ہے' آپ کا چہرہ روشن اور خوبصورت' دست اقدس اور پائے مبارک سفید و منور' تمام لوگوں کے ہادی و رہنما ہیں' متقین کے پیشوا' عابدین کا نور' شہروں کا سکون' خیر کا مخزن' امت عالیہ کی طرف مبعوث ہونے والے بے سہاروں کے سہارا' گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے' زمانہ بھر کی رحمت' غمزدوں کے مونس و غمخوار' اور بے وسیلوں کے وسیلہ' اور آپ کا مزار اقدس جنت کے باغوں میں سے ایک سب سے اعلیٰ باغ۔

حکایت: اور میں اللہ کا حبیب ہوں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' آپس میں محفل سجا کر باتیں کر رہے تھے۔ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا' دوسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلمہ فرمایا اور روح اللہ کا لقب عطا کیا' اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' واقعۃً ایسے ہی تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ فرمایا' انہیں بھی ان گنت مراتب سے نوازا' میں لواء الحمد کا مالک ہوں' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں' قیامت میں سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں' ہر ایک سے پہلے جنت میں میرا جانا ہوگا' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں اولین و آخرین کا سردار ہوں' جنت کا دروازہ میں ہی کھولوں گا' میرے ساتھ ایماندار فقراء ہوں گے اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

فائدہ: مساکین کے ساتھی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی' الٰہی مجھے فقراء کے ساتھ شامل فرمانا میرا وصال غنا میں نہیں فقر میں کرنا' اور روز قیامت مساکین میرے ساتھ ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت کا باعث ہے اور امیری دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت کا سبب ہوگی فقراء امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

(نوٹ) وہ اپنے گوشواروں کے حساب و کتاب میں ہی اتنا طویل عرصہ انتظار میں بیٹھیں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر جماعت فقراء کی ہے اور جنت میں جلد پہنچ کر آرام کرنے والے غرباء ہی ہیں۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں فقراء سے غنی افضل ہیں اور بعض نے فرمایا غنی شکر گزار' ناشکرے فقیر سے افضل ہے' غنی وہ ہے جو کم از کم نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اولاد کے بارے میں فکر مندی دوزخ کے سامنے ڈھال ہے' اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت عذاب سے امان' طاعت پر صبر کرنا ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے نیز موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

حکایت: کلیم اور حبیب میں فرق

حضرت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین میں یوں عرض کیا یا ربّ انا کلیمك ومحمد حبيبك ۔الٰہی میں تیرا کلیم اور محمد مصطفیٰ ﷺ تیرے حبیب ہیں

فما الفرق' بين الكليم والحبيب' فقال ۔ پھر کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الكليم يعمل برضاء مولاه کلیم وہ جو خدا کی رضا کا طالب ہو والحبيب يعمل مولاه برضائه ۔ حبیب جس کی رضا کا خود رب العالمین طالب ہو والكليم يحب الله ۔ کلیم جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے والحبيب يحبه الله ۔ حبیب وہ جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے والكليم ياتى الى طور سيناء ثم ينا جى ۔ کلیم جو طور سینا پر آئے اور زیارت کے لیے ندا کرلے والحبيب ينام على فراشه ۔ حبیب وہ جو اپنے بستر پر استراحت فرما رہا ہو فياتى بـه جبريل فى طرفة عين الى مكان لم يبلغه احد من المخلوقين ۔ پس ان کے پاس جبریل جائیں اور اشارہ ابرو سے بھی پہلے ایسے مکان میں پہنچا دیں جہاں مخلوقات میں

کسی کو پہنچنے کی طاقت نہیں۔

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ۔ اور بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو سفید مروارید کے ایک ہزار محل خصوصی طور پر عطا فرمائے گا جن کا فرش مشک و عنبر کا ہے' اور ہر محل میں اس قدر نعمتیں ہوں گی جتنی آپ کے شان شایان ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول فمن تبعنی فانہ منی' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول ان تعذبھم فا نھم عبادك و ان تغفرلھم (۵-۱۱۸) پڑھا تو اپنی امت کے لیے غمناک ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی' اللھم امتی 'الٰہی میری امت پر رحم فرما' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور بشارت دی' میرے حبیب آپ اپنی امت کے معاملہ میں زیادہ متفکر نہ ہوں ہم اس سلسلہ میں آپ کو خوش کر دیں گے جیسے تمہاری رضا' ویسے میری رضا۔

سب سے زیادہ محبوب؟

نبی کریم ﷺ نے ایک نقاش کو اپنی انگوٹھی میں لا الٰہ الا اللہ نقش کرنے کا حکم دیا جب انگوٹھی دیکھی تو اس پر محمد رسول اللہ بھی نقش دیکھا' آپ حیرانگی کے عالم میں تھے کہ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرمایا آپ نے وہ نام نقش کرایا جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہم نے وہ نام نقش کر دیا جو ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہے' اتانی جبریل علیہ الصلاۃ و السلام وقال لہ ان اللہ تبارك وتعالیٰ یقرئك السلام ویقول لك انت کتبت احب السماء و انا کتبت احب الاسماء الیٰ ۔

حکایت: برکات نام مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک یہودی نے تورات میں چار مقام پر حضور سیّد عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا نام نامی دیکھا تو اس نے دشمنی کی بناء پر مٹا دیا' جب دوسرے دن

تورات دیکھی تو آٹھ مقام پر اسم مصطفیٰ درج پایا' اس نے پھر مٹا دیا تیسرے دن بارہ جگہ پر نام نامی دیکھا تو اس نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو آپ وصال فرما چکے تھے

چنانچہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس مقدس کی زیارت کرا دیجئے' آپ نے لباس کی زیارت کرائی تو وہ محبت سے چومنے اور سونگھنے لگا' پھر روضہ مقدس پر حاضر ہو کر اسلام لے آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی اگر میرا اسلام لانا تجھے پسند ہے اور میری حاضری قبول ہے تو پھر مجھے وصال کی لذت سے شاد کام فرما' یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کر گئی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنازہ پڑھا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

تمنا ہے الٰہی موت یوں آئے مدینہ میں
نظر کے سامنے خیر الوریٰ کا آستانہ ہو
یا ربّ ہماری موت کا جب دن قریب ہو
آنکھوں کے عین سامنے روضہ حبیب ہو
یہی ہے آرزوئے زندگی تابشؔ قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ
ہو تابشؔ خاتمہ عشقِ نبی پر
میسر ہو مجھے یوں شاد کامی

حکایت: احترام نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انعام

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا رہا جب فوت ہوا تو لوگوں نے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے فلاں بندے کو وہاں سے اٹھائیے' غسل وکفن دے کر جنازہ پڑھیں اور با عزت طور پر اسے دفن کر دیں' کیونکہ یہ میرے نزدیک اس لیے محبوب ہے کہ ایک دن یہ تورات پڑھ رہا تھا کہ میرے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو اس نے فرط عقیدت

سے چوما' آنکھوں پر لگایا' اور پھر آپ کی ذات اقدس پر صلاۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا' اس لیے میں نے اسے مغفرت وبخشش سے نواز کر حور سے نکاح کر دیا (سبحان اللہ)

فاوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام ان غسلہ و کفنہ وصل علیہ فی بنی اسرائیل لانہ نظر فی التوراۃ فوجداسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ وضعہ علی عینیہ وصلی علیہ فغفرت لہ ذنوبہ زوجۃ حوراء ۔

حکایت: چرواہا بھیڑیئے کی شہادت پر ایمان لے آیا

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے شفاء شریف میں دیکھا ہے کہ ایک بار بھیڑیئے نے بکری اٹھائی اور لے چلا چرواہے نے پیچھے دوڑ کر بکری چھڑالی' تو بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا یعنی تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہوا۔

چرواہا متعجب ہوا اور بولا عجیب بات ہے بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح گفتگو کرنے لگا بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے زیادہ اور بھی تعجب کی بات ہے کہ تو بکریاں چرا رہا ہے مگر اس نبی کو چھوڑ رکھا ہے جن سے زیادہ عظیم المرتبت کوئی نبی پیدا نہیں ہوا' ان کے لیے جنت کے دروازے ہمیشہ سے کھلے ہیں' اہل جنت ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' کے جہاد کو دیکھتے رہتے ہیں' ہمارے اور ان کے درمیان صرف یہ گھاٹی ہے' اسے کراس کرے گا تو ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا وہ بولا میری بکریوں کی حفاظت کون کرے گا' بھیڑیا بولا' تم جاؤ حفاظت میں کروں گا' چنانچہ چرواہے نے بکریاں بھیڑیئے کے سپرد کر دیں خود بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گیا۔ جب سید عالم ﷺ کے چہرۂ اقدس پر نظر پڑی تو ایمان لے آیا

آپ نے فرمایا' جائیے اب اپنی بکریوں کی حفاظت کریں' جب واپس آیا تو اس نے بھیڑیئے کے لیے ایک بکری ذبح کی' گویا کہ اس نے شکرانے کے طور پر بھیڑیئے کی خدمت میں ایک بکری بطور نذرانہ پیش کر دی' بعض علماء کرام فرماتے ہیں' یہ چرواہے حضرت سلمہ ابن اکوع تھے اور آپ کے اسلام لانے کا باعث یہی بھیڑیا ہوا' حضرت امام نووی علیہ الرحمہ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ نے 77احادیث روایت کیں اور تین بار بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے' اوّل آنے والے' درمیان اور آخر میں آنے والوں کے ساتھ بیعت

کرتے رہے یعنی حضور ﷺ کی خدمت میں بیعت کے تمام وقت میں حاضر رہے' جو جماعت آئی اس کے ساتھ پھر بیعت کی سعادت حاصل کر لی!!

74 ہجری کو 80 برس کی عمر میں انتقال فرمایا ان کے والد کا نام سنان بن عبداللہ ہے (ممکن ہے اکوع قبل از اسلام نام ہو اور بعد میں عبداللہ رکھ دیا گیا مگر شہرت اکوع کے نام سے رہی' واللہ تعالیٰ اعلم: تابش قصوری)

حکایت: ہرنی کی رہائی اور بچوں کے ساتھ حاضری

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ جنگل میں تشریف لے گئے وہاں ایک ہرنی نے آپ کو ندا کی! فنادته ظبية ۔ یا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليك وسلم! فقال ما حاجتك؟ فقالت صادفى هذا الا عرابى ولى خشفان فى ذلك الجبل فا طلقنى حتىٰ اذهب فارضعهما وارجع قال اوتفعلين؟ قالت نعم' فا طلقها فذهبت ورجعت فانتبه الا عرابى قال يارسول الله صلى الله عليك وسلم الك حاجة؟ قال تطلق هذا الظبية' فاطلقها فخرجت تعدوفى الصحراء وتقول اشهدان لا اله الا الله واشهدانك رسول الله ۔ یارسول اللہ (ﷺ)! میری آپ سے فریاد ہے' آپ نے فرمایا تجھے کیا حاجت ہے؟ عرض کیا مجھے اس شخص نے شکار کر لیا ہے اور پہاڑ کے دامن میں میرے دو بچے ہیں مجھے آپ آزاد فرما دیجئے میں انہیں دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی' آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی کرے گی؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! چنانچہ آپ نے آزاد فرما دیا' وہ بچوں کو دودھ پلاتے ہی واپس پلٹ آئی

اعرابی اس پر آگاہ ہوا تو آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا' یارسول اللہ (ﷺ)! کیا آپ کوئی خواہش رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا! اس ہرنی کو تو آزاد کر دے چنانچہ اس نے آزاد کر دیا جب وہ صحرا کی طرف روانہ ہوئی تو بلند آواز سے پکارنے لگی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (شفا شریف)

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شفا شریف کے علاوہ میں نے کسی اور کتاب میں دیکھا ہے کہ جب ہرنی اپنے بچوں کے پاس پہنچی تو اس نے تمام قصہ اپنے بچوں کو سنایا' بچے سنتے

ہی پکار اٹھے' ہم پر اس وقت تک تیرا دودھ پینا حرام ہے جب تک ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے' ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں

انھا اخبرت اولا دھا بخبر ھا وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضمنھا فقالوا لبنک علینا حرام حتیٰ ترجعی الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(بعض علماء حکایت کرتے ہیں کہ شکاری غیر مسلم تھا' جب اس نے آپ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور ہرنی کو آزاد کر دیا واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم ﷺ: تابش قصوری)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تورات میں یوں بیان فرمایا:

محمد عبدی ورسولی بفظ ولا غلیظ ' اھب لہ کل خلق کریم واجعل السکینۃ لباسہ والبر شعارہ والتقویٰ ضمیرہ والصدق طبیعۃ والعفو والمعروف خلقہ والعدل سیرتہ والحق شریعتہ والاسلام ملتہ وامتہ خیر امۃ اخرجت للناس ۔ محمد ﷺ میرے عبد خاص اور محبوب رسول ہیں' نرم خو' نرم دل' ان کے تمام شمائل وخصائل حمیدہ اور اخلاق کریمانہ' عفو ودرگزر ان کی عادت' عدل ان کی سیرت' حق ان کی شریعت' اسلام ان کی ملت' لوگوں کے لیے ان کی امت کو مجسمہ خیر بناؤں گا۔

حکایت: معجزات مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک دن ابوجہل حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرے گھر میں جو پتھر پڑا ہوا ہے آپ اس میں سے مور نکال دیجئے تو میں ایمان لے آؤں گا آپ نے دعا فرمائی اور پتھر سے دردزہ کے وقت جیسے عورت تکلیف میں کراہتی ہے ایسے اس سے آواز سنائی دینے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک مور ظاہر ہوا جس کا سینہ سنہری' دونوں بازو' زبرجد کے اور پاؤں یاقوت کی مانند تھے۔

ابوجہل ایمان تو نہ لایا مگر یہ کہتے ہوئے منکر ہوا کہ آپ تو جادوگر ہیں جاء ھم بالبینات قالو ھذا سحر مبین ۔پس جب آپ نے معجزات دکھائے تو کافر بولے یہ تو صریحاً جادوگر ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ پھر ابوجہل حاضر ہوا' اور عرض کرنے لگا' آسمان زیادہ مضبوط ہے یا

زمین، آپ نے فرمایا میرا رب سب سے زیادہ قوی ہے، کہنے لگا پھر اپنے رب سے کہیے اس پتھر سے ایک پرندہ نکالے جس کے منہ میں ایک خط ہو جو آپ کی رسالت پر دلالت کرے، تو میں ایمان لے آؤں گا!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے انہوں نے کہا آپ پتھر کی طرف اشارہ کیجئے چنانچہ آپ نے اشارہ کیا اور پتھر سے ایک پرندہ برآمد ہوا جس کے منہ میں ایک خط تھا جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مکتوب نظر آیا، یہ منظر دیکھتے ہی ابوجہل بکنے لگا آپ تو فرعونی جادوگروں سے بھی بڑے جادوگر ہیں، آپ نے فرمایا تو فرعون سے بھی بُری موت مرے گا!

چنانچہ غزوۂ بدر میں جب کفار کی قیادت کرتے ہوئے میدان بدر میں پہنچا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا یارسول اللہ (ﷺ)! آج بدر کفار کے لیے فرعونی دریا ثابت ہو گا، فرعون اور اس کی قوم پانی میں ہلاک ہوئی تو آج ابوجہل اور اس کے حواری صحرائے بدر میں ہلاک کئے جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ریت کے ٹیلوں کی طرف قیام پذیر ہوئے جب کہ یہ فرعون اور اس کے حواری عمدہ اور صاف جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر تیز بارش بھیجی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے باعث رحمت اور کفار کے لیے باعث زحمت بنی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آرام وسکون کی نیند سوئے جبکہ کفار شراب و کباب کے نشے میں رات بھر سرمست رہے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر غسل فرض ہوگیا۔ وہ بارش میں نہائے اور وہ پانی کفار کی طرف چلنے لگا جب جنگ شروع ہوئی تو ابوجہل اسی پلید پانی میں حملوں کی تاب نہ لا کر گرا اور جہنم رسید ہوا، اس کے ساتھ مزید ستر کافر بھی واصل جہنم ہوئے۔

حضرت نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب سورۂ الرحمٰن نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے قریش کے پاس جا کر کون پڑھے گا! حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! میں جاتا ہوں آپ نے فرمایا جایئے اور انہیں سورۂ الرحمٰن سنایئے۔

جب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۂ الرحمٰن کی تلاوت فرمانے لگے تو ابوجہل آپے سے باہر ہوگیا اور غصے کے عالم میں آپ کو زور سے ایک طمانچہ رسید کیا کہ آپ کا کان پھٹ گیا۔ نبی

کریم ﷺ پریشان ہوئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام مسکراتے دکھائی دیئے' آپ نے ان سے مسکرانے کی بابت دریافت فرمایا تو کہنے لگے عنقریب غزوہ بدر میں اس کا نتیجہ آپ پر ظاہر ہو جائے گا۔

جب غزوہ بدر ظہور پذیر ہوا' تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اختتام جنگ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! کیا میں جہاد کی فضیلت سے محروم ہو گیا ہوں' آپ نے فرمایا جایئے اور کفار کی لاشوں میں کسی کافر کو حرکت کرتے دیکھیں تو اسے ختم کر دیں' تمہاری شمولیت بھی ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دیکھتے دیکھتے ابوجہل کے قریب پہنچے وہ زخموں سے چور کراہ رہا تھا آپ نے اس کا سر کاٹ لیا اور اٹھا کر آپ کی خدمت میں لانے کا ارادہ کیا مگر نہ اٹھا سکے' آخر کار اس کے کان میں سوراخ کر کے رسی ڈالی اور گھسیٹ کر آپ کے پاس لائے' جب آپ نے ابوجہل کی یہ بُری حالت دیکھی تو مسکرا دیئے اور فرمایا' یہ اس دن کا بدلہ ہے جب جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کان کے بدلے کان تو ہوا مگر اس پر مزید یہ کہ اس کا سر بھی گیا!!

حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا ابوجہل فرعون موسیٰ سے بھی زیادہ فرعون تھا' کیونکہ فرعون تو بوقت موت کہہ اٹھا تھا امنت برب موسٰی وھارون مگر یہ موت کے وقت مزید سرکشی کرنے لگا!

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوجہل کو اٹھا کر نہ لائے بلکہ گھسیٹ کر لائے' اس لیے کہ ابوجہل کتا تھا اور کتے کو اٹھایا نہیں جاتا' گھسیٹا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کی سرکشی کو اپنے کلام میں موکد کیا ہے کلا ان الانسان لیطغٰی (۹۶ : ۶)
بیشک اس نے بغاوت کی۔

جواب یہ ہے کہ فرعون' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبانی ستایا کرتا تھا لیکن ابوجہل زبان اور ہاتھ دونوں سے تکلیف دیتا رہا بلکہ ابوجہل نے حضور ﷺ کے ساتھ بچپن سے ناروا رویہ اختیار کیے رکھا اور آخر وقت تک آپ کی عداوت میں قائم رہا۔

نیز یہ کہ حبیب مثل آنکھ اور کلیم مثل ہاتھ ہوتا ہے' اور عاقل اپنے ہاتھ کی بہ نسبت آنکھ کے لیے زیادہ محتاط رہتا ہے! اسی بناء پر فرعون کی سرکشی کی بہ نسبت ابو جہل کی سرکشی کو موکد کیا گیا۔

حضرت عکرمہ بن ابو جہل

حضرت نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو ابتداءً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید عداوت تھی' فتح مکہ مکرمہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور وہ اسلام کی دولت ابدی سے بہرہ مند ہوا پھر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ راہ خدا میں جہاد بڑی بے خوفی سے کرتے۔ یہاں تک کہ شدید ترین لڑائی میں نیزوں اور تیروں کے سامنے ڈٹ جاتے' سینہ اور چہرہ زخموں سے بھر جاتا' کسی نے اس کیفیت میں دیکھ کر ان سے کہا' بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں' اور اپنی جان پر رحم کریں۔

آپ نے فرمایا جب میں لات اور عزیٰ کی نصرت میں اپنی جان کی پروا نہیں کرتا تھا' تو اب میں خدا و رسول کے لیے اپنی جان کی پرواہ کیوں کروں' آپ پر میری جان نثاری ہی اب میرا مقصد حیات ہے!

لات اور عزیٰ' دو بت تھے' لوگ ان کی پرستش کیا کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے مشتق کر کے بتوں کے نام رکھ لیے' یعنی اللہ تعالیٰ سے لات اور عزیز سے عزیٰ بنا لیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تشدید سے پڑھا' بیان کرتے ہیں مکہ مکرمہ میں ایک شخص تھا جو گھی میں ستو ملا کر حاجیوں کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی قبر بنالی اور پوجنا شروع کر دیا۔

اسی طرح عزیٰ ایک درخت تھا' کسی وجہ سے اس کی عبادت ہونے لگی' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرمایا جایئے اور اسے کاٹ دیجئے۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اس درخت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا' کاٹتے وقت یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

یا عز کفرانک لا سبحانک

انی رایت اللہ قد اھانک

اے عزیٰ اب میں تیری تسبیح پڑھنے کی بجائے تیری اہانت کرتا ہوں' یقیناً میں دیکھ رہا

ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر رہا ہے۔

ایک اور مناۃ نامی بت تھا جس کی لوگ عبادت کرتے تھے' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں تصور کرتے حالانکہ جب ان کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہونے کی خبر دیتا تو بُرا مانتے' اللہ تعالیٰ نے انکی باتوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا تمہارے ہاں لڑکا ہو اور اس کے ہاں لڑکی یہ بڑی بُری تقسیم ہے (اللہ تعالیٰ تو اولاد سے مبرا ہے)

حکایت: حضور ﷺ کو شہید کرنے کے لیے حالت نماز میں حملہ

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کعبہ مشرفہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ ابو جہل اپنے رفقاء سے کہنے لگا کون ہے جو اس حالت میں انہیں شہید کر ڈالے یہ سنتے ہی عقبہ بن ابی معیط خون اور اوجھڑی وغیرہ لیے آپ پر حملہ آور ہوا آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا کیا آپ دیکھ نہیں رہے۔ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے' وہ اپنی تلوار لے کر اس جماعت پر حملہ آور ہوئے اور تمام لوگوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وھم ینھون عنه وینٔون عنه (۶-۲۶) وہ انہیں روکتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے ابو طالب کو خبر دی تو انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے

والله لن يصلوا اليك بجمعهم
حتىٰ اوسد فى التراب دفينا
فاصدع بامرك ما عليك غضاضة
ابشر بذالك وقر منك عيونا
ودعوتنى وزعمت انك ناصحى
ولقد صدقت وكنت ثم امينا
لو لا الملامة قد او حذار مسبة
لو وجدتنى سمعا بذاك مبينا

اللہ تعالیٰ کی قسم باوجود وہ اپنے گروہ کے آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے جب تک میں زندہ ہوں۔ (اگر میں زمین میں دفن ہو جاؤں تب ہی آپ پر حملہ آور ہو سکتے ہیں) وہ آپ پر حملہ نہیں

کر سکیں گے

لہٰذا آپ مکمل کر تبلیغ کریں آپ ہمیشہ باعزت رہیں گے میری طرف سے یہ بشارت سن لیجئے اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے

آپ نے مجھے طلب فرمایا' آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں آپ کا ناصح ہوں

اللہ تعالیٰ کی قسم آپ صادق وامین ہیں اگر مجھے ان لوگوں کی ملامت کا خطرہ نہ ہوتا تو آپ مجھے دیکھتے کہ میں اعلانیہ آپ کی تصدیق کرتا!!

حکایت: اظہار عظمت کا عجیب طریقہ

اللہ تعالیٰ کے امور عجیبہ میں سے میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں دیکھا ہے کہ تبع اوّل اپنے شہروں سے ایک لشکر جرار لے کر اقصائے عالم کی سیاحت کے لیے نکلا اس کے لشکر میں ایک حکماء علماء کی جماعت تھی' جب وہ مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو حرم پاک کے باشندوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا' اس پر غضب ناک ہو کر باشندگان مکہ مکرمہ کے قتل کرنے' مال واسباب لوٹنے نیز عورتوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے جانے کا اس نے عزم کر لیا۔

معاً اس کے کان اور ناک سے نہایت بدبودار پانی نکلنے لگا' حکماء علماء سے اس نے دریافت کیا' وہ کہنے لگے ہم تو دنیوی امراض کے معالج ہیں آسمانی امراض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

رات کے وقت ایک حکیم صاحب نے کہا اے بادشاہ' اگر تم اپنی نیت بتاؤ گے تو میں علاج کر سکتا ہوں' اس نے تمام کیفیت ظاہر کر دی' حکیم صاحب نے کہا بادشاہ اگر تو اپنے غلط نظریہ سے توبہ کر لے گا تو یہ بدبودار پانی بہنا بند ہو جائے گا۔

چنانچہ اس نے دل ہی دل میں توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک کی توحید کا اقرار کیا۔ فوراً صحت یاب ہو گیا' پھر اس نے بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایا چنانچہ سب سے اوّل جسے کعبہ مشرفہ پر غلاف چڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی وہ یہی تبع اوّل ہے۔

بعدہ وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور اس چشمہ پر اس نے پڑاؤ کیا جہاں حکماء نے اسے کہا تھا' مدینہ طیبہ کے حاکم کو خبر ہوئی وہ سرزمین طیبہ کے مستقبل کے بارے حکماء سے حالات

معلوم کرنے لگا' انہوں نے کہا یہ زمین مستقبل میں خیر کثیر کا مرکز ہوگی' یہاں پر نبی آخر الزماں جلوہ فگن ہوں گے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہیں سکونت پذیر ہوں گے اگرچہ ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے لیکن وہاں سے ہجرت فرما کر یہاں تشریف لائیں گے۔

پھر تبع اوّل نے مدینہ طیبہ میں چار صد مکان آپ ﷺ کے لیے تعمیر کرائے اور ایک درخواست تحریر کی جن میں مرقوم تھا' یارسول اللہ (ﷺ)! میں آپ اور آپ کے رب پر ایمان لایا اور آپ کے دین پر رہوں گا' اگر میں اپنی زندگی میں آپ کو پا سکتا تو یہ میری مراد کے عین مطابق ہوگا' اور اگر مجھے یہ سعادت حاصل نہ ہو سکے تو قیامت میں میری شفاعت فرمانا' کیونکہ میں آپ ہی کا اوّلین امتی ہوں۔

یہ عریضہ لکھا اور اس نے اس حکیم کو دیا جس کے سامنے اس نے مکہ مکرمہ میں اپنے غلط ارادے کو ظاہر کر کے توبہ اختیار کی تھی' وہ مکتوبِ تبع' حکیم صاحب نے اپنے پاس رکھا پھر اس سے اولاد در اولاد محفوظ چلا آیا' یہاں تک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچا۔

جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں ہی فروکش ہوگئے۔ انہوں نے تبع اوّل کا وہ عریضہ محبت پیش کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور کے حکم سے لے کر سنانا شروع کیا۔ جب خط پڑھا جا رہا تھا تو آپ فرما رہے تھے۔ مرحبا بالاخ الصالح۔ پھر اس کی تاریخ تحریر دیکھی گئی تو آپ کی تشریف آوری سے ایک ہزار سال پہلے کی تھی۔

ثم نظر وافی تاریخ الکتاب وقدوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدوہ الف عام .

دو فائدے

فائدہ (1) تبع اول' مخضرمین میں سے نہیں تھا' کیونکہ مخضرم اس شخص کو کہتے ہیں جو آپ کی حیات دنیوی میں موجود ہو مگر آپ کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکا ہو۔ جیسے حضرت اویس قرنی اور ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہما۔

صحابی اسے کہتے ہیں جو سن تمیز کو پہنچ چکا ہو اور عالم شہادت میں نبی کریم ﷺ کی زیارت

سے مشرف ہو چکا ہو اگر بعد از وصال قبل از دفن ہی کیوں نہ زیارت کی ہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو صحابی ہونے کا شرف اس لیے حاصل نہیں کہ یہ انسانوں اور جنوں کے ساتھ خاص ہے مگر آپ نہ جن تھے نہ بشر۔ نیز جو خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہو وہ بھی صحابی نہیں ہے' کیونکہ اس نے عالم شہادت یعنی عالم بیداری میں آپ کا دیدار نہیں پایا۔

"تابعی وہ خوش قسمت ہے جسے صحابی کی زیارت حاصل ہوئی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے والوں کی نسبت علماء کرام متردد ہیں۔ جب وہ آسمان سے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو جو لوگ اس وقت ان کی زیارت کریں گے کیا وہ تابعی ہوں گے جب کہ عیسیٰ علیہ السلام شب معراج نبی کریم سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں"۔ (تابش قصوری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو شب قدر تھی مقام بیت المقدس تھا' جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی سے آپ کو نورانی لباس سے نوازا ہے کھانے اور پینے کی لذت سے بے نیاز کر دیا ہے' آپ میں بیک وقت انسی' ملکی' سماوی اور ارضی صفتیں پائی جاتی ہیں' زمین پر رہنے والے انسان ہو کر آسمان پر ملائکہ میں جا ملے' لہٰذا فرشتوں کے ساتھ عرش کے گرداگرد پرواز کرتے رہتے ہیں انسان ہو کر آسمانی مخلوق سے جا ملے۔

؎ فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

فائدہ (2) مدینہ منورہ کو یثرب کہنا جائز نہیں' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو مدینہ طیبہ کو یثرب کہے اسے توبہ کرنی چاہیے' وہ طابہ ہے! ارشاد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ من قال للمدینة یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابة ۔ (رواہ ابن عازب رضی اللہ عنہ)

شرح بخاری میں برماوی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ کو یثرب کہنا مکروہ ہے کیونکہ یہ تثریب سے مشتق ہے جس کے معنی ملامت کرنے' عار دلانے اور جھڑکنے کے ہیں۔ امام قرطبی

اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں قوم عمالقہ کے ایک شخص کا نام تھا، یہاں قیام پذیر ہوا اسی کے نام سے بستی کو یثرب کہنے لگے!!

حکایت: اور پھر اس کے دل کے دروازے کھل گئے

کتاب الحقائق میں ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا تو آپ ایک کافر عورت کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے' اس خاتون نے دشمنی کی بناء پر اپنے گھر کے تمام روشن دان اور روزن دیوار بند کر لیے تاکہ آپ کی تاب نہ لا سکے۔

اسی اثناء میں جبریل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا آپ اس خاتون کی دیوار کے سائے میں تشریف نہ رکھئے کیونکہ یہ عورت سب لوگوں سے زیادہ دشمنی رکھتی ہے' آپ وہاں سے ابھی ہٹنے بھی نہیں پائے تھے کہ جبریل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور کہا یا محمد ربك يقرئك السلام ويقول ان كانت هذه المراة كافرة ' فبادرت المراة فى الحال بفتح الدار وقبلت قدم النبى صلى الله عليه وآله وسلم .

اور کہا یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کو اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ بے شک یہ خاتون کافرہ ہے لیکن میرے نزدیک آپ کے مراتب بہت بلند ہیں' اس لیے اس کی دیوار کے سائے میں ٹیک لگانے کے وسیلے میں ہم نے اس کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے اور ہم نے آسمان اور اس کے دل کے دروازوں کو کھول دیا ہے' چنانچہ فوری طور پر اس نے اپنے مکان کا دروازہ کھولا اور حاضر خدمت ہو کر آپ کے پاؤں چومنے شروع کر دیئے۔

حکایت: بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا

کتاب الزہر الفائح میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت تقریباً دو ماہ کے بچے کو لیے جا رہی تھی جب آپ کے پاس سے اس کا گزر ہوا تو اس نے آپ کے سامنے نہایت ترش روئی کا اظہار کیا۔ لڑکے نے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ دیا' پھر کہنے لگا' اپنی جان پر ظلم کرنے والی ماں! تو رسول کریم ﷺ کے سامنے منہ بسورتی ہے' پھر آپ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوا۔ السلام عليك يا رسول الله يا اكرم الخلق على الله ۔ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ پر سلام ہو اے مخلوق

میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت وتکریم والے۔ (حبیب ﷺ)

آپ نے فرمایا تجھے میری بابت کیسے معلوم ہوا' بچہ عرض گزار ہوا' قال اعلمنی بذلك ربی۔ مجھے میرے ربّ نے علم عطا فرمایا ہے فقال جبریل علیہ السلام صدق الغلام۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ بچے نے سچ کہا۔ ثم قال یا نبی اللہ ادع اللہ ان یجعلنی من خدمك فی الجنة۔ یا نبی اللہ ﷺ آپ میرے ربّ سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے آپ کا خادم بنائے'

آپ نے دعا فرمائی اور اس نے اپنی جان' جاں آفرین کے سپرد کردی۔ یہ کیفیت دیکھتے ہی اس کی والدہ نے کلمہ پڑھا اور ایمان کی دولت سے شادکام ہوگئی۔ پھر عرض گزار ہوئی یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کی شان اقدس میں مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا' اس پر مجھے سخت ندامت ہے' آپ نے فرمایا جاہلیت میں جو کچھ تو نے عمل کیے وہ تیرے اسلام قبول کرنے کے باعث معدوم ہوگئے ہیں' اور فضاء میں فرشتوں کو تیرا کفن اور تیرے لیے خوشبو لیے دیکھ رہا ہوں' چنانچہ وہ بھی فوت ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حکایت: آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا

روض الافکار میں ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی باتیں سننے کے لیے آرہی تھی کہ ایک جوان نے دیکھا اور پوچھا' تو کہاں جارہی ہے' کہنے لگی میں نبی کریم ﷺ کا کلام سننے جارہی ہوں' کہنے لگا' کیا تو ان سے محبت رکھتی ہے؟ وہ بولی ہاں! وہ کہنے لگا انہیں کا صدقہ ذرا اپنے چہرہ سے نقاب تو اٹھایئے تاکہ میں تجھے پہچان سکوں! اس نے نقاب اٹھایا اور بعدہ تمام ماجرا اپنے خاوند سے کہہ سنایا۔ خاوند نے کہا انہیں کے حق کا صدقہ تم تنور میں کود جاؤ' وہ تنور میں جاپڑی' خاوند نے نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی' آپ نے فرمایا' اسے تنور سے نکال لو جب وہ لوٹ کر آیا تو اس نے اسے صحیح وسالم پایا البتہ اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ رہا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد یحبھم ویحبونہ اذلة علی المومنین (۵-۵۴) کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یہ آیت یمن کے بارہ ہزار آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں حج کے لیے آئے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' انہوں نے معجزہ طلب کیا آپ نے درخت کی ایک شاخ لے کر ھبل بت پر

رکھی اس پر سے ریشمی کپڑے اتارنے کے بعد پوچھا:

اے ھبل تو بتا میں کون ہوں؟ بزبان فصیح پکارا آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں یہ سنتے یہ سبھی سجدے میں گر پڑے اور کلمہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر جاری ہو گیا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ھبل ایک مشہور بت تھا جسے آج کل (نویں صدی ہجری) بھی باب اسلام کے باہر چوکھٹ کے پاس رکھا ہوا ہے میں بار بار داخل ہوتے وقت اس پر جوتے اتارتا ہوں اور نکلتے وقت اسی پر پہنتا ہوں۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد **فیها انهار من ماء غیر آسن وانها انهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشار بین وانهار من عسل مصفی** (۴۷-۱۵) کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ پانی کی نہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی' دودھ کی نہر حضرت سلیمان علیہ السلام' شراب طہور کی نہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شہد کی نہر نبی کریم ﷺ کے لیے مخصوص ہے لہٰذا جس طرح شہد کو تمام شیریں اشیاء پر شرف حاصل ہے اسی طرح آپ ﷺ کو تمام انبیاء مرسلین پر شرف حاصل ہے۔

آپ کے معجزات میں یہ بھی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوا جیسے دو شعلوں کے درمیان پہاڑ ہو۔ مکہ مکرمہ کے لوگوں کو محسوس ہو رہا تھا کہ آپ جبل نور پر غار حرا میں ہیں جبکہ آپ اس وقت مقام منیٰ میں تھے اور آپ نے فرمایا دیکھنے والو! گواہ بن جاؤ۔ نیز آپ کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نماز عصر پڑھانے کے لیے آفتاب' واپس پلٹا دیا' آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے' استن حنانہ نے آپ کی مفارقت وجدائی پر رونا شروع کر دیا تو آپ نے اسے سینے سے لگایا اور پیار سے فرمایا اگر تو چاہے تو تجھے باغ میں واپس بھیجے دیتا ہوں' تجھے جڑیں نکل آئیں گی اور تو ایک تناور درخت بن جائے گا' اور از سر نو تجھے پھول اور پھل لگیں گے' اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لگا دوں اولیاء کرام تیرے پھل سے مستفیض ہوں گے پھر آپ نے پوری توجہ فرماتے ہوئے اس کی کچھ باتیں سنیں' تو آواز آ رہی تھی۔ آپ مجھے جنت میں لگا دیں' اولیاء کرام میرے پھل کھائیں گے اور میں اپنی جگہ ہمیشہ تروتازہ اور بارآور رہوں گا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت جتنے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے سبھی نے

خشک لکڑی کی باتیں سنیں۔ القصہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ ہم نے تجھے تیری خواہش کے مطابق کر دیا۔

پھر آپ نے فرمایا اس نے دار الفناء کے بجائے دار البقاء کو فوقیت دی اور اس نے فرمان مصطفیٰ ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

حکایت: ایک دن کا بچہ اور پہچان مصطفیٰ ﷺ

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کا بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس سے پوچھا بتاؤ میں کون ہوں۔ بچہ پکار اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں مٹھی بھر کنکریوں نے کلمہ پاک کا ورد شروع کر دیا۔

آپ کے سامنے کھانے نے تسبیح پڑھی' آپ کی رسالت کی جمادات نے گواہی دی نیز چوپائے بھی آپ کی رسالت کو تسلیم کرنے لگے۔

حکایت: حضرت جابر کے صاحبزادے زندہ ہو گئے

حضرت جابر بن عبد رضی اللہ عنہ نے ایک روز چہرۂ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے تو اپنی زوجہ محترمہ سے کہنے لگے کیا آپ کے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز موجود ہے' انہوں نے کہا کہ ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے' چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بکری کے بچے کو ذبح کیا۔

ان کے دو صاحبزادے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہ آؤ میں تجھے بتاؤں کہ ابا جان نے بکری کے بچے کو کیسے ذبح کیا ہے' چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو لٹایا اور ذبح کر دیا' پھر مارے خوف کے بھاگا تو آگ میں جا پڑا اور وہ فوت ہو گیا۔

اس نیک بخت خاتون نے دونوں کو مکان کے اندر محفوظ جگہ پر چھپا دیا اور کھانے کی تیاری میں مشغول ہو گئیں۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے آئے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تمہارے بچے کہاں ہیں انہیں بلایئے۔ ہم ان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے!

حضرت جابر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور بچوں کی بابت پوچھا! تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا

اور مکان کے اندر لے گئی تو کیا دیکھتے ہیں دونوں بچے زندہ ہیں۔

بچوں کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا جو کچھ ان پر بیتی ہے جبریل علیہ السلام نے مجھے وہ ساری کہانی سنادی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے باہر نکلے تو جس درخت ڈھیلے ٹیلے یا پہاڑ سے گزرے وہ آپ پر یوں سلام پیش کرتا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔

فریادی اونٹ

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مالک کی شکایت کی کہ ساری زندگی میں نے ان کی خدمت کی اب بوڑھا ہو جانے پر مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں آپ نے اونٹ کے مالک سے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ اس نے امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے تین دعائیں کیں جن پر آپ نے آمین کہا اور چوتھی دعا پر آپ متفکر ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اتنے پریشان کیوں ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں قتال کرے گی، اس پر مجھے تشویش ہوئی ہے۔ (خلاصہ حدیث)

بعض علماء کرام احد پہاڑ کے بارے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ھـذا جبـل یحبنا ونحبه ۔ یہ ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

بیان کرتے ہیں بیت اللہ شریف کی چھت پر جتنے بت رکھے ہوئے تھے سبھی نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔

سب سے بڑا معجزہ

نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے باطل نہ اس کے سامنے سے آ سکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے یعنی اس میں کمی بیشی کا احتمال ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ظاہر زندگی میں اور نہ ہی آپ کے بعد اس میں کوئی تحریف کر سکے گا۔ قرآن کریم نے اپنی فصاحت وبلاغت سے ہر فصیح و بلیغ کو عاجز و ساکت کر دیا ہے ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ یہ حکیم وحمید کی طرف سے نازل

ہوا ہے۔

حکایت: 71 برس یا دو سو سال

سیرت ابن ہشام میں ہے ابو یاسر بن اخطب کا نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزر ہوا اس وقت آپ الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى اللمتقين پڑھ رہے تھے' اس نے اپنے بھائی یحییٰ بن اخطب سے کہا تو اس نے آپ سے کہا یا محمد رسول اللہ (ﷺ) آپ کے پاس جبریل علیہ السلام الم لائے ہیں' آپ نے فرمایا ہاں وہ کہنے لگا الف کا عدد ایک' لام کے تیس اور میم کے چالیس بنتے ہیں۔(ان کا مجموعہ گویا کہ یہ 71 سال تک رہے گا)۔

پھر اپنی قوم سے مخاطف ہوا! کیا تم ایسے دین کو قبول کرنے لگے ہو جو اکہتر برس تک رہے گا؟ پھر وہ کہنے لگا کیا اس کے علاوہ بھی کچھ نازل ہوا ہے' آپ نے فرمایا ہاں المص وہ بولا' یہ زیادہ طویل ہے یعنی الف سے ایک' لام سے تیس' م سے چالیس اور ص سے نوے عدد ہوئے۔

پھر کہنے لگا مزید بھی کوئی چیز ہے آپ نے فرمایا ہاں' الر۔ الف سے ایک لام سے تیس اور را سے دو سو عدد بنتے ہیں۔

پھر بولا کیا اس کے ساتھ اور بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا ہاں! المر' الف سے ایک' لام سے تیس' م سے چالیس اور را سے دو سو!

آخر پکار اٹھا محمد ليس علينا امرك فلا ندرى اقليلا اعطيت ام كثير ۔ یا محمد (ﷺ) آپ کی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں' ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو تھوڑی مدت عطا ہوئی ہے یا زیادہ۔ چنانچہ اس پر آیت نازل ہوئی۔ منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات (۳-۷) یعنی اس کتاب میں بعض آیات محکمات و متشابہات ہیں۔

قرآن کریم نئی تورات؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد انى منزل عليك توراة حديثة' تفتح بها اعينا عميا و آذانا صما وقلبًا غلفا فيها ينا بيع العلم وفهم الحكمة وربيع القلوب' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ ہم آپ کی طرف نئی تورات اتارتے ہیں جس سے اندھی آنکھیں ... کھل جائیں گے' جس میں علم کے

چشمے حکمت کی تفہیم اور دلوں کی بہار ہے۔

(نوٹ) نئی توراۃ سے مراد قرآن کریم ہے بخلاف کتب قدیمہ کے جو پہلے نازل ہو چکی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ آپ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور قرآن کریم خاتم کتب ساویہ ہے۔

رسالت عامہ

آپ کے معجزات میں سے یہ بھی سب سے بڑا معجزہ ہے کہ آپ کی رسالت ہر مکلف کے لیے ہے یہاں تک کہ فرشتے بھی اس میں شامل ہیں آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کی رعب وجلال سے نصرت فرمائی' یہاں تک کہ ایک ماہ کی مسافت پر آپ کے رعب وجلال کے اثرات پہنچتے تھے۔

ابو جہل مبہوت ہو گیا

چنانچہ آپ کے رعب کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے کسی شخص سے اونٹ خریدا اور رقم دینے کے سلسلہ میں لیت ولعل سے کام لینے لگا' اس شخص نے آپ سے فریاد کی۔ آپ اسے ساتھ لیے ابو جہل کے ہاں پہنچے' دروازہ کھٹکھٹایا! ابو جہل باہر نکلا آپ نے فرمایا! اس کا حق ادا کر دو! اس نے فوراً ادا کر دیا۔

پھر کسی نے ابو جہل سے پوچھا کیا معاملہ تھا' کہنے لگا جیسے ہی میں نے دروازہ کھولا' مجھے آپ کے سر اقدس پر اژدھا دکھائی دیا اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نشانہ بنا لیتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرمایا' اور تمام روئے زمین کو مسجد اور مٹی کو مطہر بنایا' نیز آپ کو مقام محمود سے سرفراز فرمایا' یعنی عرصہ قیامت میں تمام اہل موقف کی شفاعت کا حق تفویض فرمایا۔

آپ کی امت کے فضائل عنقریب آئیں گے تاہم اگر کوئی اس میٹھے چشمہ سے کسی قدر سیر ہونا چاہتا ہے تو اسے شفاء شریف' شمائل ترمذی' اور خصائص ابن ملقن وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیے مگر ایسی دنیا بھر کی کتب آپ کے فضائل ومناقب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ارشاد وما ارسلناك الا رحمة للعالمین ہی سب پر فوقیت رکھتا ہے (سبحان اللہ

وبحمده سبحان الله العظیم)

سعادت عظمیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی وہ نہایت سعادت مند ہے' اور جو آپ پر ایمان لایا وہ زمین میں دھنسنے اور مسخ ہونے سے محفوظ ہو گیا' کیونکہ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ آپ آخرت میں بھی تمام لوگوں کے لیے رحمت ہیں' آپ کا پرچم لواء الحمد' عرصات قیامت میں بھی لہراتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولسوف یعطیك ربك فترضى" وانك لعلى خلق عظيم' بہت جلد آپ کا رب آپ کو اس قدر عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور آپ تو خلق عظیم کے پیکر ہیں' ورفعنالك ذكرك وكان فضل الله عليك عظيما ۔ اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے ذکر کو ہمیشگی عطا فرمائی اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ صاحب قصیدہ بردہ نے کیا خوب فرمایا

محمد سيد الكونين والثقلين
والفريقين من عرب ومن عجم
فاق النبيين فى خلق وفى خلق
ولم يدانوه فى علم ولا كرم
دع ما ادعته النصارى فى نبيهم
واحكم بماشئت مدحا فيه واحتكم

محمد مصطفیٰ ﷺ تو دونوں جہانوں اور جن وانس بلکہ عرب وعجم دونوں کے سردار ہیں۔

صورت اور خلق میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فوقیت رکھتے ہیں۔

تمام انبیاء کرام علم وکرم میں آپ کے قریب بھی نہیں پہنچ پائے۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ کر تمہارا جو جی چاہے آپ کی مدح میں کہتے رہیئے اور جو دل میں آئے تعریف کرتے جایئے۔

خدا کی قسم جز کمالِ خدائی
تری ذات میں ہر کمال آگیا ہے

(حضرت نسیم بستوی)

و انسب الیٰ ذاتہ ماشئت من شرف
و انسب الیٰ قدرہ ماشئت من عظم
فمبلغ العلم فیہ انہ بشر
وانہ خیر خلق اللہ کلھم
جاء ت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ
تمشی الیہ علیٰ ساقٍ بلا قدم
ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم
یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ
سواك عند حلول الحادث العمم
و لن یضیق رسول اللہ جاھك بی
اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودك الدنیا وضرتھا
و من علومك علم اللوح والقلم

آپ کی ذات اقدس کے لیے جس شرف کو چاہو منسوب کرو۔
اور آپ کے قدر و منازل کی جس طرح چاہو تعریف کرو۔
آپ علوم و عرفان کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں حالانکہ آپ جامہ بشریت میں ملبوس ہونے کے باوجود تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں۔
آپ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے حاضر ہوئے' اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ پنڈلیوں سے چلے اور حاضر ہوئے۔

آپ ایسے حبیب ہیں کہ انتہائی پریشانی اور خوف زدہ حالت میں بھی امید کی جان ہیں۔ مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم و محترم! آپ کے سوا میرا کون ہے۔ مصائب و آلام اور دکھ درد میں آپ ہی میرے ملجاء و ماویٰ ہیں۔ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کے محامد و محاسن اور مقام و مراتب کے بیان میں میرا دل تنگ نہیں ہوگا جب کہ کریم مختتم کی صفت سے مرصع ہو۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! دنیا و آخرت میں جتنی نعمتیں ہیں یہ تمام آپ ہی کا جود و کرم ہیں، اور علوم لوح و قلم تو آپ کے علم ہی کا حصہ ہیں۔

لطیفہ: حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ حضرت محمد ﷺ کے اخلاق بیان فرمائیے، آپ نے فرمایا حضرت بلال اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیں گے، انہیں بلایا گیا تو وہ کہنے لگے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں جب ان سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اعلم ہیں جب آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا

مجھے متاع دنیا جو قلیل تر ہے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے، وہ بیان نہ کرسکا اس پر آپ نے فرمایا، بھلا پھر سوچئے تو سہی، سیّد عالم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کیسے بیان کرسکتا ہوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وانك لعلى خلق عظيم** ۔ (نیشاپوری فی تفسیرہ)

میلاد النبی ﷺ

لقد جاء كم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمومنين رءوف رحيم (۹-۱۲۸) بیشک تمہارے پاس تمہیں سے ایک بہت بڑے رسول تشریف لائے، جو چیزیں تمہیں ناپسند ہیں وہ انہیں بھی شاق گزرتی ہیں۔ وہ تمہاری بخشش کے لیے بہت حریص ہیں اور ایمانداروں کے لیے وہ رؤف رحیم ہیں۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **عزيز عليه ما عنتم** سے مراد وہ چیزیں ہیں جو تمہیں پسند نہیں، وہی نبی کریم ﷺ کے لیے بھی باعث مشقت ہیں، بعض نے کہا کہ تمہارا راہ ہدایت سے دور رہنا نبی کریم ﷺ پر شاق گزرتا ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی آیت پڑھی جاتی تو آپ اس پر دو ایمانداروں کو شاہد بنالیا کرتے اور جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس پر کسی کو شاہد بنانا روانہ رکھا۔ (رواہ علائی)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس کے 35 دن بعد آپ نے وصال فرمایا۔

پیشانی چوم لی

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت شبلی علیہ الرحمہ حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور انہوں نے بحالت قیام ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' کسی نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نوازتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ شبلی پر بڑے مہربان ہیں' فرمایا ہاں کیونکہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر سورت تک پڑھنا ان کا معمول ہے اس کے بعد یہ مجھ پر صلاۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنے حکم سے حکمتیں ظاہر فرمائیں' اور جو کچھ اس کے علم قدیم میں ہے اسے قلم سے رقم فرمایا' صورتیں بنائیں' ہر ایک کو تخلیق فرمایا ہر طرح کا آٹومیٹک نظام چلایا اجسام دیئے' رزق عطا فرمائے' جہاں بنایا' زمانہ کی تدبیر فرمائی' انسان کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ مند کیا' جس کی اسے خبر تک نہیں تھی' اور اپنے لطف کریمانہ سے تعلیم کی محبت ودیعت فرمائی۔

اس ذات اقدس کے لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کیسا ہے' کہاں ہے' زمان ومکان سبھی سے پہلے ہے قدیم جیسا ہے ویسا بھی ہے اور ویسے ہی رہے گا! انسان کو پیدا کرنے اور اس کی جان کو حسن وزیبائی کی صورت عطا فرمانے میں اس کی عجیب شان دلربائی ہے وہ اپنی صنعت میں ہمیشہ حکمت سے کام لیتا ہے' اس نے انسان کی پلکیں بنائیں' ہر حصہ کو اس کے تناسب سے مزین فرمایا جو اس کے لائق تھا' ہاتھ' پاؤں' انگلیوں' سے زینت بخشی' زبان میں قوت گویائی رکھی' کانوں کو سماعت کی لذت سے نوازا' بادنسیم سے وہ سانس لیتا ہے۔ اسے خاک' آتش وہوا عناصر اربعہ سے ترکیب دی' ہر ایک اپنی مخالف قوم سے ایسے ملتزم ہوا جیسے قرض خواہ مقروض کا پیچھا نہ چھوڑے۔ پھر اتنی شان

وشوکت، قدر ومنزلت کے بعد اسے گور تاریک میں پہنچادیا، کہ انسان کی ہڈیاں تک بوسیدہ ہو گئیں۔

پھر صور پھونکا جائے گا، تو اندھیری قبروں میں بسیرا کرنے والے سبھی نکل پڑیں گے۔

فرمانبرداروں کو وہ اپنا قرب مرحمت فرمائے گا، انعام واکرام سے نوازے گا اور جس نے اس کی وحدانیت سے منہ موڑا ہوگا، اس کے احکام کو پس و پشت ڈالا ہوگا، اسے دوری میں مبتلا کرے گا، اور نار جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا!

تمام محامد وتسبیحات اسی خالق و مالک کے لائق ہیں جو علیم وقدیم ہے، جو اپنی سلطنت میں باعظمت ہے اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کی ضد ہے، نہ ہمسر، نہ مثل، عدیل، نہ اولاد، نہ بیوی، نہ باپ، نہ ماں نہ کوئی اس کا ناصر نہ کوئی اس کی موافقت کرنے والا، نہ معارض نہ معاند۔

میری یہ گواہی ایسی ہے جس سے جنت النعیم میں مقیم ہونے کا امیدوار ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے عبد خاص اور رسول ہیں، حبیب وخلیل، امین ورہبر ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ سے خصوصیت عطا فرمائی۔

اور درود شریف پڑھنے والوں کا آخرت میں آپ کو شفیع بنایا، آپ کی شان میں آپ کی تعظیم وتکریم کے لحاظ سے فرمایا: ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یآیھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۳۳-۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہتے ہیں، ایمان والو! تم بھی آپ کی ذات اقدس پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہئے!!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن وجمال کا تاجدار بنایا، لباس کمال سے آراستہ کیا، اشرف خصائل سے زینت بخشی، اگر تو پیکر حسن وجمال کی مانگ کی کیفیت دریافت کرے تو سراج منیر ٹھہرے آپ کا فضل کثیر قرار پائے گا اور آپ کے موئے مبارک شب تار معلوم ہوں، آپ کی سرمگیں آنکھیں فراخ اور خوبصورت سیاہ نظر آئیں ابرو مثل نون، بینی (ناک مبارک) الف، دہن سراسر میم معلوم ہوں، آپ کا روئے اقدس بدر کامل حسن میں مکمل، آپ کا سینہ ملیم، قلب رحیم، خلق عظیم (سبحان اللہ)

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خُو وخصلت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک مہر نبوت سے مرصع' کف دست' معدن جود و کرم جس سے بے شمار نادار' غنی بن گئے۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سَماحت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک' ہمیشہ اطاعت الٰہی میں پیش پیش' آپ کی اصل کا تو کیا پوچھنا' نہایت شریف کریم۔

درود آپ پر آپ کی آل پر
سلام آپ پر آپ کی آل پر

نورانیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پھیلانے اور آسمان کو بلند کرنے کا ارادہ کیا' مخلوقات کی تخلیق سے پہلے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان یکتائی میں تھا' پھر اپنے نور سے ایک اور نور ظاہر فرمایا وہ مخفی صورتوں میں جب تک اور جہاں چاہا محفوظ رہا' پھر وہی نور صورت محمدی کے مطابق بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تو ہی میرا پسندیدہ ومنتخب ہے' تیرے ہی لیے میرے نور اور ہدایت کے خزانے ہیں' تیرے ہی سبب میں زمین کو پھیلاؤں گا' اور آسمانوں کو بلند کروں گا اور ثواب وعذاب جنت وجہنم کو پیدا کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو اپنے غیب اور غیب کو اپنے علم مکنون میں مخفی رکھا' پھر عوالم' آسمان وزمین' پہاڑ' سمندر' آگ کی تخلیق فرمائی' زمانہ کو وسعت دی' اور نور محمدی کو اپنی توحید کے اظہار کا باعث ٹھہرایا۔

سبب ہر سبب مُنتہائے طلب
عِلّتِ جُملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ کس چیز سے تخلیق فرمائے گئے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی تو میں نے دریافت کیا الٰہی میری تخلیق کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے

ارشاد ہوا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ کو تخلیق فرمانا مقصود نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان کو نہ بناتا' وعزتی وجلالی لولاك ما خلقت جنتی ولا ناری' اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وعظمت کی قسم اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں جنت ودوزخ کو بھی نہ بناتا۔

(تیرے ماننے والوں کے لیے جنت' تیرے منکروں کے لیے جہنم: تابش قصوری)

تعجب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(علامہ اقبال مرحوم بحوالہ مقامات رضا قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمہ)

میں نے پوچھا الٰہی کس چیز سے میری تخلیق ہے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنے نور کی سپیدی کی صفائی پر نگاہ ڈالی جسے میں نے اپنی قدرت سے ظاہر فرمایا تھا' اور اس میں حکمت ودیعت کی تھی' میں نے اس میں اپنی عظمت کے ساتھ اس میں شرف کا اضافہ کیا' پھر اس سے ایک حصہ نکالا' اور اسے تین حصوں پر تقسیم کیا

پہلے حصہ سے آپ اور اہل بیت کو دوسرے سے آپ کی ازواج اور اصحاب کو تیسرے حصہ سے آپ کے عشاق ومحبین کو' اور روز قیامت اس نور کو اپنے نور کی طرف لوٹاؤں گا! آپ کو اہل بیت وامہات المومنین اور آپ کے محبین وعشاق کو جنت عطا کروں گا' لٰہذا میری طرف سے انہیں مژدہ بشارت عطا فرمایئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنانا چاہا' زمین کو

پست اور آسمانوں کو بلند کرنا منظور ہوا' تو اپنے نور سے ایک مٹھی لی پھر ارشاد فرمایا کن حبیبی محمدًا' میرے حبیب محمد بن جایئے!!

پھر وہ نور آدم علیہ السلام کے بنانے سے پانچ سو سال قبل عرش کا طواف کرتے ہوئے الحمد للہ کے ذکر میں مصروف رہا! اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا اسی بناء پر ہم نے آپ کا نام محمد رکھا۔

آپ ﷺ کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام کا ظہور ہوا' اور آدم علیہ السلام کی مٹی سے آپ کا وجود مسعود بنا' پھر نور محمدی کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں ٹھہرایا' چنانچہ فرشتے آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے اور نور کی زیارت کرنے لگے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہیں فرمایا نور مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں

عرض کیا اس نور کو میری پیشانی میں رکھ دیجئے چنانچہ نور مصطفیٰ ﷺ آپ کی پیشانی کو منور کرنے لگا' پھر فرشتے آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر زیارت کرنے اور درود وسلام پڑھنے لگے

عرض کیا الٰہی مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت عطا فرمایئے پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی شہادت کی انگلی میں چمکا دیا' حضرت آدم علیہ السلام پکار اٹھے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لیے۔

تشہد کی بنیاد یہی ہے' اسی لیے اسے شہادت کی انگلی کہتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اسی سے اشارہ کیا جاتا ہے' اس لیے کہ اس کی تار (رگ) دل سے وابستہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر دریافت کیا' الٰہی کیا اس نور سے کچھ باقی ہے فرمایا آپ ﷺ کے اصحاب کا نور' کہنے لگے اسے میری باقی انگلیوں میں رکھ دیجئے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نور کو درمیانی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نور کو ساتھ والی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نور کو چھنگلی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نور کو انگوٹھے میں رکھ دیا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے' تو یہی نور آپ کی پشت میں منتقل ہو

گئے' حضرت آدم وحوا کی عرفات میں جب ملاقات ہوئی اور وہاں جنت سے ایک نہر بہا دی' دونوں نے غسل فرمایا' اور تمام نور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہو گئے۔

اسی طرح نور محمد' مقدس پشتوں اور طاہر شکموں میں منتقل ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر ہوا۔

فاخرج افضل المعادن واكرم المغارس شجرة مشرقة الضياء اصلها فى الارض ثابت وفرعها فى السماء ثابت اصلها اصيل وفرعها طويل غارسها الرب الجليل وساقيها ابراهيم الخليل وخادمها الامين جبريل وملقح ثمرها اسماعيل .

پھر اللہ تعالیٰ نے افضل معادن اور اکرم مغارس سے ایک درخت نکالا جس کی روشنی چمکتی تھی' اصل اس کی زمین میں ثابت اور شاخ آسمان تک! اس کی اصل اصیل ہے' اس کی شاخ طویل ہے' اسے لگانے والا ربّ جلیل ہے اسے پانی دینے والے ابراہیم خلیل ہیں اور اس کے خادم امین جبریل علیہ السلام اور اسے بار آور کرنے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

پھر نعمت کے محافظ نے شجر محبت کا قصد فرمایا' اس سے ایک دانہ نکالا اور دریائے رحمت میں غوطہ دیا' تب وہ فرمان والاشان **وما ارسلناك الا رحمة للعالمين** کی عظمت کے ساتھ جلوہ افروز ہوا۔

پھر اسے دریائے رضا میں غوطہ دیا تو **ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ** کی شان سے ظاہر ہوا۔

پھر دریائے کرامت میں غوطہ دیا' **من يطع الرسول فقد اطاع الله** کی عزت وشرف کے ساتھ برآمد ہوا۔

پھر دریائے قربت میں لے جایا گیا تو **فكان قاب قوسين اوادنى** کی شان وشوکت کیساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

پھر اس دانے کے لیے زمین تقدس' جو ہر قسم کی نجاست کے تصور سے بھی پاک' منتخب فرمائی' پھر شجرہ مبارک لگایا جو نہ شرقی نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی' بلکہ وہ شجرہ نور ہے' اس کی اصل نور' فرع

نور، بلکہ نور علی نور، پس پشت خلیل اس کی نادی پشت اسماعیل اس کے لیے جانب وادی قرار پائی۔

حضرت خلیل سے اس کی شاخ کو سیرابی میسر آئی اور اس کا وجود و عمود اسماعیل سے سرسبز ہوا اور اس کی سعادت حضرت محمد ﷺ سے شرف تکمیل کو پہنچی جب اس کی اصل قوی ثابت ہوئی تو اس کی فرع ابھری، اور پھوٹی تو اس کی شاخیں پھیلیں، اور مختلف اقسام میں منقسم ہوئیں حق اس کا پھول، صدق اس کا پھل، تقویٰ اس کی ڈالی، ہدایت، گویا کہ عرش سے لٹکے ہوئے خوشے جو اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں جو انہیں چھوڑے گا خائب و خاسر ہو گا۔

پھر وہ نور ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب کے ہاں پہنچا، آپ نے خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک زنجیر نکلی اور آسمان کے کنارے تک پہنچ گئی، پھر وہ ایک سبز درخت بن گئی اور ایک ضعیف شخص کو دیکھا جو ایک شاخ کے ساتھ لٹک گیا ہے، پوچھا، آپ کون ہیں، جواب ملا! (حضرت) نوح (علیہ السلام) ہوں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے کہا کہ آپ بھی اس درخت کی کسی شاخ سے لٹک جائیں تو آواز آئی یہ آپ کے مقدر میں نہیں ہے۔

پھر جب انہوں نے نکاح کیا تو ان کے ہاں عبدالعزیٰ پیدا ہوا جو ابولہب کے نام سے پکارا گیا، پھر ابوطالب عبد مناف، حضرت عباس، حضرت عبداللہ، حضرت حمزہ متولد ہوئے، یہ نبی کریم ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، انہیں ثویبہ ابولہب کی کنیز نے دودھ پلایا۔ جسے آپ کی رضاعی والدہ کا شرف نصیب ہوا۔

علمائے شام کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے معلومات تھیں، کیونکہ کتب سابقہ میں تھا کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جبہ مبارکہ سے خون کے قطرے ٹپکیں گے، تو نبی کریم ﷺ کے والد ماجد متولد ہوں گے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑے ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی حفاظت فرمائی اور حملہ آوروں کو ختم کر ڈالا۔

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد یہ کرامت پہاڑ کی چوٹی سے ملاحظہ فرما رہے تھے، انہوں نے حضرت آمنہ کی والدہ برہ جو عبدالعزیٰ کی بیٹی تھی، یہ ماجرا سنایا، اور کہا اگر تمہارا خیال ہو تو (حضرت) آمنہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح (حضرت) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے کر دیا جائے۔ انہوں نے تائید

کی اور دونوں حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو شیبۃ الحمد کے لقب سے معروف تھے' ان سے اس سلسلہ میں بات کی چنانچہ ماہ رجب شب جمعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا اور اسی شب وہ نور ان کی طرف منتقل ہو گیا۔

حضرت شیخ عارف ولی اللہ تقی الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا وہب کے ہاں پرورش پائی' چنانچہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو انہیں کی خدمت میں لائے' اور ان کا آمنہ سے نکاح فرمایا۔

پھر حضرت عبدالمطلب نے اسی محفل میں ہالہ بنت وہب کو پیغامِ نکاح دیا اور ان کے ساتھ خود نکاح کیا' اس طرح عبدالمطلب اور آپ کے فرزند ارجمند کا نکاح ایک ہی شب ہوا۔

کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ ہالہ' حمزہ اور صفیہ رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس رات قریش کے جانور پکارنے لگے' رب کعبہ کی قسم آج شب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہو گئے ہیں جو امان دنیا اور آفتاب اہل دنیا ہیں۔

شیطان کوہ ابوقبیس پر ماتم کرنے لگا' اس کی یہ حالت دیکھ کر شیاطین اس کے ہاں جمع ہو گئے وہ ابلیس سے پوچھنے لگے تم کس مصیبت میں مبتلا ہوئے ہو' وہ کہنے لگا' حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) شکم مادر میں قرار پذیر ہو چکے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں تیغ براں کے ساتھ بھیجے گا' دوسرے دینوں میں تغیر پیدا کر دیں گے' اور بتوں کا صفایا ہو جائے گا۔

روض الافکار میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شکم مادر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرانا چاہا' رضوان جنت کو ارشاد فرمایا' کہ آج رات جنت الفردوس کے دروازے کھول دیئے جائیں اور منادی سے کہا کہ وہ تمام آسمان و زمین میں ندا کرے نور مکنون آج شکم مادر میں قرار پذیر ہوا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں' میں سات برس کا تھا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی اعلان کرتا پھرتا تھا یہودیو آج رات ستارہ محمد طلوع ہوا ہے' حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

نسیم الصبا اھلا وسھلا ومرحبا

قدمت فا قدمت السرور الٰی الربا

وجددت فی کل القلوب مسرۃ

ونشرك اضحی فی الوجوہ مطیبا

متٰی انظر الاعلام بالسعد قدبدت

ویصبیح قلبی فی حماہ مقربا

فقد زمزم الحاوی بذکر محمد

نبی کریم للشفاعۃ مجتبٰی

رسول عظیم مصطفٰی ذو مھابۃ

لہ اللہ بالذکر المرفع قدحبا

فلولاہ ما سار الحجیح بمکۃ

ولا حن مشتاق لنجد ولا صبا

"اے بادصباء مرحباء' خیر مقدم' تو آئی اور تو نے سرور کو ٹیلوں سے بھی آگے بھیج دیا' اور ہر دل میں تو نے از سر نو خوشیوں کو بکھیر دیا' اور وجود ہستی میں تیری ہی خوشبوؤں کی مہک ہے میں سعادت کے نشانوں کو کب تک نمایاں دیکھوں گا' کہ اس کے قلب اطہر میں میرا دل بھی مقرب ہوگا میں ذکر مصطفٰی ﷺ میں نغمہ سرائی کر رہا ہوں' وہ رسول عظیم نبی کریم ﷺ شفاعت کے لیے منتخب ہیں' وہ رسول اعظم' منتخب اور صاحب رعب وجلال ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذکر کی رفعتوں سے نوازا ہے' اگر آپ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو مکہ مکرمہ میں حاجیوں کا وجود ناپید ہوتا' پھر بخدا کوئی عاشق نہ آہیں بھرتا اور نہ ہی مشتاق نظر آتا"

حضرت سیدنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے کوئی بار محسوس نہ ہوا کہ میرے شکم میں حضور ﷺ قرار پذیر ہیں کیونکہ مجھے حاملہ عورتوں کی طرح کبھی گرانی نہ ہوئی البتہ مجھے اتنا معلوم تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو چکا ہے

انہی ایام میں مجھے ایک ایسا نور نظر آیا جس سے شام اور بصریٰ کے محلات دکھائی دینے لگے'

ماہ اوّل میں ایک دراز قامت شخص تشریف لائے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہنے لگے' آپ سیّد المرسلین ﷺ کی امین ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ گویا ہوئے میں آدم (علیہ السلام) ہوں۔

دوسرے ماہ مجھے کسی نے پھر بشارت دی اور کہا آپ نبی کریم ﷺ سے نوازی جا رہی ہیں' دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا میں شیث (علیہ السلام) ہوں۔

اسی طرح علی الترتیب' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام' حضرت ہود علیہ السلام' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسماعیل علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبارک بادی کے لیے تشریف لاتے رہے اور اوصاف ومحامدِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار فرماتے گئے۔ کسی نے کہا کہ سیّد شریف نبی عفیف' سیّد المرسلین خاتم الانبیاء سیّد الاوّلین والآخرین' بنی ہاشمی ہیں اور کوئی کہتا حبیب ربّ العالمین ﷺ تشریف فرما ہیں۔

محلات کسریٰ کے مینار گر پڑے

بیان کرتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کی جلوہ گری ہوئی اس شب ایوان کسریٰ کے چودہ مینار گر پڑے' بعض معتمدین نے بیان کیا ہے کہ ان کے آثار ابھی تک پائے جاتے ہیں' جو نواح بغداد ملک عراق میں تھے' نیز کسریٰ کے سر سے اچانک تاج گر پڑا۔

اسی دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے اور مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر پچیس سال تھی' بوقت وصال آپ نے کل اثاثہ پانچ اونٹ' ایک ریوڑ بکریوں کا' ایک کنیز ام ایمن جو برکت کے نام سے معروف تھیں' چھوڑا۔

حضرت ام ایمن حضور سیّد عالم ﷺ کو کھلایا کرتی تھیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو بارگاہ ربّ العالمین میں فرشتے عرض گزار ہوئے' الٰہی! آپ کا حبیب یتیم رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس کی خود حفاظت کریں گے ہم اس کے ولی' حافظ وناصر ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ متولد ہوئے دوشنبہ پیر کا دن تھا' میں نے دیکھا آسمان سے ایک جماعت اتری اور ان کے پاس تین جھنڈے تھے' چنانچہ ایک جھنڈا انہوں نے بیت اللہ شریف کی چھت پر لہرایا' دوسرا میرے کاشانۂ اقدس پر اور تیسرا بیت المقدس کی چھت پر

لہرایا۔

آپ فرماتی ہیں کہ آسمان سے ستارے میرے گھر سے اتنے قریب ہو گئے کہ میں کہتی تھی ابھی میرے سر پر آ جائیں گے' پھر میرے مکان کے اوپر بہت سے پرندے آئے جن کی چونچیں زبرجد' بازو یاقوت کے تھے۔

میں نے دیکھا آسمان وزمین کے درمیان دیبا کا فرش بچھا ہوا ہے' مجھے فضا میں کچھ آدمی نظر پڑے جن کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا' اس میں سونے کی زنجیر تھی مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں نے ایک آفتابہ سے پانی پیا' اس وقت اپنی سوچ میں مگن تھی' تنہائی سے میرا دل گھبرانے لگا' اتنے میں کیا دیکھتی ہوں' کہ عورتوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی جن سے زیادہ میں نے کسی عورت کو حسین وجمیل نہیں دیکھا تھا' انہیں کے ساتھ حضرت آسیہ تھیں وہ میری خدمت میں مستعد رہیں۔

البتہ شفا شریف میں بروایت شفا والدہ عبد الرحمٰن بن عوف مذکور ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ شکم مادر سے میرے ہاتھ پر تشریف لائے تو آپ نے کچھ پڑھا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے مشرق تا مغرب ہر چیز تیرے لیے روشن ہو گئی۔ پھر میرے لیے وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے تو ایک نہایت خوبصورت پرندے نے اپنے پروں سے مجھے مس کیا' میں نے کیا دیکھا میرا نور نظر دنیا میں جلوہ گر ہو گیا' آپ بڑی عمدگی سے سیدھے پیدا ہوئے سرنگوں نہیں تھے' اس میں اشارہ تھا کہ ہمیشہ حدود خداوندی میں مستقیم رہیں گے' اور پھر بڑی خوش نوائی سے آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ ربّ العالمین۔

مسئلہ قیام

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت کی یاد میں قیام کرنے میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سنت حسنہ اکثر علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام وسلام مستحب ہے۔ نیز اکثریت کا فیصلہ ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی محافل میں ذکر واذکار' صلوٰۃ وسلام' اکرام وتعظیم بجالانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

مطلقاً آپ کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے نہ کہ ذکر میلاد ہو یا آپ کی مبارک زندگی کے دیگر

حالات بیان کئے جا رہے ہوں' شریعت میں بوقت ذکر مصطفیٰ ﷺ' درود وسلام واجب ہے' خواہ تھوڑی دیر محفل منعقد ہو یا زیادہ دیر تک! اور کئی علمائے کرام اسے واجب کی بجائے مستحب قرار دیتے ہیں' جواز کے تو سبھی قائل ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ وفور شوق سے اپنے جذبات کا یوں اظہار کرتے ہیں قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی بارگاہ میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے سر کے بل بھی قیام کرتا! کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ولد الحبیب وخده متورد — والنور من وجناته یتوقد

ولد المتوج بالکرامة والبها — الطاهر الشیم الکریم السید

جبریل وافی عند ذلك امه — فی زی طیر والملائك تشهد

یجناحه ما زال یمسح بطنها — فبدا النبی الهاشمی محمد

قالت ملائکة السماء باسرها — ولد الحبیب ومثله لا یولد

یاعاشقین تولهوا فی حسنه — هذا هوالحسن الجلیل المفرد

☆ حبیب کریم ﷺ پیدا ہوئے ان کے رخسار پھولوں کی رنگت لیے ہوئے ہیں اور آپ کے رخساروں پر نور چمک رہا ہے۔

☆ رونق اور کرامت کے تاجدار تشریف لے آئے' پاکیزہ عادات وخصائل لیے سردار جلوہ افروز ہوئے اور ان کی والدہ ماجدہ کے بطن ظاہر کو پرندہ کی صورت میں چھو کر اپنے پروں کو متبرک کیا حتیٰ کہ حضرت محمد ﷺ بنی ہاشم میں ظہور پذیر ہوئے۔ آسمان کے فرشتے خوشی ومسرت سے پکار اٹھے لیجئے' حبیب خدا پیدا ہو گئے' اور کوئی بھی ان کی مثل پیدا نہیں ہو گا۔ عاشقو! ان کے حسن وجمال کے شیدا ہو جایئے' یہی حسن وجلال میں انفرادی حیثیت کے مالک ہیں۔

بعد از ولادت آپ کی کیفیت

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] اپنے والد ماجد سے انہوں نے اپنے

والد حضرت عبدالمطلب سے بیان کیا' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مختوم یعنی ناف بریدہ' پیدا ہوئے۔
امام حاکم فرماتے ہیں یہ روایت متواتر ہے عقیقہ یوم ولادت کے ساتویں دن کیا جائے یہ عمدہ اور صواب ہے۔

انبیاء کرام کی ایک جماعت ختنہ شدہ پیدا ہوئی ان میں سے یہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیث علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت لوط علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت یحییٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہَ اقدس چاند کی طرح چمک رہا ہے' معاً ایک شخص آیا وہ آپ کو کہیں لے گیا' تھوڑی دیر غائب رکھنے کے بعد لایا اور کہنے لگا یہ مشارق ومغارب کی سیر کر کے آئے ہیں اور ابھی یہ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھے' انہوں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے میرے حبیب آپ کو بشارت ہو کہ آج تک اوّلین وآخرین میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں آپ سبھی کے سردار ہیں' یہ کہا اور وہ شخص غائب ہو گیا۔

☆ اے عزیز دنیا' اے شرف آخرت' جو آپ کی تصدیق کرے گا' آپ پر ایمان لائے گا روز حشر وہ تیرے جھنڈے تلے ہوگا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضوان جنت نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ثبت کی۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ولادت شب' طواف کعبہ میں مصروف تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ قیام ابراہیم کی جانب سجدے میں جھک گیا' اور تمام بت سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر محمد پیدا ہو چکے ہیں اور اب میں بتوں سے پاک ہو گیا اور اعلان سنائی دیا جہاں والو! سنو سنو! حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر محمد ﷺ جلوہ افروز ہو گئے' اور ان پر ابر رحمت برس رہا ہے'

یہ سنتے ہی میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا' دیکھا تو آپ کے کاشانہ اقدس پر بادل چھائے ہوئے ہیں' میں حیرانگی کے عالم میں اپنی آنکھیں ملنے لگا' اور اپنے آپ سے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا میں جاگتا ہوں یا سو رہا ہوں' پھر میں نے آواز دی۔ آمنہ دروازہ کھولیے انہوں نے دروازہ کھولا تو مشک اذفر مہک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے فرمانے لگیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے ہیں۔ میں نے دکھانے کے لیے کہا تو وہ بولیں وہ گھر میں ہیں' میں اندر داخل ہونے کے لیے آگے بڑھا ایک شخص تلوار لیے نکل پڑا' ٹھہریئے! عبدالمطلب ابھی آپ آگے نہیں جاسکتے۔ فرشتے آپ کی زیارت کر رہے ہیں کسی نے اسے اس انداز میں نظم کیا ہے:

محمد صاحب الفتح المبین نعم
وکم له نباء فی نون والقلم
خیر النبیین تالیهم وسابقهم
من جاء بالصدق والموفی بعهدهم
حبیب ربّ العلی مفتاح رحمته
رسوله المجتبیٰ ذوالجود والکرم
من شق ایوان کسریٰ یوم مولده
والنار قد خمت فی شدة الضرم
من خاطب القمر الباهی فشق له
ویوم بدر باملاك السماء حمی
ولا یری ظله اذا ما مشی وله
ظل الغمام اذا حر الوطیس حمی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب فتح مبین ہیں' نون والقلم میں ان کی ان گنت خبریں ہیں' انبیاء کرام میں بہترین' آخر آئے اور سب سے آگے ہیں' جو صدق لائے اور وعدوں کو ایفاء فرمانے والے ہیں۔

رب العالمین کے محبوب اور کلید رحمت ہیں' اللہ کے منتخب مختار رسول جو صاحب جود و کرم ہیں

جن کی ولادت باسعادت کے دن کسریٰ کے محلات میں زلزلے آئے اور بھڑکتی ہوئی آگ اچانک بجھ گئی' جس نے چودھویں کے چاند کو اشارہ فرمایا تو وہ شق ہو گیا' روز بدر فرشتوں نے آپ کی نصرت کی' جب آپ چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا' گرمی کی شدت میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔

مزید اشعار کے بجائے ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے' مفہوم ملاحظہ ہو

وہ باعظمت شخصیت کون ہے! جس کی آنکھیں سوتی ہوں اور قلب اطہر ہمیشہ بیدار رہے' اور وہ کونسی ذات ہے جس کی ہتھیلی میں کنکریاں کلمہ پڑھیں مگر مشرکین کے کان پر جوں تک نہ رینگے' سوا قبیلہ مضر کے۔ محمد ﷺ کی ذات کے سوا عمدہ و مطہر اوصاف و خصال والا کون ہو سکتا ہے؟

آپ کی زیارت پیاسوں کے لیے' آپ کا روضہ اطہر مجسمہ سیراب ہے' اور ہر شرف پر حاوی ہے معمولی سی بات یہ کہ جو بھی وہاں حاضری دیتا ہے' امراض سے شفا پاتا ہے یا سیّد الرسل' آپ میرے خزانے اور آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے' آپ کی بخششیں اور عنائیات ہمیشہ جاری ہیں' آپ ہی میرے حاجت روا ہیں

☆ آپ کی قدر و منزلت بلند تر ہے جس کا آپ وسیلہ ہوں وہ کبھی نامراد نہیں ہوگا' آپ کا فضل ایسا ہے جس میں انقطاع کی گنجائش نہیں۔

☆ قرآن پاک نے آپ کے وسیلہ کو مؤکد کیا' پھر کوئی قوم جہالت یا ہٹ دھرمی سے ہی آپ کا انکار کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی اپنی ذات پر روحانی و جسمانی ظلم کر کے معافی کے لیے حاضر ہو جائے اور اس کی مغفرت میں آپ کی رضا شامل ہو تو خدائے رحمٰن و رحیم کو بہت معاف کرنے والا کرم کرنے والا پائیں گے

هذا صريح لمن صحت بصيرته

يا ويل من كان عن نهج الصواب عم

یہ وضاحت اور صفائی تو اسی کو مفید ہو سکتی ہے جس کی بصیرت صحیح ہے اور جو شخص راہ صواب سے اندھا ہو' تباہی و بربادی اس کا مقدر ہے۔

نبی کریم ﷺ کا نسب شریف

انتخاب الٰہی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب میں کوئی ایسا خاندان یا قبیلہ نہیں جس میں آپ کا نسب نہ پہنچتا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب کیا' ان میں سے عرب کو عرب میں سے بنی ہاشم کو' اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا' حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں قریش ایک نور کی صورت میں تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو باپ کے لحاظ سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرمایا' پھر جب قبائل تشکیل دیئے تو قبیلے کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھا بنایا اور جب ان کے گھر بنائے تو گھر کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا' بنائ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں **لقد جاء کم رسول من انفسکم**۔ میں انفسکم فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے' جس کے معنی ہیں آپ سب سے نفیس ترین ہیں۔

شجرۂ مبارکہ

حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدن بن عدنان۔

وضاحت

آپ کے والد ماجد کی والدہ کا نام فاطمہ' حضرت عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ' حضرت

ہاشم کی والدہ کا نام عاتکہ اور عبدمناف کی والدہ کا نام بھی عاتکہ ہے۔

بعض لوگوں نے اپنے لڑکوں کا نام اس امید پر محمد رکھا تھا کہ شاید یہ وہی ہو۔ جو محمد رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت سے معروف ہوں گے۔

حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں قاضی ابوبکر بن عربی اور بعض صوفیہ کرام سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اسماء گرامی ایک ہزار ہیں' انہیں میں ابوالقاسم بھی ہے۔

نوٹ: اہل عشق ومحبت نے اس سلسلہ میں بہت محنت اور محبت سے کام لیتے ہوئے حضور سیّد عالم ﷺ کے اسماء مبارکہ جمع کرنے کی مساعی جمیلہ فرمائیں' اور ثابت کیا کہ آپ کے اسماء گرامی کی تعداد ایک ہزار تک محدود نہیں' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

عبدالکریم۔۔۔۔عبدالجبار

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں اہل جنت کے ہاں آپ کا اسم گرامی عبدالکریم اور اہل جہنم کے نزدیک آپ کا نام عبدالجبار ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حاملین عرش' عبدالمجید اور عمومی فرشتے عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

انبیاء کرام عبدالوہاب اور شیاطین آپ کو عبدالقہار کا نام دیتے ہیں جنات کے نزدیک عبد الرحیم اور پہاڑ آپ کو عبدالخالق کہتے ہیں۔

خشکی میں آپ عبدالقادر اور سمندروں میں عبدالمھیمن ہیں' سانپوں کے نزدیک عبدالقدوس اور دیگر حشرات الارض آپ کو عبدالغیاث کے نام سے پکارتے ہیں' پرندے عبدالغفار کا وظیفہ کرتے ہیں اور ایماندار' احمد ومحمد کے ترانے گاتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ و اصحابہ وبارک وسلم

کتاب الحقائق میں ہے جس رات نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ متولد ہوئے آگ ٹھنڈی ہوگئی' اس میں اشارہ تھا کہ آپ کی امت آگ سے محفوظ رہے گی اور جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو آگ بھڑک اٹھی تھی' جس میں اشارہ تھا کہ جو وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر اسے خدا بنائیں گے انہیں آگ میں جلایا جائے گا۔

اصحاب فیل کی خانہ کعبہ پر چڑھائی اور ان کی تباہی کے پچاس یا پچپن دن بعد آپ کی مکہ

مکرمہ ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے فیلبان کو اندھا دیکھا اور وہ دردر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا۔

(نوٹ): سورۂ فیل میں تو اصحاب فیل کی تباہی و بربادی کا بالوضاحت بیان ہے ممکن ہے فیلبان کو عبرت کے لیے چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر مستقل طور پر اسے نشان عبرت بنا دیا گیا' تا کہ لوگوں کے سامنے ابابیل (خدائی) طیاروں کی بمبارمنٹ (کنکریوں) کا اظہار کرتا پھرے اور ان دیکھنے والوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ہوں جو فرما رہی ہیں۔ قالت عائشة رضی اللہ تعالٰی عنہا رائت قائد الفیل اعمیٰ یسال الناس ویتکفف ۔ میں نے ہاتھی والوں کی قیادت کرنے والے کو اندھا دیکھا جو لوگوں سے مانگ کر گزر اوقات کرتا تھا۔ (واللہ تعالٰی وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

رضاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالٰی کی طرف سے منادی نے ندا کی' اے مخلوق خدا یہ محمد بن عبداللہ ہیں ان کے لیے اس دودھ بھری چھاتی کو مژدہ مسرت سنا دو جسے ان کو دودھ پلانے کی سعادت میسر ہو۔

پرندے پکارنے لگے! ہمارے پروردگار ہمیں موقع مرحمت فرمایئے ہم انہیں اپنے آشیانے میں لے جاتے ہیں اور زمین کی ایک سے ایک پاکیزہ' عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں ہم کھلائیں گے۔

بادل سے آواز آئی! میرے خدا! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب تک لیے پھریں گے اور نہایت خوبی سے پرورش کریں گے۔

فرشتے کہنے لگے' ہمارے خدا' ان کی پرورش و خدمت کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔

ارشاد باری تعالٰی ہوا' ہم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو اس خدمت کے لیے خاص فرمایا ہے۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضی اللہ عنہا

کتاب ''شرف المصطفیٰ'' میں مرقوم ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا' نہایت عسرت سے دن بسر کر رہی تھیں' انہیں کھا[illegible] زیادہ تر بھوکی رہتیں' پھر انہوں نے خواب دیکھا

کہ کسی شخص نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک نہر میں غوطہ دیا' اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا' پھر اس نے پینے کے لیے کہا میں نے خوب سیر ہو کر پیا' پھر اس نے کہا کیا آپ پہچانتی ہیں میں کون ہوں؟ بولیں نہیں! اس نے کہا میں تیرا شکر ہوں' جو خوشی و غمی ہر حالت میں تو نے کیا۔

اور پھر اس نے کہا حلیمہ مکہ مکرمہ جایئے اور وہاں تیری روزی میں کشادگی پیدا ہو گی' اور اپنی کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا' بالکل پوشیدہ رکھنا۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی' دیکھتی کیا ہوں کہ میرا روپ نکھر چکا ہے اور میں ایک حسن کا پیکر بن چکی ہوں' اور میری چھاتی میں اتنا دودھ جمع ہو گیا کہ میرے لیے سنبھالنا دشوار ہو گیا' عورتیں میری یہ حالت دیکھ کر تعجب کرتی تھیں۔

حلیمہ ساگ کی تلاش میں؟

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں پھر ہم چند عورتیں ایک دن ساگ کی تلاش میں نکلیں تو ہمارے کانوں میں آواز پڑی کوئی کہہ رہا ہے مکہ مکرمہ میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے' اسے بشارت ہو جسے اس کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہو' عورتوں نے جب یہ آواز سنی تو واپس آئیں اور اپنے اپنے خاوند سے اس آواز کو بیان کیا' اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئیں' وہ کل دس عورتیں تھیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی' راستے میں ایک مقام پر کوئی شخص نمودار ہوا اور اس نے میری سواری کو تیز چلنے کے لیے آواز دی اور فرمایا تجھے پتہ نہیں کہ یہ حلیمہ حضور نبی کریم سیّد المرسلین ﷺ کو دودھ پلانے والی عظیم خاتون ہے' چنانچہ اس آواز کے سنتے ہی سواری کی جان میں جان آ گئی اور قدرے تیز چلنے لگی ہم بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے' عورتوں کو شیر خوار بچے مجھ سے پہلے ہی حاصل ہو گئے!

حضرت عبدالمطلب نے مجھے دیکھا' میں نے شیر خوار بچے کی بابت دریافت کیا' انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک یتیم ہے کوئی عورت ایسی نہیں رہی جسے پیش نہ کیا ہو مگر وہ اپنی بدنصیبی کے باعث حاصل نہ کر سکیں' انہوں نے انکار کیا' جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے والد ماجد قبل از ولادت وصال فرما گئے ہیں تو آپ نے عرض کیا مجھے ان کا حسن و جمال ہی کافی ہے' اور ان کی زیارت کے سوا میری اور کوئی غرض نہیں۔

حضرت عبدالمطلب نے میرا نام پوچھا میں نے حلیمہ سعدیہ بتایا' آپ نے فرمایا حلم وسعادت میں ہمیشہ عزت ہوتی ہے' بعدہ آپ مجھے کاشانہ اقدس میں لے گئے' جب آپ کے چہرہ منور کو دیکھا تو آپ سو رہے تھے' میں نے اپنا دایاں ہاتھ آپ کے مبارک سینہ پر رکھا' آپ نے آنکھیں کھولیں تو آپ سے ایک ایسا نور چمکا جو آسمان کی چھت تک جا پہنچا' پھر میں نے آپ کو دائیں چھاتی پیش کی آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا' پھر بائیں جانب کیا تو آپ نے اعراض فرمایا' یہ آپ کے عدل وانصاف کی بوقت میلاد مثال ہے' کیونکہ آپ کے علم میں تھا کہ آپ کے ساتھ دودھ شریک بھی ہے' جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے آپ کو حاصل کر لیا تو انہوں نے فرمایا:

اعیذہ باللہ ذی الجلال — من شر مامر علی الجبال

حتّٰی اراہ کامل الخلال — و یفعل الخیر مع اموالی

وغیرھم من حسوۃ الرجال

''میں اللہ تعالیٰ ذوالجلال سے پناہ طلب کرتی ہیں' اس شر سے جو پہاڑوں پر سے گزرتا ہے میں تو انہیں سچا اور کامل خلیل سمجھتی ہوں' جو ہمیشہ اپنے غلاموں کی خیر خواہی کا ہی کام سرانجام دیتا ہے نیز وہ دوسرے تمام لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی سے پیش آتے رہے''۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے آپ کو اپنی سواری پر بٹھایا اس نے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے تین بار سجدہ کیا پھر وہ ایسی رفتار سے چلی کہ لوگ حیران رہ گئے' پہلے چلنے والی عورتیں بار بار پوچھتی تھیں کہ یہ تو وہی سواری ہے اسے کیا ہو گیا' اس کی رفتار کہاں سے آ گئی تیری تو اب شان ہی نرالی ہے' تو آپ کی سواری از خود باتیں کرنے لگی اور کہا تم بھی غافل رہیں' میری پشت پر یہ وہی فرزند ارجمند ہے جسے تم یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھیں' یہ اسی سوار کی برکت ہے کہ مجھے چلنا آ گیا' کمزوری دور ہوئی اور طاقت نے گھر کر لیا۔

آپ کے چالیس دشمنوں کا صفایا ہو گیا

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ چالیس نصرانی آ ملے اور

آپ کے بارے باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک کی نظر آپ پر پڑی اور پکار اٹھا تمہارا ابرا ہو یہی وہ لڑکا ہے جس کی تلاش میں ہم نکلے ہیں' ان کے پاس زہر میں تیار شدہ تلواریں تھیں' کہنے لگے اسے پکڑ لو اور شہید کر ڈالو۔

میں نے عرض کی وامحمداہ ففتح عينيه ورمق السماء بطرفه واذا بنار نزلت من السماء فاحرقتهم عن آخرهم ۔ یا محمد (ﷺ) ! مدد فرمایئے یہ سنتے ہی آپ نے دونوں آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف دیکھا' اتنے میں آسمان سے آگ اتری اور ان سب کو خاکستر کر دیا۔ ان کلمات کا پنجابی اشعار میں ترجمہ ملاحظہ ہو:

میں قربان یتیم محمد رو کر ماریاں آہیں
نئیں سی خبر جو دشمن تیرے پھر دے ہر ہر جائیں
جاگ پئے سن میریاں آہیں سرور دو جہاناں
کھول اکھیں سردارِ دو عالم ویکھیا وَل اَسماناں
اُچّن چیتی تیز المبہ اگ لتھی اسمانوں
جل بھل راکھ ہوئے سب کافر قہر خدا رحمانوں

یہ منظر دیکھ کر میرا خاوند کہنے لگا' اس بچے کی تو بڑی شان ہے' آئندہ اس کے کام بڑے عالی شان ہوں گے پھر ہم اپنے خاندان میں پہنچے' تو ہم نے پوری وادی کو سرسبز و شاداب پایا' شہری اور دیہاتی سبھی شاداں و فرماں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دودھ کی نعمت بھی وافر عطا فرمائی اور ہمارے کھیت بھی خوب لہلانے لگے' جتنا عام بچے سال بھر میں بڑھتے ہیں آپ ان سے کئی گنا زیادہ نشوونما پا رہے تھے' ایک دن میں آپ ایک ماہ کے معلوم ہوتے تھے' اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے جتنا عام بچہ سال بھر میں پلتا ہے۔

جب آپ دو سال کے ہوئے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور ان تمام برکات و واقعات سے آگاہ کیا جو آپ سے ظہور پذیر ہوتے رہے۔ والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ کی پرورش پر بہت خوش تھیں۔ اسی لیے فرمایا ابھی انہیں اپنے ہاں لے جاؤ کیونکہ مکہ مکرمہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے مبادا کہ آپ بھی اس کی لپیٹ میں آ

جائیں۔

جب آپ نے تیسرے سال میں قدم رکھا' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متولد ہوئے اور چوتھے سال آپ نے مجھے فرمایا! امی جان (سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا) میرے بھائی کہاں جایا کرتے ہیں میں نے کہا وہ چراگاہ میں بکریاں چرانے لے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ہمیں بھی جانے دیجئے' اور آپ نے اس سلسلہ میں بہت اصرار کیا یہاں تک کہ مجھے قسمیں دلائیں جب دوسرا دن ہوا آپ نے کمر باندھی' عصا ہاتھ میں لیا' تھوڑا سا کھانا باندھا اور بکریوں کی قسمت جگانے چراگاہ کی طرف روانہ ہو گئے' کسی نے اس کی منظر کشی کچھ اس انداز میں کی ہے:

یا غنامه سار الحبیب الیٰ المرعیٰ
فیاحسنه راع فوادی له یرعیٰ
فما احسن الاغنام وهو یسوقها
لقد انس الصحراء وقد وحش الربعا
جمیل علی معنی محاسن وجهه
کان بدور التم قد طبعت طبعا
اقوال له اذسار فی البر ماشیا
و اغنامه من حوله تطلب المرتعا
عیونك یاراعی الحمٰی فتکت بنا
فقوم بها قتلی وقوم بها صرعٰی
وحزت جمالا خیر الخلق وصفه
وسراً خفیاً انبت العشب المرعٰی
فلولاك یاراعی الحمٰی ماتشوقت
قلوب الی وادی العقیق ولا الجرعٰی
حبیبی طبیبی انت راعی قلوبنا
فلولاك یا مختار ماذکر المسعٰی

میرا محبوب بکریاں لے کر چراگاہ کی جانب چلا' پس اے وہ ذات جس کا حسن خود نگہبان ہے میرا دل تو آپ ہی سے اٹکا ہوا ہے کتنی خوش نصیب بکریاں ہیں جنہیں آپ ہنکائے پھرتے ہیں' آپ کو صحرا سے ایسی محبت اور ایسا انس ہو گیا ہے کیا آپ گھر سے وحشت زدہ ہیں۔

حقیقت میں آپ کے چہرے کے حسن و جمال کی خوبیوں کا کیا کہنا' وہ خوبیاں تو ایسا جمال رکھتی ہیں گویا کہ آپ فطرۃ بدر بنائے گئے ہیں۔

میں آپ سے عرض گزار ہوں جب آپ زمین میں چلتے ہیں اور آپ کی بکریاں آپ کے اردگرد چرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں' یعنی بکریاں گھاس وغیرہ چرنے کے بجائے آپ کے حسن وجمال سے سیر ہونے کے لیے آپ کے گرد ہی طواف کرتی رہتی ہیں۔

اے چراگاہ کے نگہبان' تیری نگاہوں کے تیر کا ہم نشانہ بن چکے ہیں' پس کتنے ہی لوگ آپ کے حسن پر نثار اور اس کے شیدا ہو گئے اور کتنی ہی فرقت کے صدمے سہہ رہے ہیں۔

آپ نے وہ حسن و جمال پایا ہے جس کی تعریف سے مخلوق حیرت زدہ ہے' اور وہ سر مخفی پایا ہے جس نے سبزہ اگایا اور چراگاہ کو سرسبز وشادات بنا دیا۔

اے چراگاہ کے نگہبان اگر آپ نہ ہوتے تو دلوں کو نہ وادی عقیق کی طلب ہوتی اور نہ ہی وادی جرعی کا شوق ملتا۔

یا حبیبی' یا طبیبی آپ ہی ہمارے دلوں کے نگہبان ہیں یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو مقام سعی کا کہیں ذکر نہ ملتا۔

شام پئی بن شام محمدؐ' شام نہیں گھر آیا

☆ حضرت سیّدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن نبی کریم ﷺ سارا دن گھر سے غائب رہے اور شام تک جب واپس تشریف نہ لائے تو ہم چراگاہ کے راستے تکنے لگے یہاں تک کہ آپ خراماں خراماں تشریف لاتے نظر آئے' انوار و تجلیات آپ کے آگے آگے تھے اور بکریاں آپ پر قربان ہو رہی تھیں' ایک دوسری سے آگے بڑھ کر آپ کی قربت چاہتی تھیں۔ ایک بکری کو آپ کے بھائی حمزہ نے مارا' جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی' وہ آپ سے پناہ کی طالب ہوئی گویا کہ فریاد کر رہی ہے' آپ نے اپنے دست شفا سے اس کی ٹانگ کو مس کیا' ٹانگ درست' درد دور گویا

کہ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

پھر حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حمزہ سے دریافت کیا تو نے اپنے قریشی بھائی کو کیسے پایا وہ کہنے لگا۔ امی جان' پتھر روڑے' نرم زمین' پہاڑ' درخت' جانور' درندے' پرندے غرضیکہ جس چیز کے پاس سے آپ کا گزر ہوتا وہ پکار اٹھتی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اور جہاں قدم رکھتے سبزہ ظاہر ہو جاتا۔

حضرت ابن ابی حمزہ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں آپ جس جانور پر سوار ہوتے' اس کا قدم جہاں پڑتا سبزہ ظاہر ہو جاتا جب کسی کنویں سے پانی لینے کی نیت کرتے پانی از خود کناروں پر آ جاتا' ایک بار ہم ایسی وادی میں داخل ہوئے جہاں درندے بکثرت پائے جاتے ہیں' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا شیر چلا آ رہا ہے اور ہم پر بڑی تیزی سے حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جونہی ہمارے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی نظر پڑی آپ کے سامنے نرم پڑ گیا' اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور بڑے سوز و گداز سے پڑھنے لگا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

آپ آگے بڑھے اور اس کے کان میں کچھ کہا' تو وہ شیر تیزی سے جنگل میں چھپ گیا' حضرت حلیمہ نے تاکیداً کہا بیٹے وہ باتیں کسی سے بھی نہ کہنا' حتیٰ کہ دیگر افراد خانہ سے بھی پوشیدہ رکھنا بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آپ سے ایسے لپٹی جاتی تھیں جیسے نئی نویلی دلہن ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ اپنے بھائیوں کے ہمراہ جاتے اور جب لوٹ کر آتے تو وہ تمام معجزات اور آیات بینات کا صراحۃً اظہار کرتے' پھر ایک دن تو وہ پریشانی کے عالم میں دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا' میرے قریشی بھائی کو کسی نے شہید کر دیا ہے

قوم کے سبھی لوگ نکلے میں آگے آگے تھی' کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ایک بڑے پتھر پر کھڑے مسکرا رہے ہیں' میں نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہے' آپ نے فرمایا تین آدمی میرے پاس آئے تھے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اس سے کچھ حصہ نکال دیا' اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو سنوارا۔

حضرت علائی بیان فرماتے ہیں کہ مہر کے اندر پوشیدہ تھا' اللہ وحدہ لاشریک اور ظاہر میں تھا کہ جہاں چاہو التفات کرو۔ تمہاری نصرت کی جائے گی اور گولائی میں گوشت ابھرا ہوا تھا اور مسلم شریف میں ہے کہ مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ جامع ترمذی میں سیب کی مماثل بتائی گئی ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں چھوٹے انجیر کی مثل' لیکن آپ نے جب وصال فرمایا تو کچھ دکھائی نہ دیا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ: شیطان کے لیے اس طرف کوئی راستہ نہیں

حضرت سیّدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ نے پانچویں سال میں قدم رکھا تو حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی' آپ نے فرمایا حلیمہ! آپ تو اسے اپنے ہاں رکھنے میں بڑی حریص تھیں' اب کیا ہوا' انہیں چھوڑے جا رہی ہیں۔

عرض کیا میں اپنی استطاعت کے مطابق خدمت کر چکی' مگر مذکورہ امور کو خفیہ رکھا' حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' کیا آپ شیطان کے شر سے خوف زدہ ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا اثر ڈال دے گا! عرض کیا تردد تو ہے' حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے فرزند دلبند صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شیطان کو راستہ ہی نہیں ملتا! البتہ آپ اگر اب ہمارے پاس ہی رکھنا چاہتی ہیں تو شکریہ آپ بخوشی جا سکتی ہیں جب حضرت سیّدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ سے جدا ہونے لگیں تو زبان حال سے یوں اظہار درد وغم کر رہی تھیں

دعونی علی الاحباب ابکی واندب
ففی القلب من نار الفراق تلهب
ولا تعتبونی ان جرت ادمعی دمًا
فلیس لصب فارق الاف معتب

لوگو! مجھے چھوڑو! تا کہ میں دل بھر کر رو لوں' کیونکہ دل جدائی کی آگ میں شعلہ زن ہے
لوگو! اگر میں اس جدائی پر خون کے آنسو بہاؤں تو مجھے پر طعنہ زنی نہ کریں۔

کیونکہ جس عاشق کا محبوب جدا ہو رہا ہو تو اسے رونے دھونے پر طعنہ زنی نہیں کرنی چاہیے۔

تیرے فراق نے تو میرا دل چور چور کر دیا ہے' اسی دل سے بہنے والے خون کے دھارے میری آنکھوں سے اشک بن کر رخسار پر بہہ رہے ہیں۔

میرے محبوب تمہاری جدائی میرے بس کی بات نہیں' البتہ خدائی تقدیر سے بھاگنا ناممکن ہے' میرا تو تصور بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی جدائی کا منہ دیکھیں گے! اور یہ بھی گمان نہیں تھا کہ فرقت کا زمانہ اتنی جلدی آ پہنچے گا!

میرے محبوب تیرے جانے کے بعد نظریں اٹھا اٹھا کر چاروں طرف دیکھتی ہوں اور جب ناکام واپس پلٹتی ہوں تو دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے

تصور میں تری صورت عیاں ہے
محبت کا عجب دل کش سماں ہے
بڑی معصوم محبوبانہ فطرت
بڑی نازک حسیں تر داستاں ہے
جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
ترا آنا مسرت شادمانی
چلے جانا بلائے ناگہاں ہے
مری نظریں' مری سوچیں' مرا دل
پکارے ہر طرف اب تو کہاں ہے؟
وفا کی راہ میں کانٹے ہی کانٹے
ہر لمحہ ہر قدم پر امتحاں ہے
نہ جانے کب بہار آئے گی تابش
گلستاں پر ابھی دست خزاں ہے

(تابش قصوری)

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بعد از اعلان نبوت آئیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

آپ کی بڑی تعظیم وتوقیر فرمائی اور بے حد خاطر مدارت سے نوازا' جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا' مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے مقام ابوا میں انتقال فرما گئیں۔

آپ آٹھ برس کے تھے کہ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب بھی چل بسے' بارہ سال کے تھے کہ آپ نے اپنے چچا جان حضرت ابو طالب کی ہمراہی میں شام کا سفر اختیار فرمایا' وہاں بحیرا راہب نے آپ کی زیارت کی 25 سال کے تھے کہ حضرت ام المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لیے تجارت کے سلسلہ میں دوسری بار شام گئے اور پھر انہیں ام المومنین بننے کی سعادت حاصل ہوئی' اعلان نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین کے جلیل القدر عدیم المثال لقب سے ممتاز فرمایا' افق سعادت سے آپ کا ستارہ طلوع ہوا' عظمت ورسالت سے انشراح صدر عطا ہوا' شہادتین میں آپ کا ذکر بلند ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام رفعت مرحمت فرمایا' قرب خاص سے اتنا نوازا کہ دو کمان کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس بڑا اور خوبصورت انداز لیئے ہوئے' آپ سے خوشبو مہکتی رہتی' آپ کا جسم آپ کے اسم کی طرح پاکیزہ' مقدس' بدن مبارک عنبر سے زیادہ معطر' مشک اذفر سے زیادہ لپٹیں آتی رہتیں' آپ کی نگاہ مبارک سے ملائکہ اور شیاطین سبھی اوجھل نہ ہوتے' سخت اندھیری شب میں نصف النہار پر چمکنے والے سورج کی روشنی میں جو کچھ دیکھا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ دیکھ لیتے' آپ جوامع الکلم ہیں' آپ کے وہی کلام ہم تک پہنچ رہے ہیں' آپ کی حکمت بھری باتوں کا زمانے بھر میں جواب نہیں' آپ سے معارف ومعانی کے سمندر موجزن ہوئے' آپ کے الفاظ سلک گہر کی طرح پروئے ہوئے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادیں' اور عجائبات عالم علوی وسفلی سے مطلع فرمادیا' اور اپنی عجیب وغریب شہنشاہی کا مشاہدہ کرایا' اپنی کبریائی وجبروتی عظمت کا ناظر بنایا اور اپنے الطاف خفیہ کو آپ کے شامل حال کیا' آپ کو جو قرب نصیب فرمایا اس کی کیفیت کسی کے احاطہ خیال میں بھی نہیں آ سکتی' خواہ انسان ہو یا فرشتہ اہل تسبیح وتقدیس مقربوں پر آپ کو بلندی عطا فرمائی' آیات بینات اور معجزات باہرات سے زینت بخشی' آپ جہاں تشریف لے جاتے بادل سایہ فگن رہتے' آپ کا

سایہ نہیں تھا۔

آپ جب کبھی مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ کے سامنے جو شجر و حجر آتا آپ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرتا' جس دن اعلان رسالت کے لیے جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اس دن بھی آپ کا جدھر جدھر سے گزر ہوا شجر و حجر نے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا' قضائے حاجت کے وقت درخت آپس میں قریب ہو جاتے' جب فراغت پاتے تو درخت اپنے اپنے مقام کی طرف پلٹ جاتے۔

آپ ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیے جا رہے تھے کہ آپ نے انہیں فرمایا چند پتھروں اور درختوں کو بلایئے' تا کہ وہ ستر کا کام دیں چنانچہ کھجور کے درختوں کو بلایا گیا تو وہ آپس میں مل گئے' اور پتھر ایک دوسرے پر از خود ایسے ترتیب سے جم گئے جیسے دیوار ہوتی ہے اور آپ نے فراغت حاصل کی۔

آپ کی اونٹنی غصبا آپ سے باتیں کیا کرتی تھی' اور گھاس وغیرہ از خود زمین سے اکھڑ کر آپ کی اونٹنی کے پاس آ جاتی' درندے وغیرہ آپ کی اونٹنی کے قریب سے بھی نہیں گزرتے تھے۔

جب آپ نے وصال فرمایا تو جدائی کے باعث اونٹنی نے چارہ وغیرہ کھانا بند کر دیا' یہاں تک کہ فوت ہو گئی۔ فتح مکہ کے دن کبوتر آپ پر پرے باندھے سایہ کناں تھے' عید الاضحیٰ کے موقع پر آپ نے اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو وہ از خود ذبح ہونے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے (غالباً حجۃ الوداع کے وقت یہ واقعہ رونما ہوا' کہتے ہیں 60 اونٹ آپ نے ذبح فرمائے اور چالیس اونٹ آپ کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے اس موقع پر بن پکڑے از خود اونٹ آپ پر نثار ہو رہے تھے اور ہر ایک چاہتا کہ پہلے مجھے سعادت حاصل ہو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

شب ہجرت غار ثور کے منہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک درخت ظاہر فرمایا' مکڑی نے جالا تن دیا' کبوتری نے انڈے دے دیئے تا کہ کفار کے سامنے یہ آڑ بن جائیں' اونٹ نے آپ کی خدمت میں پہنچ کر پناہ طلب کی تا کہ اس کا مالک ذبح نہ کرے' ہرنی نے فریاد کی' آپ نے رہا کر دیا وہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس حاضر ہو گئی تو شکاری نے اسے آزاد کر دیا۔

غزوہ خندق میں حضرت ابن حکم کی پنڈلی ٹوٹ گئی آپ نے لعاب دہن لگا کر آپریشن کر دیا وہ فوراً درست ہو گئی' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے تو آپ نے اپنے پاؤں سے انہیں مس کیا وہ مرض ختم ہو گیا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا سست رفتار تھا آپ ایک بار اس پر سوار ہوئے تو وہ دوسروں سے رفتار میں ہمیشہ آگے نکل جاتا۔

ایک بار ابوجہل نے کسی صحابی کا ہاتھ کاٹ دیا آپ نے اس پر لعاب دہن لگایا تو وہ صحیح وسالم ہو گیا۔

آپ کا زندہ وجاوید معجزہ قرآن حکیم ہے' جو اپنی خوش اسلوبی اور بیان کی عمدگی کے باعث عقل مندوں' دانشوروں کو حیران کیے ہوئے ہے۔

متناسب کلمات کے باعث ہر کلام پر فوقیت رکھتا ہے' عرب کی بلاغت اس کے سامنے گونگی ہے' قرآن کریم کی تیغ واعجاز وایجاز نے حکمت ودانائی کے دعویداروں کی گردن اڑا دیں' اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لیے دارین کے معارف جمع فرما دیئے' نیز آپ کو دنیا وعقبیٰ کے مصالح سے مطلع فرمایا' یہ تو آپ کے چند معجزات کے اشارے ہیں' روشن آیات کی ایک کرن ہے' آپ کے شب وروز ظہور پذیر ہونے والے معجزات تو بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازکی صلوات' انمکی سلام اور ان گنت تحیات آپ کی ذات اقدس واطہر پر' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مہاجرین وانصار اور آپ کی آل پاک پر قیامت تک مسلسل جاری رہیں۔ آمین

فضائل صلوٰۃ وسلام

مصطفٰی جان رحمت پر لاکھوں سلام

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یآیھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۳۳-۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم ﷺ پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہتے ہیں' ایمان والو! تم بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے رہو۔

شرح مذہب میں ہے کہ جب بھی اس آیہ کریمہ کو پڑھا جائے تو صلوٰۃ وسلام کا پڑھنا مستحب ہے' روضہ میں ہے جب خطیب **ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی'** پڑھے تو سامعین کرام بلند آواز سے درود شریف پڑھیں۔

روض الافکار میں ہے یمن میں کسی شخص نے ایک شخص کو اندھا' گونگا' مکڑا اور کوڑھ میں مبتلا دیکھا لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ بڑی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کرتا تھا ایک روز اس نے آیہ کریمہ **ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی** - پڑھنے کے بجائے **یصلون علی علی** پڑھ دیا تو اسی وقت سے یہ مصیبت میں مبتلا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ وسلام بالتبع پڑھا جا سکتا ہے' حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غیر پر درود وسلام جائز نہیں' حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صلوٰۃ وسلام مکروہ ہے' شفا شریف میں ہے کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ دوسروں پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے! لیکن

محققین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہم کے قول پر ہی اتفاق کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود بھیجنا اور سلام نہ پڑھنا' یا سلام پڑھنا اور صلوٰۃ نہ پڑھنا مکروہ ہے' یعنی صلوٰۃ وسلام دونوں صیغوں کے ساتھ ہی درود وسلام بھیجا جائے' آپ کی آل اور اصحاب پر بالتبع صلوٰۃ وسلام جائز ہے یعنی اس طرح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو چاہتا ہے اسے بھرے ہوئے پیمانے حاصل ہوں تو اسے میرے اہل بیت پر درود وسلام پڑھتے رہنا چاہیے۔

درود وسلام

اللھم صلی علیٰ محمد النبی ازواجہ امھات المومنین واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آلہ ابراھیم انک حمید مجید۔

محبتِ اہلِ بیتِ کا ثمرہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں من ارادان یشرب بالکاس الاوفیٰ من حوض المصطفیٰ فلیقل۔ اللھم صل علی محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ وذریتہٖ واھل بیتہٖ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہٖ وعلینا معھم اجمعین۔ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے حوض کوثر پر بھرے ہوئے پیالے پینا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ مذکورہ بالا درود شریف پڑھتا رہے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم معرفۃ آل محمد براۃ من النار۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دوزخ سے رہائی کی سند ہے۔

وحب آل محمد جواز علی الصراط۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پل صراط کراس کرنے کا پاسپورٹ ہے۔

والولاء آل محمد امان من العذاب۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی عذاب سے نجات کا ضمانت نامہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگو! میرے اصحاب' خسر' داماد' رفقاء کے معاملہ میں میری نسبت کا لحاظ رکھو' مبادا کہ کل ان میں سے کوئی تمہارے ظلم کی پاداش کا مطالبہ کر دے' ان کی بے

ادبی وگستاخی ایسا ظلم ہے روز قیامت جس کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یآیھا الناس احفظونی فی اصحابی واصھاری واحبابی لا یغا لبنکم احد منھم بمظلمۃ فانھا مظلمۃ لا توھب فی القیامۃ غداً

آل مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

روضہ اور شرح مہذب میں ہے کہ آپ کی آل بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں، بعض نے کہا آپ کی اولاد امجاد ہے بعض کہتے ہیں قیامت تک تمام اہل اسلام اور آپ کی اتباع کرنے والے آل میں داخل ہیں۔

حضرت ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ قول الی الصواب ہے، امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فقط آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہیں شفا شریف میں ہے کسی نے آپ سے عرض کیا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں، آپ نے فرمایا من آل محمد قال کل تقی۔ ہر متقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہے۔

سوال: اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجو اور جواباً ہم کہتے ہیں اللھم صل علیٰ، الٰہی آپ کی ذات پر تُو درود بھیج، اس طرح ارشاد خداوندی کی ہم تعمیل نہیں کر پاتے؟ ہمیں کیا کہنا چاہیے۔

جواب: تنبیہ الغافلین میں ہے کہ یوں کہا جائے، اللھم انی اشھدک واشھد حملۃ عرشک انی اصلی علی محمد۔ بعض کہتے ہیں یہ کہا جائے، اللھم انی صلیت علیٰ محمدٍ کما صلیت انت وملائکتک علیہ۔

الٰہی میں تیری شہادت دیتا ہوں اور عرش کے اٹھانے والوں کی شہادت دیتا ہوں بے شک میں درود شریف پڑھتا ہوں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

الٰہی میں درود شریف پیش کرتا ہوں جس طرح تو نے اور تیرے فرشتوں نے بھیجا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

عیون المجالس میں ہے کہ حضور ظاہری و باطنی طور پر آلائش سے طاہر اور پاک ہیں اللہ تعالیٰ

بھی طاہر و منزہ ہے' پس ہم طاہر پر اپنی طرف سے درود و سلام پیش کرنے کی گزارش کرتے ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب بندہ عرض گزار ہوتا ہے اللھم صل علی محمد مقصود حاصل ہو جاتا ہے' اور یہی ہمیں حکم ہے اس لیے کہ ایمانداروں کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عاجزی وانکساری سے گزارش ہی کرنا ہے چنانچہ بالصلوٰۃ سے یہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پُر نور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ لازماً مدارج ومراتب میں ترقی' عروج وبلندی پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انداز سے التجا کرنا ہمارے گناہوں کی معافی کا باعث ہے اور یہ سب سے بڑا وسیلہ ہے' حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ فرمانا اللھم صل علی محمد پکارا کرو' تو یہ کلمہ ہی مامور کی بجا آوری پر دلالت کرتا ہے۔

سوال: اس میں کونسی حکمت ہے کہ آیہ کریمہ میں سلام کا کلمہ تسلیم کے ساتھ مؤکد کہا' اور صلوٰۃ کو نہیں؟

جواب: اس کا سبب یہ ہے کہ صلوٰۃ کی تاکید تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے ساتھ ہی ہو چکی تھی اس لیے سلام کو تسلیم کے ساتھ موکد کر دیا گیا' بعض علماء کرام نے فرمایا صلوٰۃ کو جب سلام پر مقدم رکھا تو تقدیم کے باعث ہی اسے اولیت وتاکید کا درجہ حاصل ہو گیا بخلاف سلام کے! لہٰذا اس کی نسبت خدا اور فرشتوں کی طرف مناسب نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ بھیجنے کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ آپ کو برکات سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ صلوٰۃ سے آپ کو شرف عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مقام اعلیٰ مرحمت فرماتا ہے۔

شان نزول: درود وسلام کی آیہ کریمہ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے حج اسلام کیا پھر وہ جہاد میں

شامل ہوا اسے ایسے جہاد کا ثواب چار سو حج کا عطا ہوگا۔

پس جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حج اور جہاد کی طاقت نہیں رکھتے تھے وہ پریشان دل ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا جو شخص آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں چار سو جہاد کا ثواب لکھا جائے گا! اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہو گا۔

عجیب وغریب جنتی پھل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا پھل سیب سے قدرے بڑا انار سے قدرے چھوٹا، مکھن سے زیادہ نرم، شہد سے عمدہ شیریں، مشک سے زیادہ خوشبو رکھنے والا، شاخیں مروارید کی، تنا سونے کا پتے زبرجد کے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کے لیے مختص ہوگا ان کے علاوہ کوئی اور اسے دیکھ نہ پائے گا۔

(تحفۃ الحبیب)

اونٹ کی گواہی

☆ تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو اونٹ کی چوری کے باعث لایا گیا' آپ نے شرعی سزا کے نفاذ کا حکم دیا' تو وہ پڑھنے لگا اللھم صل علیٰ محمد حتیٰ لا یبقیٰ من صوالك شیء ۔ یہ پڑھا اور چل دیا اتنے میں اونٹ پکارا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ شخص میرے چرانے سے بری ہے' آپ نے فرمایا! کون ہے جو اس شخص کو میرے پاس لائے' لوگ اسے آپ کی خدمت میں لائے' آپ نے فرمایا تو نے کیا پڑھا تھا۔ اس نے عرض کیا درود شریف' آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار فرشتوں سے اٹے پڑے ہیں اور وہ بڑی تیزی سے میرے اور تیرے درمیان حائل ہو گئے پھر آپ نے فرمایا' تو پل صراط پر چودھویں کے چاند کی طرح جگمگاتا ہوگا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے کان میں آواز گونجنے لگے تو وہ مجھے یاد کرے اور میری ذات پر صلوٰۃ وسلام پیش کرے ایک روایت میں ہے کہے ذکر اللہ من ذکرنی بخیر ۔

اللہ تعالیٰ اسے یاد فرماتا ہے جو میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔

اور پھر چہرہ خوبصورت ہو گیا

مفید العلوم از حضرت ابو حامد قزوینی علیہ الرحمہ میں ہے کہ باپ' بیٹا سفر کے لیے روانہ ہوئے' سر راہ' باپ فوت ہو گیا اور اس کی شکل بدل گئی' بیٹے نے جب باپ کی یہ حالت دیکھی تو رو رو کر دعا کرنے لگا' اسی اثناء میں اسے نیند نے آلیا' اس نے سنا' خواب میں کوئی کہہ رہا ہے تیرا باپ سود خور تھا اس وجہ سے شکل بدل گئی تھی' اب نبی کریم ﷺ نے سفارش فرمائی کیونکہ تیرا باپ جب بھی نبی کریم ﷺ کا سنا کرتا تھا تو درود شریف پڑھتا تھا

جس کے باعث اس کا چہرہ پہلے کی طرح کر دیا گیا ہے' جب وہ بیدار ہوا دیکھا تو اس کے باپ کی شکل وصورت پہلے کی طرح صحیح ودرست تھی۔

السلام اے میم' حا اور میم' دال

حضور سیّد عالم ﷺ کے اسم مقدس محمد ﷺ میں چار حرف ہیں' م' ح' م' د پہلی میم سے منت یعنی اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے فرماتا ہے اپنی امت کو دوزخ سے رہائی دلا کر احسان فرمایئے۔

حا' محبت کی ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے حبیب اپنی امت کے دل میں میری محبت کا بیج ڈالیے۔

دوسری میم' مغفرت پر دلالت کرتی ہے اور دال' دوام دین پر یعنی ان کے دلوں میں دین اسلام کو اتنا راسخ کر دیجیے کہ ہمیشہ تیری امت کے دل دین اسلام سے معمور رہیں۔

بعض نے کہا آپ کے اسم گرامی محمد ﷺ کی برکت سے امت کے گناہ معاف' اور اسم احمد ﷺ کے باعث دوزخ سے رہائی ہوگی۔

چہرہ خوبصورت ہو گیا

حضرت حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں کہیں جا رہا تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان قدم قدم پر درود شریف پڑھتا جا رہا ہے۔ اللھم صلی علیٰ محمد

وعلٰی آلہ محمد میں نے دریافت کیا' کیا تو صحیح نیت سے پڑھ رہا ہے' اس نے کہا آپ اپنا تعارف کرائیں میں نے کہا سفیان ثوری ہوں وہ کہنے لگا سفیانِ عراق! کہا ہاں! پھر اس نے سوال کیا! کیا آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں' کہاں ہاں! کہنے لگا کیسے؟ میں نے کہا وہ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے بچے کو صورت عطا فرماتا ہے' وہ کہنے لگا جیسے خدا کی معرفت چاہیے ویسے آپ کو حاصل نہیں ہوئی میں نے پوچھا پھر تو اسے کیسے پہچانتا ہے' وہ کہنے لگا جب میں عزم بالجزم کرتا ہوں تو وہ میرا پختہ ارادہ بھی تبدیل فرما دیتا ہے' اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی میرا بھی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے۔

میں نے قدم قدم پر درود شریف پڑھنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا' میں اپنی والدہ کی معیت میں حج کے لیے آیا' میری والدہ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس کا پیٹ پھول گیا' چہرہ سیاہ ہو گیا دل میں خیال آیا میری والدہ کسی گناہ کی مرتکب ہوئی ہے' چنانچہ میں نے دعا کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا دیئے! پھر کیا دیکھتا ہوں کہ تہامہ (جانب مدینہ منورہ) سے ایک بادل نمودار ہوا جس میں سے ایک سفید لباس شخص باہر نکلا اور اس نے آتے ہی میری والدہ کے پیٹ اور چہرے پر ہاتھ پھیرا' فوراً تکلیف دور ہو گئی اور چہرہ خوبصورت ہو گیا' میں نے عرض کیا آپ کون شخصیت ہیں؟ ارشاد فرمایا انا نبیک محمد' فقلت یا رسول اللہ اوصنی قال لا ترفع قدما الا وتقول اللھم صلی علی محمد وعلی آلہ محمد ۔ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور فرمایا تم اپنے قدم نہ اٹھاؤ یہاں تک کہ پڑھ لیا کرو اللھم صلی علی محمد وعلی آلہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

طبقات ابن سبکی میں حافظ ابونعیم کا نام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق لکھا گیا ہے' آپ بڑے صوفی' جامع فقہ وتصوف اور حفظ قرآن وحدیث میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے' ان کا لقب حافظ الدنیا تھا۔

محدثین فرماتے ہیں حافظ ابونعیم چودہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے' 430 ہجری کو 90 برس کی عمر میں وصال فرمایا۔

تہامہ حجاز کے شہروں میں سے ایک شہر ہے جو نجد سے مکہ مکرمہ کی جانب پڑتا ہے' آب وہوا

کی تبدیلی کے باعث اس کا یہ نام مشہور ہے' نجد' یمامہ میں شامل ہے' جدہ کعبہ شریف کی بائیں جانب حجاز کے مغرب میں ہے' نجد' جرس اور اطراف کوفہ کے درمیان واقع ہے (امام نووی علیہ الرحمہ)

اور بادشاہ ہلاک ہو گیا

کسی عاشق رسول اکرم ﷺ کا بیان ہے کہ وہ ظالم بادشاہ کے خوف سے جنگل میں چلا گیا وہاں جا کر اس نے ایک خط کھینچا اور اسے نبی کریم ﷺ کا مزار پاک تصور کر کے ایک ہزار بار آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا پھر یوں دعا مانگی الٰہی' صاحب مزار' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہوں' مجھے اس ظالم بادشاہ سے نجات عطا فرما!

ہاتف غیبی پکارا' سیدنا محمد رسول اللہ کتنے اچھے شفاعت فرمانے والے ہیں اگرچہ مسافت بہت ہے لیکن وہ اپنی شان وعظمت' کرامت ومنزلت کے باعث بہت قریب ہیں' جاؤ تمہارے دشمن کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا' جب وہ واپس پلٹا تو پتہ چلا بادشاہ مر چکا ہے۔ قدرے عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ **قال بعضهم هربت من سلطان جائر الى البرية وخطيت خطا فى الارض وسميته قبر محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وصليت عليه الف مرة۔**

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بار بار اس پر اپنی شان کے مطابق درود شریف بھیجتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مجھے پر جمعۃ المبارک کے دن درود وسلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے دس درجے بلند کرتا ہے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اسی طرح ہر ایک درود شریف پڑھنے پر دس گناہ اضافہ سے کرم فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا جب کہ آپ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے آنے والے شخص کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے آگے بٹھایا' ... رضی اللہ عنہ ... عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے

مجھے روئے زمین پر رہنے والوں سے ہمیشہ زیادہ قرب دیا آج کیا سبب ہے' آپ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جس کی مثال نہیں' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرتا ہے۔ اللھم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد فی الاوّلین والآخرین وفی الملاء الاعلیٰ الی یوم الدین ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے آپ اس درود شریف کے ثواب سے آگاہ فرمائیے' آپ نے فرمایا تمام سمندر سیاہی' تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام فرشتے لکھنے لگیں' تو اس کے ثواب کو رقم کرنے سے عاجز رہیں گے۔

ابن ملقن نے بھی اس واقع کو حدائق میں رقم فرمایا ہے لیکن انہوں نے یہ درود شریف درج کیا ہے۔ اللھم صل علی محمد عدد من یصلی علیہ وصلی علی محمد کما تحب الصلوٰۃ علیہ وصل علیٰ محمد المختار وصلی علیٰ محمد الذی من نورہ والشرق بشعاع وجھہ الاقطار وصل علی محمد علی اھل بیتہ الابرار ۔

حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں خود خدا اپنی شان کے مطابق درود بھیجتا ہے جس کے باعث تمام آسمانوں اور زمین والے درود بھیجتے ہیں بلکہ سمندر' درخت' پرندے' چرندے' غرضیکہ کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جو درود نہ بھیجتی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو منادی پکار کر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تجھ پر دس بار درود بھیجے آسمان والے یہ سن کر کہتے ہیں۔ تیرے درود شریف کے بدلے ایک سو بار تجھ پر رحمت فرمائے اسی طرح دوسرے آسمان والے دو سو' تیسرے والے ہزار بار' چوتھے والے دو ہزار' پانچویں والے چار ہزار' چھٹے والے چھ ہزار' ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درود بھیجتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے ثواب عطا کرنا میری ذمہ داری ہے جیسے اس نے میرے محبوب پر درود وسلام بھیجا اور دل وجان سے ان کی تعظیم وتوقیر بجالایا۔ مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے ہر قسم کے گناہ معاف فرمادوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو فوری طور پر اس کا درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے' اور عرض گزار ہوتا ہے یہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کا انعام پہنچاؤ اور اسے کہہ دو اگر ان دس میں سے ایک بھی تیرے پاس رہا تو بلاشبہ میری معیت میں جنت پائے گا' جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگشت کا ساتھ ہوتا ہے' پھر فرشتہ عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کے انعام کا تحفہ پہنچا دو اور کہہ دو ان دس میں سے تیرے پاس روز قیامت ایک بھی درود شریف محفوظ ہوگا تو جہنم سے نجات پائے گا۔

پھر ارشاد ہوگا' اس کے ہر حرف کے بدلے فرشتہ پیدا کیا جائے گا جس کے سینکڑوں منہ اور زبانیں ہوں گی وہ ان سے تسبیح وتحمید میں مصروف رہے گا' اور اس کا تمام تر ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں درج ہوگا جس نے ایک بار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا ہوگا۔

حاجات بر آئیں گی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی طلب کرو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مانگو اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بات بہت بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کرے اور دوسری پوری نہ کرے' یعنی سبھی کچھ مانگا ہوا پورا کرے گا۔

دعا کی قبولیت کا باعث

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے یہاں تک کہ مجھ پر اور میری آل پر درود شریف پڑھا جائے۔ (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

حضور سیّد عالم ﷺ کا چاند سے باتیں کرنا

عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال احد قت با لنظر الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یاعم ھل لك من حاجة ؟ قلت نعم' لما ارضعتك حلیمة وانت ابن اربعین لو مار ائیتك تخاطب القمر ویحاطبك بلغة لم افھما قال یا عم قرضی القماط فی جانبی الا یمن

فاردت ان ابکی فقال القمر لا تبك فلو قطرت من دموعك قطرة علی الارض قلب اللہ الخضراء علی الغبراء فصفق العباس (الی آخرة)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غور سے دیکھا' آپ نے فرمایا! میرے چچا کیا آپ کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں' میں نے عرض کیا ہاں جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو دودھ پلایا کرتی تھیں' ابھی آپ چالیس دن کے تھے' میں نے دیکھا آپ چاند سے باتیں کر رہے ہیں اور چاند آپ سے! ایسی زبان میں جو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا مجھے پٹی تنگ کر رہی تھی' میں نے رونا چاہا تو چاند عرض گزار ہوا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ رویئے گا نہیں' ورنہ آپ کے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو الٹ دے گا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے جھوم اٹھے اور تالیاں بجانے لگے آپ نے فرمایا چچا ذرا اور بھی سنئے' میرے چچا جو پٹی مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس کے باعث میں نے رونا چاہا تو چاند نے عرض کیا آپ رویئے گا نہیں اگر آپ کا ایک آنسو بھی زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک کوئی سبزہ نہیں اگائے گی پس میں اپنی امت پر شفقت کے باعث خاموش رہا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا چچا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تو اپنی والدہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز بھی سن لیتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا کچھ اور بیان کروں! عرض کیا ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے فرمایا میں تو عرش اعظم کے سامنے آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا رہا ہوں حالانکہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تھا

نیز فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا' ان میں کسی کو بھی چالیس سال سے قبل تاج نبوت سے سرفراز نہ فرمایا گیا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے' کیونکہ انہوں نے پیدا ہوتے ہی اعلان فرما دیا' میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا فرمائی گئی اور مجھے نبوت سے نوازا گیا اور آپ کے بھتیجے کے علاوہ یعنی مجھے!

آپ نے مزید فرمایا۔ چچا سنئے! میں پیر کی شب پیدا ہوا' اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات خصوصی پہاڑ پیدا فرمائے ہیں ان میں ان گنت فرشتے ہیں جنہیں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کتنے ہیں وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید میں مصروف رہیں گے ان کے اس ذکر واذکار کا تمام ثواب اس خوش نصیب انسان کو ملے گا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس کے اعضاء یعنی زبان اور دل وغیرہ درود شریف کے لیے متحرک ہو جائیں۔ (ذکرہ فی شوارد الملح وموارد المنح وھو موضوع) (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چار پائی پر لیٹے ہوئے چاند سے کھیل رہے تھے۔ **وھو یشیر الیہ با صبعہ فحیثما اشار تحول القمر الیٰ موضع اشارتہ** اور آپ اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے ہیں چاند اسی طرف ہو جاتا ہے۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے' آپ کے معجزات تو بچپن' جوانی بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں ظہور پذیر ہوتے رہے جن کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام کا فائدہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ وجھر بھا شھدلہ کل حجر ومدر ورطب ویابس۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں' ان کے لیے زمین کی ہر چیز پتھر' مٹی' خشک وتر گواہ بن جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دو فرشتے مقرر کر دیئے ہیں میرا جب بھی کسی بندہ کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھے تو وہ دونوں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے آمین کہتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود وسلام نہ پڑھے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ کرے تیری مغفرت نہ ہو۔ اس پر خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں۔

سب سے بڑا بخیل:

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الا اخبرکم با بخل الناس؟ قالوا بلی یا رسول اللہ قال من ذکرت عندہ فلم یصلی علی فذلک ابخل الناس۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا! کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل کی بابت خبر دوں وہ کون ہے؟

عرض کیا ہاں یارسول اللہ (ﷺ)! فرمایئے! آپ نے فرمایا سب سے بڑا وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود وسلام نہ پڑھے۔

ورایت فی الشفاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالی ان البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصلی علی۔ شفاء شریف میں نبی کریم ﷺ سے مروی میں نے دیکھا' حضور ﷺ نے فرمایا بیشک وہی شخص بخیلی میں سب سے بڑھ کر ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھے۔

حضرت شیخ سعدی عام بخیل کے بارے فرماتے ہیں

بخیل از بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

بخیل خشکی وتری' زمین اور سمندر میں عبادت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو' بحکم حدیث شریف بہشتی نہیں ہوگا۔

جب یہ عام بخیل کی بات ہے تو اندازہ لگایئے اس بخیل کا کیا حشر ہوگا' جسے خود حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص بخیل اعظم ہے جو مجھ پر درود وسلام نہیں پڑھتا۔

اور تجھ پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس مجلس میں میرا تذکرہ ہو اور پھر وہ لوگ مجھ پر درود شریف نہ پڑھیں تو ان پر حسرت مسلط کر دی جائے گی اگرچہ بہشت میں ہی کیوں نہ جائیں، یعنی وہ درود شریف پڑھنے والوں کے مراتب و مدارج دیکھ کر جنت میں بھی آرام حاصل نہیں کر پائیں گے حسرت سے پکاریں گے کاش کہ ہم نے بھی آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا ہوتا۔

(تابش قصوری)

اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ من نسی الصلوٰۃ علی نسی طریق الجنۃ۔
ومن ذکرت عندہ فلم یصلی علی فقدا خطاء طریق الجنۃ۔
جو شخص مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا بھول گیا اسے جنت کا راستہ سجھائی نہیں دے گا۔
نیز فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام پیش نہ کرے وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

جب صلوٰۃ وسلام کے بھول جانے کی سزا یہ ہے کہ اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا تو ان مبلغین کا کیا حشر ہو گا جن کا صلوٰۃ وسلام سے روکنا معمول بن چکا ہے بقول امام دین گجراتی پھر یہ پڑھتے ہوئے اپنے مخصوص ٹھکانے کی طرف بھاگ جائیں گے۔

جنت میں کوئی سیٹ خالی نہیں
تو جلدی سے دوزخ میں وڑ مام دینا

(تابش قصوری)

محبوبیت کا باعث

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ کو دوسروں کی بہ نسبت دس ہزار گناہ زیادہ قوت سماعت سے نوازا یہاں تک کہ تو نے میرے کلام کو سن لیا اور میں نے تجھے دس ہزار مختلف زبانوں پر عبور عطاء فرمایا یہاں تک کہ تو نے میرے کلام کو سمجھا اور جواب دیا، مگر یاد رکھیے میرے ہاں محبوبیت کا مقام اس وقت تک حاصل نہیں کر پاؤ گے جب تک میرے حبیب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بکثرت صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھو گے۔

ایک اور روایت یوں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر آپ اس سے بھی زیادہ قرب چاہتے ہو جتنا آپ کا کلام آپ کی زبان کے قریب ہے' آپ کی روح آپ کے جسم اور آپ کا نور بصیرت آپ کی آنکھ سے قریب ہے نیز روز قیامت آپ کو تشنگی معلوم نہ ہو تو آپ میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بکثرت درود و سلام پڑھا کریں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا تو وہ پانی سے چمٹ گیا اور پر نہ اٹھ سکا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی میرے حبیب ﷺ پر درود و سلام پڑھے چنانچہ انہوں نے درود شریف پڑھا تو عصا پانی سے جدا ہو گیا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر درود و سلام پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

دس فرشتے

امام قرطبی علیہ الرحمہ سورۂ الاحزاب کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا میرے ظاہر وصال کے بعد جو بھی کوئی تم میں سے مجھ پر صلوٰۃ و سلام پیش کرے گا اللہ تعالیٰ بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام' اس کا صلوٰۃ و سلام میرے پاس بھیجے گا' اور کہے گا یا رسول اللہ (ﷺ)! فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے میں کہوں گا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سورۂ رعد کی تفسیر میں درج ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں۔ فرمایا دس' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا ایک فرشتہ انسان کے دائیں طرف' ایک بائیں' ایک سامنے ایک پیچھے' ایک پیشانی پر جب تو عاجزی وانکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے رفعت مرحمت فرماتا ہے' جب تو اللہ تعالیٰ کو اپنی انانیت دکھائے گا تو وہ تجھے نیست و نابود کر دے گا' ایک فرشتہ تیرے منہ میں رہتا ہے جو سانپ وغیرہ داخل نہیں ہونے دیتا' دو فرشتے تیری آنکھوں پر' دو فرشتے تیرے لبوں پر جو صرف تیرے منہ سے نکلنے والے درود شریف کی حفاظت کرتے ہیں' اس طرح یہ دس فرشتے جو ہر وقت

تیری خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

جبریل کی تخلیق؟

جبریل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا! یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے تخلیق فرمایا تو ایک مقام پر دس ہزار سال تک ٹھہرا رہا! لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسا وظیفہ کروں! پھر مجھے پکارا گیا جبریل! اس وقت مجھے معلوم ہوا میرا نام جبریل ہے' تو میں نے کہا لبیك اللھم لبیك. ارشاد ہوا' میری تقدیس بیان کرتے رہو چنانچہ دس ہزار سال یہ وظیفہ پڑھتا رہا! پھر ارشاد ہوا میری بزرگی بیان کرو۔ میں نے دس ہزار سال تک بزرگی بیان کی' پھر ارشاد ہوا دس ہزار سال تک میری حمد بجالاؤ میں حمد بیان کرتا رہا پھر دس ہزار سال تک عرش کو میرے لیے کھلا چھوڑا گیا۔ میں نے اس پر ایک سطر دیکھی' پھر مجھے آگاہ کیا گیا۔ یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ہے میں نے عرض کیا۔ یا اللہ' محمد ﷺ کون ہیں؟

فرمایا اے جبریل اگر محمد ﷺ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے بھی نہ بناتا اور اگر وہ نہ ہوتے' جنت' دوزخ' چاند' سورج کو بھی پیدا نہ فرماتا' اے جبریل میرے حبیب پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے رہو چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود شریف عرض کرتا رہا۔

درود شریف بہاریہ

بیان کرتے ہیں کہ کسی عاشق رسول ﷺ نے اس انداز میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا' بہار کا موسم تھا' باہر نکلا اور یوں صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں مصروف ہوگیا اللھم صلی علی محمد عدد اوراق الاشجار وصلی علی محمد عدد الازھار والثمار وصلی علیٰ محمد عدد قطر البحار وصلی علیٰ محمد عدد رمل القفار وصلی علیٰ محمد عدد ما فی البرار والبحار۔ ہاتف غیبی نے پکارا جو کچھ تو نے پڑھا اس کے ثواب لکھنے سے کاتبین سورج کے غروب ہونے تک تھک گئے ہیں' اور تو اللہ تعالیٰ کریم ورحیم کی طرف سے جنت عدن کا مستحق بن چکا ہے اور تیرے لیے آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔

موت کی تلخی ختم:

کسی صالح نے خواب میں ایک نیک بخت کو دیکھا اور دریافت کیا! تو نے موت کی تلخی کو

کیسے پایا' اس نے کہا مجھے تو کسی قسم کی تلخی وغیرہ کا پتہ نہیں چلا' کیونکہ علمائے کرام سے میں نے سن رکھا تھا کہ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن میں رکھے گا اور صلوٰۃ وسلام تو میرا معمول رہا اس لیے بوقت نزع تلخی محسوس تک نہ ہوئی۔

بال بال دعائے مغفرت کرتا ہے

حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں عرش کے نیچے ایک فرشتہ ہے اور اس کا سر عرش سے متصل ہے' اور اس کے سر کی چوٹی جو طول وعرض میں عرش کی کشادگی تک پھیلی ہوئی اس پر جتنے بال ہیں ان پر مرقوم ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' جب کوئی انسان نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے تو اس فرشتے کا ایک ایک بال درود شریف پڑھنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے!

پیشاب کی بندش ختم:

کسی نیک بخت کا پیشاب بند ہو گیا' وہ حضرت شیخ عارف شہاب الدین بن ارسلان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو مسجد اقصیٰ کے امام اور بہت بڑے زاہد تھے' انہیں اپنی تکلیف بتائی' وہ فرمانے لگے تو نے اس تکلیف کے علاج یا اس زہر کے تریاق کو کیوں چھوڑ رکھا ہے' اسے پڑھے اللھم صلی وسلم وبارك علی روح سیدنا محمد فی الارواح' وصل وسلم علی قلب سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد وصل وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور ۔ وہ یہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا جب بیدار ہوا تو ہر قسم کی بیماری سے عافیت پا چکا تھا۔

طب: پیشاب کی بندش ،و تو دودھ کے ساتھ مولی کا استعمال اس مرض کے لیے مفید ہے اور اس کا عصارہ بھی نافع ہے نیز تخم شمر ہے اس کے بیج مقوی حصاۃ ہے۔ ساہی کا کانٹا بھی فائدہ مند ہے۔

حکایت: جہاز غرق ہونے سے بچ گیا

ایک عارف کامل بیان کرتے ہیں کہ ہم سمندر کا سفر کر رہے تھے' کہ سخت ترین ہوا نے جہاز

کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' ہم ڈوب رہے تھے کہ مجھے اونگھ نے آ لیا' اس وقت رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت سے شادکام ہوا' آپ نے فرمایا جہاز والوں سے کہو اس درود شریف کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنابھا من جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیات وترفعنا بھا اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات ۔ میں بیدار ہوا اور ہم بھی اس کا وظیفہ کرنے لگے' چنانچہ اس کی برکت سے اندھیری ختم ہوگئی اور ہم بعافیت منزل مقصود تک پہنچے۔

حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں مجھ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہو کیونکہ اس کی برکت سے مصائب و آلام ختم اور مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعرات کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم لیے آتے ہیں اور اس رجسٹر میں ان لوگوں کے نام درج کرتے ہیں جو جمعرات کی شب کو کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں۔

بچوں کا رونا بھی ذکر الٰہی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے باعث مت مارا کرو! کیونکہ چار ماہ تک کے بچے کا رونا دراصل لا الٰہ الا اللہ ہوتا ہے' چار ماہ تک میری ذات پر وہ درود شریف پڑھتا ہے اور چار ماہ تک اپنے والدین کے لیے اس کا رونا دعائیں ہوتی ہیں' گویا کہ بچے کا رونا' رونا نہیں بلکہ وہ اپنی بولی میں ذکر خدا اور رسول اور والدین کے لیے دعوات بخشش میں محو ہوتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

صلوٰۃ وسلام مجسمہ انوار وتجلیات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے ایک ایسا نور عطا فرمائے گا اگر اس کے انوار وتجلیات کو تقسیم کیا جائے تو تمام مخلوق کو ڈھانپ لے۔

اہل محبت کے صلوٰۃ وسلام خود سنتا ہوں

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جمعۃ المبارک کے دن اور رات کو مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھا کرو کیونکہ جمعرات اور جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے تمہارے درود وسلام کو میری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اہل محبت کے درود وسلام تو میں ازخود اپنے کانوں سے سماعت فرماتا ہوں اسے حضرت سمرقندی تنبیہ الغافلین میں رقم فرماتے ہیں۔ اسمع صلوٰۃ اھل محبۃ واعرفھم۔ اہل محبت کے درود شریف میں خود سنتا ہوں اور انہیں میں پہچانتا ہوں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اسّی سال کے گناہ معاف

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص زندگی بھر بکثرت درود وسلام کا وظیفہ کرتا رہتا ہے بعد از وصال بحکم خدا تعالیٰ تمام مخلوق اس کے لیے دعائے خیر وبرکت کرتی رہتی ہے۔

نیز فرمایا جو شخص اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن عصر کے وقت 80 مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسّی سالہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جنت کا راستہ دکھائی نہیں دے گا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک قوم کو جنت میں جانے کا حکم ہو گا مگر وہ راستہ بھول جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ قوم ہو گی جس کے سامنے میرا نام آتا تو وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھتے تھے۔

گلاب کا پھول اور درود شریف

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس نے گلاب کا پھول سونگھا اور پھر مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سرخ گلاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ اور انبیاء کرام کی خوشبوؤں کے لیے تخلیق فرمایا۔

حضرت کلاباذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ سرخ گلاب کو سونگھ لیا کرے۔

فائدہ جلیلہ: اصحاب طب فرماتے ہیں کہ سرخ گلاب صفرا کو مفید ہے اور اعضائے باطنی کے لیے مقوی ہے' بخار' سر درد کو آرام دیتا ہے' چالیس عدد گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے ہیں ملائے اور ایک اوقیہ ربّ خراب میں ملا کر کھانے سے اعتدال کے ساتھ دست آ جاتے ہیں۔

عمدہ آواز کے لیے گلاب کا پینا مفید تر ہے قلب و معدہ کو تقویت دیتا ہے قرص گلاب مقوی معدہ و جگر ہے' عرصہ دراز کے لیے بھی نافع ہے' طریقہ کار یہ ہے اصل السوس چار درہم زیرہ گلاب چھ درہم سنبل تین درہم باریک پیس کر عرق سنی میں ملائیں اور ایک ایک قرص کی گولیاں تیار کر لیں۔

(درہم تین ماشہ اور مثقال چار ماشے کا ہوتا ہے) گلاب کا شہد میں تیار کردہ گلقند معدہ کو بلغم اور رطوبت سے صاف رکھتا ہے' جس معدے میں رطوبت ہو سکنجبین کے ساتھ یہ گلقند نہایت مناسب ہے' بشرطیکہ نہار منہ استعمال کرے' ہاں گرم پانی کے ساتھ استعمال ہو۔ گلقند معدہ اور جگر بارد کے لیے مقوی ہے۔

ترکیب گل قند: ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے شہد' کو ملا کر ہلکی سی آنچ دیں' گلقند تیار اور اگر چینی سے بنانا ہو تو ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے چینی ملا کر دو دن تک دھوپ میں رکھیں' تین دن بعد ہاتھوں سے ملیں' نہایت عمدہ گلقند تیار ہو گی' مناسب مقدار میں استعمال کریں۔

اگر چاہتے ہیں کہ گلاب کی خوشبو زیادہ ہو تو جب اس کے پودے لگائیں تو اس کی جڑوں میں لہسن ڈال دیں' اور اگر چاہتے ہیں کہ جلدی پھول کھلیں تو سردیوں میں گرم پانی سے سینچا جائے گلاب کی قلمیں لگانے کا وقت [illegible]

مسئلہ: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گلاب نہیں سونگھے گا اور پھر اس نے خشک پھول سونگھ لیے تو کیا وہ حانث ہوگا یا نہیں؟ اس میں علمائے کرام نے مختلف جواب دیئے ہیں روضہ اور تاج میں دونوں وجہیں مرقوم ہیں۔

لطیفہ: نور محمدی اور چاول

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ چاول کھاتے وقت نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے کیونکہ جنت میں وہ ایک خاص قسم کا جوہر تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے نور محمدی ودیعت فرما رکھا تھا' جب اس سے نور مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء الگ ہوا تو وہ فرقت کے باعث چور چور ہو کر دانہ دانہ بن گیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین سے پیدا فرمائی ہے سبھی میں شفا بھی ہے اور وباء بھی سوائے چاول کے کیونکہ اس میں شفا ہی شفا ہے اس میں بیماری نہیں ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فلینظر ایھا ازکی طعاماً (۱۸-۱۹) کے متعلق فرمایا اس سے چاول مراد ہیں۔

کتاب البرکۃ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد مرقوم ہے کہ چاول کھایا کریں کیونکہ چاول باعث برکت ہیں۔

لطیفہ: حضرت عبدالرحمٰن صفوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے کسی شخص سے کہا آیئے مسور مبارک کھائیں اس نے جواباً کہا آپ مجھے منحوس چاول کھلایئے۔

حضرت ابوالفرح رزاز علیہ الرحمہ چاول نہیں کھایا کرتے تھے کیونکہ اس کی فصل کو پانی کی بکثرت حاجت ہوتی ہے اس لیے انہیں خوف تھا کہ کہیں چاول والے نے کسی کے پانی کو ناجائز طور پر اپنے کھیت میں نہ ڈال لیا ہو' یہ تھا ان کا تقویٰ وورع' ان کا اسم گرامی عبدالرحمٰن ہے انہوں نے حضرت قاضی حسین علیہ الرحمہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ 494ھ میں فوت ہوئے۔

فائدہ جلیلہ: منازل الابرار میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ... ایک نہایت وسیع وعریض گنبد نما محل

سے نوازا ہے جس کا عرض تین سو سال کی مسافت ہے

اس میں نہایت خوشگوار ہوائیں چل رہی ہیں اس میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔

حضرت طبرانی علیہ الرحمہ کبیر اور اوسط میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح وشام اس درود شریف کا وظیفہ کرتا ہے کراماً کاتبین اس کا ثواب ایک ہزار دنوں تک تحریر کرتے رہتے ہیں۔ **اللھم ربّ محمد صلی علی آل محمد واجر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ھو اھلہ۔**

غم غلط ہو جائیں گے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا! میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درود وسلام پیش کرتا رہتا ہوں' پھر بھی آپ فرمائیے کس قدر پڑھا کروں آپ نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو' تمہارے لیے بہت بہتر ہے' عرض کیا دو تہائی حصہ آپ نے فرمایا پھر تو تمہارے ہر قسم کے غم غلط ہو جائیں گے' تمہاری خطائیں معاف ہوں گی' (رواہ الترمذی) ترغیب والترھیب میں ہے کہ دعا مانگتے وقت آپ کی ذات اقدس پر درود وسلام پیش کرنے کی مقدار مقرر کر لیں۔ (یہ بہت اچھا ہے)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک سو چوہتر احادیث مروی ہیں' حضرت ابو عمارہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں ان کے علاوہ کسی کا نام عمارہ نہیں۔ (تہذیب الاسماء)

حکایت: موئے مبارک کی تعظیم وتوقیر

بلخ کا ایک امیر ترین شخص فوت ہوگیا' اس کے دو بیٹے تھے انہوں نے وراثت تقسیم کی تو اس کے ترکہ میں نبی کریم ﷺ کے تین عدد "موئے مبارک" بھی تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا جو تیسرا موئے مبارک تھا بڑے نے کہا اسے ہم کاٹ کر نصف نصف کر لیتے ہیں' چھوٹے بھائی نے کہا نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ کاٹیں' بڑا کہنے لگا اچھا تم سبھی بال لے کر جو تو نے دنیا کا مال وراثۃً حاصل کیا ہے وہ مجھے دے کر جنت کے مستحق بن جاؤ۔

چھوٹے نے کہا مجھے منظور ہے آپ مال دنیا لے لو اور مجھے حضور ﷺ کے موئے مبارک

دے دو' چنانچہ چھوٹے نے تینوں موئے مبارک حاصل کر کے اپنا تمام مال بڑے بھائی کو دے دیا' کچھ مدت بعد اس کا تمام مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہو گیا' اس نے عالم غربت میں ایک دن نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت کی شکایت کی' آپ نے فرمایا! ارے بدنصیب! تو نے میرے موئے مبارک سے بے رغبتی کی اور مال دنیا کو ان پر ترجیح دی! اور تیرے بھائی نے وہ حاصل کئے اور احترام کیا' وہ انہیں جب دیکھتا ہے مجھ پر بکثرت درود شریف پیش کرتا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے سعادت دارین سے نواز دیا' جب بیدار ہوا تو اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے خادموں میں شمولیت اختیار کر لی۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ میں حضور سید عالم ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت نصیب ہوئی اور اس نعمت عظمٰی کی زیارت پر میں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا بار شکر بجالاتا ہوں۔

حکایت: حضور ﷺ نے منہ چوم لیا

ایک عاشق رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ایک مخصوص تعداد کے مطابق صلوٰۃ وسلام پیش کرنا معمول بنالیا' حسب معمول میں صلوٰۃ وسلام عرض کر رہا تھا کہ مجھے اونگھ نے آلیا' آنکھیں بند ہوئی ہی تھیں کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور سرکار دوعالم نبی مکرم ﷺ جلوہ افروز ہوئے' فرمانے لگے اپنے منہ کو میرے قریب کرو تا کہ میں اسے چوم لوں۔

میں قدرے شرما سا گیا اور میرا چہرہ گھوم گیا' تو آپ نے میرے رخسار کو بوسہ دیا' جب میں بیدار ہوا تو میرا مکان خوشبو سے معطر تھا' چاروں طرف خوشبو مہک رہی تھی یقیناً وہ آپ کی بے مثال خوشبو تھی۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

فائدہ: اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن [illegible] رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے

ہیں جس کے ہاں امید ہو وہ پختہ نیت کر لے کہ میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے جس کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ ارادہ کرے کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرزند عطا کرے گا۔

حضرت جلیلہ بنت عبد الجلیل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ نے فرمایا' تم نذر مانو کہ آئندہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گی' چنانچہ اس نے آپ کے ارشاد پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا فرمایا جو زندہ رہا' جہاد میں شامل ہوا اور مالِ غنیمت پایا۔

تعظیم نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم بجالایا کرو۔ اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو' اس کی نقل مت اتارو۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کبھی مجلس شوریٰ منعقد کریں تو اس میں ایسے شخص کو بھی شامل کرلیا کریں جس کا نام محمد ہو' اگر ایسے نام والے سے مجلس مشاورت خالی ہوگی تو اس مشورے میں برکت نہیں ہوگی۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں میرا نام ہو اس میں تنگدستی نہیں ہوگی نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اس میں خیر و برکت بکثرت ہوتی ہے۔

باآواز بلند درود شریف پڑھنے سے جنت مل گئی

کسی صالح کا بیان ہے کہ میرا ہمسایہ منکرات کا خوگر تھا' میں نے بار بار اسے توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی مگر وہ گناہ سے باز نہ آیا' یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا' ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے

میں نے جنت میں جانے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا ایک دن میں ایک محدث کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ حدیث شریف بیان فرما رہے تھے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف باآواز

بلند پڑھے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں یہ سنتے ہی آپ پر باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھنے لگا' حاضرین محفل بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے جاتے تھے' یہی ایک نیکی ہمارے کام آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں مغفرت وبخشش سے نواز دیا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت: قال بعض الصالحین کان لی جار مسرف علی نفسه و کنت آمره بالتوبة فلم یفعل فلما مات رایته فی الجنة' فقلت له لم فلت هذا لمنزلة؟ قال حضرت محدثنا فسمعته یقول من رفع صوته بالصلوٰة علی محمد صلی الله علیه وسلم وجبت له الجنة فدفعت صوتی بالصلوٰة علیه ورفع القوم اصواتهم فغفر الله لنا جمیعاً۔

ورایت فی المورد العذاب ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال' من صنبح بالصلوٰة علی فی الدنیا ضبحت الملائکة بالصلوٰة علیه فی السمٰوٰت العلی۔

ورایت فی الاذکار لا مام النووی رضی الله تعالٰی عنه یستحب رفع الصوت بالصلوٰة علی محمد صلی الله علیه وسلم نص علیه الخطیب البغدادی وغیره۔

میں نے المورد العذاب میں دیکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں بخوشی باآواز بلند مجھ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے بلند وبالا آسمانوں میں فرشتے مسکرا مسکرا کر باآواز بلند اسے سلام پیش کرتے ہیں۔

میں حضرت امام نووی رضی اللہ عنہ کی کتاب الاذکار میں دیکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پیش کرنا مستحب ہے حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمہ وغیرہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

درود شریف اور فرشتہ

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ہمسائے کا انتقال ہو گیا ایک دن مجھے خواب میں ملا' میں نے اس سے احوال دریافت کیے تو وہ کہنے لگا جب منکر نکیر سوال پوچھنے لگے تو

میری زبان بند ہوگئی' میں نے دل ہی دل میں کہا شاید یں مسلمان نہیں رہا۔ اسی اثناء میں ایک شخص نمودار ہوا اس نے مجھے جواب تعلیم کئے' میں نے پوچھا ایسی پریشانی کے عالم میں تو میرا خیر خواہ کیسے بن گیا؟ وہ کہنے لگا میں وہ فرشتہ ہوں جو تیرے بکثرت درود شریف پڑھنے کے باعث پیدا ہوا اور آج معاونت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

درود و سلام' خطاؤں پر غالب آ گیا

حضرت ابن ملقن الحدائق میں رقم فرماتے ہیں کہ کسی شخص سے خواب میں پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرشتوں سے کہا گیا اس کے صلوٰۃ و سلام جو نبی کریم ﷺ پر پڑھے ہیں انہیں اور جو اس سے خطائیں ہوئیں ہیں شمار کرو! چنانچہ صلوٰۃ و سلام کی گنتی خطاؤں سے بڑھ گئی اسی کے صدقے مجھے جنت میں جانا نصیب ہو گیا۔

صبح و شام صلوٰۃ و سلام' باعث شفاعت ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت سے بہرہ مند کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص روزانہ تین مرتبہ اور ہر جمعہ کو سو بار یہ کلمات پڑھے گا قیامت میں وہ آپ کی جماعت میں اٹھایا جائے گا اور حضور سیّد عالم ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریں گے۔

حکایت: میرا حشر بدترین شخصوں کے ساتھ ہو

نبی کریم ﷺ ایک دن جنگل میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک شکاری نے ہرنی پکڑ رکھی ہے ہرنی نے آپ سے فریاد کی' یا رسول اللہ (ﷺ)! اسے فرمایئے مجھے رہا کر دے تا کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔

آپ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو پھر؟ وہ عرض گزار ہوئی اگر میں واپس نہ آؤں تو میرا

حشر اس شخص سے بھی بدتر ہو جس کے سامنے آپ کا نام نامی لیا جائے اور پھر آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

پھر اپنی ضمانت پر شکاری سے ہرنی کو آزاد کرا دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی' سارا ماجرا سنایا' بچوں نے سنتے ہی کہا تیرا دودھ پینا ہم پر اس وقت تک حرام ہے جب تک نبی کریم ﷺ کی ضمانت کو پورا نہ کیا جائے' اس کے بعد وہ واپس آئی یہ دیکھتے ہی شکاری نے ہرنی کو آزاد کر دیا اور خود نبی کریم ﷺ کے دست حق پر اسلام لے آیا۔

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت: خرج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوما الی الصحراء فوجدا عرابیا صاء ظبیۃ' فقالت یا نبی اللہ اسالہ ان یخلی سبیل حتّٰی ارضع اولادی واعود الیہ وان لم اعدالیہ کنت اشر ممن ذکرت عند فلم یصل علیک فضمنہا اعرابی فارسلہا فذھبت الٰی اولادھا وخبر تھم بالقصۃ فقال لہا اولادھا لبنک علینا حرام حتّٰی توفی ضمانۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم افعادت للصیاد فا طلقہا واسلم۔

روضہ اقدس پر ہرنی کا سلام

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی زائر مدینہ روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی آئی اور حرم پاک کے اندر داخل ہوگئی' پھر آپ کے مواجہہ شریف کے سامنے جا کھڑے ہوئی' سر سے اشارے کرتی رہی گویا کہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں سلام پیش کر رہی ہے' پھر الٹے پاؤں آہستہ آہستہ پیچھے لوٹی' اس طریقے سے کہ اس کی پیٹھ روضہ مقدسہ کی جانب نہ ہوئی' لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں یہ ہرنی اسی ہرنی کی اولاد سے ہو جس کو آپ نے شکاری سے رہائی دلائی تھی۔

(واللہ تعالٰی وحبیبہ الاعلٰی اعلم)

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت: قال بعضھم' کنت یوما عند قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واذا لظبیۃ قدا قبلت ودخلت الحرم حتٰی صارت امام القبر واشارت برسہا

كانها تسلم عليه ثم رجعت على عجزها ولم تول ظهر ها القبر الشريف ۔

فلاشك ان هذا الظبية من نسل تلك الظبية ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا' آپ نے وہاں ایک طویل سجدہ فرمایا میں نے سبب دریافت کیا تو آپ فرمانے لگے ابھی ابھی جبریل امین نے حاضر ہو کر مجھے بشارت دی ہے کہ جو کوئی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حکایت: چوری کے الزام سے رہائی

ذکر کرتے ہیں کہ کسی شخص پر اونٹ کی چوری کا الزام تھا' شہادت کے باعث اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم نافذ ہوا کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے معاف کرنے کا مشورہ دیا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا اور اس شخص سے دریافت فرمایا تو نے کس عمل کے باعث یہ نجابت پائی' وہ عرض گزار ہوا سرکار! میں آپ پر یومیہ ایک سو بار درود شریف پڑھتا ہوں' آپ نے فرمایا پھر تو عذاب دنیا و عقبیٰ سے نجات پا گیا۔

حکایت: کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ مجھے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کیا' سرکار آپ نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھے گا اسی سال کے گناہ سے معافی پائے گا' آپ نے فرمایا تو نے سچ سنا ہے۔

یہودیوں کی عداوت کا ازالہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بروز ہفتہ مجھ پر درود وسلام کی کثرت کیا کریں کیونکہ اس دن یہودی مجھے زیادہ تر برا کہتے ہیں۔

(گویا کہ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کر کے درود وسلام سے منع کرتے ہیں وہ یہودیوں کی معاونت میں مصروف ہیں)

پس جو شخص اس دن مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے گا اس پر دوزخ حرام کر دیا جائے گا اور روز قیامت میری شفاعت سے بہرہ مند ہو گا۔

الملاوالاعتصام میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتوار کو روم والوں کی مخالفت کرو! عرض کیا گیا کیسے مخالفت کریں آپ نے فرمایا وہ لوگ گرجوں میں جا کر میرے بارے غلط الفاظ کہتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور تم لوگ نماز فجر ادا کر کے مجھ پر صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرو اور طلوع آفتاب تک درود وسلام' تلاوت قرآن اور دیگر عبادات میں مصروف رہو پھر دو رکعت نماز ادا کر کے سات بار درود شریف پڑھو اپنے اور اپنے والدین اور مومنین کے لیے مغفرت و بخشش طلب کرو' اللہ تعالیٰ اس کی' اس کے والدین اور ایمانداروں کی مغفرت فرمائے گا اور جو بھی دعا میں طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان درود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے روحانی طور پر جواب سے نوازتا ہوں۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں اور آپ کی طہارت کامل ہیں اور اسی طہارت مقدسہ سے آپ عرش اعظم کے نیچے اللہ تعالیٰ کے حضور ساجد رہتے ہیں اور آپ کے سجدہ کی مقدار دنیا کے جمعۃ المبارک کے وقت کی مثل ہے۔(رواہ امام احمد ابن حنبل عبدالرحمٰن)

مسئلہ: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو اسے تشہد والا درود شریف ہی کفایت کر جائے گا اور وہ حانث نہیں ہوگا۔

فائدہ جلیلہ:

حضرت دمیری علیہ الرحمہ شرح منہاج میں بیان کرتے ہیں کہ کسی خوش نصیب نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے ایسا درود شریف تعلیم فرما دیجئے جو آپ کو بہت ہی محبوب ہو تو آپ نے فرمایا یہ درود شریف پڑھ لیا کرو۔ اللھم صلی علی محمد الذی ملاء ت قلبه من جلالك وعینه من جمالك واذنه من لزيذ خطابك فاصبح فرحًا مسرورًا مویدا منصورا متوجا مجبورًا ۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا' گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی تیز آگ کو بجھا دیتا ہے' آپ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے' بعض نے کہا صلوٰۃ وسلام

دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔

حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا' اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل' فرشتوں کا طریقہ اور نجات کا وسیلہ ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں آپ کا جب بھی نام نامی آئے صلوٰۃ وسلام پڑھنا واجب ہو جاتا ہے' لہٰذا روئے زمین پر شب و روز میں کوئی بھی ایسا لمحہ رونما نہیں ہوتا جس میں آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش نہ کیا جاتا ہو اس بات پر یہ آیہ کریمہ خود دال ہے۔ ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی ۔

اس میں یصلون کا صیغہ مضارع ہے اور مضارع کا خاصا دوام کا تقاضا کرتا ہے' صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الٰی یوم الدین ۔

حکایت: حضرت امام عبدالرحمٰن الصفوری رضی اللہ عنہ مصنف کتاب ہذا فرماتے ہیں میں خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت اقدس سے بہرہ مند ہوا' تو میں تلاوت قرآن مجید کی لوح میں آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا چلا جارہا تھا اور آپ مسکراتے جاتے تھے' صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارك وسلم

تفسیر سبحان الذی اسریٰ بعبدہ

سبحان الذی کی تفسیر کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی ہر عیب ونقص سے تنزیہ پر دلالت کرتی ہے۔

سبحان کے لغوی معنی دوری کے ہیں یعنی ہر نامناسب چیز سے اللہ تعالیٰ کو دوری حاصل ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کا ایسے انداز میں ذکر کرنا ہے جو کسی مخلوق کی شان کے لائق نہ ہو۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی! جو تیرا تسبیح خوان ہے اس کی کیا جزا ہے؟ آپ کے پاس وحی آئی کہ میری تسبیح وتقدیس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔

حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر صبح منادی ندا کرتا ہے' لوگو! اللہ ربّ العزت کی تسبیح میں مصروف ہو جاؤ۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں انوار وتجلیات کے پہاڑ اور سمندر ہیں جن کے ارد گرد نور کے

فرشتے' اپنے ہاتھوں میں نور کی تسبیحات لیے اس ذکر میں مصروف ہیں۔ سبحان ذی الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح ۔

جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے' یا مہینے' سال میں یا عمر بھر ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' یا وسیع و عریض صحرا میں ریت کے ذروں کی مثل ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ جلیلہ: حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سبوح اور قدوس سے سین' ب اور ق پر پیش پڑھیں۔

سبوح کے معانی ہیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق جو چیزیں نہیں ان سب سے مبرا ہونا۔

قدوس کے معانی ہیں۔ مطہر و پاکیزہ

مبارک جوہری کہتے ہیں سبوح' اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور دیگر علمائے کرام فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نام ہے۔

بعض اسے سبوحاً وقدوساً بھی پڑھتے ہیں' یعنی سبوح و قدوس کی عبادت اور اس کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مینڈک

حدیث شریف میں ہے کہ ایک رات' صبح تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مصروف عبادت رہے اور اس پر تھوڑی سی بڑائی کی بات دل میں در کر آئی' اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت کو دور کرنے کے لیے دریا کے کنارے ایک مینڈک کی باتیں سنا دیں۔

مینڈک کہنے لگا اے کلیم اللہ علیک السلام' گزشتہ رات آپ عبادت کر کے اترانے لگے بڑا تعجب ہے میں تو چار سال سے مصروف عبادت ہوں' اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کر رہا ہوں' میرے دل میں کبھی بڑائی پیدا نہیں ہوئی۔

آپ نے فرمایا تجھے خالق اکبر کا واسطہ مجھے بتایئے تم کونسی تسبیح پڑھتے ہو! وہ کہنے لگا!

سبحان من یسبح لہ من فی البحار سبحان من یسبح لہ من فی الارض القفار سبحان من یسبح لہ من فی روس الجبال سبحان من یسبح لہ بکل شفۃ

ولسان۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ایک ہزار غلام آزاد اور ایک ہزار حج کرنے کا ثواب درج فرمائے گا!

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر امراء کو ذکر خدا کی برکات معلوم ہوں تو وہ امیری کو ٹھکرا دیں۔

اگر تاجر کو ذکر خدا کے منافع کی خبر ہو تو وہ تجارت کو چھوڑ دے۔

اگر ایک تسبیح کا ثواب تمام اہل زمین کو تقسیم کر دیا جائے تو ہر ایک کو پوری آبادی سے دس گنا زیادہ ملتا!

حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں' جو چاہتا ہے اس کی عمر دراز ہو' دشمن پر غالب آئے رزق میں برکت اور بری موت سے محفوظ رہے تو وہ ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔ **سبحان اللہ ملاء المیزان ومنتھی العمل ومبلغ الرضا وزنة العرش ولا الہ اللہ ملاء المیزان ومنتھی العلم ومبلغ الرضا وزنة العرش۔**

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سنہری درخت ظاہر فرمائے گا جس کے پھل ابھرتی ہوئی جوانی والی لڑکیوں کے پستان کی طرح ہوں گے مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں' ان میں سے جب بھی کوئی پھل استعمال کرے گا اسی وقت ویسے ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے حاصل کیا تھا۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ جب انسان کے منہ سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا' میرے بندے نے' سبحان اللہ وبحمدہ' اس وقت میرا بندہ مجھ سے جو کچھ طلب کرے گا میں عطا کروں گا اور اگر از خود کچھ بھی نہ مانگے تب بھی میں مغفرت و بخشش کے خزانوں سے نواز دوں گا۔

حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو دیگر فرشتوں کے ساتھ محو پرواز رہتا ہے اور پڑھنے والے کے لیے قیامت

تک دعائے مغفرت کرتا رہے گا!

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہ تین بار پڑھتا ہے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین شہر آباد فرما دیتا ہے' ہر شہر میں ایسی چیزیں ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کی کیفیت کا تصور پیدا ہوا۔

اسریٰ بعبدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف تعظیم وتشریف کی اضافت ہے' حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ باتفاق علمائے کرام' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس نسبت سے بڑھ کر زیادہ شرف والی اور کوئی نسبت نہیں کہ خود اپنی بے مثال بارگاہ کے لیے بعبدہ کے شرف سے اپنے محبوب کو نواز رہا ہے۔

حضرت امام تشہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہ عالی میں باریابی کے شرف سے نوازا تو اسم عبودیت سے آپ کی امت کو تواضع کا درس دیا۔

بعض بیان فرماتے ہیں جب آپ درجات عالیہ اور مقامات ارفع تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب! میرے قرب کا باعث کیا چیز ہوئی' آپ نے عرض کیا الٰہی تیری طرف عبودیت کی نسبت سے شرف حاصل ہوا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ سبحان الذی اسری بعبدہ۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو قوم نے انہیں خدا کا بیٹا سمجھ لیا لیکن آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حریم خاص میں بلانے کے باوجود آپ کو اس نسبت سے منزہ رکھا اور فرمایا اسریٰ بعبدہٖ تا کہ آپ کی امت کہیں عیسائیوں کی طرح غلطی کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

چار عیسائی عالم؟

سورۂ مریم کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کی قوم کے چار عالم جمع ہوئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا

ایک نے کہا! وہ خدا تھے' زمین پر اترے جو کچھ یہاں پیدا کرنا تھا کیا اور چل دیئے' قوم نے

اس بات سے انکار کیا اور اسے جھٹلایا (ظاہر ہے یہ قول عملاً عقلاً مردود ہے کیونکہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل پیدا ہو چکا تھا وہ کس نے بنایا تھا) دوسرے نے کہا وہ خود خدا ان کی والدہ خدا اور خدا بھی خدا پس یہ تین خدا ہوئے' قوم نے اس غلط بات کو پلے باندھ لیا مگر دو علماء نے اس بات کو غلط قرار دیا' پھر لوگوں نے تیسرے سے دریافت کیا' تم کیا کہتے ہو' وہ کہنے لگا' عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں تمہارا کیا نظریہ ہے' اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے' اس کے رسول ہیں وہ آپس میں جھگڑنے لگے' تو اس عالم نے کہا یہ تو تمہیں معلوم ہے عیسیٰ کھاتے پیتے تھے' بولے بالکل درست ہے' فرمایا جو کھانے پینے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا' پھر وہ کہنے لگا تم جانتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سویا کرتے تھے انہوں نے کہا بالکل درست ہے وہ کہنے لگا جو سونے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا' اور یہ عالم سب پر غالب آ گیا۔ (اسی بناء پر عیسائیوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ' رسول اور نبی مانتا ہے ایسے لوگوں کو کتابی کہا جاتا ہے جن کا اسلام نے ذبیحہ وغیرہ جائز رکھا: تابش قصوری)

معراج النبی ﷺ

شب معراج: حضرت امام نووی علیہ الرحمہ روضہ میں نقل فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت کے دس سال تین ماہ بعد رجب المرجب کی ستائیسویں شب نبی کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں معراج کی سعادت عظمیٰ سے نوازا گیا' بعض نے تاریخ اور مہینہ میں اختلاف کیا ہے لیکن اصح یہی قول ہے' البتہ حضرت امام نجم الدین نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ پیر کی شب تھی۔

فائدہ: ماہ رجب المرجب کے فضائل میں بیان ہو چکا ہے کہ جو شخص ستائیسویں شب رجب کو یہ دعا پڑھے گا قبول ہوگی' اس کے درجات بلند ہوں گے اور محشر میں اس کا دل مطمئن رہے گا' جبکہ دوسروں کے دل مردہ ہوں گے دعا یہ ہے۔ **اللهم انی اسئلك بمشاهدة الاسرار المحبين وبا لخلوة التی خصت بها سیّد المرسلین حین اسریت به لیلة السابع والعشرین ان ترحم قلبی الحزین وتجیب دعوتی یا اکرم الاکرمین ۔**

سورۂ اخلاص کا ثواب: حضرت امام حناطی ؒ فرماتے ہیں جو شخص ماہ رجب میں یومیہ ایک بار سورۂ اخلاص پڑھا کرے تو دس ہزار اونٹوں پر کاغذ لاد دیا جائے گا زمین و آسمان کے باشندوں کو سونے کے قلم دے دیئے جائیں گے اور وہ سورۂ اخلاص کا ثواب ان کاغذات پر درج کریں گے۔

حضرت امام غزالی ؒ کتاب النصیحت میں رقم فرماتے ہیں جو شخص بسم اللہ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ یومیہ سورہ اخلاص سو بار پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا اور ہر ظالم سے محفوظ رہے گا۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معراج کے سلسلہ میں بکثرت احادیث پائی جاتی ہیں' ان میں شریک بن نمبر علیہ ماعلیہ کی روایات ناقابل تحریر ہیں' حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کی روایات شکوک وشبہات پر مبنی ہیں اسی لیے علمائے کرام انہیں ناپسند فرماتے ہیں' حضرت امام مسلم ؒ نے بھی اس پر تنبیہہ فرمائی ہے اور محققین نے بھی شریک کو مجہول قرار دیا ہے۔

شب معراج نبی کریم ﷺ کے لیے پانچ سواریاں تھیں جن کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔

اوصاف حضرت جبرائیل علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی یوں تخلیق فرمائی' ملائکہ میں نہ زیادہ طویل اور نہ قصیر ہیں' عموماً سفید لباس سے ملبوس رہتے ہیں' جو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہے' ایک ہزار چھ سو بازو اور ہر بازو کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے' لمبی گردن' پاؤں سرخ' پنڈلیاں زرد' سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پر جو چاند' ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے رہتے ہیں' دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب کی سی چمک گویا کہ پیشانی مثل آفتاب' حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام سے پانچ سو سال بعد پیدا کیے گئے' روزانہ جنت کی نہر سے غسل کرتے ہیں' جب بدن جھاڑتے ہیں تو ستر ہزار قطرے فرشتے بن جاتے ہیں جو تمام بیت المعمور کے طواف میں مصروف ہو جاتے ہیں اور قیامت تک ان کی واپسی ممکن نہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ عرش کے دائیں طرف نہروں میں سے کسی ایک نہر میں غسل کرتے ہیں تو ان کے حسن و جمال کی عظمت میں اضافہ ہو جاتا ہے جب بدن جھاڑتے ہیں تو ہر پر سے ستر ہزار قطرے نکلتے ہیں اور ہر قطرے سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے جاتے ہیں ان میں سے روزانہ ستر ہزار بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں جبکہ ستر ہزار ملائکہ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے زمین پر اترتے ہیں وہ قیامت تک واپس نہیں پلٹیں گے! اسے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نحل کی اس آیہ کریمہ ویخلق مالا تعلمون وہ اللہ تعالیٰ ابھی ایسی چیزیں بھی تخلیق فرمائے گا جس کا تمہیں علم نہیں۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں' ان کے پاؤں لرز رہے ہیں اور ان کی ہر حرکت پر اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتے تخلیق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے سوا بولتے نہیں' جب انہیں اجازت ہوتی ہے تو لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کلمے کا ورد کرنے والے ایمانداروں کے لیے استغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے انعام و کرام سے نوازنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو عبودیت کے قدم پر قیام کر' ربوبیت کی عزت و عظمت کو پہچان' اور میرے شکر کے میدان میں چلو نیز میری قدر عظیم کا اعتراف کرو' میں نے تجھ پر بڑا احسان فرمایا جو تمہارے پاس میرا حکم آئے اسے کان لگا کر سنو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی تیری شان ارفع و اعلیٰ ہے' میں بندہ ضعیف ہوں' ارشاد ہوا' ہدایت کا پرچم' عنایت کا براق' قبولیت کی خلعت' رسالت کا فیضان اور جلالت کا پٹکا لے کر ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر کھڑے ہو جایئے' جن کی ذات ہر مخلوق کی پناہ گاہ ہے' امشب تمہیں ان کا رکاب دار بننے کی سعادت سے نوازا جائیگا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کو حکم ہوا' تم بھی علم قبولیت لے کر ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے کاشانہ اقدس پر قیام کرو' حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل کو بھی اسی طرح حکم دیا گیا' پھر ارشاد ہوا۔

جبریل! چاند سورج اور ستاروں کے انوار و تجلیات میں اضافہ کردو! اس نے عرض کیا! الٰہی! کیا ماجرا ہے؟ کیا قیامت آنے والی ہے؟ ارشاد ہوا' نہیں بلکہ آج ابوطالب کے در یتیم کو اپنے خصوصی انعام و اکرام اور راز و نیاز سے نوازنا ہے! جایئے اور انہیں اس حقیقت و بشارت سے مطلع کریں!

جبریل عرض گزار ہوا! الٰہی اس راز سے مجھے آگاہ کیا جائے! ارشاد ہوا' ملوک کے راز مملوک کو' بادشاہ کے راز عوام کو' مالک کے راز غلام کو نہیں بتائے جاتے' چنانچہ حسب الارشاد حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' سلام عرض کیا! پھر گذارش کی حضور خواب استراحت سے بیدار ہو جایئے! اے میرے سردار' تیاری فرمایئے' آپ کے لیے مملکت آراستہ ہے' موجودات آپ کے فضائل کے شاہدین! براق حاضر ہے' اس پر سوار ہو جایئے!

جب آپ نے براق کو اپنے وجود اعجاز سے مشرف فرمایا اور وہ فضاء میں پرواز کرنے لگا تو فرشتوں نے صلوٰۃ وسلام کے ترانے پڑھنے شروع کر دیئے۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی　　سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی　　ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے
آج کی رات معراج کی رات ہے
جذب حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے　　آگے پیچھے فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے　　شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
آج کی رات معراج کی رات ہے

آپ محو پرواز تھے کہ ندا آئی' میرے محبوب میری طرف ہی توجہ کیجئے' اپنے چہرہ مقدس کو میری طرف ہی رکھئے جو اس ملاء اعلیٰ میں پہنچتا ہے وہ کسی غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا' آپ اس نعمت عظمیٰ کے میسر آنے پر حمد و ثناء میں مصروف ہوئے۔ کسی اور کی طرف ملتفت ہونا آپ کی شان عزیمت کے لائق ہی نہیں تھا' تسبیح و تقدیس سے رطب اللسان مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک جا پہنچے!

پھر ندا سنائی دی! میرے حبیب صلی اللہ علیک وسلم' تو حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض

کیا: الٰہی! آج تک پہلے انبیاء ورسل کو جن جن نعمتوں سے نوازا ہے ویسی ہی عظمتوں سے مجھے بھی سرفراز فرمایا جائے! لیکن مجھے جو بھی خلعت پہنائی جائے وہ مستعمل نہ ہو فرمایا گیا! آپ کس چیز پر قناعت فرمائیں گے! کس بات کی خواہش رکھتے ہیں! آپ نے عرض کیا! الٰہی تو سبھی کچھ جانتا ہے' اے صاحب جود وکرم' میرے مقصد تجھ سے پنہاں نہیں ارشاد ہوا' آپ ایسی خلعت کے طالب ہیں جہاں تک کسی امیدوار کا وہم وگمان بھی نہ گزرا ہو کسی نے آج تک ایسی خلعت کی آواز بھی نہ سنی ہو' اچھا! ہمارے خزائن کرم میں تشریف لائیے اور ہمارے فضل ونعم کے حصول کے لیے اشارہ فرمایئے!

چنانچہ آپ کو ما زاغ البصر وما طغی لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ کی خلعت پہنائی گئی جو ما کذب الفواد ما رای کی میناکاری سے مرصع تھی پھر ارشاد ہوا! میرے حبیب؟ کیا آپ کو میری معرفت حاصل ہے؟ آپ تواضعاً عرض گزار ہوئے۔ سبحانک ما عرفناک حق معرفتک! عرض کیا الٰہی! اس بات کی حکمت تو ہی زیادہ جانتا ہے؟ میرے حبیب! دیکھئے! آپ کو جس مقام سے نوازا جا رہا ہے۔ تمام مخلوق میں کسی ایک کو بھی یہ رفعت نصیب نہیں ہو گی! میں نے تجھے ایک عالم سے دوسرے عالم تک اور ایک معراج سے دوسری معراج تک سرفراز فرمایا ہے! یہاں تک کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس پر آپ کو مطلع نہ فرمایا ہو! میرے حبیب اگر آپ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں نہ فرشتوں کو پیدا کرتا اور نہ ہی افلاک کا وجود ہوتا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔

خیمۂ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سو رہا تھا جب بیدار ہوا تو کائنات کو دن کی طرح روشن پایا' میں نے چاہا کہ زور زور سے پکاروں قیامت قائم ہو چکی ہے' مگر ہاتف غیبی نے آواز دی ابن عفان ٹھہرو! حبیب کو محبوب کے پاس لے جایا جا رہا ہے۔

ابن جوزی علیہ الرحمہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اپنی بارگاہ اقدس اور محل کرامت وانس وقرب سے نوازا' تو ارشاد فرمایا اے جبریل! طاؤسی لباس زیب تن کرو! نیز

اپنے بازوؤں کو جواہرات عالیہ سے مرصع کرو! فضاء ملکوت اور صحن جبروت سے سات لاکھ ہاروں کے بغیر باہر نہ جانا! یاقوت اصغر زمرد اخضر طلائے احمر کے ہار تیار کرو! ہاں ہاں! سنو! ہر طرف رحمت کے دروازے کھول دو اور ہر ایک معذب سے عذاب اٹھالو۔

جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟ ارشاد ہوا نہیں امشب ہم اپنے حبیب کو خلوت خاص میں بلا رہے ہیں اور اپنے قرب کے جلوؤں سے آراستہ فرمائیں گے ابھی حجاز مقدس جاؤ! جبل نور غار حرا سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں بنی ہاشم کے کوچے پہنچو اس محلے میں ایک گھر ہے اس گھر میں چبوترے پر ایک یتیم کروٹ لیے آرام کر رہا ہے حالانکہ اس پر نیند کا کوئی غلبہ نہیں' اونٹ کے بالوں کی کملی اوڑھے نہایت انکساری سے لیٹ رہا ہے اس میں تکبر و غرور نام کی کوئی چیز نہیں!

وہاں جایئے اور ان کا نہایت ادب و احترام بجالایئے' ان کی خدمت میں ہمیشہ رہنے کا عزم کیجئے۔ ان کے پاؤں دباؤ' اور اس ذات اقدس پر کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہو! اور پکارو! یآایھا المزمل یا یآایھا المدثر! آپ کو آپ کا ربّ اپنے ہاں بلا رہا ہے۔ وہ اپنی طرف سے خصوصی عطیات سے نوازنے والا ہے اور آپ سے ہر قسم کے حجاب اٹھانے والا ہے' ہجر و فراق کی دوریاں اختیام کو پہنچیں' وصل وصال کا حصول ممکن ہوا انوار و تجلیات نے احاطہ فرما لیا! ملامت کرنے والوں کے منہ پر مہر سکوت جم گئی' نصرت کے لشکر صف بستہ ہوئے۔

چنانچہ ربّ جلیل کے ارشاد سے جبریل علیہ السلام براق لیے حاضر ہوئے' براق ناز کرنے لگا! جبریل نے ادباً عصاء دکھایا! ادب کا حکم سنایا' جب آپ سوار ہونے لگے تو جبریل نے رکاب پکڑی' میکائیل نے لگام اور پھر براق ملکوت کی حدود و قیود کو روندتا ہوا سرا پردہ حیرت تک جا پہنچا پھر انوار و تجلیات کے حجابات کو کراس کرتا ہوا عرش تک جا پہنچا' عرش آپ کی دائیں جانب کرسی بائیں طرف اور لوح و قلم آپ کی پشت کی جانب! آپ ایسے مقام تک جا پہنچے جہاں تک کسی کی بھی رسائی نہیں ہوئی اور ایسے محل قربت میں داخل ہوئے کہ سوائے آپ کے کسی کو بھی ایسا قرب نصیب نہیں ہو سکا۔

پھر آواز آئی یا خاتم النبیین (ﷺ)! آگے بڑھئے' آپ عرض گزار ہوئے یا ربّ العالمین

میں حاضر! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورفعنالك ذكرك اور ہم آپ کے لیے آپ ہی کا ذکر ہمیشہ قائم رکھیں گے اور جو ایماندار آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرے گا اس پر رحمت نازل کرتا رہوں گا۔

حضرت امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ الم نشرح لك صدرك کا مفہوم یوں رقم فرماتے ہیں ہم نے آپ کے قلب اطہر کو ایمان' نبوت' حکمت اور جملہ علوم غیبیہ کے لیے کشادہ فرمادیا! ووضعنا عنك وزرك اور ہم نے آپ کو شافع مطلق بنا کر گناہگاران امت کی خطاؤں اور گناہوں کا بوجھ آپ کے دل نازک سے اتار دیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو مزید فضائل وکمالات مرحمت فرمائے اور جو جزا کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہو اس سے بھی اعلیٰ وافضل جزا ہماری جانب سے آپ کو عنایت فرمائے' آپ کی دوامی نبوت ورسالت کی طرح آپ پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام نازل فرماتا رہے۔

حضرت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ ''زہر الریاض'' میں بیان کرتے ہیں' جب حضرت جبریل امین کو جنت سے آپ کے لیے براق لانے کا ارشاد ہوا تو وہ جنت میں گئے' چالیس ہزار براق آراستہ پیراستہ تیار دیکھے جن کی پیشانیوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' نقش تھا ان سے الگ تھلگ ایک براق کو زار وقطار روتے پایا' نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سبب دریافت فرمایا! براق نے کہا

میں نے چالیس ہزار سال سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن رکھا ہے اور آپ کی زیارت کے اشتیاق کے باعث مجھے کھانا پینا یاد نہیں رہا بس یوں سمجھئے شب وروز آپ کے ذکر وفکر میں ہی لو لگا رکھی ہے۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے۔

و ذكرك سيدى اكلى وشربى

و وجهك ان رايت شفاء دائى

میرے محبوب تیرا ذکر میرا کھانا پینا ہے اور تیری زیارت میرے دکھوں کا مداوا ہے!!

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ لیا' وہ گدھے سے بڑا اور خچر سے قدرے

چھوٹا' چہرہ انسان سا' دونوں آنکھیں نہایت خوبصورت اور سیاہ' نرم و نازک کان' رنگت طاؤسی' زہرہ کی مانند پیشانی' یاقوتی بدن' سر مشک خالص کا' گردن عنبری' شانے اور دونوں کانوں کے درمیان سنہری لگام' جواہر کا تاج' خالص ریشمی پالان' جہاں تک اس کی نظر جاتی وہیں اس کا قدم پڑتا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے مزید سجایا' یاقوت احمر کا زین سیٹ کیا' زبرجد کی لگام ڈالی! روض الافکار میں ہے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے حرم مکہ میں اترے' آپ جہاں آرام فرماتے تھے وہاں پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا' آواز دی آرام واستراحت فرمانے والے' بیداری کی طرف رجوع فرمایئے

اے ابی طالب کے یتیم آپ کے مقاصد مطالب کی تکمیل کا وقت آ پہنچا! یا محمد (ﷺ)! آج کی شب آپ کی شب ہے' آج کی دولت صرف آپ کی ہے آپ آفتاب معارف اور بدر لطائف ہیں' روز محشر ہر پریشان کے ملجاء و ماوئی ہیں۔

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

آپ کے لیے لامکان آراستہ کیا گیا ہے جام محبت آپ ہی کے وصل سے متعلق ہے ساغر منقش آپ کا منتظر ہے' بیدار ہو جایئے آپ ہی کے لیے دسترخوان قدرت بچھے ہوئے ہیں آپ کی بے تابی کے دن گنے جا چکے ہیں' خالق کل سے ملاقات ہوا چاہتی ہے۔

سید کائنات نے جبریل علیہ السلام کے جملہ کلمات کو سماعت فرمایا اور دریافت کیا! جبریل! کیا رحمت کی بشارت لائے ہو یا زحمت کی؟

جبریل بولے! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے' اور اپنی خصوصی بارگاہ سے ان اسرار و رموز کو ودیعت فرمانا چاہتا ہے جو آپ اور آپ کے ربّ کے درمیان طے شدہ ہیں' آپ نے فرمایا! جبریل! میرے کریم نے مجھے طلب فرمایا ہے' ذرا یہ تو بتایئے وہ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمانے والا ہے؟ جبریل عرض گزار ہوئے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے آپ کے اسلاف واخلاف کو بخشش سے نوازے آپ نے فرمایا' یہ تو میرے لیے ہوا' میری امت کے لیے

کیا ہوگا؟ وہ بولے: ولسوف یعطیك ربك فترضٰی یقیناً آپ کا ربّ آپ کو اتنا عطا فرما دے گا کہ آپ اپنی رضا کا اعلان فرما دیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

آپ نے جبریل' ٹھہرو' میں وضو بنا لوں! وہ عرض گزار ہوئے سرکار! بندہ آپ کے لیے سبیل کوثر کا پانی' یاقوت احمر کی ٹرے' سبز سندس کا لباس اور نور کی دستار لایا ہے! جس پر چار سطریں یوں مرقوم ہیں۔ (1) محمد رسول (2) ﷺ محمد نبی اللہ (3) محمد حبیب اللہ (4) محمد خلیل اللہ ﷺ

جنت سے اسے رضوان جنت لائے ہیں' ان کے ساتھ چالیس ہزار فرشتے بھی خدمت کے لیے حاضر ہیں جو زمین و آسمانوں کی پیدائش سے قبل بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوٰۃ و سلام میں مصروف رہے ہیں' امشب اس عدیم الشال لباس کو زیارت سے مشرف فرمایئے۔

سید عالم ﷺ جب وضو فرما چکے تو حکم ہوا وضو کے پانی کو میکائیل کو دیتے ہوئے کہئے اسے عزرائیل اور اسرافیل کے ذریعے رضوان جنت کو پہنچا دو اور وہ اسے جنت الفردوس کی حوروں کو بطور تبرک دیں تا کہ حوران بہشتی اپنے چہروں کا غازہ بنا لیں' جب حوروں نے وضو کے پانی کو اپنے چہروں پر لگایا ان کے حسن و جمال میں ناقابل بیان حد تک اضافہ ہو گیا۔

الغرض حضرت جبرائیل علیہ السلام نے صفا کی جانب سے آپ کی خدمت میں براق پیش کرنا چاہا تو براق نے ذرا تیزی دکھائی' اس وقت صفا پر ایک مرد کی صورت میں بت بنا ہوا تھا آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا بھلا اس بد بخت' شقی کی کون عبادت کرے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو تنبیہہ کی اور کہا تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ تیری پشت پر آج کون سوار ہوا چاہتا ہے مجھے اس ذات اقدس کی قسم ان سے افضل کوئی جہان میں ہے ہی نہیں۔ براق قدرے شرمندہ ہوا اور پوچھنے لگا کیا یہی عربی نبی ہیں کیا یہی صاحب حوض کوثر ہیں کیا حسن و جمال کی تخلیق کا بھی یہی باعث ہیں کیا یہ شافع محشر ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں تو براق نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور عرض گزار ہوا! حضور مجھے اپنے وجود مسعود سے مشرف

فرمایئے' ہاں میری ایک گزارش بھی ہے اپنے کرم سے منظور کیجئے! وہ یہ کہ روز حشر بھی مجھے خدمت کا موقع فراہم کریں امید کرتا ہوں کہ فراموش نہیں فرمائیں گے!

جب آپ براق پر سوار ہونے لگے تو آپ کی آنکھیں نمناک ہوگئیں' جبریل نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا! حضور یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کی چشمانِ مبارک پر آنسوؤں کی جھڑی کیوں لگ رہی ہے؟ فرمایا! مجھے اس وقت امت یاد آ رہی ہے' جبریل یہ تو بتایئے قیامت کے دن میری امت کو سواریاں میسر ہوں گی' جبریل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے یوم محشر "المومنین الی الرحمٰن وفداً" ایمانداروں کو اس دن ہم رحمٰن کی خدمت میں حاضری کے لیے سواریاں مہیا کریں گے۔

یہ سنتے ہی رحمت عالم ﷺ مطمئن ہوئے' جبریل امین سے سرکار فرمانے لگے! یہ کتنی عجیب بات ہے ضعیف سا حیوان محبت اور اس کے اسرار کو اٹھانے کے لیے آمادہ ہے جس کے اٹھانے سے زمین اور پہاڑ عاجز آئے' نیز اے جبریل! براق مسافت طے کرتی ہوئی راستہ اپنے سوار سے دریافت کرتی جا رہی ہے۔

ارشاد ہوا جہات' حوادث کے محل ہیں اور میرا حبیب جہات سے مبرا' میرے پاس چل کر آنے سے رسائی ممکن نہیں لہٰذا جو میری حقیقت سے شناسا ہے وہ جانتا ہے۔ قاب قوسین او ادنیٰ سے میرے محبوب ہمیشہ باریاب ہیں اور قرب سے ہر دم سرفراز ہیں۔

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں' میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان میں تھا کہ حضرت جرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپ کے خادم بننے کی سعادت چاہتا ہوں آپ کے پاس سواری اس لیے لایا ہوں کہ بادشاہوں اور اہل سلوک کے رسم و رواج کو ملحوظ رکھا جائے' تاکہ اعزاز و اکرام کے موافق معاملہ طے ہو۔

جب آپ سوار ہونے لگے جبریل نے براق کی لگام تھامی' میکائیل نے رکاب پکڑی اسرافیل لباس کے کناروں کو مس کرنے لگا! براق جبال مکہ مکرمہ کی بلندیوں سے پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ جا پہنچے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا جبریل نے عندیہ ظاہر کیا آپ نے فرمایا یہ کونسی جگہ ہے؟ بتایا گیا' یہ آپ کا مقام ہجرت ہے پھر محو پرواز ہوئے اور اچانک ایک مقام

پر رکے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کی' عرض کیا گیا آپ جانتے ہی ہیں یہ وادی ایمن طور سینا ہے اسی مقام پر حضرت ربّ العزت جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی سے مشرف فرمایا تھا پھر بیت اللحم پہنچے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت ہے وہاں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی' پھر روانہ ہوئے ہی تھے کہ آواز آئی! یا محمد (ﷺ)! ذرا ٹھہریئے میں نے اس آواز پر کان نہ دھرے اور چلتا رہا پھر بائیں جانب سے آواز سنائی دی' میں نے توجہ نہ فرمائی' پھر ایک آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی اس نے بھی بات کرنے کی گزارش کی میں نے نظر انداز کیا اور چلتا رہا۔

جبریل علیہ السلام سے وضاحت طلب کی!

تو کہنے لگے پہلی آواز یہودیوں کے داعی کی تھی' اگر آپ اس کی آواز پر رک جاتے تو آپ کی امت یہودیت کی طرف مائل ہوتی' دوسری آواز عیسائیوں کے مبلغ کی تھی اگر آپ متوجہ ہوتے تو آپ کی امت عیسائیت کی طرف راغب ہو جاتی اور وہ جو آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی وہ دنیا تھی' اگر آپ اس کی طرف نظر اٹھاتے تو آپ کی امت' عقبیٰ کے بجائے دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاتی۔

لطیفہ: زاہد کون؟ ایک عارف دنیا سے بے رغبتی کی تلقین کر رہا تھا کہ اسے کسی شخص نے کہا ہمیں دنیا سے کنارہ کشی کا سبق دیتا ہے اور تیرا لباس نہایت قیمتی اور سواری بہت اعلیٰ ہے یہاں تک کہ تمہارا لباس پانچ سو دینار سے بھی زائد قیمت کا ہے! عارف نے جواباً کہا دنیا کو اپنے ظاہر پر چھوڑ اسے اپنے باطن میں جگہ نہ دے اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و نعمت سے نوازا ہے تو بطور شکرانہ اس کا ظہور بھی ہونا چاہیے کیونکہ دنیوی مال و متاع کا مالک ہونے کے باوجود! اگر دل میں اس کی محبت نہیں تو تم زاہد ہو اور اگر دنیا کے مال سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں اور پھر خواہش رکھتا ہے کہ میرے پاس مال و دولت ہو تو وہ شخص قابل مذمت ہے۔

نیز متاع دنیا کا مالک ہونے کے ساتھ وہ بخیلی کرتا ہے تو وہ دنیا کو محبوب جانتا ہے کیونکہ محبوب کا دل سے نکالنا نہایت دشوار گزار ہوتا ہے اور اگر صاحب سخاوت ہے تو اس کا راہ خدا میں خرچ کرنا اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ اسے دین سے محبت ہے اس لیے وہ اپنے مالک و خالق کو راضی رکھنے کے لیے سب کچھ نثار کرنے پر تیار رہتا ہے۔

اگر کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ زہد وورع میں تمام مخلوق سے آگے تھے تو آپ نے یہ کیسے فرمایا' تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں' خوشبو' عورت اور نماز تو میری آنکھوں کا سکون ہے!

جواباً کہا گیا ہے کہ یہ تین چیزیں صورتاً دنیا ہیں لیکن حقیقۃً دنیا نہیں! کیونکہ ایسی دنیا مذموم ہے جو کفایت سے زائد ہو۔ وہ اشیاء جو لوازمات میں شامل ہیں وہ حقیقت میں دنیا نہیں یعنی مکان' خادم' بیوی' غلہ وغیرہ کا ہونا انسانی حیات کے لیے از بس ضروری ہے لہٰذا یہ مذموم نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ شریعت مقرر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ تینوں چیزیں محبوب بنادیں اور منشائے خداوندی کے مطابق اعلان محبت فرمایا تاکہ قیامت تک آپ کی اتباع میں شریعت کو ملحوظ رکھا جائے' اس لیے کہ خوشبو سے محبت' عقل میں اضافہ کا باعث ہے اور جس قدر عقل ہوتی ہے دین اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔ عورت' پارسائی' اور نسل انسانی کی بقاء کا سبب ہے عیال کی کثرت بندگان خدا کی کثرت پر دلالت کرتی ہے اور بندگان خدا کی کثرت عبادت کی کثرت پر دال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے نکاح نہ کیا ہو حتیٰ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام انہوں نے نکاح تو کیا مگر اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا مجھے عورت سے کوئی رغبت نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں کلمہ حصور آپ کے لیے موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ جب آپ آسمان سے دنیا پر تشریف لائیں گے تو نکاح بھی فرمائیں گے۔

بعض نے فرمایا خوشبو سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا قلب مبارک مراد ہے کیونکہ آپ سوختہ آتش عشق رسول کریم ﷺ ہیں اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یمن کی طرف سے مجھے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے آپ کا مزار اقدس کوفہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کا وصال ہوا باب زہد میں تفصیل گزر چکی ہے دنیا کی بے ثباتی کے سلسلہ میں حضرت شیخ عارف باللہ سیّد جلیل القدر تقی الدین حصنی اپنی تصنیف تنبیہ السالک میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

ایا فرقة الاحباب لا بدلی منك

ویا دار دنیا اننی راحل عنك

ویا قصر الایام مالی وللمنٰی
ویا سکرات الموت مالی وللضحک
ومالی لا ابکی لنفسی بعبرة
اذا کنت لا ابکی لنفسی فمن یبکی

مفہوم: ایک نہ ایک دن دوستوں سے جدائی لازمی ہے اور اس دار دنیا سے کوچ بھی ضروری ہے دنوں کا ختم ہونا جب لازمی ٹھہرا تو بھلا میں کہاں اور پھر میری آرزوئیں کہاں! جب موت یقینی ہے تو پھر میں کہاں اور ہنسی کہاں' ہاں افسوس! میں کتنا غافل ہو چکا ہوں کہ اپنی جان پر ایک آنسو بھی نہیں بہا پاتا اور جب اپنی کوتاہیوں پر از خود میں ہی نہ روؤں تو اور کون روئے گا!!؟

حضرت خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زہد تین حروف سے مرکب ہے ز سے ترک زینت ہا سے ترک ہوا اور دال سے ترک دنیا' بعض نے فرمایا زہد عاجزی وانکساری کے بغیر ایسے ہے جیسے بے پھل درخت! عبادت بلا علم ایسے ہے جیسے ہاتھ میں تیر' کمان اور ستاروں کو نشانہ بنانا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے عمدہ لباس زیب تن کئے اور خوشبو لگائے ایک جوان دیکھا جس نے میری پیشانی کو چوما اور تھوڑی سی دیر مجھ سے غائب رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون تھا؟

انہوں نے بشارت دی' یہ آپ کی امت کا ایمان تھا جس میں اشارہ تھا کہ آپ کی امت ایمان وایقان سے زندہ رہے گی' ایمان پر خاتمہ اور ایمان کی دولت دامن میں لیے زندہ ہوگی پھر امن وسلامتی کے ساتھ داخل جنت ہوگی!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے پانی' دودھ اور شراب کا! میں نے دودھ کا پیالہ لیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے آپ نے فطرت پر قبضہ کر لیا اگر آپ پانی استعمال کرتے تو امت غرق ہو جاتی اگر شراب کا پیالہ اٹھاتے تو امت بے عقل ہو جاتی آپ نے تھوڑا سا دودھ نوش فرمایا اگر پورا پیالہ استعمال فرما لیتے تو آپ کا کوئی امتی دوزخ میں نہ جاتا میں نے کہا پھر لاؤ' جبریل عرض گزار ہوا' اب وقت نہیں! جو ہونا تھا ہو چکا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرے پاس سفید' سبز' زرد اور سیاہ رنگ کے لباس

لائے گئے' میں نے سفید لباس پسند کیا' جبریل عرض گزر ہوئے سفید لباس اہل اسلام کا ہے جبکہ زرد اہل کتاب کا' اس انتخاب کے سبب آپ کی امت یہودیت وعیسائیت سے محفوظ ہوگئی' سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے اور آپ کی امت کی دوزخ سے کیا نسبت۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ نہایت پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عموماً سفید لباس زیب تن فرمایا کرتے اور اس کے استعمال کی رغبت دلاتے ہوئے فرماتے یہ ان فرشتوں کا لباس ہے جنہوں نے غزوۂ اُحد وغیرہ میں ہماری نصرت فرمائی۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں شب معراج جب میں مسجد اقصیٰ پہنچا تو دروازہ مسجد پر مجھے تین شخص ملے ایک کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ' ایک کے پاس پانی اور ایک کے ہاں شراب کا برتن تھا مجھے پینے کے لیے دیئے گئے میں نے دودھ نوش فرمایا اس پر مجھے بشارت دی گئی کہ آپ کی امت ہدایت یافتہ ہوگی۔ عقائق میں مذکور ہے کہ میرے پاس' ایک بوڑھا' ایک ادھیڑ عمر اور ایک نوجوان لایا گیا اور ارشاد ہوا ان میں سے کوئی پسند کریں میں نے نوجوان کو اختیار کیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے آپ نے عافیت اختیار فرمائی بوڑھا دولت اور ادھیڑ عمر بخت ہے اور یہ دونوں تغیر سے خالی نہیں۔!!

جذامی کی ناعاقبت اندیشی: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شب معراج نبی کریم ﷺ کا ایک ایسی قوم پر گزر ہو جو جذام ایسے مرض میں مبتلا تھی آپ نے اس پر تاسف کا اظہار فرمایا تو آپ کو آگاہ کیا گیا کہ یہ ایسے لوگوں کی اولاد ہے جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کی تھی اگر وہ ان کلمات کا وظیفہ کر لیتے تو اس موذی مرض میں مبتلا نہ ہوتے۔ سبحان اللہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم بعد از نماز فجر ان کلمات کا تین بار پڑھنا اپنا معمول بنالو تو نابینائی' جذام اور فالج سے عافیت میں رہو گے۔ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھنا اپنا

معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے جو مانگے گا عطا فرمائے گا۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادہ انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیه یختلفون

سید عالم ﷺ مزید فرماتے ہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا وظیفہ ہر خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ (امام غزالی علیہ الرحمہ)

آٹومیٹک فصل: حضرت علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جو یومیہ فصل بوتے ہیں اسی روز وہ فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے اور وہ لوگ فوراً کاٹ لیتے ہیں جبریل نے آپ کے ارشاد پر عرض کیا یہ وہ ایماندار ہیں جو جہاد میں مصروف رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ راہ خدا میں مجاہدین کی نیکیاں سات سو گناہ بڑھ جاتی ہیں۔

نیز فرمایا ہمارا ایک اور قوم پر گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے اور پھر اپنی اصلی حالت پر نمودار ہو جاتے' آپ کے فرمان پر جبریل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جن پر نماز گراں گزرتی ہے' اس لیے یہ ایسی سزا میں مبتلا ہیں۔

آپ فرماتے ہیں پھر ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے ہیں اور زقوم ان کی خوراک ہے دریافت کرنے پر جبریل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو زکوۃ ادا نہیں کیا کرتے۔

حضرت مجاہد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ضریع ایک کانٹے دار گھاس ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے اسے اونٹ بڑے ذوق سے کھاتے ہیں موسم بہار میں اس کو شبرق اور گرما میں ضریع کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ضریع ایلوے سے زیادہ کڑوی' مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

طیب اور خبیث: سید عالم ﷺ نے فرمایا پھر ہمارا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے سامنے حلال وطیب اور حرام وخبیث گوشت پڑا ہوا ہے وہ پاکیزہ عمدہ اور حلال کو چھوڑ کر حرام اور خبیث کی طرف لپکتے ہیں۔

میرے معلوم کرنے پر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے منہ کالا کرتے ہیں یہ زانی ہیں جو حرام کاری میں مبتلا ہیں۔

حضرت شیخ تقی الدین حصنی رضی اللہ عنہ تنبیہہ السالک میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔

حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محصنہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدستر کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ جو محصنہ سے زنا کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی قیامت تک لعنت جاری رہے گی تفصیل باب التقویٰ میں مذکور ہے۔

نیز فرمایا پھر ہمارا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کی زبانیں قینچیوں سے کاٹی جا رہی ہیں جب زبانیں کٹ جاتی ہیں تو پھر اپنی اصل حالت پر بن جاتی ہیں اور پھر کاٹ دی جاتی ہیں' دریافت کرنے پر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ خطیب و واعظ ہیں جو لوگوں کو تو پند و نصائح کرتے ہیں لیکن خود عمل سے عاری ہیں۔

پتھر سے بیل: سید عالم ﷺ نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک چھوٹے سے پتھر پر گزر ہوا جس سے ایک بیل برآمد ہوتا ہے اور جس سوراخ سے نکلتا ہے پھر اسی میں داخل ہونے کی ناکام کوشش کرتا ہے مگر داخل نہیں ہو پاتا۔

دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جو غلط باتیں کہتے ہیں اور پھر نادم ہو کر لوٹانا چاہتے ہیں مگر بے بس ہو جاتے ہیں۔

پھر کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنی پلکوں سے لٹک رہیں ہیں' پوچھنے پر بتایا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کے بجائے دوسرے کے بچوں کو دودھ پلا دیتی تھیں۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کسی صحابی نے عرض کیا کس سے زیادہ عمدہ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والدین کے ساتھ' عرض کیا والدین وصال کر چکے ہیں فرمایا اپنی اولاد سے حسن سلوک کو لازم پکڑو! اولاد کے حقوق پورے کرنے والدین پر ضروری ہیں۔

رضائے خدا' رضائے والدین: محسن اعظم نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی والدین کی رضا وخوشنودی سے معلق ہے جس نے اپنے والدین کو راضی کیا گویا کہ اس

نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور جس نے والدین کو ناراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنا اور وہ مستحق عذاب ہوا۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے پڑوسی ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا والدین سے حسن سلوک' نماز' روزہ' حج وعمرہ' نفلی عبادات اور جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے سے کہا جائے گا تو جو عمل کرنا چاہتا ہے کر لے میں تیری مغفرت کروں گا' اور والدین کے نافرمان کو کہا جائے گا تو جو چاہے نیک عمل کر' تیرے تمام عمل اکارت جائیں گے اور میں تیری مغفرت نہیں کروں گا۔

سید عالم ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا میں جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی خدمت میں رہو' یہی جہاں ہے کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے!

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ کسی صحابی نے جہاد میں شمولیت کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے والدین موجود ہیں؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا انہی کی خدمت انجام دو جنت تو ان کے قدموں میں ہے یعنی ان کی خدمت سے جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے والد کے بارے کچھ باتیں کیں کہ یہ میرا مال لینا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے اُس کے والد کو بلا کر پوچھا تو وہ کہنے لگا یہ کمزور اور میں قوی تھا۔ یہ محتاج اور میں غنی تھا میں نے اپنی ملکیت میں اسے کبھی منع نہ کیا آج میں کمزور ہوں یہ قوی ہے میں محتاج ہوں یہ غنی ہے اور اب یہ مجھے مال وغیرہ دینے میں اعراض کرتا ہے۔

رحمت عالم ﷺ کی چشمانِ مبارکہ نمناک ہوگئیں اور فرمایا تیری اس حالت کو جو کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی سن پائے تو رونے لگے پھر آپ نے لڑکے سے فرمایا تو اور تیرا مال سبھی تیرے باپ کا ہے۔ انت ومالك لابيك۔

فصل

حقوق الوالدین

مسئلہ: والد صاحب کو اپنی اولاد کا مال شرعی طریقہ سے کھانا جائز ہے بصورت دیگر حرام! البتہ اگر اس نے بیٹے کا مال شرعی طریقہ کے علاوہ اٹھالیا تو بیٹا اپنے باپ کے خلاف مقدمہ نہیں کر سکتا!

حنابلہ کے نزدیک بیٹے کا باپ کے خلاف دعویٰ دائر کرنا حق ابوت کے باعث غیر مسموع ہو گا۔

والدین کے لیے دعا کرنے سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورہ ابراہیم کی تفسیر میں فرماتے ہیں جو شخص کافر والدین کے حق میں دعا کرے وہ ان کے بجائے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے حق سے ہو جاتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کافر کے لیے دعائے مغفرت حرام ہے! حضرت علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں اگر کہا جائے والدین نے حصول لذت کی نیت کی پھر بچہ پیدا ہو کر دنیا کے مصائب وآلام میں پھنس گیا تو بچہ پر والدین کا کیا احسان ہوا؟

کسی نے سکندر ذوالقرنین سے کہا تیرے استاد کا تجھ پر احسان ہے یا تیرے والدین کا؟ اس نے کہا میرے استاد صاحب کا مجھ پر احسان عظیم ہے جبکہ والدین نے تو مجھے عالم فساد اور دنیوی آفت میں لا ڈالا انہوں نے لذت کا قصد کیا اس پر جواباً کہتے ہیں اہل عقل کی کیفیت کے اعتبار سے یہ بات غیر مناسب ہے کیونکہ عقلمند محض حصول لذت کی نیت نہیں کرتا اگرچہ لذت سے وہ بہرہ مند ہوتا بھی ہو البتہ اس کی غرض بچہ کی پیدائش میں یہ ہوتی ہے کہ میری اولاد اللہ تعالیٰ کی توحید کی قائل ہو۔ اسی طرح عام آدمی اگرچہ ابتداً حصول لذت کی طرف راغب ہوتا ہے مگر جب اولاد ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ بھلائی اور بہتری کی کوشش میں مصروف رہتا ہے وجود میں آتے وقت سے بلوغت تک وہ ہر قسم کی آفتوں اور مصیبتوں کو اس سے دور رکھنے کی سعی میں رہتا ہے! اس طرح وہ بھی سلوک واحسان کے مستحق ہوتے ہیں اور تمام شکوک وشبہات از خود رفع ہو جاتے

ہیں۔

تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ اساتذہ علم‘ روحانی باپ ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ان کا واسطہ وسیلہ ہیں تلامذہ کو اپنے اساتذہ کے حق میں اپنے والدین کی طرح دعا اور ان کے اوصاف وکمالات بیان کرنے کا حکم ہے۔

اوقات لذات: مامون الرشید نے ایک دن اپنی لونڈی سے سوال کیا ایک ساعت کی لذت کیا؟ ایک دن کی لذت‘ تین دن کی لذت‘ ایک ماہ کی لذت‘ سال کی لذت اور تمام عمر کی لذت کیا کیا ہے؟

لونڈی نے جواب دیا! جماع ایک ساعت کی لذت ہے‘ شراب ایک دن کی لذت۔۔۔۔ تین دن کی‘ دلہن ایک ماہ کی لذت‘ بیٹا‘ ایک سال کی لذت‘ بھائیوں سے ملاقات زندگی بھر کی لذت سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنا ہمیشہ کی لذت سے شاد کام ہونا ہے‘ حضرت امام غزالی (کتاب النصیحہ)

ایصال ثواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو پڑھ کر اپنے والد ماجد کی روح کو ایصال کرتا ہے گویا کہ اس نے اپنے والد کے تمام شرعی حقوق ادا کر دیئے۔ الحمد لله ربّ العالمين‘ ربّ السموت ورب الارض ربّ العالمين‘ وله الكبرياء فى السموت والارض وهو العزيز الحكيم‘ الحمد لله الملك ربّ السموت ورب الارض ربّ العالمين وله النور فى السموت والارض وهو العزيز الحكيم ۔

(تحفۃ الحبیب)

غیروں کے لیے عورت کا بناؤ سنگھار: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن نبی کریم ﷺ کو روتے پایا‘ میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا شب معراج میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو سخت عذاب میں گرفتار دیکھا‘ ان میں سے کچھ تو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی تھیں جن کے منہ میں تارکول (لک) کے قطرے ٹپکائے جا رہے تھے‘ یہ وہ عورتیں تھیں جو بلا وجہ اپنا دودھ دوسروں کے بچوں کو پلا دیا کرتی تھیں۔

بعض کو دیکھا جو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے نیچے آگ جل رہی ہے اور ان

کے بدن پگھل رہے ہیں فرمایا یہ وہ عورتیں تھیں جو اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کے لیے بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

نیز فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کے لیے سرمہ وغیرہ لگائے گی اللہ تعالیٰ اسے ذلیل وخوار کرے گا اور اس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنادے گا۔

باپ کی مغفرت: بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب سفر پر جانے لگے تو اپنی بیوی سے کہا تو اسی منزل پر ہی رہنا' نیچے ہرگز نہ جانا جب کہ پہلی منزل پر اس کا باپ رہتا تھا وہ بیمار ہوا خاتون نے نبی کریم ﷺ سے چھت سے نیچے اتر کر اپنے باپ کی عیادت کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر' وہ نیچے نہ آئی یہاں تک کہ اس کا باپ فوت ہو گیا پھر اس نے کفن' دفن میں شرکت کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر' وہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل پیرا ہوئی تو آپ نے اسے بشارت دی' اللہ تعالیٰ نے تیرے اس عمل کے باعث تیرے باپ کو مغفرت وبخشش سے نوازا ہے۔

پرکشش آواز اور روح پرور خوشبو: سید عالم ﷺ فرماتے ہیں پھر ہمارا ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جہاں سے نہایت پُرکشش آواز کے ساتھ ساتھ روح پرور خوشبو آرہی تھی' دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ جنت کی آواز اور خوشبو ہے جنت اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہے الٰہی جو مجھے عطا فرمانے کا وعدہ کیا گیا وہ عطا فرمائیے۔

محلات' ریشم' سونا' چاندی' موتی' جواہرات' ہیرے' مونگے' چھلکتے ہوئے جام شہد دودھ اور شرابا طہورا کی نہریں جوش زن ہیں ان بے شمار نعمتوں سے بے شک میں مالا مال ہوں' لیکن مجھے وہ کچھ عطا فرمائیے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاد ہوا' مسلمان' مرد' عورتیں' ایماندار مرد اور عورتیں تجھے عطا کئے' میں واحد یکتا ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں اپنے وعدے کا سچا ہوں' جنت عرض گزار ہوئی' الٰہی میں راضی ہوں' (جب تیرے حبیب ﷺ کے امتی آگئے ہیں تو میری مراد برآئی' میں راضی ہوں میرے خدا میں راضی ہوں)

جہنم کی پکار: سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر چلتے چلتے اچانک نہایت بھیانک سی آواز

سنائی دی میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا یہ بھیانک سی آواز کہاں سے آ رہی ہے؟ وہ بولے یہ جہنم کی پکار ہے وہ کہہ رہی ہے الٰہی! تو نے مجھے زنجیروں اور طوقوں سے بھر رکھا ہے' گرمی اور آتش کی کثرت سے نوازا ہے اب میرے ساتھ جو وعدہ ہو چکا ہے پورا کر! ارشاد ہوا

تیری خواہش کے مطابق ہم نے تجھے مشرکین و مشرکات' (منافقین و کفار اور گستاخان انبیاء) عطا کئے' دوزخ سے آواز آئی الٰہی! میں سیر ہو گئی میرا مقصد بر آیا میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

بوجھ پر بوجھ: سید عالم ﷺ نے فرمایا پھر میرا ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لکڑیوں کا بہت بھاری گٹھا باندھے ہوئے ہے جو اس سے اٹھایا نہیں جا سکتا مگر گٹھے میں اور لکڑیاں ڈالے جا رہا ہے!

میرے دریافت کرنے پر جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کی امانتیں ادا نہیں کر سکتا مگر مزید حاصل کرتا رہتا ہے! یعنی یہ خائن ہے جو بوجھ تلے دبے جا رہے ہے۔

راہزن: نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر ایک قوم پر گزر ہوا جسے چیرا پھاڑا جا رہا ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو مسافروں پر حملہ آور ہو کر ان کا مال و متاع چھین لیتے تھے راہزنی کرتے ہوئے ان کے دل نرم نہیں ہوتے تھے اب اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں۔

بیت المقدس' مسجد اقصیٰ: سید عالم ﷺ فرماتے ہیں جب ہم بیت المقدس پہنچے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق باندھا پھر ہم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے مجھے ایک بلند مقام ملا' جو فرشتوں سے بھرا ہوا تھا' پھر میں نے انبیاء علیہم السلام کو صف بستہ دیکھا جو اپنی شان و عظمت سے عجب سج دھج میں دکھائی دے رہے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے قریش مکہ تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں لیکن یہود و نصاریٰ کا گمان ہے خدا کا بیٹا بھی ہے اب ان رسولوں سے دریافت کیجئے کیا خدا کا کوئی شریک یا بیٹا ہے؟ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

آپ ان سے دریافت تو کیجئے جو ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور بھی معبود بنائے ہیں؟ جن کی عبادت کی جاتی ہو؟

تمام انبیاء رسل علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان فرمایا۔
پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اقامت کہی' نبی کریم ﷺ مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔

بزم کونین ساری سنواری گئی　　عرش کی چھت زمیں کی صفیں بچھ گئیں
انبیاء آ گئے' مرسلیں آ گئے　　مقتدی آ چکے تو امام آ گیا

نبی کریم ﷺ نے انبیاء ورسل اور ملائکہ کو نماز پڑھائی' حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ کونسی نماز تھی جو شب معراج آپ کی اقتداء میں انبیاء رسل نے ادا کی' کیا نماز تھی یا دعا؟

وہ جواب فرماتے ہیں یہ انبیاء کرام کے لیے مقررہ مخصوصہ نماز تھی۔ (گویا کہ یہ انہی پر فرض تھی (تابش قصوری) جب نماز ادا فرما چکے تو انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی خدمت میں ہدیہ تحسین وتبریک پیش کرنے کے لیے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمانے لگے کیسا مقدس روح پرور نورانی اجتماع ہوگا! جہاں صرف انبیاء ورسول' ملائکہ اور امام الانبیاء والملائکہ یا پھر نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس واطہر تھی۔

نوریوں کے اجتماع میں تھے مقرر نور کے
ہو رہا تھا مسجد اقصیٰ میں جلسہ نور کا
معجزوں کی تھی شب معراج اک لمبی قطار
معجزے پر معجزہ تھا جانا آنا نور کا

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام اولوالعزم رسولوں نے آپ کے مناقب وفضائل بیان کیے حمد باری تعالیٰ کے بعد آپ کی نعت میں رطب اللسان رہے۔
حضرت آدم علیہ السلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں! الہ العالمین کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے ید قدرت سے بنایا' فرشتوں سے سجدہ کرایا' انبیاء ومرسلین کو میری اولاد سے زینت بخشی' اور آج مجھے اس اجتماع میں شرکت کا موقع مرحمت فرمایا۔
حضرت نوح علیہ السلام ارشاد فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے' جس نے میری دعا قبول

فرمائی اور کشتی کے باعث مجھے اور مجھ پر ایمان لانے والوں کو محفوظ فرمایا اور نبوت کی عظمت سے نوازا نیز آج اس نورانی اجتماع میں شمولیت کا موقع فراہم کیا!

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام یوں خطاب فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ پر بے پایاں فضل فرمایا مجھے اپنا خلیل بنایا' ملک عظیم سے نوازا' اور خلعت رسالت کے ساتھ مجھے مخصوص فرمایا مجھ پر نار کو گلزار کیا اور میری دعا کو قبولیت کا جامعہ پہنایا۔ (آج میں اسی دعا کو رحمۃ للعٰلمین ﷺ کی نورانی صورت میں دیکھ رہا ہوں) جس کے باعث اس اجتماع میں شرکت پر مجھے ناز ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یوں گویا ہوئے' حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا بار شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اپنے ساتھ ہمکلامی کے شرف سے نوازا' رسالت عطا فرمائی' تورات عنایت کی اور مجھے اپنی محبت سے بہرہ مند کیا' نیز آج اس اجتماع میں مجھے آنے کا موقع فراہم کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام خطاب فرما ہوئے' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے زبور عنایت کی' لوہے کو میرے ہاتھ پر نرم فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں اپنا تعارف یوں کرایا' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے جن وانس' درند' پرند پر حکمرانی عطا فرمائی۔ ہر محکوم کی بولی سکھائی مجھے ایسا ملک عنایت کیا جو میرے بعد اس دنیا میں کسی کو نہ مل سکا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں مخاطب ہوئے۔ احکم الحاکمین کا شکر ہے جس نے مجھے تورات کا علم عطا کیا انجیل عنایت کی مادر زاد اندھوں اور کوڑھ میں مبتلا بیماروں کو میرے ہاتھوں شفا سے نوازا' مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔

بیان کرتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ سے اجازت لے کر عرض گزار ہوئے اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! 'یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

بے شک حسن زیادہ میرا ساری خلقت نالوں
نہیں زیادہ قیمت میری آقا تیری کالیاں زلفاں نالوں

آخر میں نبی کریم ﷺ کچھ اس طرح مخاطب ہوئے۔ گرامی قدر انبیاء ومرسلین! آپ

حضرات نے اپنے رب کی خوب حمد وثنا کی اور اس کی عطا فرمودہ نعمتوں پر بڑی عمدگی سے اظہار شکر فرمایا! میں بھی اپنے خالق و مالک کی عنایات وانعامات کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آج اجتماعی طور پر آپ حضرات کی زیارت وملاقات کا شرف عطا فرمایا' اسی ذات اقدس واعلیٰ نے مجھے آپ حضرات پر فضیلت بخشی' مجھے رحمۃ للعالمین بنایا میری امت کو خیر الامم ٹھہرایا' رؤف ورحیم ایسے اوصاف سے بہرہ مند کیا' سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے خطاب کی توثیق فرماتے ہوئے کہا! یقیناً آپ کو سب پر فضیلت حاصل ہے' آج ہم آپ کو اس بلند مرتبہ پر فائز دیکھ کر قلب وروح میں سکون اور آنکھوں میں سرور محسوس کررہے ہیں۔

حمد وثنا اور آنکھیں: حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمد وثنا کرتے رہو کیونکہ دعا کی دو آنکھیں اور دو بازو ہیں جن سے وہ محل قبولیت تک پرواز کرتی ہے اور اپنے قائل کے لیے قیامت تک مغفرت وبخشش میں مصروف رہے گی۔

دوسری سواری' بیت المقدس سے آسمان تک: حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ انبیاء کرام کو ان کی شان کے مطابق مراتب ودرجات سے نوازا گیا جیسا کہ ذکر ہوا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدگی میں ممتاز کیا' حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام علیا سے نوازا' حضرت نوح علیہ السلام کو مستجاب الدعوات بنایا' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت وفا سے سرفراز کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے میں شہرت عطا کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت احمدیہ ورسالت محمدیہ کے تاج سے سجایا' کریمانہ اوصاف' طبیعت کی نرمی' لوگوں کی حاجت روائی ومشکل کشائی اور آپ کے اسماء گرامی کی قدر ومنزلت کو بیان فرمایا اور ایسی ایسی فضیلتیں عطا کیں جو کسی اور کو نہ مل سکیں اور ایسی ایسی تعریفیں بیان فرمائیں کہ آپ کے مثل کسی اور کے لائق ہی نہ کیں' آپ ہر صفت اور ہر کمال کے حامل قرار پائے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا صاحب مقام علیٰ کو جو نہایت نہایت حسن وخوبی

کے ساتھ مبعوث ہوئے ہمارے پاس لائیے تاکہ دونوں جہانوں کے باشندوں پر قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام کا اعزاز بخشیں۔

خلعت پر خلعت: آپ مسجد حرام میں آرام فرما تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام ارشاد خداوندی کے مطابق آپ کو بیدار کرنے لگے حکم ہوا نہایت نرمی اور لطیف کلام سے جگائیے اور راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لیے ہمارے ہاں لائیے۔ اگر دریافت کریں کون سے مقام پر جانا ہے تو کہہ دیجئے ایسے مقام پر جہاں وہم و گمان اور عقل و فہم کی بھی رسائی نہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سر اقدس کے پاس بیٹھ گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کو سعادت عظمیٰ کے اعلیٰ مقامات و مراتب کے لیے لے جانے کی گزارش کی آپ کی خدمت میں براق پیش کیا گیا اور بفضلہ و کرمہ تعالیٰ آپ سفر معراج پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ مسجد اقصیٰ تک جا پہنچے۔

اثنائے سفر راستہ میں ان گنت عجائبات کا معائنہ کیا' انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ ہی کے لیے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا آپ نے امامت فرمائی انہوں نے خیر مقدم کیا پہلے آسمان پر اوصاف جمیلہ سے آپ کی نعت پڑھی گئی آپ کو ایسی خلعت پہنائی گئی (فی الامیین رسولاً منهم یتلو علیهم آیاته) جس سے آپ کے بلند مراتب کی شہادت ملتی ہے دوسرے آسمان پر آپ کو جدید خلعت عطا ہوا جس کے باعث مرسلین پر آپ کو مزید شرف حاصل ہو گیا' اس پر نقش تھا' وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ۔ تیسرے آسمان پر ایسی خلعت پہنائی گئی جس سے آپ کو خیر کثیر عنایت ہوا اس پر درج تھا یآیها النبی انا ارسلناك شاهد او مبشر او نذيرا ۔ چوتھے آسمان پر بھی خلعت عطا ہوا جسے پہنا تو ملائکہ پر آپ کی وجاہت قائم ہوئی' اس پر لکھا تھا الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا ۔ پانچویں آسمان پر بھی ایک ایسی خلعت سے شاد کام ہوئے جس کے باعث رسولوں پر آپ کی فضیلت اور بڑھ گئی اس پر نقش تھا ان الله وملائكته يصلون على النبى يآيها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ۔ چھٹے آسمان پر خلعت تکریم عطا ہوا اس پر یوں مینا کاری کی گئی تھی لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم ۔ ساتویں

آسمان پر ایسی خلعت عطا ہوئی کہ تمام ملائکہ اس کی خوبصورت اور مقناطیسی کشش سے حیران تھے اس سے آپ کے شرف کی ان کے دلوں پر دھاک بیٹھ گئی۔اس پر مرقوم تھا۔سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی اور اس سے آسمانوں کے ہر طرف نور پھیل گیا آپ آگے بڑھے۔جبریل علیہ السلام پیچھے ہٹے۔پھر انوار و تجلیات اس تیزی سے پھیلے کہ حجابات اٹھتے چلے گئے آپ نور کی وادی میں جا پہنچے وہاں خدائے جبار کی بے کیف آواز سنائی دی کہ آپ کو میں نے اپنا مقرب بنایا ہے پھر آواز آئی میں نے آپ کو اپنا انیس بنالیا ہے پھر ندا آئی السلام علیك ایها النبی و رحمة الله۔

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کتاب الماجریات فی الاسئلہ والجوابات میں لکھتے ہیں جن شخصیات کو سیادت حاصل تھی۔وہ بے حد آداب بجالائے۔ملاء اعلیٰ والے آپ کی عقل سلیم کو عظیم کہتے ہوئے سنائی دیئے اور جو لوگ صاحب فضل و کمال تھے انہوں نے آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو بڑھتا ہوا ہی دیکھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ندا سے شادکام کیا۔یاایها المزمل قم اللیل الا قلیلا۔

نبی کریم ﷺ جب بارگاہ الوہیت میں حاضری سے بہرہ مند ہوئے تو کچھ اس طرح عرض کیا! میرے مولیٰ! مجھے تیرے عز و جلال کی قسم میں ہمیشہ تیری خدمت کی پاس داری کروں گا' یہاں تک کہ میری جان تجھ پر نثار ہو۔ہاں میں اپنی امت کی مغفرت و بخشش پر حریص ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے محبوب مقام سیادت میں سرداروں کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہ اپنے کسی غلام کو مجلس اجلال و تحمید میں بلانا چاہتے ہیں اور مقام اکرام سے سرفراز کر کے اسے انعام واکرام سے نوازنا چاہتے ہیں نیز تحائف کا قصد کرتے ہیں تو اسے خلعت تفضل سے بہرہ مند کرتے ہیں عمدہ سے عمدہ لباس دیتے ہیں۔

آپ عرض گزر ہوئے الٰہی! یہ کریمانہ وعدہ کب ایفاء ہوگا! اور اس عنایت و کرم کا کونسا وقت ہے' آپ سے فرمایا گیا کہ آپ شب تار میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رہے اسی وجہ سے ہم آپ کو مقام کرامت میں حجابانہ طور پر بلاتے ہیں تاکہ آپ کے جلال و جمال کی غیرت ملحوظ رہے اور پھر خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت کی نعمت سے شادکام ہوں۔

پھر حجاب جبروت اور فضائے ملکوت میں منادی کرائی گئی' جنت عدن! آراستہ ہو جاؤ' جنت نعیم' تیار ہو جاؤ' اے انعام ونعم! اپنے آپ کو سنوار لو' اے حورو! خرام خرام نزاکتیں دکھاؤ' اے آسمانو! فخر کرو۔

اس ندا پر ہر ایک پکارا' خدایا کیا ماجرا ہے'
عرش بھر کیوں سجایا جا رہا ہے
آواز آئی

کوئی مہماں بلایا جا رہا ہے
کھڑے ہیں صف بصف حورو ملائک
کوئی نغمہ سا گایا جا رہا ہے
سلامی کے لیے جبرائیل حاضر
انہیں دولہا بنایا جا رہا ہے

مژدۂ روح فزا سنایا گیا' آج سیّد العالمین ﷺ تشریف لا رہے ہیں پھر جب گریبان غیب چاک ہوا تو نصر من اللہ وفتح قریب ۔ کے پرچم سرکار دو عالم ﷺ کے کاشانہ اقدس پر لہرانے لگے رسالت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے جھنڈے فضائے بسیط پر اڑنے لگے۔

جب سورج کی کرنیں ماند پڑھیں اور دن کا حسن رات کی تاریکی میں چھپ گیا' لوگوں کی آنکھوں کا نور نیند نے لپیٹ لیا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے بڑھے اور عرض کیا سیدی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! بیدار ہو جایئے درگاہ کبریائی میں باریابی سے نوازے جا رہے ہیں۔

آپ جلال رسالت کی کیفیت کیساتھ سوار ہوئے اور لشکر کرامت فرشتوں کا جلوس لیے رواں ہوا جب آپ قرب جمال سے سرفراز ہوتے ہوئے قاب قوسین ایسے سراپا جلال مقام تک فائز المرام ہوئے تو آپ نے عرض کیا۔ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا یہ استغفار کس لیے' آپ نے عرض کیا' اپنی امت کے لیے' ارشاد ہوا آپ تمام امت کی بخشش کے طالب ہیں یا بعض کے؟ آپ عرض گزار ہوئے الٰہی آپ کے اوصاف کرم کس قدر

ہیں؟ حکم ہوا اپنے دائیں جانب دیکھئے آپ نے ایک وادی دیکھی جو دخان دھوئیں کے نام سے معروف تھی اور وہاں سواد دھوئیں کے کچھ بجھائی نہیں دیتا تھا آپ نے دریافت کیا الٰہی یہ دھواں کیسا؟ ارشاد ہوا یہ ان کے لیے ہے جو قبیح و غلیظ افعال و اعمال میں مبتلا رہیں۔

تجلیات معراج یا عجائب قدرت

شاہکار قدرت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عظیم نشانات میں سے معراج مصطفیٰ ﷺ کو بطور خاص ظاہر فرمایا وہ یوں کہ امام المرسلین ﷺ کو بیداری میں عرش تک آن کی آن میں پہنچایا' ملکوت و سماوات کا نہ صرف مشاہدہ کرایا بلکہ مکان ولامکاں کی خوب سیر سے نواز کر رات کے نا قابل بیان مختصر سے حصہ میں واپس فرمایا۔

مرکز عجائب

حضور پرنور سیّد عالم ﷺ کے لامعدود معجزات میں سے معجزۂ معراج اتنا عجیب ہے کہ اسے مرکز عجائب قرار دیا جاسکتا ہے۔ یوں تو معجزہ میں قدرت خدا ہی کارفرما ہوتی ہے۔ مگر مقام ظہور کی تبدیلی سے نام بدل جاتا ہے۔ اگر اس کی قدرت بلا واسطہ ہو تو آیت کہلاتی ہے۔ نبی کے واسطے سے ہو تو معجزہ اور ولی کے ذریعہ ہو تو کرامت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان مظاہر قدرت میں سے کسی ایک کا انکار دراصل ذات الٰہیہ کے انکار کے مترادف ہے۔

سبحان الذی

اپنے حبیب کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیس و تحمید اور تسبیح سے شروع فرمایا کہ اہل محبت کو اشارۃً بتایا کہ تم جب بھی میرے محبوب کا ذکر کرو تو تسبیح پڑھتے رہو۔ نیز واضح کیا جارہا ہے کہ بے شک واقعہ معراج بے حد حیران کن ہے مگر میری طرف تو دیکھو میں ہر عیب' نقص' مجبوری' عجز اور کمزوری سے پاک نیز ہر چاہت پر قادر ہوں اور پھر یومنون بالغیب بھی تو میرا ہی کلام ہے وہ نہ بھولنے پائے۔

حرکت

سیر بلاارادہ وحرکت ممکن نہیں۔اس میں چند شرائط ہیں۔محرک‘ متحرک‘ مبداء حرکت‘ مدت حرکت‘ مقصد حرکت اور منتہائے حرکت‘ قران کریم نے غلامان عقل پر تمام امور پہلے ہی واضح کر دیئے کہ حرکت میں سب سے اوّل متحرک کو سمجھنا ضروری ہے۔چنانچہ فرمایا **سبحان الذی**‘ وہ خود ذات الٰہیہ ہے۔سبحان متحرک‘ عبد متحرک‘ لیلاً مدت حرکت‘ مسجد حرام (بیت اللہ شریف) مبداء حرکت‘ مسجد اقصیٰ‘ منتہائے حرکت ارضی اور منتہائے حرکت لامکاں **قاب قوسین او ادنیٰ** (۵۳-۹) **یا دنا فتدلّٰی** (۵۳-۸)

اعلم من الخلائق

شب معراج انبیاء ومرسلین نے مسجد اقصیٰ میں نہ صرف آپ کی اقتداء میں نماز ہی ادا کی بلکہ اس مسئلہ کی عملاً تائید وتوثیق فرمادی کہ ہم علوم وعرفان نبوت ورسالت کے امین ہونے کے باوجود امامت کے لیے حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہی حقدار سمجھتے ہیں کیونکہ جملہ انبیاء ومرسلین میں آپ ہی سب سے زیادہ صاحب علم ہیں۔اعلم الخلائق ہونے کا بڑا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے۔فقہائے کرام نے شرائط امامت میں ایک اہم شرط یہی درج کی ہے کہ **احق بالامامۃ اعلم** منصب امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے جو شریعت کا زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

حیات انبیاء

انبیاء ومرسلین میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے مردے کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا جن میں حضرت سیدنا ابراہیم‘ حضرت موسیٰ‘ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہم السلام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں لیکن سیّد عالم نبی مکرم ﷺ کے معجزۂ معراج نے تمام انبیاء ومرسلین کو حیات برزخی سے عالم دنیا کی زندگی عطا کر کے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا جہاں آپ کی اقتداء میں نماز شب اسریٰ ادا کی جو صرف انہی پر فرض تھی تاکہ وعدۂ میثاق کی عملی توثیق پر مہر تصدیق ثبت ہوجائے۔

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

دیدار الٰہی کا پہلا تمنائی

قرآن کریم میں دیدار الٰہی کے پہلے تمنائی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے واضح طور پر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ الٰہی! میں تیرے دیدار کا طالب ہوں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کلیم' تم میری زیارت کی تاب نہیں رکھتے البتہ میں اپنے انوار و تجلیات میں سے کوہ طور پر پَرتو ڈالتا ہوں۔ ادھر دیکھو اگر پہاڑ سلامت رہے اور تمہارے حواس برداشت کر سکیں تو بات بن سکتی ہے' پھر کیا ہوا

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پَرتوِ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

(جامی علیہ الرحمہ)

پہلا خلائی مسافر

دنیائے اسلام کے تمام فرقے اور مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے شر سے محفوظ فرما کر آسمانوں پر اٹھالیا اور آج تک وہ جسد عنصری کے ساتھ آسمانوں پر جلوہ افروز ہیں۔ پھر قربِ قیامت آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ ایک عرصہ تک دین مصطفوی کی تبلیغ واشاعت میں مصروف رہیں گے اور پھر بوقت وصال خاتم الرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے مزار اقدس میں گنبد خضرا کے سایہ تلے دفن ہوں گے۔

لطف کی بات ہے کہ عیسائی اور یہودی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا تھا۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ تین روز سولی پر رہنے کے بعد زندہ کئے گئے اور پھر آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں نزول اجلال فرمانے پر ایمان رکھنے والے کے لیے یہ تسلیم کرنا چنداں مشکل نہیں کہ جس خدا نے انہیں آسمان پر اٹھایا ہے وہی خدا اپنے حبیب کریم ﷺ کو لامکاں پر اپنے دیدار پُر انوار سے بہرہ ور فرمائے تو کونسی ناممکن بات ہے۔

ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر (بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے' دیکھا جائے تو آج کل کی اصطلاح میں پہلا [illegible] عیسیٰ علیہ السلام ٹھہرتے ہیں مگر تمام افلاک'

عرش وکرسی مکان ولامکاں کو پہلے تسخیر کرنے والے سیّد عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ قرار پاتے ہیں۔ آپ ہی کے اشارے پر سورج واپس لوٹا' چاند دو ٹکڑے ہوا۔ گویا کہ آپ کائنات کے مسخر اعظم ہیں۔

رابطہ عالم

معراج مصطفیٰ ﷺ نے خالق ومخلوق' عابد ومعبود' طالب ومطلوب' محب اور محبوب کے رابطہ کو آسان اور سہل بنانے کی راہ ہموار کی

اب تو ضرورت ہی نہیں طور پر جائیں ہم کلیم
کرتے ہیں روز گفتگو یار سے ہم نماز میں

الصلوٰۃ معراج المومنین (نماز مومنوں کی معراج ہے) اسی طرف مشیر ہے۔

نحن اقرب

وہ ذات جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسے اپنے حبیب ﷺ کو لامکاں پر ملاقات کے لیے بلانے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ کو مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک۔ پھر زمین سے آسمان' عرش' کرسی' قاب قوسین اور جملہ امکانی حدود کی سیر سے مشرف فرمانا محض اس لیے تھا کہ آپ کی قدر ومنزلت کے سکے اپنی تمام مخلوق کے دلوں میں بٹھادے تاکہ محبوبیت عظمیٰ کو دیکھ کر آپ کی ذات والا برکات سے محبت والفت اور اطاعت وفرمانبرداری اختیار کریں۔

دو راتیں

تاجدار کائنات کی حیات مبارکہ میں دو راتیں بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ جن کا شہرہ ساری خدائی میں ہے۔ ایک لیلۃ المعراج' دوسری لیلۃ الہجر ۃ۔ ان دونوں راتوں میں رفقائے سفر بھی ایسے تھے جن کی دھوم پوری کائنات میں گونج رہی ہے۔ شب معراج جبریل رفیقِ سفر تھے تو شب ہجرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رفیقِ سفر بنے۔

رفیق معراج امام الملائکہ ہوئے تو رفیق ہجرت امام الصحابہ قرار پائے۔ رفیق معراج نے

امین کا لقب پایا تو ہجرت میں رفاقت کا حق ادا کرنے پر ابوبکر کو تمغہ صداقت کبریٰ سے نوازا گیا۔

رفیق معراج سدرۃ المنتہیٰ پر معذرت خواہ ہوا

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

مگر رفیق سفر ہجرت آج بھی گنبد خضریٰ میں پہلوئے صاحب معراج آرام فرما ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلاصہ معراج

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد مسلسل بارہ سال تک مشرکین مکہ کے مظالم کا نہایت صبر واستقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیسے جیسے آپ کی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا ویسے ویسے کفار کے ظلم نے بھی وسعت پیدا کر لی۔ 27 رجب 12 نبوت کا دن آپ پر انتہائی تکلیف دہ تھا حتیٰ کہ اپنے کاشانہ اقدس میں بھی نہ جا سکے اور اپنی چچازاد ہمشیر حضرت ام ہانی کے ہاں رات کو ٹھہر گئے جو بیت اللہ شریف سے صرف دو سو قدم پر تھا۔ وہیں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علو مراتب اور دیدار پر انوار سے نوازنے کے لیے اپنے قرب خاص میں بلایا۔ پہلے مسجد حرام بیت اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ بیت المقدس تک رات کے انتہائی قلیل حصہ میں سیر سے بہرہ ور ہوئے۔ وہیں جسد عنصری کے ساتھ عالم بیداری میں تمام انبیاء ومرسلین کی امامت کرائی۔ پھر آسمانوں کی طرف عروج فرمایا۔ جنت' دوزخ' عرش' کرسی' آسمان' لامکان الغرض جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہر چیز کا آپ نے معائنہ ومشاہدہ فرمایا۔ پھر حریم خاص سے نوازا۔ انعامات واکرامات عطا فرمائے۔ پھر آپ آن واحد میں سرزمین مکہ مکرمہ پر تشریف لائے۔ جب صبح اس واقعہ عجیبہ سے آپ نے مطلع فرمایا تو سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر ﷺ نے تصدیق فرمائی مگر کفار نے انکار کیا۔ تصدیق وتکذیب کی جو لہر اس وقت اٹھی تھی آج تک برابر جاری ہے۔ خوش بخت ہیں جو صداقت سے وابستہ ہیں۔ (از مترجم غفرلہ)

باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناقب امہات المومنین رضی اللہ عنہنّ

حضرت ام المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حبالہ عقد میں لیا زمانہ جاہلیت میں بھی آپ طاہرہ کے پاکیزہ لقب سے معروف تھیں۔ قریش میں مالی طور پر آپ سب سے فائق اور شرافت میں سب سے باعظمت مشہور ہوئیں تجارتی امور کی انجام دہی کے لیے آپ نے بہت سے ملازم رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ باقاعدہ ایک معاہدہ کے مطابق مشاہرہ دیتیں' مضاربت کا طریقہ بھی آپ کے ہاں جاری تھا' منہاج میں قراض مضاربت کی یوں تعریف کی گئی ہے' کہ قراض مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص روپیہ' پیسہ دے اور دوسرا اس سے کاروبار چلائے جو نفع ہو طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم کر لیں۔

حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت' امانت' صداقت اور عمدہ اخلاق کی رپورٹ پہنچی تو آپ سے گذارش کی گئی کہ آپ میرا مال تجارت لے کر ملک شام جائیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست قبول فرمالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال ملک شام میں فروخت کے لیے لے گئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا میسرہ نامی غلام بھی آپ کی خدمت کے لیے ساتھ روانہ کیا!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے صوبہ حوران کے شہر بصرہ پہنچے' اس سے قبل آپ اپنے چچا ابوطالب کی معیت میں پہلے یہ شہر دیکھ چکے تھے جبکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال تھی اور گرمی کا موسم

تھا اہل مکہ خصوصاً قریشی امراء سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کا سفر اختیار کرتے۔ عجیب بات تھی کہ یہ سفر بخوشی کرتے تھے جبکہ بیت اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا انہیں شاق گزرتا! سورہ قریش میں انہی اسفار کی رغبت اور ان کا عبادت سے اعراض کرنا مذکور ہے۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سردیوں گرمیوں میں سفر کی صعوبتوں کو آسان بنا دیا اور ایسے طریقے سمجھائے کہ ان کا بری اور بحری سفر آرام دہ ہوتا گیا۔

بحیرا راہب سے پہلی ملاقات: حضور سیّد عالم ﷺ جب حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیے بصرہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ کا پڑاؤ ایک راہب کے عبادت خانے کے باہر ایک درخت کے نیچے ہوا۔ راہب کی نظر آپ کے نورانی چہرے پر گئی تو وہ دریافت کرنے لگا یہ نوجوان کون ہے؟ جو درخت کے نیچے آرام فرما ہے' راہب کا نام بحیرا تھا اسے بتایا گیا یہ قریشی نوجوان مکہ سے تجارت کی غرض کے لیے بصرہ تشریف لائے ہیں۔

راہب نے کہا! مجھے کتب قدیمہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس درخت کے نیچے نبی کے سوا کوئی نہیں بیٹھے گا! (دیگر کتب سیر میں ہے کہ راہب نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور آپ کی خدمت بجا لایا اور کئی بشارتوں سے نوازا)

نبی کریم ﷺ جب بخیر و عافیت مکہ مکرمہ مراجعت فرما ہوئے' تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام میسرہ سے سفر کی روائیداد بڑی تفصیل سے سنی' حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے مخدومۂ کائنات!

آپ کے مبارک سفر کی روائیداد الفاظ میں بیان میں نہیں کی جا سکتی ہے البتہ اتنی سی بات سے آپ کی شان و شوکت اور عظمت و رفعت کا اندازہ لگا لیجئے کہ سخت ترین گرمی میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔ دو فرشتے ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو سواری از خود جھک جاتی' قدم قدم پر برکات کا ظہور رہا۔ حتیٰ کہ دیکھئے مال تجارت میں کئی گنا اضافہ ہوا۔

الغرض: حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نکاح کا پیغام دیا نیز کچھ تحائف خدمت اقدس میں پیش کیے تاکہ آپ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کو عطا کریں اس لیے کہ وہ بھی آپ کی طرف راغب ہوں اور یوں نکاح میں ان کی رضا بھی شامل ہو جائے نبی

کریم ﷺ نے اس امر کی اطلاع حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابوطالب اور دیگر قرابت داروں کو دی۔

وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد ماجد خویلد بن اسد بن عدی بن عزیٰ بن قصی بن کلاب کے پاس پہنچے۔ ان کی رضامندی شامل حال ہوئی اور حضرت ابوطالب نے یوں خطبہ نکاح پڑھا۔ الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراھیم وزرع اسماعیل وجعل لنا بیتا محجوبا وحرما آمنا وجعلنا سواس حرمہ والحکام علی الناس ۔ اس معبود برحق کی حمد وثنا جس نے ہمیں ذریت ابراہیم واسماعیل سے بنایا اور ہمارے لیے بیت اللہ شریف بنایا جو حرمت وامن کا ٹھکانہ ہے اور ہمیں اس کی حرمت وپاسبانی محافظ ونگہبانی کے شرف سے ممتاز کیا۔ نیز لوگوں پر حاکم کیا۔

ہاں! یہ میرے بھتیجے حضرت محمد (ﷺ) کی ذات والا برکات اتنی عظمت وشان کی مالک ہے کہ اگر تمام لوگوں سے موازنہ کیا جائے تو ہر شان میں ہر ایک سے بھاری ہیں۔

ہاں اگر مال سے مطابقت کرو تو ان کے مقابل مال کیا چیز ہے مال تو ڈھلتا سایہ ہے! جو وقت کی تبدیلی سے زائل ہو جاتا ہے۔ پھر باجازت حضرت خویلد مہر موجل اور کچھ معجّل طے پایا' پھر آپ کے ساتھ نکاح کر دیا گیا! اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس سال' جبکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی ہاں آپ نے بیس خوبصورت جوان اونٹ بطور حق مہر ادا فرمائے' نیز ولیمہ میں ایک یا دو اونٹ ذبح کیے گئے۔

حضرت علامہ صفوری علیہ الرحمہ شرف المصطفیٰ میں سے تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوطالب نے ایک دن نبی کریم ﷺ سے کہا! کیا میں تجھے حضرت خدیجہ کے پاس نہ لے چلوں وہ ایک رحم دل خاتون ہیں اس نے اپنے کاروبار تجارت کے لیے ملازم رکھے ہوئے ہیں امید ہے ہمیں اس سے منافع حاصل ہوں گے۔

آپ رضامند ہوئے اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے چچا کے ہمراہ پہنچے' باتیں ہوئیں تو حضرت خدیجہ نے عرض کیا! میں اپنے ہر ملازم کو ایک اونٹنی دیتی ہوں اور ان کے لیے دو اونٹنیاں ہوں گی!

پھر پروگرام کے مطابق آپ مال تجارت لے کر شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ

آپ رضی اللہ عنہا نے خدمت کے لیے حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ کیا نیز حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے تاکید فرمائی کہ آپ کی خدمت میں قطعاً فرق نہ آنے پائے اور جو جو واقعات ظہور پذیر ہوں انہیں اچھی طرح ذہن نشین کریں۔

یہاں تک کہ آپ شام پہنچے اور بحیرا راہب کے عبادت خانہ کے قریب قیام فرمایا' بحیرا نے میسرہ سے پوچھا تم کون ہو! وہ عرض گزار ہوا' میں حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا غلام ہوں پھر وہ آپ کے پاس آیا اور آپ کے سر اقدس کو چوم لیا عربی کلمات ملاحظہ ہوں۔ فدنا من محمد وقبل راسه وقال آمنت بك ثم قال يا محمد رايت منك العلامات كلها الا واحده فاكشف لى عن كتفك فكشف له فراى خاتم النبوة .

پھر وہ آپ کے قریب آیا سر اقدس کو چومتا ہوا پکار اٹھا میں آپ پر ایمان لایا نیز کہنے لگا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آپ کی تمام علامات کو دیکھ چکا ہوں البتہ ایک علامت باقی ہے وہ یہ کہ آپ اپنے شانوں سے کپڑا ہٹائیے' آپ نے اپنا کندھا کھولا تو اس نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا! جس کی تفصیل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں گزر چکی ہے مہر نبوت کو چوما پکار اٹھا۔ اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمدا رسول الله .

یہ کلمات اس نے دو مرتبہ کہے پھر وہ عرض گزار ہوا اے میسرہ اسے یہودیوں کے شر سے محفوظ رکھنا کیونکہ وہ آپ کے سخت ترین دشمن ہیں درشمین میں اس راہب کا نام نسطورا درج ہے۔ ممکن ہے کہ ایک نام ہو اور دوسرا لقب پھر شہرت کے باعث دونوں ہی عَلَم بن گئے ہوں۔

(تابش قصوری)

جب آپ مکہ مکرمہ مراجعت فرما ہوئے تو میسرہ آپ سے عرض گزار ہوا' حضور آپ از خود مال تجارت سے کثیر ترین نفع کی بشارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو دیجیے چنانچہ آپ خوشخبری سنانے اس انداز میں چلے' حضرت خدیجۃ لکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اونٹ پر سوار دیکھا آپ کے دائیں بائیں دو فرشتے ننگی تلوار لیے حفاظت کر رہے ہیں اور آپ کے سر اقدس پر بادل سایہ کناں تھا' آپ کاشانۂ طاہرہ پر جلوہ فرما ہوئے اور منافع کی بشارت دی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا آپ میسرہ کے ہاں تشریف لے جائیے اور فرمائیے وہ میرے ہاں جلد آئے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مقصد تھا کہ جو معجزات وہ دیکھ رہی ہیں ان کی میسرہ سے تصدیق ہو جائے جب میسرہ سے بھی یہ امر متحقق ہوا تو نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگیں‘ میسرہ نے اس پر بحیرا راہب نے جو کچھ کہا تھا اس کی تفصیل بھی سنا دی کہ راہب نے کہا ہے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس امت کے نبی ہیں۔

بعدہ آپ سے عرض گزار ہوئیں‘ یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اب آپ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے پاس تشریف لے چلیں اور انہیں ہمارا پیغام دیجئے کہ وہ ہمارے ہاں جلد پہنچیں۔

حضرت ابوطالب نے یہ پیغام سنا تو پریشانی کے عالم میں گمان کرنے لگے شاید حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میرے پاس واپس بھیج دیں ممکن ہے تجارت میں کوئی بات واقع ہو چکی ہو!

حضرت ابوطالب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو فرمانے لگیں براہ کرم آپ میرے بھائی عمر کے پاس جائیں اور انہیں کہیے وہ میرا نکاح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کر دیں۔

ابوطالب ان کے بھائی کے پاس پہنچے تو انہیں نشے سے سرشار پایا اور انہوں نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت دیدی۔

گزشتہ صفحات میں یہ مسئلہ بالتفصیل واضح ہو چکا ہے جو شخص نشہ میں چور ہو بشرطیکہ اس نے شراب اپنے اختیار سے حرام سمجھتے ہوئے بھی پی لی تب بھی اس کی طلاق‘ نکاح اور تمام افعال و اعمال میں تصرفات کا حاصل گردانا جائے گا اگرچہ اس کے نفع و نقصان کے لیے ہو سبھی باتوں پر حکم نافذ العمل ہوگا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا‘ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیا تو حاسد باتیں بنانے اوز کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے فقیر سے اتنی امیر ترین خاتون نے کیسے نکاح کر لیا جب یہ خبر حضرت سیّدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے کانوں تک پہنچی تو انہیں اس طعنہ پر بڑی غیرت آئی اور تمام روسائے مکہ کو آپ نے حرم شریف میں بلایا اور سبھی کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا لوگو! جتنی بھی میری چیزیں میری مِلک ہیں وہ بتمامہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں پیش کرتی ہوں اگر وہ میرے فقر پر راضی ہوں‘ یہ انہی کا کرم ہوگا! لوگوں کو اس پر بے حد تعجب ہوا اور اس اعلان پر وہ خائب و خاسر سر جھکائے نکل گئے نیز

آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ محمد (ﷺ) تو اب مکہ مکرمہ میں سب سے زیادہ مالدار ہیں اب خدیجہ جیسا مکہ مکرمہ میں کوئی محتاج نہیں! یہ بات حضرت خدیجہ کو بے حد پسند آئی حضور سید عالم ﷺ فرمانے لگے اس کے بدلے میں طاہرہ کو کیا دوں!

اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے' اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس ایثار و قربانی کا صلہ ہم دیں گے۔

چنانچہ شب معراج جب آپ جنت کی سیر فرما رہے تھے تو اس میں ایک عظیم ترین محل دیکھا جو حد نظر تک وسیع و کشادہ ہے اس میں ایسی اشیاء رکھ دی گئیں تھے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کانوں نے سنی اور نہ ہی کوئی انسان اپنے دل میں تصور و خیال ہی لا سکتا ہے آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کا محل ہے؟ آواز آئی یہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا' آپ نے فرمایا میں انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مال دنیا کے بدلے جنت میں کتنا بڑا محل عطا فرمایا۔

اول کون؟: امام محب طبری علیہ الرحمہ زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان المبارک میں پیر کے دن اپنی بعثت کا اعلان فرمایا حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسی روز ہی آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی اور ایمان کا شرف پایا نبی کریم ﷺ کا ماہ رمضان المبارک میں معمول تھا کہ غار حرا میں جا کر مصروف عبادت رہتے جب مہینہ گزر جاتا آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آتے گھر جانے سے قبل بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کرتے۔

جس سال آپ مبعوث ہوئے اور اعلان نبوت و رسالت کا فرمان جاری ہوا اس وقت آپ غار حراء میں جلوہ افروز تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی خدمت میں وحی لے کر حاضر ہوئے۔

الارائمین فی خصائص الصادق الامین ۔ میں مرقوم ہے کہ حضرت اسرافیل تین سال تک پیغام وحی لاتے رہے بعدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ وحی کو سپرد کیا گیا وحی کی سات قسمیں ہیں خواب میں' بیداری میں' شب معراج میں' ایک قسم وہ جو اسرافیل لے کر اترتے رہے' ایک قسم جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لاتے رہے ایک جرس' (ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز

جیسی) ایک قسم دل پر کلمات کا القا' اور ایک پس پردہ اللہ تعالیٰ کا آپ کو ہمکلام ہونا۔

کلیمے که چرخِ سرِطورِ اوست
هم نورها پرتَوِ نورِ اوست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کان لبشران یکلمه الله الا وحیا اومن ورایٔ حجاب اویرسل رسولا (۴۲-۵۱) کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہمکلام ہو ہاں البتہ وہ بذریعہ وحی پس پردہ یا اپنے پیغام رساں کی وساطت سے ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا ہے!

جیسے حضرت داؤد علیہ السلام بذریعہ وحی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پس پردہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ کلام کا شرف حاصل تھا۔ فلما جاء جبریل قالت الاحجار! السلام علیکم یا رسول الله جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تو پتھر الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله پڑھنے لگے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب میں غار حرا سے باہر نکلا اور جبل نور کے درمیان پہنچا تو آسمان سے آوازیں سنائی دے رہی تھے افت رسول اللہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔ اسی اثناء میں' میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو جبریل علیہ السلام کو آسمان کے کنارے پر دیکھا' مجھ پر ایسی کیفیت طاری تھی کہ چلنے پھرنے کا تصور محو ہو گیا چنانچہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے میرے پاس قاصد بھیجے چنانچہ میں انہیں چھوڑ کر اپنے گھر پہنچا۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا! یا ابا القاسم این کنت؟ اے ابوقاسم آپ کہاں تھے؟ اللہ کی قسم میں نے آپ کے لیے قاصد بھیجے تھے' آپ نے تمام کیفیت بیان فرمائی تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں' آپ ثابت قدم رہئے۔ اور سنئے جس کے قبضہ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے اسی ذات اقدس کی قسم آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔ اس نعمت پر میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

جبریل کی زیارت: بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو مجھے بھی دکھایئے گا!

چنانچہ جب جبریل علیہ السلام آئے تو حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا خدیجہ! یہ جبریل ہیں! ادھر آیئے اور میری دائیں ران کی قریب بیٹھ کر دیکھ لیجئے! چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا آپ نے دریافت کیا تم جبریل کو دیکھ رہی ہو! عرض کیا ہاں پھر آپ نے بائیں طرف کہا ادھر دیکھو پھر سامنے کی طرف سے دکھایا آپ کہتی جاتی تھیں میں نے دیکھ لیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جبریل کو دیکھتے ہی عرض کیا! یارسول اللہ (ﷺ)! یہ واقعی جبریل ہیں شیطان ایسی صورت اختیار نہیں کرسکتا! پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے لباس تبدیل کیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں' ان سے آپ کی تمام کیفیات بیان کیں وہ بولے خدائے قدوس کی قسم جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے خدیجہ اگر تم ان باتوں میں سچی ہو تو سمجھ لو یہ وہی ناموس اکبر آئے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے۔ ثم قام ورقة رضی اللہ تعالٰی عنها الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وقبل راسه! پھر حضرت ورقہ بن نوفل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سر اقدس کو چوم لیا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی ایسی بات سماعت فرماتے جو باعث تکذیب واستہزاء ہوتی تو آپ کو نہایت ناگوار گزرتی' اس کی شدت اور تکلیف کو رفع کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو معاون بنادیا تھا جب آپ گھر آتے تو باتوں ہی باتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اس تکلیف کو دور فرمادیا کرتیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عظمت وکرامت میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے حضرت جبریل آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا کرتے تو آپ جواباً فرماتی اللہ تعالیٰ سلام ہے اور یہ سلام اسی کی طرف سے ہے میری طرف سے بھی جبریل کو سلام ہو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں سدرۃ المنتہی سے کبھی نیچے نہیں اترتا مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ملتا ہے جبریل جایئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو میرا سلام پہنچایئے۔

ایک بار حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تھوڑی دیر تک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ایک برتن لیے حاضر ہوں گی جس میں کھانے

کی اشیاء ہوں گی ان کے آنے پر اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اور میری طرف سے سلام کہئے گا! اور انہیں جنت میں نا قابل تصور حد تک خوبصورت محل کی بشارت سنایئے گا!

وہ محل اتنا پرسکون اور آرام دہ ہے کہ کسی قسم کی نا قابل برداشت آواز تک نہ ہوگی نہ وہاں کسی قسم کی مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا' باغات کی قطاریں جنتی بہار دکھا رہی ہوں گی ناریل کے درختوں کا ایک حسن ہوگا یہ انعام ہے اس بات پر کہ وہ خواتین میں سب سے اوّل دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں اور خدمت اسلام و رسول علیہ السلام' میں ہمہ تن مصروف رہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تمنا؟

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصل کے بعد سیّدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا عموماً مغموم رہتیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ نے عرض کیا! ابا جان! مجھے کھانے پینے میں اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے مجھے میری والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی برزخی کیفیت کو واضح نہیں فرماتے!

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے احوال معلوم کئے۔ تو حضرت جبریل علیہ نے کہا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدہ سائرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کے درمیان بڑی عظمت و برتری کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

جب حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر نزع کا عالم طاری ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا سکرات موت کی شدت تمہیں ناگوار ہے' واللہ! تمہارے لیے یہ شدت مفید ہے ہاں جب تم جنت میں اپنی سوتوں کے ہاں پہنچیں تو انہیں میرا اسلام کہنا' یعنی حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت ام کلثوم' ہمشیرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' کو میرا اسلام پہنچانا! وہ بولیں! بہت اچھا آپ کا سلام پہنچایا جائے گا۔ اسے امام قرطبی رضی اللہ عنہ نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں ذکر کیا عرائس البیان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کا نام مریم مرقوم ہے اور آپ کی والدہ کا نام لوخا بنت باند ابن لاوی بن یعقوب علیہ السلام۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا بکثرت تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کے مدارج کی ترقی کے لیے دعائیں فرماتے رہتے ایک دن آپ حضرت طاہرہ کا ذکر فرما رہے تھے تو میں نے

عرض کیا آپ کو اس ضعیفہ سے بہتر خاتون اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جس کے باعث مجھے بہت ندامت ہوئی میں نے معافی طلب کی اور عرض کیا آپ اپنی شکر رنجی دور فرمائیے آئندہ کبھی بھی ان کے ذکر خیر کے سوا آپ کی خدمت میں کوئی اور بات نہیں کروں گی۔

آپ ﷺ نے میری معذرت پر اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ وہ تو اس وقت ایمان سے سرفراز ہوئیں جب کفار مکہ مجھے ایذائیں دے رہے تھے انہوں نے مجھے ان نازک ترین لمحات میں پناہ دی جبکہ مشرکین میری جان کے درپے تھے انہوں نے میری ایسی فضا میں تصدیق کی جبکہ اہل مکہ میری تکذیب کر رہے تھے۔ آنحضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لیے دعائیں فرماتے کبھی نہ اکتاتے! امہات المومنین میں آپ بلحاظ فضل و شرف ممتاز ہیں حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جنت میں عورتوں سے افضل ترین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا' حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ جنت المعلیٰ مقام حجون میں آپ کا مزار مبارک ہے! 65 سال آپ نے عمر پائی' آپ کی قبر شریف میں حضور سید عالم ﷺ اترے اور متبرک فرمایا اس وقت تک نماز جنازہ فرض نہیں تھی بعض بیان کرتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے وصال فرمایا ان کے وصال کے بعد قریش مکہ آپ کو زیادہ تکلیف پہنچانے لگے طبری کا بیان ہے کہ حضور سید عالم ﷺ کی تمام اولاد امجاد' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سوا' خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن محمد' ماریہ قبطیہ سے متولد ہوئے۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے دو نکاح ہوئے تھے' پہلا عتیق بن عائذ بن عبداللہ سے اور دوسرا ابو ہالہ سے۔

علامہ قرطبی نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ان کا نام زرارہ تھا ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اسلام کا شرف پایا' چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں والدین' بہن بھائیوں' کی نسبت سبھی لوگوں سے افضل ہوں' میرے باپ رسول کریم ﷺ ہیں میری والدہ

خدیجہ ہیں' اور میرے بھائی قاسم اور میری ہمشیرہ فاطمہ۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

بصرہ میں ان کا انتقال ہوا جنازے میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا اس لیے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ربیب ہیں بعض نے کہا کہ آپ جنگ جمل میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حبیبۂ حبیبِ خدا حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سید عالم ﷺ کی دوسری زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں ام عبد اللہ کنیت پائی کیونکہ انہوں نے بارگاہِ رسول کریم ﷺ میں عرض کیا تھا کہ ہر خاتون نے کنیت پائی ہے مجھے بھی کنیت عطا فرمایئے چنانچہ آپ نے فرمایا اپنے بھانجے کے نام پر ام عبداللہ رکھ لیں۔

یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کی ہمشیرہ کے ہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرزند متولد ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرمایا یہ عبداللہ ہیں اور تم ام عبداللہ۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد جس خاتون کو نبی کریم ﷺ سے زوجیت میں اوّل ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ آپ ہی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے چار صد درہم آپ کا حق مہر ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **یاَیھا النبی قل لا زواجك انکنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا** (۳۳-۲۸) نازل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حکماً فرمایا اپنے والدین سے اس اختیار کے بارے مشورہ کریں کیونکہ آپ کو ان سے محبت تھی اور اختیار میں یہ احتمال تھا کہ جوانی کے باعث کہیں علیحدگی کو اختیار نہ کرلیں! مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اللہ و رسول کو اختیار فرمایا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اسی طرح تمام امہات المومنین کو اختیار کا حکم دیں! حالانکہ نبی کریم ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ کے والدین بھی ان کی حضور سے علیحدگی کو برداشت نہیں کریں گے۔

حضور نے فرمایا اگر امہات المومنین نے اس سلسلے میں آپ کے عمل کو دریافت کیا تو ضرور آگاہ کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معلم کتاب و حکمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے' مجھے نرم دل تخلیق فرمایا ہے جب ان تمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مطابق ہی عمل کیا تو ان کی حوصلہ افزائی

کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اور جاہلیت کا اختیار ختم کر کے رکھ دیا۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ عالمہ اور حسین تھیں رضی اللہ عنہا۔

فائدہ: فقہ ایک ایسا علم ہے جس میں غالب حصہ ظن کا ہوتا ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے کوئی شخص جس علم میں کمال پاتا ہے اسے اسی علم کا عالم کہا جاتا ہے لہٰذا ہر فقہ علم ہے مگر ہر علم رکھنے والا فقیہ نہیں ہو سکتا اور انبیاء کرام کو فقیہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا علم ظنی نہیں یقینی ہوتا ہے جو منجانب اللہ ہے۔

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امہات المومنین کے علوم و معارف کو اور جہاں کی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم سب سے اعلیٰ وافضل ہوگا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا نکاح آپ سے فرما دیا اور ان کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ میں جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہوں تو میں ہر قسم کے غم سے بے نیاز ہو گئی۔

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مغموم رہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کا نکاح آسمان پر ایک کنواری خاتون سے فرما دیا جس کی صورت اس تصویر کے مشابہ ہے اور اس خاتون سے زمین پر نکاح فرما لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچانے والی خاتون کو بلایا اور تصویر دکھا کر فرمایا کیا تو اس صورت کے مشابہ عورت کو جانتی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی ہاں! یہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی صورت ہے! چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا یہ دیکھئے کیا آپ کی بیٹی کی صورت ہے؟ عرض کیا جی ہاں! یہ عائشہ کی صورت پر ہے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عائشہ سے میرا نکاح آسمان پر فرما دیا اور حکم دیا زمین پر آپ نکاح فرما لیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ تو

ابھی کمسن ہے آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم ہے پھر بھی اس نے میرے ساتھ نکاح فرمایا۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ جب گھر آئے تو ایک پرات چھواروں کی انہیں کے ہاتھوں بھیج دی اور فرمایا بیٹی! عرض کرنا! میں وہی ہوں جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوئی اور میں نہیں جانتی کہ میں آپ کے ہاں قابل قبول ہوں یا نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح عرض کر دیا آپ نے فرمایا عائشہ ہم نے آپ کو قبول فرما لیا ہے۔

حضرت علامہ محب طبری علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ نکاح مدینہ طیبہ میں چھ سال کی عمر میں ہوا اور نو سال کی تھیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

روضہ میں ہے کہ ماہ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے تحفۃ العروس نزہۃ النفوس میں ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن نکاح کرنا مستحب ہے۔

باب حفظ امانت میں گزر چکا ہے کہ جب کسی خاتون سے نکاح کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے قبل اسے دیکھ لینا مسنون ہے اگرچہ عورت اجازت نہ بھی دے حالانکہ اسے دوبارہ دیکھنا بھی جائز ہے۔ اگر دیکھنے کا موقع میسر نہ ہو تو کسی خاتون کو بھیج کر اس کی کیفیت معلوم کرائیں۔

اگر کسی باکرہ خاتون نے کسی شخص کو نکاح کا پیغام دیا مگر اس کے والد نے قبول نہ کیا پھر اس عورت نے ازخود اس شخص سے نکاح کر لیا لیکن باپ نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر دیا تو پہلا نکاح ہی صحیح و درست ہوگا بشرطیکہ خاوند نے عورت سے صحبت کر لی ہو ورنہ دوسرا نکاح درست تسلیم کیا جائے گا یہ شوافع کے نزدیک ہے اور حنفیہ کے نزدیک پہلا نکاح ہی درست قرار دیا جائے گا۔ (بشرطیکہ کوئی اور صورت درپیش نہ ہو)

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصی دعا کی درخواست کی تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی۔ الٰہی عائشہ بنت ابوبکر کو ظاہری و باطنی

مغفرت سے بہرہ مند فرما اس سے کسی قسم کی خطاء ولغزش واقع نہ ہو!

پھر آپ نے دریافت فرمایا! عائشہ کیا اس دعا پر خوش ہو! عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نیز فرمایا! عائشہ! اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تمام امت کے لیے شب وروز دعائے مغفرت وبخشش کرتا رہتا ہوں اور فرشتے میری دعا پر آمین کہتے رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن حضور پرُنور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی فراخی سے باتیں کر رہی ہیں اس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ نیازمندی اختیار کرو! جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے آئے تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی رضا کے مطابق باتیں کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پھر آنا ہوا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بہت خوش پایا تو آپ بھی بہت خوش ہوئے۔

ایک دفعہ کسی بات پر طرفین کے درمیان شکر رنجی ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا انہوں نے حضور سے اتنی سی بات کو بھی ناپسند کیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سختی سے ہدایت فرمانے لگے، حضور نے فرمایا آپ جائیے یہ ہمارا اپنا معاملہ ہے اور مسکرا دیئے۔

ایک مرتبہ کسی معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکر رنجی ہوئی تو جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عائشہ کو راضی کیجئے چنانچہ آپ آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خوش ہوگئیں۔ چنانچہ اس صلح پر حضرت جبرائیل علیہ السلام شیرینی لے کر آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب آپ نے ہماری طرف سے صلح کو قبول فرمایا تو خوشی ومسرت کے لیے شیرینی بھی ہماری طرف سے ہی قبول کریں۔

کتاب العقائق میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آسمانوں پر میرا [illegible] فرشتوں [illegible] چالیس روز تک دوزخ کے دروازے

بند کردیئے اور جنت کے دروازے کھول دیئے۔

آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اخلاق میں ریشم کی طرح اور اخلاص میں خوشبو کی مانند ہیں تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلقیس جہان بھر کی خواتین میں نہایت حسین وجمیل پنڈلیوں والی خاتون تھیں وہ جنت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج میں سے ہے اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ حسین وجمیل تھیں آپ نے فرمایا تم جنت میں ان سے زیادہ حسن کی مالک ہوگی! عرائس البیان میں ہے جب حضرت بلقیس رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے نکاح فرمالیا۔

فائدہ: کتاب البرکت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمام سے نکل کر پاؤں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے نجات کا باعث ہے اور معمول تھا کہ جب حمام میں سے کسی قسم کی بے چینی محسوس کرتے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرتے یا بر یا رحیم من علینا وقنا عذاب السموم گرمیوں میں غسل کرکے سوجانا صحت کے لیے مفید ہے۔ آدمی جب حمام میں جائے تو یہ پڑھے۔ اللھم انی اسئلك الجنة واعوذبك من النار اس کے بعد ٹھنڈا پانی پیئے۔ بلاضرورت گرم پانی پینا مکروہ ہے شہد کا شربت قولنج کے لیے مفید ہے سب سے ہلکا پانی بارش کا ہے جو بہت نافع ہے جب کہ رات کو بارش ہو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کرم فرمانا چاہتا ہے تو رات کو ان پر بارش برساتا ہے لفظ المنافع میں ہے کہ بلغم کا علاج مناسب وقت پر غسل کرتے رہنا ہے اور سودا کا علاج پیدل چلنا ہے غلیظ خون کا علاج جونکیں لگانا ہے صفرطاء کے لیے کھجور فائدہ مند ہے ایسے ہی جیسے بچے کو ایک کھجور دیں تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور یہ جلدی روٹھ جاتا ہے جیسے بچے کا معمولی سی بات پر روٹھ جانا!

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بلقیس

حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت بلقیس سے نکاح فرمایا ان سے نہایت شفقت ومحبت کا برتاؤ فرمایا شہزادی کے تخت کا سامنے والا حصہ سونے کا تھا جس میں یاقوت، زبرجد کی میناکاری کی گئی تھی۔ پچھلا حصہ چاندی سے مرصع تھا جس میں رنگا رنگ کے جواہر ولعل جڑے تھے۔ اور اس

کے چاروں پائے سونے، چاندی، یاقوت اور زبرجد سے بنائے گئے تھے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ملکہ بلقیس تو بالکل قریب آ چکی ہے تو آپ نے اپنے درباریوں سے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کا تخت اس کے آنے اور اسلام قبول کرنے سے پہلے یہاں لائے۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے تخت کو جائز طریقہ سے اپنے قبضہ میں لانا چاہا اگر اسلام لانے کے بعد لاتے تو مسلمان کے مال پر ناجائز طریقہ سے قبضہ کرنا ہوتا جو جائز نہیں تھا اس لیے آپ نے اس کے اسلام لانے سے قبل تخت طلب فرمایا۔

آپ نے اس سے نکاح فرمانے کے بعد بھی اسے اس کے ملک پر حکمران رکھا، جنات کو نکاح کرانا پسند نہ آیا تو انہوں نے ملکہ بلقیس کے پاؤں کی تنقیص کی خبر اڑا دی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محل کے سامنے شیشے کا فرش بنوایا اس پر پانی چھوڑ دیا اور اس میں مچھلیاں ڈال دیں۔ اور درمیان میں اپنے تخت رکھوایا اور اس پر جلوہ افروز ہوئے جب ملکہ آئیں تو انہوں نے پانی کو قدرے گہرا محسوس کرتے ہوئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ذرا اوپر اٹھایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی نظر ان پر جا پڑی دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ نے فرمایا پنڈلیوں کو ڈھانپ لو یہ تو شیشے کا فرش ہے جو معمولی سے پانی کے باعث چمک رہا ہے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے شہزادی کے آنے سے پہلے پہلے اس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ (تفصیل سورہ نمل میں ملاحظہ فرمائیے)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے پڑھا یا الھنا والہ کل شیء یا ذالجلال والاکرام تو تخت آنکھ جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آ موجود ہوا۔

بعض کہتے ہیں فرشتوں نے آپ کے سامنے کر دیا جسے بلقیس اپنے سات محلات کے اندر مقفل کر کے آئی تھی اور کنجیاں اس کے پاس تھیں تاہم حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خدام کو حکم فرمایا اس میں قدرے تبدیلی کر دو تا کہ ہم دیکھیں وہ اپنے تخت کو پہچانتی بھی ہے کہ نہیں۔ جب اس نے ایک نظر تخت کو دیکھا تو پکار اٹھی یہ تو وہی میرا ہی تخت ہے جس کے باعث حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس کی عقلمندی، دانائی واضح ہوگئی جب کہ جنوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ وہ کوئی زیادہ

عاقلہ نہیں تا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس سے نکاح نہ فرمائیں۔

دعوت مصطفیٰ ﷺ

علامہ محب طبری علیہ الرحمہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو دعوت دی آپ نے فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی مدعو کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے تین بار دریافت فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بھی دعوت ہے وہ عرض گزار ہوئے ہاں! تو پھر آپ دونوں اس کے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا تو حضور نے تفریحاً فرمایا آیئے دوڑ لگایئے چنانچہ میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے حضور نے مجھے آگے نکل جانے کا موقع فراہم کیا پھر جب میرے بدن نے قدرے موٹاپا پکڑ لیا تو دوڑ میں پیچھے رہ گئی آپ نے فرمایا یہ اسی دن کا بدلہ ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بخار میں مبتلا پایا، فرمایا بخار کو برا نہ کہو، میں تجھے ایک وظیفہ عطا فرماتا ہوں اسے پڑھو بخار اتر جائے گا چنانچہ آپ نے یہ وظیفہ مرحمت فرمایا اللھم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدة الحریق یا ام ملأم ان کنت امنت باللہ العظیم فلا تصدعی الداس ولا تغیری الغم ولا تاکلی الحم ولا تشر بی الدم وتحول عنی الیٰ من اتخذ مع اللہ الٰھًا اٰخرا ۔ آپ فرماتی ہیں جب میں نے یہ کلمات پڑھے تو بخار اتر گیا، صحت بحال ہوگئی۔

حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے شدید درد تھا۔ حضور سیّد عالم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے سات بار مقام درد پر مسح کرو اور یہ کلمات پڑھے اعوذ بعزة اللہ وقدرته من شر ما اجد میں نے جیسی ہی ان کلمات کو پڑھا درد رفع ہوگیا پھر میں نے ان کو اپنے اہل وعیال اور دوسروں کو پڑھنے کی تاکید کی۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرض کا جوش رات کو کم ہو جاتا ہے کیونکہ رات دن سے سرد ہے۔ اور غذا رات کو ہضم ہوتی ہے۔

نیز یہ بھی کہا کہ رات کو مریض اپنے مرض کو اس لیے زیادہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا دل بہلانے والا نہیں ہوتا۔

خصوصیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے دیگر عورتوں کی بہ نسبت چند خصوصیتیں حاصل ہیں شکم مادر میں میری تصویر بننے سے قبل ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری صورت دکھائی گئی۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ پیار عطا فرمایا' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں میری برأت کا اعلان فرمایا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اعلانیہ فرمایا ام المومنین پر افتراء کرنے والے منافق اور جھوٹے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور پر مکھی بیٹھنے سے محفوظ رکھا کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے۔ پھر آپ کو ایسے اتہام سے کیونکر محفوظ نہ فرماتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کا تو سایہ زمین پر نہیں پڑھنے دیا تا کہ کسی کا پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے پر نہ پڑ جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت کیونکر نہ فرماتا! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے نعلین شریف کو جب نجاست لگی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر مطلع فرمائیں' اگر ایسی بات ہوتی تو حضرت عائشہ کو الگ کر دینے کا حکم بھی نازل ہو جاتا۔ جب آیات برأت نازل ہوئیں تو ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر بجا لائیں اسی اثناء میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کو طمانچہ مارا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق رک جایئے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر ایسے کیا ہے جیسے کرنے کا حق ہوتا ہے' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے آپ کی منقبت میں کیا خوب کہا

حصان رزان ماتزن بریئتک
وتصبح عزتی من لحوم الغوافل

آپ پارسا' عصمت مآب اور صاحب عز و وقار ہیں کسی مکروہ بات سے متہم نہیں اور غافل عورتوں کے گوشت سے بے نیاز صبح کرتی ہیں یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں۔

اور وہ اندھا ہو گیا: الزہر الفائح میں ہے کہ کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ کوئی شخص سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا کلمات کہہ رہا تھا میں نے سنا اور خاموش رہا۔ بعدہ رات کو

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا!! تیرے سامنے میری اہلیہ محترمہ کی فلاں شخص نے تنقیص کی تو خاموش رہا! تو نے اس کی مذمت کیوں نہ کی! وہ کہنے لگا مجھے قدرت نہیں تھی آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کیا جب بیدار ہوا تو اندھا ہو چکا تھا۔

اعتراض اور جواب: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر روافض نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو سامنے رکھتے ہوئے اعتراض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وقرن فی بیوتکن** ' تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو تو جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے عراق کی طرف کیوں نکلیں؟

علمائے کرام جواباً فرماتے ہیں آپ نے **وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما** (۴۹-۹) (اگر ایماندار دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان مصالحت کرادو) کو سامنے رکھتے ہوئے یہ عمل فرمایا کیونکہ یہ آیت مرد اور عورت کے لیے عام ہے پس آپ کا صلح کے لیے نکلنا حق تھا۔

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جو حضرت لوط علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں اور وہ حضرت ابراہیم کے چچازاد بھائی تھے جب ہجرت کے دوران جابر بادشاہ نے انہیں پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام حجاب اٹھا دیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ اس ظالم کی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا تک رسائی نہیں ہوئی۔ دیواریں آئینہ بن گئیں۔ یہاں تک کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا دل مطمئن رہا۔ نبی کریم ﷺ کے لیے اس معاملہ میں کیوں حجاب نہ اٹھائے گئے جب وہ جماعت سے پیچھے رہ گئی تھیں یہاں تک کہ منافقین کو اتہام کا موقع ملا؟

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ کے سامنے حجاب اٹھا دیئے جاتے تب بھی منافقین یہی کہتے کہ وہ اپنی زوجہ کی پردہ پوشی کرتے ہیں اور لوگ کسی شک میں پڑے رہتے اس لیے اللہ تعالیٰ نے خود اعلان برأت فرماتے ہوئے اعلان کیا **سبحانک ھذا بھتان عظیم** (۲۴-۱۶) **اولئک مبرؤن مما یقولون** (۲۴-۲۶) آپ بالکل طیب و طاہر اور پاک ہیں' یہ بہت بڑا بہتان ہے آپ اس بات سے بلاشبہ بری ہیں' جو کچھ منافق کہتے ہیں۔

یہ برأت حجاب اٹھانے سے بھی افضل ہے یہاں تک کہ آپ کے باعصمت ہونے کا نبی

کریم ﷺ کو خوب اطمینان تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کوئی ظالم غالب نہ ہوا نیز کسی کو آپ کی طرف ہاتھ اٹھانے کی جرأت تک ہوئی۔

اگر کہا جائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت بچے کی زبان سے ہوئی جب کہ وہ خود نبی تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح ان کی برأت خدا تعالیٰ کی طرف سے کیوں نہ ہوئی؟ حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ نبی تو نہیں تھیں؟

پہلا جواب یہ ہے کہ مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور نبی نہیں تھا کہ اس کی زبان سے برأت کا اعلان کرایا جاتا اور یہ مناسب نہیں تھا کہ اپنی برأت کا اعلان وہ از خود فرماتے ہیں اس لیے بچے کی زبان سے ان کی پاکدامنی کا اظہار کرایا گیا جسے ابھی تک بولنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور حضرت عائشہ کی برأت نبی کریم ﷺ کی زبان سے کرائی گئی جس کی کائنات میں مثال ہی نہیں ہاں' آپ کہاں' کہاں بچہ؟

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی کا نزول بند تھا کیونکہ آپ کو ابھی اعلان نبوت کا حکم ہی نہیں ہوا تھا جیسے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے زمانے میں نزول وحی کا سلسلہ منقطع تھا چنانچہ ان کی برأت بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے سے کرائی! جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وقت تو وحی کا نزول باقاعدہ جاری تھا چنانچہ بچوں کی زبانی برأت سے ابلغ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان سے آپ کی طہارت و پاکیزگی اور عصمت کا اعلان ہو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں کہ سائل آیا اور آپ نے ایک روٹی اسے عطا فرمائی اس لیے کہ آپ کے پاس اس وقت صرف ایک ہی روٹی تھی۔

عیون المجالس میں ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوئی درہم صدقہ وخیرات کرتیں تو اسے اچھی طرح صاف کر لیتیں۔ سیّد عالم ﷺ نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں اس لیے کہ میرا درہم فقیر کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ (جیسے اس کی شان ہے) اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا عائشہ اللہ تعالیٰ تجھے مزید توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بارگاہ رب العالمین

میں عرض کیا! الٰہی میری امت کا حساب میرے سپرد کیجئے۔ پھر ایک شخص فوت ہوا جس پر چند درہم قرض تھے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعتراض فرمایا تو ارشاد فرمایا آپ رحمۃ اللعالمین ہیں اور میرے ایک بندے سے اعراض کر رہے ہیں' میں رب العالمین ہوں لہٰذا یہ معاملہ مجھ پر ہی چھوڑ یئے کیونکہ میری رحمت کی کوئی حد نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جب افتراء کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم اپنے والدین کے پاس چلی جاؤ بلکہ گھر میں ہی رکھا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ محض افتراء ہے اگر اپنے گھر سے انہیں والدین کے گھر بھیج دیا گیا تو افتراء کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی' جو شان رسالت کے خلاف ہے۔ (تابش قصوری)

چشم فراست:

حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ سورۂ نور کی تفسیر میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا القوا فراسۃ المومن فانه ینظر بنور اللہ ایماندار کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں آپ کے لیے چشم فراست سے کام لینا اولیٰ تھا۔

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی آزمائش کے لیے چشم فراست بند کر دیتا ہے۔

نوادر الملح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حاجت کا علم آپ سے پوشیدہ رکھا حالانکہ آپ اکرم الخلق ہیں اس لیے کہ نجومی اور کاہن کی بات غلط ہو۔

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! کیا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت کے بارے میں جانتے تھے! عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا پھر تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی! جبریل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تھا اور حکم ہوا جبریل امتحان میری طرف سے ہے تو برأت کا اعلان بھی میری سے ہی ہوگا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان نبوت کے چار سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں بعمر 68 سال 58ھ میں وصال فرمایا۔ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں بقول امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ سے ایک ہزار دوسو دس احادیث مروی ہیں۔

حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں۔ تیسری ہجری میں ان کا نکاح ہوا چار سو درہم حق مہر تھا علامہ طبری کہتے ہیں پہلے پہل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا جسے سیدنا فاروق اعظم نے منظور نہ کیا جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچی تو آپ نے سیدنا فاروق اعظم سے فرمایا کیا تجھے عثمان سے بہتر داماد کی خبر نہ دوں؟ اور حضرت عثمان سے کہا کیا تجھے عمر سے بہتر خسر نہ بتاؤں؟

وہ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! چنانچہ آپ نے فرمایا: پھر تم حفصہ کا نکاح میرے ساتھ کیجئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی دامادی کے شرف سے نوازتا ہوں! چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کی رضا کو مقدم سمجھتے ہوئے آپ سے نکاح کر دیا!

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا شب بیدار اور بکثرت روزے رکھنے والی تھیں جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اعلان نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں محب طبری کہتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اکتالیس ہجری میں وصال فرمایا مجمع الاحباب اور صفوۃ الصفوۃ میں 48ھ ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

امہات المومنین میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں جن کا اسم گرامی ہند بنت ابی امیہ ہے ابو امیہ کا نام حضرت سہیل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں ابو سلمہ جنہوں نے ہماری واپسی کے بعد ہجرت مدینہ طیبہ کا ارادہ کیا تھا مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا میرا بیٹا سلمہ میرے پاس تھا جب بنی مغیرہ کے لوگوں نے دیکھا تو ابو سلمہ پر طعن کرنے لگے اور کہنے لگے اس خاتون کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے یہ یہاں کی بسنے والی ہے چنانچہ ان کے ہاتھوں سے انہوں نے اونٹ کی مہار کھینچ لی۔ میرے بیٹے کو چھین لیا میں روزانہ مقام ابطح جاتی جہاں سے

میرے بیٹے کو ان لوگوں نے پکڑا تھا وہاں جا کر خوب روتی ایک روز بنی عامر کے کسی شخص نے میری حالت دیکھی تو ان لوگوں سے کہنے لگا تم نے اس بچاری سے بیٹا چھین لیا ہے اسے واپس کر دو چنانچہ ان لوگوں نے مجھے میرا بیٹا واپس کر دیا۔

میں نے اپنے بیٹے سلمہ کو لیا اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت اختیار کر لی میرے ہمراہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی نہیں تھا مقام تنعیم پر حضرت عثمان بن طلحہ ملے دریافت کرنے لگے ابوامیہ کی بیٹی کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ منورہ جا رہی ہوں۔

انہوں نے میرے اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے خدا کی قسم میں نے ان سے بڑھ کر کسی شخص کو بزرگ نہیں دیکھا جب منزل پر پہنچتے اونٹ بٹھا کر ایک طرف ہٹ جاتے یہاں تک کہ منزل بہ منزل طے کرتے ہوئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہم مدینہ پاک میں داخل ہوئے ہیں مجھے وہاں چھوڑ کر خود مکہ مکرمہ واپس پلٹے۔

وہ بیان کرتی ہیں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی پر مصیبت نازل ہو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر دعا کرے۔ اللھم عندك احتسبت مصیبتی ھذہ اللھم اخلفنی فیھا خیرا منھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر جزا عطا فرماتا ہے!

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ اُحد میں کاری زخم لگا تھا وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ جمادی الثانی 4ھ میں انتقال فرما گئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے وہی دعا پڑھنی شروع کی جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب شوال میں میری عدت پوری ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا میں نے انکار کیا پھر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام نکاح وصول ہوا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بخوشی قبول کیا مگر میں نے اپنی غیرت کی کیفیت بھی بیان کر دی تو آپ نے میرے لیے خصوصی دعا فرمائی پھر میں امہات المومنین میں اس طریقہ سے رہتی کہ وہ مجھ پر رشک کرتیں۔

اہم واقعہ: آپ فرماتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا اے اہل بیت اللہ تعالیٰ کی تم پر رحمت ہو تو تم صاحب حمد

وجد ہو یہ سنتے ہی مجھے رونا آ گیا' آپ نے دریافت فرمایا! کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا آپ نے ان کی تخصیص فرمادی اور مجھے چھوڑ دیا' آپ نے فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اہل بیت میں سے ہیں' اس لیے کہ وہ آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت عاتکہ کی بیٹی تھیں اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پھوپھی زاد تھے' ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے' ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک بار حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اپنے دامن میں چھپا کر دعا کی۔ اللھم الیك لا الی النار' میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) اور میں! آپ نے فرمایا تم بھی۔

باب الصدقہ میں گزر چکا ہے کہ ابوسلمہ کا نام عبداللہ ہے' اور انکے بھائی کا ذکر سورۂ کہف وصافات کے بیان میں آ چکا ہے' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا 59ھ میں وصال ہوا اور الدرالثمین فی خصائص الصادق الامین میں یوں مرقوم ہے ام سلمہ بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام رملہ ہے یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ اور والد کا نام حضرت ابوسفیان ہے جس کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف ہے یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ (درثمین)

مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بن ابوالعاص بن امیہ کا شجرہ اس طرح ہے پھر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی کیسے ہوئیں؟

حضور سید عالم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے عبیداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں جب وہ اسلام لائے اور حبشہ کی جانب ہجرت اختیار کر گئے' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے مجھے ایک رات خواب میں اپنا خاوند نہایت بدصورت نظر آیا' صبح ہوئی تو وہ مجھے کہنے لگا میں نے دین کے معاملہ میں غور کیا تو مجھے نصرانیت سے بہتر کوئی معلوم نہیں ہوا' میں اس کے قریب پہنچ چکا تھا لیکن پھر میں دین اسلام میں داخل ہوا اب پھر میں نے نصرانیت کو قبول کر لیا ہے میں نے کہا واللہ! نصرانیت میں کوئی بہتری نہیں اور ساتھ ہی میں نے اپنا خواب بیان کر دیا اس نے غصب میں آ کر مجھ پر

شراب انڈیل دی اور مرتد ہو کر مر گیا۔

پھر میں نے ایک حسین تر خواب دیکھا کوئی مجھے کہہ رہا ہے اے ام المومنین! میں نے اس سے رسول کریم ﷺ کے حرم پاک میں آنے کی تعبیر لی پھر جب عدت تمام ہوئی۔ تو میرے پاس نجاشی کی طرف سے ابرہہ نامی لڑکی آ کر کہنے لگی ہمارے بادشاہ نے کہا ہے' مجھے نبی کریم ﷺ نے خط لکھا ہے کہ میں تیرا نکاح ان کے ساتھ کر دوں! میں نے جواباً کہا اللہ تعالیٰ تجھے ہر بھلائی سے بہرہ مند فرمائے' پھر لڑکی نے کہا یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ کسی کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیں جو آپ کا نکاح کرے۔ میں نے بشارت سنانے والی لڑکی کو اپنی طرف سے ایک خلعت اور اپنے کنگن دیدیئے نیز حضرت خالد بن سعید کو نکاح کا وکیل مقرر کر دیا۔

جب رات آئی تو نجاشی نے تمام مسلمانوں کو اپنے ہاں بلایا جو وہاں موجود تھے پھر یہ خطبہ پڑھا **الحمد للہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار واشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ وارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون** ۔ پھر رسول کریم ﷺ کی طرف سے نکاح کیا گیا چار سو دینار مہر مقرر ہوا اور اس نے از خود قوم کے سامنے دینار بکھیر دیئے۔

کتاب ''شرف المصطفیٰ'' میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ وکیل تھے درثمین میں ہے کہ یہ نجاشی کے پاس قاصد بن کر گئے تھے اور وکیل پہلے ہی شخص تھے بعض نے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وکیل بنایا گیا تھا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان اس وقت تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے فتح مکہ کے موقع پر اسلام سے مشرف ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب مہر میرے پاس پہنچا تو جس لڑکی نے مجھے بشارت سنائی تھی پچاس مثقال میں نے اسے عطا کر دیئے مگر اس نے سبھی واپس کرتے ہوئے کہا میں نے دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو قبول کر لیا ہے آپ بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں میرا اسلام کہہ دینا اور عرض کرنا میں بھی دین اسلام میں آ چکی ہوں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی خواتین کو تحائف خصوصاً خوشبو'

عطر وغیرہ میرے پاس بھیجنے کا حکم دیا پھر ہم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو وہ لڑکی کہنے لگی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں میرا اسلام و پیغام دینا نہ بھولیے گا۔

جب میں مدینہ طیبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس لڑکی کی کیفیت بیان کی اس کا سلام پیش کیا آپ مسکرائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت ام حبیبہ اور ابوسفیان: ابوسفیان اسلام لانے سے قبل مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اس نے نبی کریم ﷺ کے مسند شریف پر بیٹھنا چاہا تو فوراً ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے منع فرما دیا اور آپ کا بستر لپیٹ کر الگ رکھ دیا۔ ابوسفیان نے حیرانگی کے عالم میں دریافت کیا! کیا میں اس لائق نہیں تھا؟

بیٹی نے جواب دیا! ہاں تم اس کے لائق نہیں تھے' 44ھ میں آپ کا وصال ہوا' بعض نے 40ھ بھی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم اس وقت آپ کے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر حکومت تھے!

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ بنت قیس بن عبد شمس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے حرم پاک میں شمولیت کا شرف حاصل ہے' پہلے پہل ان کے چچا زاد سکران بن عمرو بن عبد شمس نے ان سے نکاح کیا' پھر ان کا حالت اسلام میں انتقال ہوا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ سے نکاح فرمایا چار صد درہم مہر مقرر ہوا' حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی پہلے آپ ﷺ کا عقد ہو چکا تھا۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے زیادہ عمر ہونے پر حضور ﷺ کو اپنے معاملات میں اختیار دے دیا تھا اور عرض کیا میری غرض صرف یہی ہے کہ عاقبت میں میرا اشمار ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں ہو اور اپنی مصاحبت کو حضرت عائشہ پر ایثار کر دیا۔

ایک دن ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگیں یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم میں سے آپ کو جلدی کون ملے گی؟

آپ نے فرمایا جس کا ہاتھ لمبا ہو گا! اور فرماتی ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی ایک بانس کی

لکڑی سے پیمائش کرنا شروع کی۔ پھر ہم تمام سے پہلا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے وصال پایا وہ نہایت صالحہ اور بہت صدقہ وخیرات کرنے والی خاتون تھیں جس سے پتہ چلا ہاتھ لمبے ہونے کا مفہوم سخاوت سے عبارت تھا۔

مگر محب طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں راوی کی غلطی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر بھی اظہار تعجب کیا ہے کیونکہ امہات المومنین میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے وصال فرمایا جو عطاء وسخا اور صدقہ وخیرات دینے میں ممتاز تھیں' ان کا ہاتھ اس وجہ سے خوب دراز تھا جبکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہا میں انتقال کیا بعض نے تو 54 ہجری خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں وصال بیان کیا ہے البتہ شہرت پہلے قول ہی کو ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھی امہات المومنین میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی ہیں' آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب ہے آپ کی پھوپھیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی بھی اسلام کا شرف حاصل نہ کر پائیں۔

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قریشی لوگوں میں مجھے کتنے ہی افراد نے پیغام نکاح دیا مگر میری ہمشیرہ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں مشورہ طلب کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہاں ہیں کیا اسے خبر نہیں جو اسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے مرصع کرے گا۔ انہوں نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی میری ہمشیرہ کو بہت طیش آیا اور پکار اٹھیں کیا آپ اپنی پھوپھی کی لڑکی کا نکاح ایک غلام سے کئے دیتے ہیں اس لیے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسے آپ کے لیے خرید کیا تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہہ فرمائی' اس نے حضرت زینب کو اطلاع کر دی تو وہ بھی حمنہ پر بہت غضبناک ہوئیں' اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امر ھم (۳۳-۳۶) کسی ایماندار مرد اور عورت کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی امر میں اپنا فیصلہ نافذ کر دیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ سنتے ہی کہا میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سر تسلیم خم کرتی ہوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کیا کروں؟ میں نے دیکھا ہی نہیں تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے حضرت زینب کا نکاح کر دیا جب آپ شب معراج جنت کا معائنہ فرما رہے تھے تو امہات المومنین کی تصاویر میں حضرت زینب کی صورت بھی ملاحظہ فرمائی' واپسی پر انہیں زید کے نکاح میں دیکھا تو خیال پیدا ہوا یہ میری زوجہ کیسے ہوں گی جب کہ وہ زید کے پاس ہے ایسے عالم میں آپ نے یا مثبت القلوب ثبت قلبی پڑھا' اسے حضرت زینب نے سن لیا اور وہ حضرت زید کے پاس آئیں' انہیں آپ کے نظریہ کی اطلاع دی' اس پر انہوں نے کہا: واللہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کوئی محبوب نہیں اور آپ کو بھی مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس کے بعد ہم کبھی جمع نہیں ہوں گے اٹھئے تاکہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو طلاق دیدوں' جب حضرت زید' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا امسك عليك زوجك (۳۳-۳۷) اپنی زوجہ کو اپنے پاس ہی رہنے دو' بعدہ یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ واذ تقول للذی انعم الله عليه وانعمت عليه امسك عليك زوجك واتق الله (۳۳-۳۷) جب آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے آپ کے جسم اقدس سے پسینہ ٹپک رہا تھا اور اس روز بہت سے لوگ اسلام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے اگر یہ قرآن خدائی کلام نہ ہوتا تو یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ ظاہر کرتے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید کے چچا مکہ مکرمہ آئے' ان سے نام پوچھا کہا زید بن حارثہ پھر ان کی والدہ کا نام دریافت کیا حضرت زید نے بتایا سعدی' پھر ان کے چچا نے آپ کے والدین کو اطلاع کر دی۔ وہ مکہ مکرمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اپنے بیٹے کو آپ سے طلب کیا آپ نے انہیں لے جانے کا اختیار دیا مگر حضرت زید نے آپ سے جدا ہونا پسند نہ کیا' مجبوراً ان کے والدین آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوڑ کر واپس ہوئے۔

جب حضرت زینب کی عدت پوری ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کے ذریعے پیغام

نکاح دیا' حضرت زید پشت کر کے کھڑے ہوئے اور پیغام دیا' حضرت زینب نے کہا بہت اچھا ذرا میں اپنے رب سے اجازت لے لوں۔ چنانچہ آپ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہوگئیں' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فلما قضٰی زید منھا وطرًا زوجنا کھا (۳۳-۳۷)

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

☆ ام المساکین

حضرت ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا قبل از اسلام ام المساکین کے نام سے معروف تھیں کیونکہ آپ ضرورت مند لوگوں کی مالی طور پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتی تھیں' پہلے حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب وہ غزوۂ احد میں جام شہادت سے سیراب ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح فرما کر ام المومنین کا شرف پایا' مگر زیادہ دیر خدمت اقدس کا موقع نہ مل سکا کیونکہ بعد از نکاح دو یا زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ تک زندہ رہیں پھر وصال ہوگیا اور جنت البقیع میں آرام فرما ہوئیں۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا پہلے نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام میمونہ رکھا' غزوۂ خیبر کے بعد جب آپ سات ہجری کو عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان سے نکاح فرمایا۔

پہلے پہل وہ ابی وہم بن عبد العزیٰ کے عقد میں تھیں' بعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا' انہوں نے اپنے بہنوئی حضرت عباس (جو ام الفضل لبابہ کبریٰ کے خاوند تھے) کو اس سلسلہ میں اختیار دیا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو درہم مہر ادا کیا جیسے ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا تھا آپ نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا' مگر مسلم شریف میں ہے کہ آپ نے حالت حلال میں نکاح فرمایا' علامہ محب طبری علیہ الرحمہ کہتے ہیں احتمال ہے وہ ماہ محرم ہو گا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تعجب ہے طبری کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کا نکاح

حالت احرام میں بھی منعقد ہو جاتا ہے' روضہ میں مرقوم ہے کہ آپ نکاح کی بہ نسبت آخری خاتون ہیں جن سے آپ نے نکاح فرمایا۔

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کی طرف سے انہیں نکاح کا پیغام ملا اس وقت وہ اونٹ پر سوار تھیں تو فرحت وانبساط کے باعث وہ اونٹ سے اچھل کر نیچے آ پڑیں اور کہا' اونٹ اور ساز وسامان سبھی کچھ رسول کریم ﷺ کے لیے ہے' آپ کی حقیقی تین بہنیں اور بھی تھیں لبابہ الکبریٰ ام الفضل' لبابہ الصغریٰ ام خالد بن ولید' اور عضماء' چند اخیافی بہنیں تھے یعنی والد کی طرف سے' زینب بنت خدیجہ' اسماء اور سلمیٰ' رضی اللہ عنہن۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چھیاسٹھ ہجری کو مقام سیرف میں انتقال ہوا' یہی وہ مقام ہے جہاں نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان پر نماز جنازہ کی امامت فرمائی پھر قبر میں وہ اور حضرت عبداللہ بن شداد اترے' یہ دونوں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بنی مصطلق سے تھیں' نبی کریم ﷺ نے جب ان سے جہاد فرمایا تو دیگر گرفتار شدہ لوگوں میں آپ بھی شامل تھیں' غنیمت کے طور پر آپ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں مگر انہوں نے مکاتبہ بنا دیا' آپ نہایت حسین وجمیل تھیں' آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زر کتابت کے سلسلہ میں معاونت کے لیے حاضر ہوئیں تو اس خیال سے کہ نبی کریم ﷺ کہیں نکاح کا ارشاد نہ فرما دیں براہ راست آپ کے پاس آنے سے شرماتی تھیں' تاہم نبی کریم ﷺ نے فرمایا' تیری آزادی کے لیے میں زر مکاتبت ادا کر دیتا ہوں' اگر تیری مرضی ہو تو تم میری رفیقہ حیات بھی بن سکتی ہو' حضرت جویریہ نے عرض کیا' میں راضی ہوں البتہ میرے ساتھ جتنے قیدی آئے ہیں ان تمام کو رہا کر دیا جائے کیونکہ وہ رسول پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ کے قرابت دار ہو جائیں گے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' ہم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لیے باعث خیر وبرکت کسی اور خاتون کو نہیں دیکھا۔

پوشیدہ اونٹ کہاں ہیں؟

بعض کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے بنی المصطلق سے جہاد فرمایا' اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ حضرت جویریہ بھی قیدی بن کر آئیں آپ نے محافظ صحابی سے فرمایا ان کی حفاظت کرنا' جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد ماجد حضرت حارث اونٹ لے کر اپنی بیٹی کا فدیہ ادا کرنے آئے' راستے میں دو اونٹ اسے بہت محبوب لگے تو انہیں وادی عقیق میں کسی گھاٹی میں پوشیدہ کر کے مدینہ پاک حاضر ہو کر عرض گزار ہوا' آپ کے ہاں میری بیٹی گرفتار ہے اس کے فدیہ میں یہ اونٹ لیجئے اور میری بیٹی کو آزاد فرمائیے' آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں؟ سنو تم انہیں وادی عقیق کی فلاں گھاٹی میں پوشیدہ کر کے آئے ہو' یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا۔

اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله۔

واللہ! سوا اس وحدہ لاشریک کے کوئی اس راز سے واقف نہیں تھا (حضور سیّد عالم ﷺ کے علم غیب کو دیکھتے ہی وہ خود' اس کے دو بیٹے اور اس کی قوم کے متعدد افراد ایمان کی دولت سے سر فراز ہوئے' پھر ان دونوں اونٹوں کو لایا گیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے' آپ نے حضرت جویریہ کو باپ کے سپرد کر دیا' بعدہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام دیا اور ان کے والد نے منظور کرتے ہوئے آپ سے نکاح کر دیا' نبی کریم ﷺ نے چار صد درہم بطور مہر ادا فرمائے' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت بیس سال تھی' یہ نکاح پانچ ہجری کو ہوا' اور پچاس ہجری کو انہوں نے وصال فرمایا۔ رضی اللہ عنہا۔

ام المومنین حضرت صفیہ بن حی بن اخطب رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ نے سات ہجری کو نکاح فرمایا' ان کا خاوند غزوۂ خیبر میں قتل ہو گیا تھا' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں فتح حاصل ہوئی' قیدیوں کو جمع کیا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے کوئی کنیز عنایت فرمائیے' آپ نے فرمایا جاؤ اور قیدیوں میں سے ایک کنیز لے لو! انہوں نے حضرت صفیہ کو حاصل کر لیا تو ایک صحابی نبی کریم ﷺ سے عرض گزار ہوئے

حضرت صفیہ کو دحیہ کے سپرد کر دیا گیا ہے حالانکہ وہ بنی قریظہ اور نضیر کے سرداروں سے ہے' سوائے آپ کے کسی اور کے لائق نہیں۔

آپ نے فرمایا جایئے اور انہیں بلایئے' حضرت صفیہ' حضرت دحیہ کی معیت میں آپ کے پاس آئیں' نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے فرمایا' تم کوئی دوسری کنیز لے لو! پھر آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے اپنے حبالہ عقد میں لے لیا' اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سترہ برس کی تھیں۔ راستہ میں نبی کریم ﷺ کی رضاعی خالہ حضرت ام سلیم نے انہیں سامان کے ساتھ رخصت کیا' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو لایا گیا' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو سہارا دیں' انہوں نے مقتولین خیبر پر جب گزر کیا تو حضرت صفیہ کے باپ' بھائی اور خاوند قتل ہو چکے تھے' نبی کریم ﷺ کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دیا جائے اور اپنی قوم کے پاس جانا چاہے اسے اختیار ہے' چاہے تو سلام لے آئے' اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔

نبی کریم ﷺ جب مقام روحاء پہنچے اس وقت تک حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پیدل چل رہی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے سواری روکی اور فرمایا آیئے میرے ساتھ سوار ہو جایئے اور پھر آپ نے سہارے سے سوار کرانا چاہا تو انہوں نے تعظیم واحترام کے پیش نظر آپ کی ران پر قدم رکھنا مناسب نہ سمجھا مگر آپ کے ارشاد فرمانے پر سہارا لیا اور سوار ہوئیں' آپ ﷺ بھی سوار ہوئے اور اپنا کمبل ان پر ڈال دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے جب نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی کملی میں چھپا لیا ہے تو یہ ام المومنین کی عظمت سے بہرہ مند ہو گئیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اپنی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا میں تو حالت شرک میں بھی آپ کی عظمت ومودت کو دل میں جگہ دیئے ہوئے تھی اب تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عظیم دولت سے نواز دیا پھر کیوں نہ مجھے آپ سے

رغبت ومحبت ہو۔

چاند گود میں اتر آیا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ میں نیل سا پڑ چکا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا، میں سو رہی تھی، میرا سر ابن ابی حنیف کی گود میں تھا، کہ خواب دیکھا میری گود میں چاند اتر آیا ہے۔ میں نے اسے خواب سنایا تو اس نے سنتے ہی بڑے غضب سے مجھے طمانچہ دے مارا اور کہنے لگا تو بادشاہ کی تمنا کرتی ہے، یہ نیلا داغ اسی طمانچے کا ہے جس کا اثر آنکھ پر ہوا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ ان کے خاندان کی طرف نسبت کی تو آپ کو افسوس ہوا اور رونے لگیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئے اور رونے کا سبب دریافت کیا، بولیں، مجھے کہتی ہیں تم یہودی کی بیٹی ہو، آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میں بھی تمہاری طرح افضل ہوں کیونکہ میرے سرتاج بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محبوب رب العالمین ہیں اور میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام جبکہ میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ بیس نسبوں تک آپ کا شجرہ حضرت ہارون سے جا ملتا ہے۔ حضرت ہارون علیہ السلام حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے بعدہ مدینہ طیبہ شریف پہنچے اور یہیں بیمار ہو کر وصال فرما گئے۔ احد شریف پر آپ کا مزار اقدس ہے، آپ نے وصال سے قبل کوہ احد میں دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ لوگوں نے آپ کی وصیت کے مطابق احد پہاڑ پر دفن کیا۔

جمعۃ المبارک سے محبت

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی کنیز بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ وہ یوم سبت کو پسند اور یہودیوں پر سخاوت کرتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں، اللہ تعالیٰ نے یوم سبت کی جگہ جمعۃ المبارک عطا فرما دیا ہے۔ مجھے اس سے محبت ہے، رہا معاملہ یہودیوں کو صدقہ وخیرات سے نوازنے کا تو ان سے میری قرابت ہے اس لیے صلہ رحم کرتی ہوں۔

حلال کم حرام زیادہ

کتاب العرائس میں ہے یہودیوں کے پاس رزق حلال اتنا ہی آتا جتنا ان کے لیے یومیہ

ضرورت ہوتی' مگر حرام مال کے ڈھیر لگ جاتے' اللہ تعالیٰ نے شنبہ کے دن ان پر مچھلی کا شکار حرام ٹھہرایا اور عبادت کے لیے مخصوص فرمایا' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ تھا' ہفتہ کے دن بے شمار مچھلیاں پانی کی سطح پر نمودار ہو جاتیں' اور جب سورج غروب ہوتا تو وہ پانی کی تہہ میں چلی جاتیں۔ یہودیوں نے سمندر کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے حوض بنا لیے' مچھلیاں ان میں آ جاتیں اور یہ لوگ ہفتے کے دن رکاوٹ ڈال دیتے اور اتوار کو جا کر پکڑ لیتے' ان لوگوں کی تعداد ستر ہزار کے قریب تھی اس سلسلہ میں ان کے تین گروہ بن گئے۔

1- بعض نے ہفتے کے دن مچھلیاں قید کرنا اور اتوار کو پکڑ لینا معمول بنا لیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر بنا دیا۔

2- بعض نے خاموشی اختیار کی۔

3- اور بعض نے انہیں روکا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو ورنہ اللہ کی گرفت میں آ جاؤ گے۔

چنانچہ یہ دو گروہ عذاب سے محفوظ رہے جبکہ پہلا عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ یہودیوں کو بھی اسی طرح شکار نہ کرنے کا حکم تھا جس طرح آپ لوگوں کو نماز ادا کرنے کا حکم ہے یعنی جمعۃ المبارک' مگر ان لوگوں نے جمعہ کی بجائے ہفتہ کو اپنایا اور آزمائش میں ڈالے گئے پھر اسی بنا پر شنبہ کے دن شکار کرنا حرام ٹھہرایا مگر انہوں نے تعظیم نہ کی اس شہر کا نام ایلہ تھا' (آج بھی یہ شہر موجود ہے' جس پر اسرائیل کا قبضہ ہے)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کنیز سے پوچھا تو نے یہ بات (یوم سبت اور یہودیوں سے محبت) کس کے اشارہ پر کی وہ کہنے لگی مجھے شیطان نے بہکایا تھا' چنانچہ آپ نے اسے آزاد فرما دیا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا وصال پچاس ہجری ماہ رمضان میں ہوا۔ بوقت وصال ان کے پاس ایک لاکھ درہم تھے جس میں تہائی حصہ کی اپنے بھانجے کے لیے وصیت کی' منہاج میں وضاحت ہے کہ ذمی غیر مسلم کے لیے وصیت صحیح ہے۔

علامہ محب طبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ باتفاق امہات المومنین رضی اللہ عنہن یہ ہیں' ان کے

بارے کوئی اختلاف نہیں' ان میں چھ قریشی ہیں۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت حفصہ' حضرت ام حبیبہ' حضرت ام سلمہ' حضرت سودہ رضی اللہ عنہن۔ چار عرب شریف سے ہیں۔

حضرت زینب بنت جحش' حضرت زینب بنت خزیمہ' حضرت میمونہ بنت حارث' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہن

ایک بنی اسرائیل سے ہیں جن کا ابھی تذکرہ ہوا یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا علامہ قرطبی نے ان کا نام ہارونیہ بھی درج فرمایا ہے (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کی نسبت ہارونیہ بھی کہلاتی ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار سیریہ تھیں جن میں حضرت ماریہ قبطیہ بھی ہیں۔ حضرت ابراہیم بن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے صاحبزادے ہیں' شاہ مقوقس نے مصر سے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا آپ نے انہیں کنیز کی حیثیت سے اپنے ہاں رکھا بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا تھا۔

ریحانہ بنت عمرو قریظہ کو بھی آپ کی خدمت کا شرف نصیب ہوا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے ہیں۔

1- حضرت عبداللہ المعروف طیب وطاہر۔

2- حضرت قاسم 3- حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم (ہیں)

چار صاحبزادیاں ہیں

حضرت زینب' حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

ان تمام کو ماننا' پہچاننا اور یاد رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور انسان کے لیے یہ بات انتہائی معیوب ہے کہ انہیں اپنے سردار کی اولاد کا بھی پتہ نہ ہو' اور یہ تمام اولادیں حضرت ام المومنین سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔ سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کیونکہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔

روضہ میں مرقوم ہے کہ ہر وہ خاتون جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور پھر مفارقت

بھی کر لی ہو پھر بھی اس کا دوسرے کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ البتہ کنیز کے بارے مختلف آراء ہیں' مگر صاحب انوار اور عینی نے تحریک پر صاد کیا ہے' دیگر اکابر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے' صاحب تعلیقہ اور بارزی یوں تصریح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (۶-۱۶۰) اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے ارشاد ہوا' ومن یقنت منکن للہ ورسوله وتعمل صالحا نوتها اجرها مرتین (۳۳-۳۱) تو نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا ثواب کیسے کم ہو سکتا ہے' لہٰذا دوسروں کو جب ایک نیکی کا ثواب دس گنا دینے کا ارشاد ہے تو ان کی ایک نیکی دو نیکیوں کے برابر اس بنا پر ہر ایک نیکی کا ثواب امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو بیس گنا بڑھ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

فضائل صحابہ کرام علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ (۲۷-۵۹) اور اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں پر سلام ہو!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' وہ منتخب اور مخصوص افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ میرے صحابہ سے عداوت رکھنا ہے اگر کسی شخص کے گناہ تمام انسانوں کے گناہوں کے برابر ہوں تو وہ ایسی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے یہ اس کے لیے اس سے اچھا ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی میں مرے' یعنی تمام انسانوں کے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور جرم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عداوت و دشمنی اور بغض ہے! یہ ایسا گناہ ہے جسے روز قیامت بخشا نہیں جائے گا! حدیث ملاحظہ ہو۔ **عن النبی لان یلقی اللہ عبد بذنوب العباد خیر لہ من یبغض رجلا من اصحابی فانہ ذنب لا یغفر لہ یوم القیامۃ۔**

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے لیے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ان میں سے کسی کو میرا وزیر اور کسی کو میرا خسر بنایا جو انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' **فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔** شفاء شریف میں ہے **اللہ اللہ فی اصحابی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ یوشک ان یاخذہ۔** نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں غلط بات کہنے سے ڈرتے رہو جو ان سے میری محبت کے باعث محبت رکھتا ہے تو میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا کہ مجھ سے عداوت رکھتا ہے جس نے انہیں کسی طرح بھی تکلیف دی اس

نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے بہت جلد عذاب سے دو چار فرمائے گا۔

حضرت شیخ عبد الرحیم بن زید رضی اللہ عنہ چالیس تابعین علیہم الرحمۃ والرضوان سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان فرمایا جس نے میرے اصحاب سے محبت کی اور انہیں محبوب جانا' ان کے لیے دعائیں کیں' روز قیامت وہ میرے ساتھ ہوگا۔

اہل مدینہ کے ہاں اوّل التابعین حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ ہیں اور اہل کوفہ کے نزدیک سیّد التابعین حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں' نیز اہل بصرہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو اولیت دیتے ہیں یہ بات حضرت قیس بن حازم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ' میرے ازواج اور میرے اہل بیت سے جس نے محبت رکھی اور ان میں سے کسی پر طعن نہ کیا وہ شخص ان کی محبت کی دولت لیے دنیا سے رخصت ہوا وہ روز قیامت میری معیت میں ہوگا دیکھئے حدیث شریف قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من احب اصحابی وازواجی واھل بیتی ولم یطعن فی احد منھم وخرج من الدنیا علی محبتھم کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔

مبارک وطن

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من مات من اصحابی بارض قوم کان نورھم وقائدم یوم القیامۃ۔ میرے صحابہ کرام علیہ الرحمہ الرضوان میں سے کوئی جس جگہ وصال فرمائے وہاں کے لوگوں کے لیے روز قیامت ان کا وہ قائد ہوگا اور ان کے لیے انوار و تجلیات کا سبب بنے گا۔

صحابی کون؟

والصحابی کل مسلم رای النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولو ساعۃ وان لم یجالسہ۔ صحابی اس خوش نصیب مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کو حینِ حیات

دیکھا اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ دیکھا ہو گو اسے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری اور دیگر محدثین علیہم الرحمۃ کا یہی مذہب ہے۔

ارتداد سے صحابیت کا شرف منقطع نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ دوبارہ زمرہ اسلام میں شامل ہو چکا ہو۔

امام ابن الصلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ دار دنیا سے راہی بقاء ہوئے تو اس وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود تھے جنہوں نے آپ سے ارشادات وملفوظات سننے اور روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

(5) صحبت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فائحسنت صحبتہ ۔

بارگاہ نبوت میں ہمہ وقت حاضری اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر رہنا مجھے جملہ اعمال سے حسین لگتا ہے۔

اور علامہ طبری بیان کرتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ سال کی عمر سے آپ کی خدمت میں باقاعدہ رہنا شروع کر دیا تھا۔

محبت صدیق رضی اللہ عنہ

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حب ابی بکر واجب علی امتی'

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت میری امت پر فرض ہے۔

محبت صدیق کا ثمرہ

عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' لما کانت اللیلۃ التی ولد فیھا ابوبکر تجلی ربکم علی جنات عدن فقال عزتی وجلالی لادخلک الامن احب ھذا المولود ۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس رات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے' تمہارے رب جل وعلیٰ نے جنات عدن کو اپنے خصوصی تجلی سے نوازا اور ارشاد فرمایا' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تیرے اندر میں صرف اسے ہی داخل

کروں گا جو اس نومولود سے محبت رکھے گا!!

افضل ترین مرد ماں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا' تمہارے سامنے ابھی ایک وہ شخص ظاہر ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بعد تمہارے لیے سب سے افضل و بہتر تخلیق فرمایا ہے۔اور اس کی شفاعت انبیاء کرام جیسی ہوگی جیسے ہی آپ نے اپنے کلام کو مکمل فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ گر ہوئے' سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہی فرط محبت سے کھڑے ہوئے اور آپ کو چوم لیا!! يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدى احد خيراً منه ولا افضل وله شفاعة كشفاعة النبين فطلع ابوبكر فقام اليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبله ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محشر کے دن منادی ندا کرے گا اين السابقون الاولون؟ فقال من السابقون الاولون کہاں ہیں' عرض کیا گیا کون؟ فرمایا این ابوبکر' یعنی ابوبکر کہاں ہیں؟ فتجلى الله له خاصة وللناس عامه اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خصوصی تجلی سے سرفراز فرمائے گا جبکہ دیگر لوگوں کے لیے عام تجلی ہوگی!

بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز اور روزے کے باعث تم پر فضیلت نہیں رکھتے بلکہ ان کا دل محبت الٰہی اور مخلوق خدا کی خیر خواہی سے معمور ہو چکا ہے (شرح اربعین' شرح بخاری شریف)

محبت صدیق کا صلہ

قال انس رضى الله تعالىٰ عنه اجتمع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بجبريل فى الملاء الا علىٰ فقال يا جبريل هل علىٰ امتى حساب قال نعم ما خلا ابا بكر يقال له يا ابا بكرا دخل الجنة فيقول لا ادخلها حتىٰ يدخل مع من احبنى فى دار الدنيا ۔

(شب معراج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاء اعلیٰ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کیا میری امت کا بھی حساب ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں! البتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حساب نہیں

ہوگا جب انہیں کہا جائے گا جنت میں تشریف لے جایئے تو وہ عرض گزار ہوں گے میں جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک وہ تمام لوگ جنت میں داخل نہ ہو جائیں جو دنیا میں میرے ساتھ محبت رکھتے تھے۔

سیدنا فاروق اعظم کی آواز

قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وددت انی شعرۃ فی شعر ابی بکر!!

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات بے حد پسند ہے کاش کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایک بال ہوتا' نیز میری آرزو ہے کہ میں جنت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے منازل ملاحظہ کرتا۔

لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہوکر دریافت فرمایا این ابوبکر؟ قال لبیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حاضر! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)' آپ نے فرمایا آپ نے پہلی رکعت پائی! عرض کیا میں پہلی صف اور پہلی رکعت میں شامل ہوا بعدہ وضو کے بارے مجھے وسوسہ سا ہوا جب میں صف سے نکل کر مسجد کے دروازے پر آیا تو ہاتف غیبی نے آواز دی ادھر توجہ کریں میں نے ادھر دیکھا تو سونے کی ایک پلیٹ نظر آئی جس میں نہایت صاف شفاف اور پاکیزہ پانی تھا جو برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ طیب اور اسے ایک رومال سے ڈھانپ دیا گیا تھا جس پر تحریر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ابوبکر الصدیق' پھر میں نے وضو کیا اور اسی طرح رومال سے ڈھانپ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں قرأت سے فارغ ہوا تو رکوع کے لیے اپنے گھٹنے پر ہاتھ لے گیا مگر رکوع نہ کر سکا جب تک آپ نہ آئے۔ تمہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کرایا حضرت میکائیل علیہ السلام نے رومال دیا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے میرا گھٹنا پکڑے رکھا!!

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جنتی جاگیر

حضرت مصنف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حدیث شریف میں دیکھا ہے کہ شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتوں کا اجتماع ہوا وہاں ایک فرشتے نے اپنی آرزو کا اس طرح اظہار کیا' کیا ہی

اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہزار فرشتوں جیسی قوت عطا فرمائے اور ہزار پرندوں کے پر پھر میں جنت میں پرواز کروں یہاں تک کہ اس کی آخری حد کو چھولوں!

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی خواہش کے مطابق طاقت اور پر عنایت فرمائے پھر اس نے جنت کی پیمائش کے لیے پرواز شروع کی ایک ہزار سال تک اڑتا رہا آخر کار تھک ہار کر پروں سے ہاتھ دھو بیٹھا' اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اسے وہی طاقت پرواز عطا فرمائی اور وہ پھر ایک ہزار سال تک محو پرواز رہا یہاں تک کہ پھر اس کے پر کمزوری کے باعث گر پڑے۔ تیسری بار پھر اللہ تعالیٰ نے اسے طاقت سے نوازا وہ پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ ہزار سال تک پرواز میں رہا! پروں نے پھر جواب دے دیا اور جنت کے ایک محل کے دروازے پر روتا ہوا گر پڑا۔

محل سے ایک حور نے جھانک کر دیکھا تو کہا تم کیوں رو رہے ہو۔ جنت تو فرحت وانبساط کی جگہ پر خوشی اور سرور کا مقام ہے۔ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے جنت کی پیمائش کے سلسلہ میں معارضہ کیا تھا' اس نے مجھے طاقت سے نوازا یہاں تک کہ تین ہزار سال محو پرواز رہا اب تھک کر گر پڑا ہوں' نہ جانے جنت ابھی کتنی وسعت رکھتی ہے۔

حور نے جواباً کہا' مجھے رب العزت کی قسم ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے جنت تیار کی ہے ابھی اس کے دس ہزار حصوں میں سے ایک حصے کو بھی عبور نہیں کر پائے!!

(سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم)

آفتاب کی زینت نام صدیق رضی اللہ عنہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا عائشة الا امنحك الا احبوك قالت بلیٰ یا نبی اللہ! قال ان اسم ابیك مکتوب علی قلب الشمس وان الشمس لتقابل الکعبة کل یوم فتمتنع من العبور علیها فیز جرها الملك المو کل بها ویقول بحق مافیك من الاسم الا ما عبرت فتعبر ۔ (عیون المجالس)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا! کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں' کیا میں تمہیں خصوصی بات سے آگاہ کروں؟ عرض کیا! کیوں نہیں یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ضرور آگاہ فرمایئے!

آپ نے فرمایا' تمہارے باپ کا نام آفتاب کے سینٹر (قلب) میں نقش ہے جب سورج یومیہ کعبہ مقدسہ کے مقابل پہنچتا ہے تو رک جاتا ہے پھر وہ فرشتہ جو اس پر مقرر ہے وہ چلا کر کہتا ہے اس مقدس نام کے صدقے روانہ ہو جس کا نام تیرے قلب میں نقش ہے یہ سنتے ہی آفتاب منزل کی طرف رواں ہو جاتا ہے۔

فرشتے بصورت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صاحب معراج تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے شب معراج آسمان پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صورت پر تھا! میں نے بارگاہ الٰہی! میں عرض کیا! کیا صدیق کو مجھ سے پہلے عروج عطا ہوا آواز آئی نہیں بلکہ آپ کی ان سے محبت کے باعث میں نے ہر آسمان میں ان کی صورت پر ایک ایک فرشتہ بنادیا۔

محبت صدیق کا ثمرہ

شب ہجرت غار ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے جہاں تک ممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے جو مراتب و مناصب ہیں پہچان لیے! آپ سے گزارش ہے' آپ مجھے مطلع فرمایئے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے وسیلہ سے میرا کیا مقام ہے!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں اللہ کا رسول ہوں' تم میرے تصدیق کرنے والے ہو' میرے بازو! میرے غمگسار' مونس و غمخوار ہو' میرے خلیفہ اور میرے نائب اور تم بعد از وصال میرے پہلو میں ہو گے جو بھی شخص تیرے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے بخشش سے بہرہ مند فرمائے گا۔

سوز صدیق و علی از حق طلب

الریاض النضرۃ میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے انہوں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا' تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا یحوز احدا الصراط الا من کتب له علی بن ابی طالب الجواز کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے سنا! پل صراط سے وہی شخص گزرے گا جس کے پاسپورٹ پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دستخط ہوں گے۔

یہ سنتے ہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! قال علی! وانا سمعته يقول لا تكتب الجواز الا لمن يحب ابا بكر!!

مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی (رضی اللہ عنہ)

جسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہوگی اس کے لیے پاسپورٹ جاری نہ کریں۔

وادیٔ مقدس

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ فاخلع نعليك انك بالواد المقدس طوى (۲۰-۱۲) موسیٰ (علیہ السلام) اپنے جوتے اتار لیجئے آپ تو وادی مقدس طویٰ میں ہیں) کے متعلق سنا ہے کہ اسی کی خاک سے صدیق اکبر کا جسم تیار ہوا ہے قرطبی فرماتے ہیں مقدس، مطہر اور پاکیزہ کو کہتے ہیں۔

نکتہ

طور پہاڑ کے دامن کو وادی مقدس کے نام سے شہرت حاصل ہے مگر صدیق اکبر کا خمیر اس خاک سے تیار نہیں ہوا بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ انسان کو بعد از وصال وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں سے اس کا خمیر تیار ہوا ہو! اس بناء پر وادیٔ مقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ، روضہ مقدسہ، مسجد نبوی شریف کو بھی قرار دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کیونکہ صدیق تو حبیب کے پہلو میں مدینہ طیبہ آرام فرما ہیں اور ضرب المثل بھی کتنی درست ثابت ہو رہی ہے۔

پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم (تابش قصوری)

سورج کو حبیب وصدیق کی زیارت

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج میرے سامنے ہر چیز کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ

آفتاب کا بھی میں نے معائنہ کیا اسے سلام سے مشرف کیا اور اس سے گہن (گرہن) کے بارے دریافت کیا تو سورج نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک گاڑی ایسی عظیم شیء پر رکھا ہوا ہے جس کے باعث میں رواں دواں رہتا ہوں اور جب میں بلندیوں پر اپنی بڑائی کی طرف دیکھتا ہوں تو سمندر میں گر پڑتا ہوں ایسی کیفیت میں مجھے دو ہستیوں کی زیارت ہو جاتی ہے ان میں ایک احد احد اور دوسری شخصیت صدقت صدقت کے کلمات ادا کرتی ہے تو ان دونوں کے وسیلہ سے مجھے گرہن سے نجات حاصل ہوتی ہے پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوتا ہوں یہ کون کون سی شخصیت ہے آواز آتی ہے احد احد پکارنے والے میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور جو صدقت صدقت سے احد احد کی توثیق کرتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں!!

صداقت صدیق کی حفاظت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے خادم خاص اور آپ کی رضاعی خالہ ام سلیم کے صاحبزادے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک انصاری عورت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب یوں عرض کیا! میں نے خواب میں دیکھا کہ شہد کی مکھی میرے گھر میں گر پڑی ہے جبکہ میرا خاوند سفر میں ہے۔

آپ نے فرمایا اب تم صبر کرو! اور اسے ملنے کا خیال دل سے نکال دو! وہ روتی ہوئی وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنا خواب سنایا! مگر حضور سید عالم ﷺ نے جو تعبیر دی اسے بیان نہ کیا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جایئے' آج شب تو اس سے ملے گی! وہ چلی اور ان دونوں تعبیروں کے باعث متفکر تھی' جب کچھ رات بیت گئی تو اس کا خاوند گھر پہنچ گیا پھر اس نے نبی کریم ﷺ کو جا کر حسب واقعہ اطلاع دی' آپ دیر تک اس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے جو تعبیر دی وہی درست تھی کیونکہ اس کا خاوند فوت ہو چکا تھا مگر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان صداقت سے یہ کلمات برآمد ہوئے کہ تمہارا خاوند آج شب تجھے ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ زندگی سے نوازا اور فرمایا مجھے حیا آتی ہے کہ صدیق کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات پورے نہ ہوں اور ان کی

یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا اشھدان لا الٰہ الا اللہ و اشھدان محمداً رسول اللہ اور کہنے لگا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مجھے مزید محبت ہو چکی ہے آپ نے فرمایا سنئے اللہ تعالیٰ نے اسی محبت صدیق کے صدقے تجھے جنت عطا فرما دی۔ (عیون المجالس)

ہمارے مال وجان اولاد سب کچھ آپ پر قربان

تفسیر قرطبی میں ہے کہ غزوۂ بدر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مقابلے کے لیے بلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعنا بنفسك یا ابا بکر اما تعلم انك عندی بمنزله السمع والبصر۔ ہمیں اپنی ذات سے فائدہ حاصل کرنے دیں، اے ابوبکر تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ تم میرے نزدیک کان اور آنکھ کا مقام رکھتے ہو۔

غیرت صدیقی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو دعوت اسلام دی اور فرمایا تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو نیز اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ بھی !اس پر ایک یہودی نے کہا دیکھئے ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر!! یہ سنتے ہی غیرت صدیقی نے للکارا اور اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا اور فرمایا اگر ہمارے درمیان عہد نہ ہوتا تو تجھے قتل کر دیتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہودی کے بارگاہ الوہیت میں نازیبا کلمات کی حکایت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے دریافت کیا تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کے لیے فوراً یہ آیت نازل فرما دی لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات کو سن لیا ہے جو کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم غنی۔ (تفسیر رازی)

بے حساب ثواب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابا بکر ان اللہ اعطاك ثواب من آمنه منذ خلق آدم الیٰ ان بعثنی ۔ اے صدیق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے مبعوث ہونے تک جتنے بھی ایمان دار ہوئے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا۔

اور اے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میری بعثت سے قیام قیامت تک جتنے لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے گا۔

نوری پرچم پر نام صدیق

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان للہ علما نور مکتوبا علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا نوری پرچم ہے جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق لکھا ہوا ہے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھیے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انک جعلت ابا بکر رفیقی فی الغارفا جعله رفیقی فی الجنة الٰہی جیسے ابوبکر تو نے میرا غار میں رفیق بنایا اسی طرح انہیں جنت میں بھی میرے رفاقت کی نعمت عطا فرمانا!!

دعوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روض الافکار میں ہے کہ نو روز تک ایام علالت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ آپ نہایت گورے سفید رنگت مگر دبلے نرم رخسار والے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت فرمائی اور اپنے دست مبارک سے ہر ایک کو ایک لقمہ کھلایا اور فرمایا سیّد القوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تین لقمے کھلائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب میں نے ان کے منہ میں پہلا لقمہ رکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا عتیق تجھے مبارک ہو جب دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل نے کہا رفیق تجھے مبارک ہو جب تیسرا لقمہ کھلایا تو ربّ العزت نے فرمایا صدیق تجھے مبارک ہو۔

اگر کہا جائے کہ جبریل اور میکائیل کی مبارکبادی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھلاتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے مبارکباد کہا تو آپ نے مزید لقمے نہ ڈالے اس کا کیا سبب ہے اس کا جواب یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مبارکبادی نے اس سے بے نیاز کر دیا تھا۔

کرم بالائے کرم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے اوپر کسی کا کوئی احسان ایسا نہیں جس کا ہم نے اسے بدلہ نہ دیا ہو سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کے ہم پر اتنے احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت میں انہیں عطا فرمائے گا۔

سب سے زیادہ بہادر کون؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے دریافت فرمایا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ انہوں نے جواباً کہا آپ ہیں!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب کسی کا مقابل ہوا اس سے بدلہ لیا لیکن میرے نزدیک سب سے زیادہ بہادر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ یوم بدر میں ہم نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک کیمپ بنایا اور کہا اس کیمپ کی حفاظت کون کرے گا تاکہ مشرکین میں سے کوئی آپ تک نہ پہنچ سکے! واللہ! اس اعلان پر کوئی ہمارے قریب نہ آیا مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور نبی کریم ﷺ کی حفاظت پر کمربستہ ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ اس عظیم شخصیت کے مناقب وفضائل میں بہت معمولی سے تحریر ہوئے جو معدن فخار، کنز وقار، محب مصطفیٰ، رفیق غار، شیخ المہاجرین والانصار، سابق الایمان، صاحب صدیق، موید بالتحقیق، الخلیفۃ الشفیق، پاکیزہ فطرت، عمدہ اصل، جن کا لقب عتیق جن کی کنیت ابوبکر، جو صدیق کی منفرد صفت سے معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی وہ اللہ پر راضی اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام جنت بنایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ارضاہ واجعل الجنہ منورہ۔

مناقب سراج اہل جنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آفتاب جنت؟

قال علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سراج اھل الجنة ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنتیوں کے آفتاب ہیں!

فبلغ ذلك فقال انت سمعت هذا من رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

قال نعم، پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے از خود دریافت کرنے پہنچے اور فرمایا کیا آپ نے یہ بات خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں!

قال یا علی کتب لی خطك فکتب بعد البسملة هذا ماضمن علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن جبریل علیہ السلام عن ربه عزوجل ان عمر بن الخطاب سراج اھل الجنة ۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا پھر مجھے تحریر فرما دیں پس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا' یہ ضمانت نامہ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے ہے جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہوں نے حضرت جبریل سے اور اس نے اللہ کی طرف سے فرمایا بیشک عمر بن خطاب جنتیوں کے سورج ہیں

فاخذ ھا عمر وقال اجعلوھا فی کفنی حتی القی بھا ربی ففعلوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کو وصول پایا اور تاکید کی کہ اسے میری کفن میں رکھ دینا تاکہ میں اپنے رب کے حضور پیش کر سکوں پس بعد از وصال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی پر عمل کیا حضرت طبرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ قریش شرک کی تاریکیوں میں مبتلا تھے جب سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نور اسلام سے آراستہ ہوئے تو ان لوگوں کے مقدر کا ستارہ چمکا اور آپ نے انہیں بھی شرک کے اندھیروں سے نکال کر نور اسلام کی راہ پر گامزن کیا اگر سراج کا معنی آفتاب کی بجائے چراغ کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے چراغ کا فائدہ یہ ہے کہ وہ قریب کے اندھیرے کو دور کرتا ہے مگر جنت میں تو تاریکی ہوگی ہی نہیں؟ پھر اس کا کیا مطلب لیا جائے گا؟ کہ وہ اہل جنت کے چراغ ہیں؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اہل جنت کے سامنے ایسے روشن اور منور ہونگے جیسے دنیا والوں کو چراغ روشن نظر آتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا ایسے ہی فائدہ ہوگا جیسے لوگ چراغ سے استفادہ کرتے ہیں!

سونے کا محل

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (شب معراج) جب میں جنت میں پہنچا تو نہایت خوب صورت سونے کا محل دیکھا میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے؟ وہاں کے باشندوں نے کہا یہ عرب کے ایک شخص کا ہے' بروایتے ایک عربی کا ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں! تاہم بتائیے یہ محل ہے کس کا؟ انہوں نے کہا قریش میں سے ایک شخص کا! آپ نے فرمایا میں قریشی ہوں! وہ بولے امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کا ہے! آپ نے فرمایا وہ کون ہے؟ عرض کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دراز قامت تھے دونوں رخساروں میں گوشت کم' آنکھیں نہایت خوبصورت اور سرخ تھیں' کوفی کہتے ہیں آپ گندم گوں تھے حجازیوں کے نزدیک آپ سفید اور روشن چہرے والے تھے چونے کی طرح سفید رنگت جس میں خون نمایاں نہیں تھا!

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمایا اے عمر؟ کیا تم جانتے ہوں میں تجھے دیکھ کر کیوں مسکرایا وہ عرض گزار ہوئے واللہ ورسولہ اعلم' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا عرفہ کی رات (نویں ذوالحجۃ المبارکہ) اللہ تعالیٰ نے تجھے انتہائی نظر رحمت سے دیکھا اور آپ کو مفتاح اسلام کے لقب سے نوازا ہے۔

خدا کا سلام

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے عمر بن خطاب کو سلام سے نوازے گا اور سب سے پہلے ہم عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن، خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آ جائیں گے حشر کا سارا نقشہ بدل جائے گا

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اوّل من یسلم الحق یوم القیامۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اول من یوخذ بیدہ ینطلق بہ الی باب الجنۃ عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میدان محشر میں اعلانیہ بلایا جانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میدان حشر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا فاروق اعظم کہاں ہیں؟ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ مرحباً خیر مقدم سے عزت افزائی فرمائے گا اور کہے گا یہ تمہارا اعمال نامہ ہے تمہاری مرضی سے ملاحظہ کر دیا' میں نے تجھے مغفرت وبخشش سے نواز دیا۔

اسلام کی شہادت اور نوری سواری

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی بارگاہ میں دین اسلام' عرض کرے گا یا اللہ یہ فاروق اعظم ہیں انہوں نے مجھے دنیا میں باعزت رکھا اب میدان حشر میں انہیں عزت سے نوازیئے گا فیقول الاسلام یا ربّ ھذا عمر اعزنی فی دارِ الدنیا فاعزہ فی عرصات القیامۃ

فعند ذلك يحمل على نافة من نور ۔ پھر انہیں نور کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا (یعنی آپ کی حشر میں جو سواری ہو گی وہ انتہائی ترقی یافتہ جدید قسم کی سواریوں میں سے ایک ہو گی جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا مگر اس کی شکل وصورت اونٹنی جیسی ہو گی جو نور سے بنائی گئی ہو گی۔

(نوٹ) قرآن کریم میں جہاں اونٹ' گھوڑے اور دیگر چار پائے ایسی سواریوں کا ذکر ہے وہاں یہ کلمات بھی موجود ہیں ویخلق ما لا تعلمون لوگو! میں ایسی سواریاں بھی تخلیق فرماؤں گا جس کا تمہیں وہم وگمان بھی نہیں اور یہ قرآنی چیلنج آج بھی اپنی صداقت کا اعلان کر رہا ہے اس سائنسی ترقی میں جو جدید ترین ہوائی جہاز وغیرہ انسانی سہولت کے لیے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے ہیں بیشک ترقی کی معراج پر ہیں مگر اعلان خداوندی آج بھی ہو رہا ہے ویخلق ما لا تعلمون اور ایسی سواریوں کو تخلیق کروں گا جو تمہارے تصور سے بھی ماورئی ہیں (تابش قصوری)

نوری لباس

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے نوری سواری اور نورانی لباس لایا جائے گا وہ دو جوڑے ہوں گے اگر ایک جوڑے کو پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق کو چھپا لے (مگر قدرت خداوندی کہ اس جنتی لباس کا وزن محسوس نہیں ہو گا جیسے سورج' چاند کا نور تمام جہان کو منور کئے ہوئے ہے لیکن اس روشنی کا بار تو چیونٹی تک کو محسوس نہیں ہوتا اسی طرح فاروق اعظم کے نورانی لباس کا معاملہ سمجھئے۔
(تابش قصوری)

فرشتوں کا جلوس

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو آپ کے دائیں بائیں ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور ایک فرشتہ اعلانیہ کہتا جائے گا لوگو! یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جلوس جا رہا ہے انہیں اچھی طرح پہنچان لو!

ثم يسيرين يديه سبعون الف ملك' ثم ينادى مناديايا اهل الموقف هذا عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فاعرفوه ۔

ایمان سے معمور دل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایامن احب عمر عمر قلبه بالا یمان جس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے محبت رکھی اس کا دل ایمان سے معمور ہوا۔

خدا کی ناراضگی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ناراضگی سے بچو! کیونکہ جس پر فاروق اعظم ناراض ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔

اتقوا غضب عمر فان الله تعالیٰ یغضب اذا غضب عمر ۔ (رضی الله تعالیٰ عنه)

سند محبت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من احب عمر فقد احبنی و من ابغض عمر فقد ابغضنی ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاروق اعظم سے محبت کی گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو ناراض کیا اس سے میں بھی راضی نہیں ہوں۔

اسلام عمر اور جشن ملائکہ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو مشرکین پکار اٹھے ہماری قوم آدھی رہ گئی وجاء جبریل علیه السلام وقال یا محمد لقد استبشر اهل السماء با سلام عمر' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت عمر کے اسلام لانے پر اہل آسمان یعنی تمام فرشتے جشن مسرت منا رہے ہیں۔

حضرت عمر' صدیق اکبر کی ایک نیکی؟

قالت عائشه رضی الله تعالیٰ عنها' نطرت الیٰ السماء والنجوم مشنبکة فقلت یا رسول الله ایکون فی الدنیا احدله حسنات بعد نجوم السماء

قال نعم! قلت من هو؟

قال عمر ابن الخطاب'

فقلت کنت اشتهبها لا بی' فقال ان عمر حسنة من حسنات ابی بکر'

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بے شمار ستاروں کو دمکتے ہوئے پایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا!

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں؟

آپ نے فرمایا ہاں!

میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا! حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ

میں نے عرض کیا میرا خیال تھا کہ آپ میرے باپ کے متعلق ارشاد فرمائیں گے!

اس پر آپ نے فرمایا!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو صدیق اکبر کی ان گنت نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے!

علوم مصطفیٰ! سبحان اللہ

اس حدیث پاک سے بہت سی پوشیدہ باتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واشگاف فرما رہے ہیں جو آپ کے علوم غیبیہ پر واضح اور روشن دلیل ہے گویا کہ آپ بیک وقت ستاروں کی تعداد سے بھی آگاہ فرما رہے ہیں اور فاروق اعظم اور صدیق اکبر کی نیکیوں کا شمار بھی جانتے ہیں بلکہ ہر ایک انسان کی ایک ایک نیکی کا علم رکھتے ہیں تب ہی تو فرما رہے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ستاروں کی مانند ہیں جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک مجسم نیکی کی زیارت کرنی ہو تو ہو وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل
ہیں اشداء علی الکفار یارِ مصطفیٰ

(تابش قصوری)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دست اقدس سے حضرت علی کو کھجور کھلائی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اقتداء میں نماز فجر ادا کی اسی اثناء میں ایک کنیز تازہ کھجوریں لائی' آپ نے ایک کھجور کو پکڑا اور میرے منہ میں رکھ دیا' پھر اسی طرح دوسری کھجور کو اٹھایا ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی پھر میرے دل میں بے پناہ شوق پیدا ہوا کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضری دوں حالانکہ کھجور کی مٹھاس میں اپنے منہ میں مسلسل محسوس کرر ہا تھا۔ فذهبت الى المسجد فصليت الصبح خلف عمر رضى الله تعالىٰ عنه فاردت ان اتكلم با لرؤيا فاذا بجارية على باب المسجد ومعهار طب فوضع بين يدى عمر فا خذر طبة فجعلها فى فمى ثم اخذ اخرى كذلك تم فرق على اصحابه و كنت اشتهى منه يعنى الزيادة ۔

پھر میں مسجد نبوی کی طرف چلا اور صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی میں نے خواب کی تعبیر کے بارے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ دروازہ مسجد پر ایک کنیز نظر آئی جس کے پاس کھجوریں تھیں پس اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیں ان میں سے ایک کھجور آپ نے اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی پھر ایک اور کھجور پکڑی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

میری خواہش تھی کہ مجھے مزید دیں' فقال لوزادك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم البارحة لزدناك فتعجب من ذلك فقال يا على المومن ينظر بنور الدين' فقلت صدقت يا امير المومنين هكذا رايت وهكذا وجدت طعمه ولذته من يدك كما من يدرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو زیادہ عطا فرماتے تو میں ضرور زیادہ دیتا۔

مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا تو حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ فرمانے گئے یا علی! ایماندار دین کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یا امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا میں نے بعینہ رات کو کھجور کو اسی طرح دیکھا ہے اور اسی طرح کھایا اور ایسی ہی لذت سے شادکام ہوا جیسے آپ نے اپنے ہاتھ سے کھجور منہ میں رکھی ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شفقت فرمائی۔

نتیجہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اقتداء فرما رہے ہیں اور انہیں امیر

المومنین کے لقب سے مخاطب ہیں نیز جو کچھ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خواب میں ملاحظہ کرتے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیداری کے عالم میں دیکھ رہے ہیں

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں

(حضرت نسیم بستوی مدظلہ)

تواضع وانکساری کا مجسمہ

حضرت ماوردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی معیت میں کہیں جا رہا ہوں یہاں تک کہ ایک جگہ راستہ تنگ تھا میں نے عرض کیا آپ پہلے تشریف لے چلیں! کیونکہ آپ سردار ہیں' آپ نے فرمایا ایسے مت کہو۔ میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت لوگوں کے سردار کے لیے کرے تو اس کا مال خلیفہ کو ملتا ہے!

ایک مرتبہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے آپ کا گزر ہوا جبکہ آپ کی معیت میں کچھ اور لوگ بھی تھے آپ گوش دراز پر سوار کچھ دیر تک اسی طرح رکے رہے اور وہ آپ سے ناصحانہ باتیں کرتی رہیں پھر کہنے لگی! عمر! انہیں لوگ یا عمر کہا کرتے تھے اور اب یا امیر المومنین کے کلمات سے پکارتے ہیں! اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ جسے موت کا یقین ہوتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے۔

اسی اثناء میں کسی نے آپ سے کہہ دیا یا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی باتیں سنتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی باتیں اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر بھی سماعت فرما رہا ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے خاوند اوس بن صامت جو عبادہ کے بھائی ہیں مجھ سے کہا تو میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم اس پر حرام ہو چکی ہو! وہ کہنے لگی اب میں اپنی غربت' تہائی اور وحشت کی فریاد اپنے رب سے کروں گی! چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قد سمع اللہ قول التی تجادلك فی زوجها تشتكی الی الله (۵۸-۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوا مجھے استطاعت نہیں' آپ نے

فرمایا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو وہ عرض گزار ہوا روزہ نبھانے کی مجھے طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ!!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا' ساتھیو!! اگر یہ خاتون مجھے صبح سے شام تک روکے رکھتی ہے میں آگے قدم نہ بڑھاتا البتہ فرض نمازوں کے لیے وقت نکال لیتا۔

تاثیر قرآنی

حضرت سیّدنا فاروق اعظم بیان کرتے ہیں کہ ابھی میں غلامی رسول کی سعادت سے بہرہ مند نہیں ہوا تھا اور اپنی عادت کے مطابق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا' آپ بیت اللہ شریف میں تشریف فرما تلاوت قرآن کریم میں محو تھے

میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو کر قرآن کریم سننے لگا آپ سورۃ الحاقہ کا آغاز کر چکے تھے آپ کے انداز تلاوت اور قرآنی تاثیر نے مجھے اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا۔ میں نے تعجب سے اپنے دل میں کہا یہ شعر ہے تو آپ نے ''انه لقول رسول کریم سے وما هو بقول شاعر'' (۶۹-۴۰،۴۱) تک آیات تلاوت فرما دیں پھر میں گمان کرنے لگا یہ کسی کاہن کا کلام ہے تو آپ نے یوں پڑھ دیا۔ وما هو بقول کاهن قلیلاً ماتذکرون تنزیل من ربّ العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل (الایه) یہ سنتے ہی میرے دل میں حقانیت اسلام کا سورج طلوع ہوا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خصوصی توجہ کی اور فرمایا کیا ابھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہونے کا وقت نہیں آیا! یہ سنتے ہی آپ دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے۔ (تابش قصوری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن غلط ارادے سے باہر نکلے راستے میں کسی شخص نے ان کے تیور دیکھے تو دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے آپ نے اپنا مقصد بیان کیا تو اس نے کہا اگر تم یہ کام کر گزرے تو بنی ہاشم سے کیسے بچو گے!

نیز وہ کہنے لگا عمر! تمہاری ہمشیرہ اور تمہارے بہنوئی سعید بن زید تو اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں یہ سنتے ہی آپ ان کے ہاں پہنچے اس وقت وہ دونوں قرآن کریم کی تلاوت سے

محظوظ ہورہے تھے۔ انہیں ایک صحابی سورۂ طٰہٰ پڑھا رہا تھا۔ علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں وہ خباب بن ارت تھے حضرت عمر نے آواز سنتے ہی نہایت سختی سے مارنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ نے اپنے شوہر کو بچانا چاہا تو انہیں بھی سختی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان کا جسم لہو لہان ہو گیا لیکن کلمہ حق برابر ادا کرتی رہیں۔ اتنی سختی کہ بعد بھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی استقامت کو دیکھا تو دل پسیج گیا اور کہنے لگے مجھے وہی کتاب دکھایئے جو تم پڑھ رہے تھے وہ بولیں اسے سوا طہارت کے چھوا بھی نہیں جا سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور وضو کیا۔ پھر سورۂ طٰہٰ کے اس قول خداوندی کو زبان سے ادا کرنے لگے انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني واقم الصلوٰة لذكري (۲۰-۱۴) بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس تو بھی میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کیجئے۔ پھر بے اختیار پکار اٹھے۔ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے چلیں' یہ سنتے ہی حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی باہر نکل آئے اور اطمینان سے کہا: یا عمر! آپ کو مبارک اور بشارت ہو کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یوں دعا مانگتے پایا اللھم اعز الا سلام بعمر ابن الخطاب او بعمرو بن هشام یعنی ابو جہل پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے روانہ ہوئے' دارارقم کے دروازے پر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور صحابہ کی جماعت کو پایا! جب انہوں نے عمر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ دل ہی دل میں خائف ہوئے اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت حمزہ نے ساتھیوں کی یوں حوصلہ افزائی کی اگر اللہ تعالیٰ عمر کے لیے بھلائی مقدر کر چکا ہے تو اچھا ہے اور اگر ان کا ارادہ خیر کا نہیں تو اسی جگہ ان کا قصہ تمام کر دیا جائے گا۔ اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور اپنے دامن کو سمیٹ کر فرمانے لگے: عمر کیا اب بھی تسلیم نہیں کرو گے کیا ولید بن مغیرہ کی رسوائی سے بھی سبق حاصل نہیں کر پائے۔ پھر دعا فرمائی۔ اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب ۔ الٰہی عمر ابن خطاب سے اسلام کی عزت فرما۔ اللھم اھد عمر الٰہی عمر کو ہدایت سے سرفراز فرما۔ یہ سنتے ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پکار اٹھے۔ اشھد ان لا الٰہ الا الله وانك رسول الله' فكبر المسلمون تكبيرة سمعها اهل المسجد ۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کر دیئے یہاں تک کہ مسجد بیت اللہ شریف میں ان کی

آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اسلام کا برملا اظہار کیا تا کہ ان کی تکلیف میں مسلسل اضافہ ہو کیونکہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں پہلے ہی جل رہے تھے میں نے اعلان اسلام سے ان کے غیظ وغضب کو مزید بڑھایا! جلیں اور خوب جلیں۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل　　یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

پھر میں اپنے ماموں ابوجہل کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا میرے بھانجے تیرا آنا مبارک ہوتا ہم مجھے تیری چنداں ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا ابوجہل! میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** یہ سنتے ہی اس نے بڑے غصے سے دروازہ بند کرتے ہوئے میرے منہ پر دے مارا اور کہا جو کچھ تو لایا ہے یہ صائب نہ ہو۔

بدھ کی دعا' جمعرات کو قبول

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام کے سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدھ کے دن دعا مانگی دوسرے ہی روز جمعرات کو حضرت عمر زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

پھر بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر' آپ نے قلت تعداد کی طرف اشارہ کیا تو فاروق اعظم عرض گزار ہوئے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب ایسی کوئی مجلس نہیں ہو گی جس میں عمر حاضر نہ ہو اب اسلام کے لیے میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ پھر نکلے اور طواف کعبہ میں مصروف ہو گئے۔ بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ذکر کرنے لگے مشرکین مکہ

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا آپ نے ایک کافر کو پکڑ لیا اور خوب گھسیٹا' وہ چلانے لگا' دوسرے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ یارسول اللہ (ﷺ)! اب کوئی ایسی مجلس نہیں رہی جہاں میں نے اپنے اسلام کا اعلان نہ کر دیا ہو! یہ سنتے ہی نبی کریم ﷺ طواف کے لیے مکان سے باہر تشریف لائے' آگے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان دونوں کی پشت پر یتیم مکہ' آمنہ کا چاند' عبداللہ کا لخت جگر' اللہ تعالیٰ کا حبیب اور چند جانثار صحابہ بیت اللہ شریف آئے اور طواف کیا پھر اعلانیہ نماز ادا کی۔ (ظاہر ہے یہ طواف کی دو رکعتیں ہوں گی)

حضرت علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے ایک دن بعد حضرت عمر اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئے۔ بعض نے تین دن کی بات بھی کی ہے۔

جبریل علیہ السلام کا سلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے میرا سلام کہیے! اور انہیں مطلع فرمایئے کہ ان کی رضا عزت ہے اور ان کا غضب حلم اور آپ اور ان کے وصال پر اسلام روئے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! **یا جبریل اخبرنی عن فضائل عمر وماله عند الله** اے جبریل! مجھے فاروق اعظم کے فضائل ومناقب بتایئے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے بھی خبر دیجئے۔ **فقال یا محمد لو جلست معك قدر ما بعث نوح فی قومه لم استطع ان اخبرك بفضائل عمر وماله عند الله تعالیٰ۔**

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا! یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ کی بارگاہ میں اتنی مدت بیٹھا رہوں جتنی عمر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تب بھی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان نہیں کر سکوں گا اور اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے آگاہی ممکن نہیں۔

دریائے نیل کے نام فاروق اعظم کا مکتوب کرامت

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب مصر پہنچے تو اہل مصر نے مجھے اطلاع دی کہ دریائے نیل

میں بوقت ضرورت سالانہ ایک کنواری نوجوان لڑکی نذر کرنی پڑتی ہے ورنہ یہ خشک رہتا ہے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری یہ گزارش امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے تمام کیفیت سے آگاہ کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر فرمایا اسلام تو گزشتہ تمام بری رسموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا اظہار کرتا ہے تاہم دریائے نیل کے نام خط لکھا جاتا ہے اسے اس میں ڈال دیا جائے چنانچہ آپ نے یہ خط تحریر فرمایا۔ ثم بعث الیہ رقعة فیھا بسم اللہ الرحمن من عمر بن الخطاب الی نیل مصر ۔ اما بعد فان کنت تجری بنفسك فلا حاجة لنا وان کنت تجری با مر اللہ فاجر علی اسم اللہ وامرہ ان بلقیھا فی النیل' فجری باذن اللہ ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے دریائے نیل کے نام' تجھے معلوم ہونا چاہیے اگر تو ذاتی طور پر رواں ہوتا ہے تو ہمیں تیری قطعاً ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری رہنا چاہتا ہے تو اللہ کے نام پر جاری ہو جاؤ۔

پھر آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فرمایا اسے دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ جیسے ہی انہوں نے آپ کے مکتوب گرامی کو دریائے نیل کے سپرد کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہنے لگا۔

اللہ تعالیٰ نے فخر فرمایا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان عرفات میں تھے آپ نے فرمایا لوگوں کو خاموش کراؤ' پھر اجتماع صحابہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر فخر فرماتا ہے۔ اور جو خطا کار ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں نیکوں کے باعث بخش دے گا اور جو نیک ہیں وہ جو طلب کریں گے عطا کیا جائے گا خصوصاً اہل عرفات انعام و برکات سے نوازے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان پر فخر فرماتا ہے خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے۔

انداز طلب

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کلو چھوہارے طلب کئے آپ نے فرمایا چاہو تو چھوہارے لے لو اور اگر چاہو تو تمہیں چند کلمات سکھا دوں جو ان سے بہتر ہیں آپ نے

عرض کیا آپ مجھے وہ کلمات تعلیم بھی فرمایئے اور عطا بھی کیجئے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں چنانچہ آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اللھم احفظنی بالاسلام قاء دا واحفظنی راقدا ولا تطمع فی عدو ولا حاسد واعوذبك من شر ما انت اخذبنا صیعه واسئلك من الخیر الذی ھو کله بیدك ۔

قفل جہنم

طبرانی نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سو رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس انداز سے جگانے کے لیے پکڑا' اے قفل جہنم کے بیٹے جاگئے۔ یہ سنتے ہی ان کا رنگ بدل گیا اور انہوں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ساری کہانی کہہ دی جب آپ نے سنا تو کہنے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہونے کی نسبت رکھتا ہوں پھر آپ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا' کیا یہ کلمات تو نے کہے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے بروایت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے' میں نے سنا وہ کہتے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہیں گے جب تک وہ ان میں موجود رہیں گے جہنم کے دروازے بند رہیں گے جب ان کا وصال ہوگا تو جہنم کے در کھل جائیں گے اور لوگ خواہشات نفسانیہ کا شکار ہونے لگیں گے جس کے باعث بکثرت جہنم رسید ہوں گے۔

اعلان ہجرت مدینہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوا جس کسی نے بھی ہجرت کی خفیہ کی' مگر جب آپ چلے تو اعلانیہ! آپ نے ڈھال سیٹ کی' تلوار تھامی' کعبہ مشرفہ کا سات بار طواف کیا دو رکعتیں ادا کیں جبکہ قریشی امراء دیکھ رہے تھے' پھر آپ نے اعلان فرمایا جس کے پیش نظر اپنی بیوی کو بیوہ' اور بچوں کو یتیم بنانا ہو وہ اس وادی کے پاس آئے مگر کسی کو آپ کے تعاقب کی جرأت نہ ہوئی' بخاری شریف میں ہے آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہجرت فرمائی۔

دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن سے کسریٰ کی طرف لشکر اسلام روانہ کیا جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچا تو ''کراس'' کرنے کے لیے کوئی کشتی وغیرہ میسر نہ آئی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سالار لشکر تھے انہوں نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ مل کر کہا اے دجلہ اگر تو بحکم خدا جاری ہے پھر تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عدل وانصاف کا صدقہ ہمیں پار جانے دے۔ اس کے بعد لشکر اسلام نے مع ساز وسامان گھوڑوں اور اونٹوں کو دریا میں ڈال دیا یہاں تک کہ دریا کو کراس کر لیا۔ ایسے کہ جانوروں کے سم تک بھی تر نہ ہوئے۔ اسے علامہ حصنی نے قمع النفوس میں ذکر کیا ہے۔ اس سے ملتی جلتی ایک کہانی اور بھی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم جنگل میں تھے کہ پیاس نے جاں بلب کر دیا' ہم نے انہیں اطلاع کی انہوں نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یوں دعا کی یاحلیم یاعلیم یاعلی یاعظیم اسقنا اتنے میں بادل نمودار ہوا اور ہمارے اوپر خوب سایہ کیا ہم اسی سائے میں ایک جھیل پر پہنچے ہم نے کشتی تلاش کی مگر نہ پائی۔ انہوں نے پھر دعا فرمائی یاحلیم یاعلیم یاعلی یاعظیم اجزنا ہم نے ان کے گھوڑے کی لگام تھام لی انہوں نے فرمایا بسم اللہ پڑھیے اور جھیل کو کراس کریں۔ واللہ ہم نے پانی پر چلنا شروع کیا حالانکہ ہمارے پاؤں تک بھی تر نہ ہوئے اور نہ ہی گھوڑوں' اونٹوں کے' جبکہ ہمارے لشکر کی تعداد چار ہزار تھی مگر افسوس کہ وہ وہیں وصال فرما گئے ہم نے انہیں وہیں دفن کر دیا مگر ہمارے دل میں خوف سا پیدا ہوا کہیں کوئی درندہ ان کی قبر نہ کھود ڈالے۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو وہ اس میں موجود نہ تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.

حرف آخر

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں بفضلہ وکرمہ تعالیٰ یہ ان کے مناقب وفضائل بیان ہوئے جنہوں نے ارکان دین کو مستحکم فرمایا۔ کفر کی بنیاد کھود دی' کلمہ حق کو بلند کیا' کفر کی آگ سرد کر ڈالی یہاں تک کہ اسلام کو عزت وشرف بخشا اس کی شان وشوکت میں اضافہ کیا اور بت پرست اپنی حسد وبغض کی آگ میں بھسم ہوئے۔

وہ ایسی شخصیت تھے جو حیاء وغیرت کے لباس سے ملبوس تھے وہ جس راستہ سے گزرتے شیطان بھاگ جاتا' حق کو بلند اور باطل کو سرنگوں کر ڈالا اور انہوں نے اپنی ہمت کی تلوار جہالت کے لشکر پر اس انداز سے چلائی کہ جہالت کے اندھیرے علم کے نور سے ٹھکانے لگا دیئے۔ اسلامی تیروں سے بت کے مجسمے پاش پاش کر ڈالی سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی صاجزادی حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا عقد محسن کائنات حضرت رسالت مآب نبی کریم ﷺ سے کیا اور نبی کریم ﷺ نے از خود آپ کو فاروق اعظم کے لقب سے ممتاز فرمایا یہ خصوصیت ان کی آپ نے بیان فرمائی جو ہوس کے قریب بھی نہ پھٹکے' عمل بکثرت کرنے والے' اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں کجی' کمی' نقصان اور مکاری کو داخل نہ ہونے دیا۔ اعلانیہ حق بات کہنے والے' محشر میں عزت وعظمت پانے والے' قول فیصل کا تو گویا انہیں الہام ہوتا تھا' قیامت میں قیادت کرنے والے' دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کو مرصع کرنے والے' یعنی حضرت امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آپ سے پانچ صد چھبیس احادیث مروی ہیں ان میں چھبیس بخاری شریف اور اکیس مسلم شریف میں ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مناقب صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما

رحماء بینھم کی ایک تفسیرِ جمیل
ہیں اشداء علی الکفار' یارِ مصطفیٰ ﷺ

(تابش قصوری)

خدا اور رسول اور ملائکہ کے محبوب:

حضرت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف بڑی محبت سے نگاہ اٹھائی اور فرمایا۔ انی احبکما ومن احبته احبه الله والله اشد حبالکما منی وان الملائکة لتحبکما یحب الله ایاکما احب الله من احبکما وابغض من ابغضکما ووصل من وصلکما وقطع من قطعکما ۔ میں تم دونوں سے محبت رکھتا ہوں اور جس سے مجھے محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہو جاتا ہے نیز اللہ تعالیٰ میری وجہ سے مجھ سے بھی زیادہ تم دونوں سے

محبت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ تم دونوں ملائکہ کے بھی محبوب بن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی محبوب بنالے جو تم دونوں سے محبت رکھے نیز اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا جو تم دونوں سے دشمنی اختیار کرے گا اور جو تمہاری طرف میلان کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف نظر رحمت سے میلان فرماتا ہے پھر جو تم دونوں سے قطع تعلق کرتا ہی اللہ تعالیٰ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔

انتہائی طیب وطاہر

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نہایت والہانہ اور جذباتی انداز میں فرمایا میری یہ دونوں آنکھیں ختم اور میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر ایسا نہ دیکھا اور سنا ہو (یعنی میں نے ازخود بقائمی ہوش وحواس) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اسلام میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ عمدہ پاک وصاف کوئی اور پیدا نہیں ہوا۔ ما ولد فی الاسلام مولو داز کی اطھر من ابی بکر وعمر ۔

ہیں وزیر احمدِ مختار، یارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا دائیں، بائیں حضرت ابوبکر اور عمر بیٹھے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے دائیں اور فاروق اعظم کے بائیں کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تم دونوں میرے دنیا وآخرت میں وزیر ہو جب زمین کو کھولا جائے گا تو سب سے پہلے اسی طرح ہم باہر تشریف لائیں گے اور اسی طرح ربّ العالمین کی زیارت سے مشرف ہوں گے حدیث کے کلمات ملاحظہ ہوں۔

قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر عن یمینہ وعمر عن یسارہ فوضع یمینہ علی کتفی ابی بکر ویسارہ علی کتفی عمر وقال انتما وزیرای فی الدنیا وانتما وزیرای فی الآخرہ وھکذا تنشق الارض عنی وعنکما وھکذا ازورانا وانتما ربّ العالمین ۔

کائنات میں سے بہتر

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "ابو بکر وعمر خیر اھل السماء

وخیر اھل الارض وخیر من مضیٰ وخیر من بقی الی یوم القیامة الا النبیین والمرسلین' نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام آسمانوں' زمینوں اور اوّلین وآخرین میں انبیاء ومرسلین کے علاوہ تا قیام قیامت سب سے افضل ترین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "خیر امتی من بعدی ابوبکر وعمر زینھما اللہ بزینة الملائکة وجعل اسمھما مع انبیائہ ورسلہ فی دیوان السماء والارض ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں سے سب سے بہترین حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے باعث فرشتوں کو زینت عطا فرمائی' زمینوں اور آسمانی دفاتر میں ان کے اسماء گرامی انبیاء ومرسلین کے اسماء مبارکہ میں درج ہیں گو یہ نبی اور رسول نہیں۔

سرداران جنت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جلوہ افروز ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا ھذان سیّدا اکھول اھل الجنة من الاوّلین والاخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرھما ۔ یہ دونوں سردار ہیں اوّلین وآخرین تک جو بوڑھے جنتی ہوں گے انبیاء ومرسلین کے علاوہ البتہ ابھی انہیں مطلع نہ فرمایئے۔

(نوٹ) جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں بڑھاپے کے عالم میں جو فوت ہوں گے اور وہ جنت کے مستحق ٹھہریں گے جنت میں انہیں جوانی کی نعمت سے نوازا جائے گا ان کے سردار صدیق وفاروق ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم (تابش قصوری)

حضرت علامہ محبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرے کہنے سے پہلے انہیں سرداری کی خبر نہ دینا' جب میں از خود انہیں یہ بشارت دوں گا تو وہ زیادہ خوش ہوں گے یہاں سیّد کھول الجنة کہا۔ باوجودیکہ وہ بھی جنتی جواں ہوں گے یہ اس لیے کہ ان کی حالت کمالی پر دلالت کرے اس لیے کہ جوان کی بہ نسبت ادھیڑ عمر والے کی حالت اکمل ومکمل ہوتی ہے اور جنتیوں کے مدارج ان کی عقل وفراست کے اندازے مطابق

ہونگے جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی! جب لوگ مختلف اقسام کی نیکیاں کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کریں تو انواع عقل سے اللہ تعالیٰ کے قرب کو تلاش کرنا۔

جنت اور جہنم کا مناظرہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جنت اور جہنم آپس میں اپنی اپنی بڑائی کا فخریہ انداز میں اظہار کرنے لگے دوزخ نے جنت سے کہا میرا مرتبہ تجھ سے بلند ہے کیونکہ میرے اندر بڑے بڑے ظالم و جابر سرکش آئیں گے جیسے فرعون وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی فرمائی تو کہہ دے بہرحال فضیلت مجھے ہی حاصل ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے زینت عطا فرمائی ہے۔

نامۂ اعمال

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں حشر میں منادی ندا کرے گا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے پہلے کوئی اپنے نامہ اعمال کو ہاتھ نہ لگائے۔

قیام تعظیمی

قال ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المسجد فدخل ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقام لہما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیل یا رسول اللہ قدنہیتنا عن قیام بعضنا بعض الالثلاثۃ لا لوین ولعالم یعمل بعلمہ ولسطان عادل' فقال کان عندی جبریل فلما دخلا قام جبریل فقمت انا مع جبریل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے نبی کریم ﷺ انہیں دیکھتے ہی قیام فرما ہوئے تو وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے قیام سے منع فرمایا تھا البتہ تین کے لیے اجازت تھی والدین کے لیے' عالم باعمل اور سلطان عادل کے لیے آپ نے فرمایا میرے

پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جب تم مسجد میں داخل ہو رہے تھے تو اس نے تمہارے لیے قیام کیا پس میں نے بھی جبریل کے ساتھ قیام فرمایا۔

(نوٹ) اس حدیث سے قیام تعظیمی کا مسئلہ روز روشن کی طرح حل ہو رہا ہے والدین کے لیے قیام' خسر کو والد کا مقام حاصل' شیخین نبی کریم ﷺ کے خسر ہونے کا شرف رکھتے ہیں' عالم باعمل کے لیے! صدیق و فاروق کے عالم باعمل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ انہوں نے معلم کتاب وحکمت سے علوم وعرفان اور ایمان کا درس لیا' سلطان عادل کے لیے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی امت کے دونوں سلطان جن کے عدل وانصاف پر زمانہ شاہد ہے نیز جب نبی کریم ﷺ قیام فرما ہوئے تو یہ ہو نہیں سکتا آپ کے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعظیماً کھڑے نہ ہوئے ہوں اور پھر جبریل کے قیام پر تو مہر تصدیق خود سیّد عالم ﷺ ثبت فرما رہے ہیں گویا کہ صدیق وفاروق کے لیے نبی کریم ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جبریل علیہ السلام قیام فرما ہوئے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں

خلافتِ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا بی بکر وعمر "لا یتامرون علیکما بعدی احد" نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد تم دونوں پر کوئی حکمران نہیں ہوگا۔ فھذا صریح فی الخلافۃ لھما بعدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور یہ ارشاد ان دونوں کی خلافت پر صریح دلالت ہے اور عملاً بھی یہی ہوا کہ ان پر کوئی حکمران نہ ہوا آپ ہی نبی کریم ﷺ کے پہلے اور دوسرے خلیفہ تسلیم کئے گئے۔

بنیادِ خلافت ومسجدِ نبوی

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لما بنی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المسجد وضع حجراً' ثم قال لیضع ابو بکر حجراً الٰی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجراً الٰی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجراً الٰی جنب حجر

عمر ثم قال ھو لاء الخلفاء بعدی ۔

جب نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی تو اپنے پتھر کے ساتھ ابوبکر سے فرمایا پتھر رکھ دو پھر حضرت عمر سے فرمایا تم ابوبکر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھ دو پھر حضرت عثمان سے فرمایا تم عمر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھو پھر فرمایا میرے بعد یہ میرے خلفاء ہیں رضی اللہ عنہم (ریاض النضرہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور خلفائے رسول

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کے خلفاء کون ہوں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم حضرت ابوبکر کو اپنا امیر بناؤ گے تو انہیں امین، دنیا سے نفور اور آخرت پر راغب پاؤ گے۔

اور اگر تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر مقرر کرو گے تو انہیں امین اور قوی، شجاع اور نڈر پاؤ گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے بارے میں کسی قسم کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے اور اگر کبھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا حاکم مقرر کرو گے حالانکہ مجھے ایسا کرتے ہوئے تم محسوس نہیں ہوتے پھر بھی تم انہیں ہدایت یافتہ اور صراط مستقیم پر چلانے والا پاؤ گے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے بارے میں کہ تم مجھے ایسا کرتے محسوس نہیں ہوتے اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم ابوبکر و عمر سے پہلے انہیں حاکم مقرر نہیں کر سکو گے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے ابوبکر و عمر کو مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولیت کا شرف بخشا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا خلیفہ بننا تو قرآن کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔ واذا سر النبی الی بعض ازواجه حدیثاً (۶۶-۳) جب نبی کریم ﷺ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوشیدہ بات کہی تو حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میرے اور آپ کے والد ماجد نبی کریم ﷺ کے بعد امیر و حاکم مقرر ہوں گے خیال رہے اس بات سے کسی کو فی الحال آگاہ نہ کرنا۔

الشفیق، الرفیق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج میں نے

آفتاب کو دیکھا اسے مغرب سے مشرق کی طرف لایا جا رہا ہے اور اس کے چہرے پر دو سطریں نقش ہیں:

(1) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الشفیق'

(2) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عمر الفاروق الرفیق (ریاض النضرہ)

جنتی سواریاں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے گھوڑوں جیسی شکل وصورت میں یاقوت سرخ اور زبرجد سے تخلیق شدہ سواریاں دیکھیں میں نے جبریل سے دریافت کیا ان پر کون سوار ہوں گے؟

انہوں نے کہا یہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے مخصوص ہیں وہ ان پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے باریابی کا شرف حاصل کرتے رہیں گے۔

معاونت خاص

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان پر جبریل اور میکائیل کو میرا معاون بنایا اور زمیں پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خادم خاص ہیں۔

فرشتوں کی مثل

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا میں تمہیں ان فرشتوں اور نبیوں سے آگاہ نہ کردوں جو تمہاری طرح ہیں۔

اے ابوبکر! فرشتوں میں تمہاری مثل حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور نبیوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تم مثال ہو جنہوں نے کہا الٰہی جو میری فرمانبرداری کرے وہ میرا اور جو انکار کرے پھر بھی تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے عمر! تم نبیوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی مثال ہو اور فرشتوں میں جبریل علیہ السلام

کی' کیونکہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے عذاب لیے نازل ہوتا تھا اور نوح علیہ السلام خود دعا کرتے رہتے تھے الٰہی زمین پر کسی کافر کو نہ چھوڑ' نیز تیری مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے کہ انہوں نے کہا تھا الٰہی ان کا مال تباہ کر اور ان کے دلوں پر سختی فرما کیونکہ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

آفتاب و مہتاب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں آفتاب و مہتاب۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کے لیے شفا ہے اور دلوں کی شفا ذکر خدا اور ذکر خدا کی لذت حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ہے۔

تعلیم محبتِ شیخین

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کان السلف یعلمون اولادھم حب ابی بکر وعمر کما یعلمونھم السورۃ من القرآن ۔ اسلاف تو اپنی اولاد کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی محبت کا اسی طرح سبق پڑھایا کرتے جس طرح قرآن پاک کی سورتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

شیخین کی محبت کا ثمرہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک گروہ کے لیے فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں دوزخ میں لے جاؤ ابھی تھوڑا سا فاصلہ کیا ہوگا کہ رحمت کے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس گروہ کو میرے پاس واپس لے آؤ جب وہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے سابقہ گناہوں کے باعث دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا تھا مگر تمہارے دل میں جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ہے اس کے باعث ہم نے تمہیں بخش دیا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اعلان

حضرت مولائے کائنات سے کسی نے دریافت کیا سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ تعجب سے کہنے لگا آپ سے بھی پہلے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھ سے بھی پہلے، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے جنت تخلیق فرمائی اور جان کو پیدا کیا وہ دونوں جنت کے پھل کھا رہے ہوں گے اور اس کے فرش پر تکیہ لگائے آرام کر رہے ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سے پہلے میں باہر آؤں گا پھر ابوبکر و عمر نیز فرمایا ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان سے عداوت کفر۔

درود شریف اور محبت ابوبکر و عمر کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سامنے ایک طشت جس میں زبرجد کی طرح بیر ہیں وہ دونوں اس سے کھا رہے ہیں کہ ان میں کچھ انگور بن گئے ہیں ابھی ان انگوروں میں سے کچھ تناول فرمائے ہوں گے کہ پھر اسی طشت میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں نظر آئیں، ان میں سے کچھ کھائیں گے میں نے ان سے کہا آپ کثیر الاعمال تو تھے نہیں! پھر یہ مراتب کن اعمال سے ودیعت ہوئے وہ کہنے لگے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ساتھ آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہمارا معمول رہا نیز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کے باعث یہ انعام میسر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج جنت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میرا استقبال کیا میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل کون سا عمل ہے انہوں نے کہا، آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا۔

تکمیل دین؟

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بابی بکر و عمر یتمم اللہ الدین اللہ تعالیٰ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ذریعہ دین کی تکمیل فرمائے گا۔

جنت و جہنم کی کنجیاں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میدان قیامت میں دو منبر لائے جائیں گے ایک عرش کی دائیں جانب اور دوسرا عرش کی بائیں طرف رکھا ہوگا ان پر دو فرشتے بیٹھیں گے' بائیں جانب والا اعلان کرے گا میں دوزخ کا ''واچ مین'' ہوں' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی کنجیاں نبی کریم ﷺ کے سپرد کرنے کا حکم دیا' میں یہ کنجیاں ان کے حوالے کرتا ہوں پھر نبی کریم ﷺ وہ چابیاں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو عطا کریں گے کہ وہ اپنے بدخواہوں کو دوزخ میں پھینک دیں' پھر دائیں طرف والا فرشتہ اعلان کرے گا لوگو! میں جنت کا ''واچ مین'' ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی چابیاں میرے سپرد کی ہیں کہ میں انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں! چنانچہ وہ فرشتہ چابیاں میرے سپرد کردے گا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں وہ چابیاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے کردوں گا تاکہ وہ اپنے چاہنے والوں کو جنت میں داخل کرلیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گنبد خضریٰ کے سائے تلے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ منورہ میں وصال فرمائیں گے اور مزار اقدس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوں گے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بشارت ہو کہ وہ دو نبیوں کے درمیان ہوں گے (ربیع الابرار) عربی عبارت سے اپنے ایمان کی حلاوت میں اضافہ کیجئے۔ **فی ربیع الابرار عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یموت عیسیٰ بن مریم علیه السلام بمدینتی فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبیٰ لابی بکر وعمر فانهما یحشران بین نبیین**

نکات عجیبہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بھی کوئی مسیح موعود' عیسیٰ ابن مریم' یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں مرے وہ جھوٹا ہے' کذاب ہے' متنبی ہے' سچے مسیح موعود اور سچے عیسیٰ علیہ السلام وہی ہوں گے جو بعد از وصال' نبی کریم ﷺ کے گنبد خضراء کے سائے تلے روضہ مقدسہ میں دفن ہونے کی سعادت پائیں گے لہٰذا حضور سیّد عالم ﷺ کے بعد جتنے بھی نبوت کے

دعویدار ظہور پذیر ہوئے وہ اسی حدیث پاک کی رو سے کذاب ثابت ہو رہے ہیں' لہٰذا مسیلمہ کذاب سے لے کر قادیانی کذاب تک نبوت کے دعویٰ میں سبھی جھوٹے ہیں۔

یہ حدیث علم غیب مصطفیٰ ﷺ پر صریحاً دلالت کرتی ہے' جو لوگ نبی کریم ﷺ کے علم شریف میں طعنہ زنی کرتے ہیں کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں' کل کی خبر نہیں' کون کہاں فوت ہوگا' کہاں دفن ہوگا یہ کوئی نہیں جانتا! ان تمام لغو اعتراضات کے جواب مذکورہ بالا حدیث سے روز روشن کی طرح عیاں ہیں آپ نے نہ صرف کل کی خبر دی' نہ صرف وصال سے آگاہ کیا بلکہ ہر ایک کے وصال کی خبر دفن کی جگہ علی الترتیب وصال پانا کون کس کے پہلو میں دفن ہوگا سبھی واضح کر دیا' سچ فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس نے میرے حبیب وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً (۴-۱۱۳) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت منادی ندا کرے گا لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنا حق وصول کر لو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ (ﷺ) ! اللہ تعالیٰ پر کس کا حق ہے؟ فرمایا جس کے دل میں ابوبکر و عمر کی محبت ہے!!

مولائے کائنات کے حبیب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے عرض کیا' نسمعك تقول فی الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء الراشدين فمن هم؟ فبكى وقال هم حبيباى اماما الهدى وشيخا الاسلام ابوبكر وعمر من اقتدى بهما عصم ومن اتبع آثارهما هدى الى صراط مستقيم ومن تمسك بهما فهو من حزب الله وحزب الله هم المفلحون ۔ میں نے آپ کو خطبہ میں یہ دعا مانگتے سنا ہے الٰہی ہماری اسی طرح اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی پس وہ خلفائے راشدین کون ہیں؟ یہ سنتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا وہ دونوں میرے حبیب ہیں وہ دونوں امام الہدیٰ ہیں وہ دونوں اسلام میں میرے بزرگ ہیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جس شخص نے ان کی اقتداء کی اور ان کے نقش قدم پر چلا اس نے صراط مستقیم کو پا لیا اور جس شخص نے ان کا دامن تھام لیا وہی اللہ کی جماعت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

ہمارے امام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کسی جنازے کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور ان کے آگے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے اس انداز کو دیکھ کر آپ نے فرمایا لوگو ہمارے امام ہیں جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے اور جنازہ کے پیچھے چلنے والا جنازے کے آگے چلنے والے پر فضیلت رکھتا ہے' ایسے ہی جیسے نماز باجماعت کی فضیلت نماز بے جماعت کی ادائیگی پر ہے' لیکن یہ دونوں ہمارے امام ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر مسلمان کے جنازے کے پیچھے چلنا ہی افضل ہے اگرچہ چلنے والا اہل فضل میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

اور وہ بخشا گیا

زہر الفائح میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو یاد فرمایا' جب دونوں حاضر ہوئے تو آپ نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا' تو عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم دونوں نے ایک جنازہ دیکھا اس کی نماز پڑھنے گئے آپ نے فرمایا تم دونوں میں امام کون بنا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! **اوھل یتقدم علی ابی بکر احد** کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے کوئی امام بن سکتا ہے؟ **فنزل جبریل وقال یا محمد ان ابا بکر وعمر کا نامبارکین علی المیت لا نہ کان کثیر الخطایا فلما صلیا اعتقہ اللہ من النار وادخلہ الجنۃ** پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ابوبکر و عمر کا اس جنازہ میں شامل ہونا میت کے لیے باعث برکت ثابت ہوا کیونکہ وہ شخص بہت سے گناہوں کے باعث مستحق نار تھا مگر ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے آزادی کی نعمت سے نوازا اور جنت میں داخل فرمادیا! **قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی امتی قوم یقال لھم الرافضۃ یشتمون ابا بکر وعمر فاذا لقیتموھم فا قتلوھم فانھم مشرکون۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک ایسا فرقہ ہوگا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دیتا ہوگا لوگ انہیں رافضی کہیں گے جب کبھی تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے جہاد کرو کیونکہ وہ یقیناً مشرک

حلب سے ایک جماعت حاکم وقت کے پاس آئی ہے اور انہوں نے اسے بہت سا مال و دولت دیکر درخواست کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک کو کھودا جائے اور اس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے اجسام مقدسہ کو نکال لیں۔ حاکم وقت نے انہیں اجازت دے دی ہے' اس پر مجھے نہایت صدمہ ہے اس کے بعد قاصد مجھے بلانے آیا' اور حاکم نے مجھے حکم دیا جب وہ لوگ مسجد میں آئیں تو دروازہ کھول دینا اور ان سے کسی قسم کا معاملہ نہ کرنا' یہ سنتے ہی میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا اور اتنا رویا کہ میرے آنسو نہ تھمتے تھے جب رات سر پر آئی بعد نماز عشاء کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے دروازہ کھول دیا' کیا دیکھتا ہوں چالیس آدمی' بتیاں' کدالیں اور دیگر زمین کھودنے کے آلات لے کر داخل ہوئے۔

انہوں نے روضہ منور کی بے ادبی کا قصد کیا ابھی منبر شریف تک ہی پہنچ پائے تھے کہ زمین پھٹ گئی اور پوری جماعت مع ساز و سامان زمین کے اندر دھنس گئی جب دیر ہوئی تو حاکم نے بلا کر پوچھا اللہ تعالیٰ کا جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا تفصیل سے بیان کیا اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا

ایک صالح بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا بغداد شریف میں ایک زاہد کے پاس کچھ امانت رکھی اور کہا میں مدینہ منورہ جا رہا ہوں وہ بولا جب تم نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضری دو تو بعد از سلام عرض کرنا اگر آپ کے پہلو میں یہ دو شخص نہ ہوتے تو میں ہر سال زیارت کے لیے حاضر ہوتا۔

جب وہ صالح مدینہ منورہ پہنچا تو اسے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت ہوئی' آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کا پیغام پہنچاؤ' میں نے عرض کر دیا' نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس شخص کو حاضر کرو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس زاہد کو حاضر کر دیا' آپ نے حکم فرمایا اس کی گردن مار دو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کاٹ دی۔ اس کے خون کے تین قطرے میرے کپڑوں پر آ پڑے میں گھبرا کر بیدار ہوا تو خون کے تین نشان میرے کپڑوں پر موجود تھے القصہ جب میں بغداد واپس لوٹا وہاں میں نے اس شخص جیسا ایک آدمی دیکھا میں نے

زاہد کے بارے اس سے دریافت کیا کہنے لگا وہ میرا باپ تھا ہم گھر میں سو رہے تھے ہمارے درمیان وہ سو رہا تھا کہ اچانک اسے کوئی اڑا کر لے گیا بعد وہ پتہ نہیں چلا وہ کہاں غائب ہوا میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو اس کا بیٹا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی عداوت سے تائب ہو گیا اور میرا مال اس نے میرے سپرد کر دیا۔

بغداد شریف تاریخ کے آئینے میں

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ بغداد شریف کو منصور نے 146ھ میں از سر نو آباد کیا اس نام کا دارالسلام اور قبۃ الاسلام رکھا۔ شہروں میں بغداد شریف کی ایسے ہی عظمت ہے جیسے اللہ کے بندوں میں استاد کا مقام ہوتا ہے بغداد شریف کی آب وہوا دیگر ممالک کی آب وہوا سے زیادہ سکون بخش اور روح پرور غذائیت سے معمور ہے وہاں کی نسیم صبح سب سے زیادہ لطیف اور پانی ہر پانی سے عمدہ اور شیریں' باشندگان بغداد اہل زمین کی بہ نسبت ملائکہ ارض کے لقب سے ملقب ہیں منصور نے جب اسے جدید انداز میں آباد کرنا چاہا تو کسریٰ کے محلات کو منہدم کرنے کا اس نے عزم کر لیا جو بغداد شہر سے ایک میل کی دوری پر واقع تھے۔ اسے کہا گیا یہ اسلام کے غلبہ کی نشانی ہے اسے قائم رہنے دو تاکہ آئندہ لوگوں کے لیے اسلام کی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھ جائے اور سمجھیں گے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے جانثاروں کا کارنامہ ہے یوں بھی کہ وہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز بھی ادا فرمائی ہے اس لیے بطور یادگار رہنے دیا جائے نیز اس کے گرانے اور برباد کرنے پر جو مال و دولت صرف ہو وہ بجائے نفع کے نقصان پر دلالت کرے گا چنانچہ منصور نے کسریٰ کے محلات کو گرانے کا ارادہ ترک کر دیا تاہم اب تھوڑے سے نشان باقی ہیں اس کے خصوصی محل کا طول ایک سو گز تھا نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت اس محل کے چودہ مینار زمین بوس ہو گئے۔

عجیب اتفاق

محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ہذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف کے سلسلہ میں مذکورہ عنوان کے تحت اپنی کتاب انوار امام اعظم میں بالتحقیق میں لکھا ہے کہ "اہل سنت و جماعت کی یہ دو جلیل القدر شخصیتیں سیدنا امام اعظم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہما" جن کی شہرت کا آفتاب ہر زمانہ

میں نصف النہار پر چمکتا آ رہا ہے دونوں کا خاندانی تعلق حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام سے جاملتا ہے علی الترتیب ایک حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو دوسرے سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ہیں۔

اور دونوں ہی شریعت وطریقت' حقیقت ومعرفت میں امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے ہادی ورہنما ہیں اور جن دومحلوں میں آسودہ خاک ہیں اس خطہ کا نام کاظمین یعنی اعظمین شریفین ہے تاریخ کا یہ بھی کارنامہ یادرکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پیدائشی وطن عراق (بابل) اور شہر بغداد شریف ہے جس کو اس وقت (ار) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس تحریر کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ بغداد شریف' شہر خلیل ہے منصور نے نئے سرے سے آباد کیا اور فی زمانہ دنیا کے عظیم ترین اور جدید ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ آج کل 1998ء-1418ھ سیّد صدام حسین بڑی شان وشوکت سے اقتدار پر فائز ہے دنیائے اسلام میں لیبیا کے صدر کرنل قدافی اور عراق کے صدر صدام حسین ہی وہ مرد میدان اور مجاہدین اسلام ہیں جو کفر کی طاغوتی طاقتوں کے سامنے سینہ سپر ہیں کاش کہ دنیائے اسلام کے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور متحد ہو کر یہود ونصاریٰ اور ہنود کی سازشوں کو ناکام بنا کر اسلام کا پرچم مشرق ومغرب کی فضاؤں میں لہرا سکیں جب کہ صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان شہید کی صورت میں صدام حسین اور کرنل قدافی موجود ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کا اہل بنائے' آمین

صدیق وفاروق کے وتر؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا! میرے صدیق! تم وتر کس وقت ادا کرتے ہو عرض کیا اوّل شب! آپ نے فرمایا تم تو عقل مند اور ہوشیار ہو۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے عمر! تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں آخر شب نماز وتر ادا کرتا ہوں آپ نے فرمایا! ہاں تم زور آور اور جفاکش ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مہذب میں تحریر کرتے ہیں کہ جنہیں آخر شب میں اپنی بیداری پر وثوق ہو تو انہیں آخر شب میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے بصورت دیگر اوّل شب ہی پڑھنا اچھا ہے

لیکن روضہ میں اسے نماز تہجد کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تاکہ اصل کی متابعت ہو۔

گستاخی کا انجام

حضرت محمد بن سماک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرا پڑوسی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سب و شتم کرتا میں اسے منع کرتا وہ باز نہ آتا ایک دن میری اس سے اس معاملے میں جھڑپ ہو گئی میں غم کی حالت میں گھر آ کر سو گیا' قسمت بیدار ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ مند ہوا اور تمام ماجرا خواب میں سنا دیا۔ آپ نے فرمایا چھری لے کر اسے ذبح کر دو! چنانچہ خواب ہی میں چھری پکڑی اور اس کی گردن پر چلا دی اسی کے ساتھ ہی خواب سے بیدار ہو گیا سنا تو پڑوسی کے گھر سے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں جب صبح ہوئی تو لوگ اسے نہلا رہے تھے میں نے غسل کے وقت اس کی گردن دیکھی تو اس پر زخم کے نشان پائے۔

اسی ہزار فرشتوں کی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جن کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے والوں کے لیے بخشش کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔
اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں ان کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ دشمنان صدیق وفاروق پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں۔

جن کا شیطان کے پاس مقدمہ

کسی صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان جن سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شان کے بارے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا شیخین کے سلسلہ میں میری ایک خبیث جن سے بحث چل پڑی وہ کہنے لگا ان دونوں نے حضرت علی سے مخاصمت اختیار کی جب ہمارا جھگڑا بڑھ گیا تو مقدمہ شیطان کے ہاں لے گئے وہ کہنے لگا میں ہزار سال تک آسمان دنیا پر عبادت کرنے کے باعث عابد کہلایا اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر محو عبادت رہا تو میرا نام راغب پڑا پھر میں نے چوتھے آسمان پر فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے والوں کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کر رہی تھیں اور جب آسمان پنجم کی طرف گیا تو اتنی ہی فرشتوں کی صفیں

دیکھیں جو! صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کے گستاخوں پر لعنت کر رہے تھے۔

قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انا وابو بکر وعمر کنفس واحد من احبنا جمیعا انتفع لمحبتنا ومن فرق بیننا لقی اللہ ولا حجۃ لہ ولا یجتمع حبی و بغضھما فی قلب مؤمن

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں' ابو بکر اور عمر جسم واحد کی طرح ہیں جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہماری محبت سے نفع اٹھائے گا اور جو ہم میں تفریق کرتا ہے اس کی موت اچھی نہیں ہوگی نیز کسی بھی ایمان دار کے دل میں میری محبت اور شیخین کی عداوت جمع نہیں ہو سکتی۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر' عثمان و علی
ہم "مسلک" ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان ویک دل
ابوبکر و فاروق و عثمان ' علی ہیں

آپ سب سے افضل ہیں

کسی شخص نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ تمام لوگوں سے افضل ہیں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ کہنے لگا نہیں' پھر آپ نے پوچھا کیا تو نے حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا' تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے کوڑوں کی سزا دیتا۔

عبرت: جب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو افضل کہنے والے شخص کے لیے مولائے کائنات رضی اللہ عنہ قتل کی سزا کا اعلان کرتے ہیں تو آج کل کی اس نسل سے پوچھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہتے شرم نہیں کرتے اگر آج علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ہوتے اور ایسے لوگوں کی غلیظ ترین باتوں کو سنتے تو نہ جانے کیسی کڑی سزاؤں کا اعلان کرتے اسی طرح حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی عظمت کو چار چاند لگاتے ہوئے ان سے افضل کہنے والے کو کوڑوں کی سزا کا ذکر کر کے متنبہ کر رہے ہیں' میرا محب وہی ہے جو میرے مقتداؤں کی افضلیت و برتری پر ایمان رکھتا ہے (تابش قصوری)

درندے کے بچے احترام بجالائے

کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ سفر میں تھا انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے بارے نازیبا کلمات کہنے شروع کر دیئے میں نے انہیں ڈانٹا' مگر اچانک ایک درندہ آیا اور وہ مجھے ان کے درمیان سے اٹھا کر لے گیا' میں نے دل ہی دل میں کہا رافضی تو میری اس حالت پر خوش ہوں گے بعدہ اس درندے نے مجھے اپنے بھوکے بچوں کے سامنے ڈال دیا وہ میرے پاس آئے اور فوراً بھاگ گئے اور اپنے باپ سے کہنے لگے ہم تین دن سے بھوکے تھے مگر تو ایسے شخص کو اٹھا لایا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: درندے کو اللہ تعالیٰ نے اس کا محافظ بنا دیا ورنہ ان لوگوں سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ محب شیخین کو قتل کر ڈالتے یوں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے یاروں کی شان کو ظاہر کرنا تھا کہ انسان کو درندے اتنی بھی عقل نہیں جتنی درندے کے بچوں کو وہ بھی نبی کے یاروں کے محبین کو جانتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لیے قرآن فرماتا ہے کالانعام بل ھم اضل' یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

کتے کو مسلط کر دیا

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک چہار چشم کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا جب میں اس کے پاس سے گزرنے لگا تو مجھے بھی خدشہ ہوا مبادا کہ حملہ آور ہو! مگر عجیب بات کہ وہ پکار اٹھا!

حضرت سفیان (رضی اللہ عنہ) آپ بے فکر رہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں پر مسلط کیا ہے جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں۔

گدھے نے گستاخ کا کام تمام کر دیا

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا اس نے دو گدھے خرید کئے ایک کا نام ابوبکر اور دوسرے کا نام عمر رکھا! جس کا نام عمر تھا سے چارہ کم دیتا ایک دن اس گدھے نے اس پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا' لوگوں نے مجھے

خبر دی میں نے کہا مجھے گمان ہے یہ اسی گدھے کا کام ہے جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے اس کی تصدیق کی!

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سَقَر　　　　اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت خضر علیہ السلام اور ابلیس لعین

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنیہ عورت بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہو کر ایمان سے سرفراز ہوئی۔ پھر چند دن تک نہ جانے کہاں رہی! پھر حاضر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غائب ہونے کا سبب دریافت فرمایا۔

وہ کہنے لگی میں اپنے اہل خانہ کو کوہ قاف پر دیکھنے چلی گئی وہاں میں نے بڑی عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ وہاں ایک شخص کہہ رہا تھا الٰہی مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی محبت میں موت آئے دوسرا کہہ رہا تھا الٰہی مجھے اس آگ سے پناہ عطا فرمانا' جو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دشمنوں کے لیے بھڑکائی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے اور دوسرا ابلیس تھا۔

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ابلیس سے سوال کیا تو کہاں رہتا ہے وہ بولا ایسی قوم میں جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب جاری رہتا ہے کیونکہ میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برائی سے یاد کرنا عمدہ بنادیا ہے سچ فرمایا قرآن کریم نے زین لھم الشیطان اعمالھم' شیطان نے ان اعمال کو ان کے لیے بڑا مزین کر دیا ہے۔

آگ آگ

الریاض النظرہ فی مناقب العشرۃ میں کسی مرد صالح سے مروی ہے کہ میں کسی بھی میت کا حال نہ سنتا جسے کفنانا ہوتا ایک بار مجھے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے جب میں اس کے پاس گیا تو وہ اچانک کودا اور کھڑا ہو گیا پھر جلدی سے بیٹھ گیا اور آگ آگ پکارنے لگا میں نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی تو وہ کہنے لگا میں کلمہ پڑھ نہیں سکتا۔ خدا کوفہ کے بوڑھوں پر لعنت کرے جنہوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سب وشتم کرنے لگا۔

آفتاب کا طلوع

نبی کریم ﷺ نے فرمایا (انبیاء ومرسلین) کے بعد ابوبکر وعمر سے زیادہ کوئی بلند مرتبت پیدا نہیں ہوا جن پر آفتاب نے طلوع کیا ہو اور ان پر فضیلت دی جا سکے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں میرے چشم وگوش ہیں۔

اصدق الصادقین سیّد المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

فائدہ: حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا نائب مقرر کیا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ متعین کرتے ہوئے فرمایا اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عمل رات کے ہیں جنہیں وہ دن کے وقت قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کا فرض ادا نہ کیا جائے۔ وزنی اعمال تو اسی کے ہیں جس نے حق کی پیروی کی اور وہی پلہ گراں ہے جس میں اعمال حق موجود ہیں۔ قیامت میں اسی کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا جس نے باطل کی راہ اپنالی۔

بہترین خلیفہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک صاحب مرض الموت میں حاضر ہوئے اور شکوہ کرتے ہوئے کہنے لگے میں خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے لیے سخت گیر خلیفہ مقرر کر دیا ہے اور لوگ گھبرا رہے ہیں لیکن ان کے بس کی بات نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی آپ سے پوچھے گا۔

— آپ نے فرمایا تم مجھے خدا خوفی کا سبق دیتے ہو! اگر اللہ تعالیٰ مجھے پوچھے گا تو میں عرض کروں گا الٰہی میں نے تیری مخلوق پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

اڑھائی سال بعد

نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا کہ میں' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنت میں ایک ہی درجہ میں ہیں پھر آپ ان دونوں سے اڑھائی درجے بلند ہو گئے آپ نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کے بعد میں اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

وصال محبوب کا صدمہ

روض افکار میں ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سردی' کے دنوں میں ایک مرتبہ غسل فرمایا تو انہیں پندرہ یوم تک بخار رہا' وہی مرض آپ کے وصال کا باعث بنا۔

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب صرف نبی کریم ﷺ کی فرقت وجدائی تھی کیونکہ آپ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں سائے کی طرح تھے اب صدمہ ناقابل برداشت تھا جو آپ کے وصال کا سبب بنا۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عیادت کے لیے حاصر ہوئے مگر سرکار دو عالم ﷺ کی اس تکلیف کو دیکھتے ہی بیمار پڑ گئے جب حضور روبصحت ہوئے تو آپ از خود ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب صدیق نے حبیب ﷺ کی زیارت کی تو پکارا تھے

مرض الحبیب فزرته

فمرضت من اسقی علیه

فشفی الحبیب فزارنی

فشفیت من نظری الیه

میرا حبیب جب بیمار ہوا تو میں اسے دیکھتے ہی بیمار ہو گیا۔

اور جب محبوب کو روبصحت دیکھا اور اس نے نگاہ صحت سے مری طرف دیکھا تو محبوب کے دیدار سے ہی شفا میسر ہو گئی۔

عطائے الٰہی!

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہوئے تو مکہ میں کہرام مچ گیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا آپ کے فرزند ارجمند خلیفۃ الرسول ہونے کا باِتفاق شرف پاچکے ہیں وہ کہنے لگے کیا بنوعبد مناف اور بنومغیرہ بھی رضامند ہو چکے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! تو کہنے لگے جسے اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے آپ نے دو سال تین ماہ بارہ یوم تک امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی قیادت کو سنبھالے رکھا۔

سہ شنبہ (منگل) جمادی الثانی 13ھ کو 63 برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے رب توفنی مسلما والحقنی با لصالحین الٰہی میرا وصال بحیثیت مسلمان ہو اور میرا حشر صالحین کے ساتھ کردے۔

نماز جنازہ چار تکبریں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ روضہ مقدسہ اور منبر شریف یعنی ریاض الجنۃ میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے چھ ماہ اور چند دن زائد تک زندہ رہے بعداز وصال مکہ مکرمہ دفن ہوئے اس وقت ان کی عمر 97 سال تھی وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر مقدس میں آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن' عمر' عثمان اور طلحہ اترے۔ علائی کا بیان ہے جب آپ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی مجھے کفنانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کے سامنے لے جانا اور عرض کرنا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت کا خواستگار ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسے ہی کیا اور غائب سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کردیا گیا۔

محرم راز نبوت

علامہ طبری کا بیان ہے' جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو آپ کے جسد اطہر کے پاس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے

صدیق! اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت و برکات سے نوازے' آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم وہمساز اور ہمراز تھے' آپ کا عشق ومحبت مثالی تھا' آپ سب سے پہلے اسلام لائے' اور آپ کا ایمان وایقان تمام صحابہ سے زیادہ مستحکم ومحکم تھا اور آپ مدارج میں سب سے بڑھ کر ہیں آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بمنزلہ چشم وگوش تھے' آپ کو اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے بہترین جزا سے نوازے' رضی اللہ عنہ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ماجد کے چہرہ انور کو دیکھا تو یوں گویا ہوئیں! اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو تازگی وملاحت عطا فرمائے اور آپ کی سعی کو مشکور کرے آپ نے ہمیشہ دنیا کو حقیر سمجھا اور آخرت کو توقیر بخشی کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی طرف ہی رجوع کرنے والے تھے۔

دو عورتیں' دو مرد

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سچی فراست میں سب سے بڑی چار شخصیتیں ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی خاتون حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت صفورا رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے والد ماجد سے کہا اسے اپنے ہاں خادم رکھ لیں۔

دوسری خاتون حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے اپنی فراست سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور بعض کا کہنا ہے حضرت آسیہ بنت مزاحم' زوجہ فرعون تھیں کیونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون سے کہا تھا یہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈ ہے اسے قتل نہ کیجئے۔

اور آدمیوں میں پہلے صاحبِ فراست عزیز مصر تھے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دانائی اور فراست سے پہچان لیا اور کہا ان کی نہایت عمدگی سے خاطر مدارت کریں ممکن ہے یہ ہمیں

امام رازی ﷫ بیان کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے سترہ برس کی عمر میں خرید کیا اور تیرہ سال تک وہاں رہے اور ریان شاہ مصر نے جب آپ کی عمر تیس برس ہوئی تو وزارت مصر تفویض کر دی پھر 33 برس میں آپ کو ملک وحکمت سے نوازا گیا' ایک سو بیس برس کی عمر تک والی مصر رہے شاہ ریان آپ پر ایمان لے آیا تھا اور آپ کی زندگی میں وہ انتقال کر گیا۔

دوسرے آدمی حضرت ابوبکر صدیق ﷛ ہیں جنہوں نے فراست صادقہ سے عمر کو امور مملکت چلانے کا اہل سمجھا اور انہیں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے طور پر مقرر کر دیا وھب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم کا ذکر خیر تورات میں شاخ آہن اور امیر مستحکم کے لقب سے آیا ہے۔

شہادت فاروق اعظم ﷛

حضرت سیدنا فاروق اعظم ﷛ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماری ہیں اسے میں نے اپنی موت کے تصور کے سوا کچھ نہ سمجھا' بعدہ مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں نماز فجر کے دوران بدھ کے دن 23 ذی الحجہ مبارکہ کو حملہ کر دیا جس سے آپ تین دن بعد شہید ہو گئے' پھر اتوار کے دن نبی کریم ﷺ کے روضہ مقدسہ میں سیدنا صدیق اکبر ﷛ کے پہلو میں دفن کر دیئے گئے آپ کے وصال سے زمین تاریک ہو گئی ایک بچہ پکار اٹھا اے میری والدہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ اس نے کہا بیٹا قیامت تو قائم نہیں ہوئی حضرت سیدنا فاروق اعظم شہید ہو گئے ہیں آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ دس دن رہی۔ ﷛

۳ تاریکیاں

حضرت سیدنا ابوبکر ﷛ فرماتے ہیں تاریکیاں تین ہیں اور پھر ہر تاریکی کے لیے ایک ایک چراغ موجود ہے۔

(1) گناہ کی تاریکی' اس کا چراغ توبہ ہے۔

(2) قبر کی تاریکی' اس کا چراغ یقین ہے۔

(3) آخرت کی تاریکی' عمل نیک اس کا چراغ ہے۔

تین چاند میرے گھر میں

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں تین چاند اتر آئے ہیں اس کی اطلاع میں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی وہ فرمانے لگے تمہارے گھر میں مخلوق میں تین بہترین وجود دفن ہوں گے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راہی بقاء ہوئے تو انہوں نے کہا عائشہ! تیرے سب سے بہترین چاند یہی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوران کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا اور روضہ مقدسہ میں جگہ پائی۔

کیا مقدر ہے صدیق وفاروق کا　　　جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

مناقب حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد خاندانی قرابت میں آپ سب سے اقرب ہیں اس نام کے بہت اصحابی ہیں جن میں حضرت عثمان بن حنیف' عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما غزوۂ اُحد میں انہوں نے اپنے کافر والد طلحہ کو قتل کیا! حضرت عثمان بن ابی العاص' عثمان بن عامر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ہیں' عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس آیت کریم کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ امن ھو قانت اناء الیل ساجدًا وقائمًا یحذر الاٰخرۃ ویرجوا رحمۃ ربہ (۳۹-۹) کیا وہ شخص جو رات بھر سجدے اور قیام میں راتیں گزارتا ہے اور آخرت کے لیے خشیت محسوس کرتا ہے اور وہ اپنے ربّ کی رحمت کا امیدوار ہے۔

حلیہ مبارکہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ''اجمل الناس'' لوگوں میں صاحب جمال تھے۔ عظیم اللحیۃ' ریش مبارک بڑی تھی' ربع القامۃ' میانہ قد' نہ بہت لمبے اور نہ ہی چھوٹے، لا بالطول ولا بالقصر' آپ کی والدہ حضرت روی بنت کریز بن ربیعہ ہیں جنہوں نے اسلام کی سعادت پائی۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پلیٹ گوشت کی

دے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا اس وقت وہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے احسن اور موزوں ترین جوڑا نہیں دیکھا۔

فجعلت انظر الی عثمان مرة والی رقیة مرة۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے ان دونوں سے احسن جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! آپ کا نام نامی قبل از اسلام اور بعد میں عثمان ہی رہا کنیت ابو عمر اور لقب ذوالنورین ہے کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کو دو نوروں سے نوازے گا آپ ہر زمانے میں کریم النفس رہے۔ بعض کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اور یہ سعادت آپ سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی یہی وجہ ہے کہ آپ ذوالنورین کے لقب سے معروف ہوئے۔

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عثمان بن عفان صورت وسیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں میری بیٹی ان کی زوجہ ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے آپ نے شہادت کی انگلی کو بلند کرتے ہوئے فرمایا ایسے ہی انہیں وہاں میرا قرب حاصل ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عثمان! یہ جبریل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ کر مجھے بشارت دے رہے ہیں کہ عثمان آسمان والوں کے لیے نور' اہل ارض اور اہل جنت کے چراغ ہیں۔

سب سے پہلے مہاجر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ہجرت اختیار فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے حضرت ابراہیم اور لوط علیہما

السلام کے بعد سب سے پہلے یہی ہجرت کرنے والے ہیں۔

عرائس میں ہے کہ لوط کا معنی ہے ملنا' چونکہ ان کی الفت حضرت ابراہیم کے دل سے مل چکی تھی انہوں نے عراق سے شام کی جانب ہجرت اختیار کی۔

وصال حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح قبل از اعلان نبوت ہو چکا تھا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال مدینہ طیبہ میں غزوۂ بدر کی فتح کے دن ہوا' آپ کے بعد آپ کی ہمشیرہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دل جوئی کے لیے فرمایا اگر میری چالیس بروایت دیگر سو بیٹیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگر وصال کرتی جاتیں تو میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہتی۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا' چھ برس کے تھے کہ ایک مرغ نے چونچ ماردی اس سے بیمار پڑے اور وصال فرما گئے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت روئے۔ حضور نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا (صبر کرو) مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ تمہارا نکاح ام کلثوم سے کر دیا گیا ہے اور اس کا مہر ان کی بہن کے برابر قرار دیا ہے۔

علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ قبل از نبوت حضرت رقیہ کا نکاح عُتبہ بن ابولہب اور ام کلثوم کا نکاح عُتَیبہ سے ہوا حضور کے اعلان نبوت کے ساتھ ہی ابولہب کے کہنے پر اس کے دونوں لڑکوں نے طلاقیں دیدیں جب کہ ابھی یہ دونوں بہنیں' ان کے ہاں نہیں گئی تھیں پھر یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

بکری کے بچے نے شہادت دی

حضرت نجم الدین نسفی کا بیان ہے ابولہب کے پانچ بیٹے تھے' عتبہ' عتیبہ' عتاب' معتب' معتیب۔

حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابولہب نے عرض

کیا اگر میں اسلام قبول کرلوں تو میرے لیے کیا فضیلت ہوگی' آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے برابر! کہنے لگا میں ان سے افضل ہوں آپ نے فرمایا کس وجہ سے؟ کہنے لگا! میں ایسے دین کو قبول نہیں کرتا جس میں سبھی برابر ہوں۔

ایک رات نبی کریم ﷺ اس کے ہاں پہنچے اور فرمایا تم میری بات مانو اور اسلام قبول کرلو وہ کہنے لگا' سامنے بکری کا بچہ کھڑا ہے اگر یہ تمہاری رسالت کی گواہی دے تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ آپ نے بکری کے بچے سے فرمایا بتاؤ! میں کون ہوں! وہ بے ساختہ پکارا' آپ اللہ کے رسول ہیں ابولہب یہ سنتے ہی آگ بگولہ ہوگیا اور یہ کہنے لگا محمد کا جادو' اس پر بھی چل گیا ہے اس نے چھری ہاتھ میں لی اور اس کی کھال اتار دی۔

دعائے رسول کریم ﷺ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا نبی کریم ﷺ تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور یہ دعا پڑھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیا بسم اللہ الرحمن الرحیم' اعیذك بالله الا حدا لصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد من شر ما تجده ۔ پھر فرمایا اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آیا کرو! کیونکہ اس کی پناہ میں آنے کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور دعا نہیں۔ (اذکار)

بہترین انسان

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے منبر شریف پر خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو! تمہیں سب سے بہترین انسان سے آگاہ کروں؟ انہوں نے کہا ضرور آگاہ فرمایئے آپ نے کہا سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم ہیں اور یہی کہتے کہتے منبر شریف سے اتر آئے۔

روٹیاں اور گوشت

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ ہمارے پاس کھانے بننے کے لیے کوئی چیز موجود نہ تھی حضور باہر تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو دریافت کرنے لگے کیا میرے بعد تمہیں کچھ ملا ہے؟ عرض کیا نہیں یہ سنتے ہی آپ نے وضو فرمایا بعدہ نماز

پڑھنے لگے کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا مانگتے رہے۔ آخر حضرت عثمان آئے اور پوچھنے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ پھر باہر گئے اور ہمارے لیے کچھ آٹا اور کھجوریں بھیجیں مگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان سے تو کھانا پکانے میں دیر ہو گی۔ چند روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیجا' بعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے' آپ نے دریافت فرمایا کیا کچھ میسر ہوا' میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سلوک سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی کھڑے کھڑے مسجد میں تشریف لے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! میں عثمان پر راضی ہوں تو بھی ان کو اپنی رضا سے ہمیشہ نوازنا آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

دعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغاز شب سے طلوع فجر تک حضرت عثمان کے لیے محو دعا دیکھا پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام لغزشیں جو ہوئیں یا ہوں گی سبھی بخش دیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے **ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ** (۲۱-۱۰۱) کے متعلق فرمایا یہ حضرت عثمان کی شان میں نازل ہوئی۔

آپ نے معانقہ فرمایا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کے گھر تشریف فرما تھے وہاں مہاجرین کی جماعت بھی حاضر تھی خصوصاً ابوبکر صدیق' عمر' عثمان' طلحہ' علی اور زبیر رضی اللہ عنہم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک اپنے دوست کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ ہر ایک اپنے اپنے مونس و ہمدم کے ساتھ کھڑے ہو گیا' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھ کر اپنے گلے لگا لیا۔

صاحبِ شفاعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایا روز قیامت یہ ایسے ستر ہزار لوگوں کی

شفاعت کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوں گے آپ سے مزید مروی ہے کہ قیامت کے دن حضرت عثمان قبیلہ ربیعہ اور معز کے لوگوں کی تعداد کے برابر شفاعت کرائیں گے۔

حلوہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آٹا اور شہد لائے پھر ایک دیگچی لائی گئی اور آگ پر رکھ کر پکایا گیا' آپ نے فرمایا فارس کے لوگ اسے حلوہ کہتے ہیں (ریاض نضرہ)

ربیع الابرار میں ہے کہ بعض لوگ اس بناء پر حلوہ نہیں کھاتے کیونکہ اس نعمت کے میسر آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوگی۔

شہد باعث شفا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بار بیمار پڑے تو انہوں نے پانی شہد اور زیتون کا تیل ملا کر پی لیا' انہیں اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! مرض اور شفا کس کی طرف سے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میری طرف سے' عرض کیا پھر طبیب کیا کرتے ہیں فرمایا وہ اپنا رزق کھاتے اور میرے بندوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ میری طرف سے موت یا شفا پہنچتی ہے۔

اللہ سچا' تمہارا بھائی جھوٹا؟

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ چنانچہ تین بار اسے شہد پلایا گیا' پھر اس نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اسے شہد پلایا مگر فائدہ حاصل نہ ہوا آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں' شہد حافظہ کے لیے نہایت مفید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہانہ تین دن شہد استعمال کرے وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں تم اپنے لیے دو شفاؤں کو لازم پکڑو! قرآن کریم کی تلاوت اور شہد کا استعمال کرنا' شہد سے زیادہ مفید جسم کے لیے اور کوئی چیز نہیں' شہد کا نام حافظ امن ہے۔

آنکھ کی بیماری کے لیے شہد نفع مند ہے بعض کہتے ہیں ہمیں خواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا مشک کے ساتھ شہد لگائیں۔ کتاب البرکت میں ہے کہ شہد ستر بیماریوں کی شفا ہے ربیع الابرار میں ہے شہد نہار منہ پینا فالج سے محفوظ رکھتا ہے۔

خوشخبری

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تین چھینکیں آئیں حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا عثمان تجھے بشارت ہو تمہارا دل امتحان سے مضبوط ہے۔

الحمد للہ علیٰ کل حال

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک چھینک کا جواب دینا مستحب ہے' حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا فرض ہے۔

طیب کہتے ہیں چھینک دماغ کی قوت اور صحت کی علامت ہے اس لیے اس نعمت پر حمد و شکر بجا لانا چاہیے' روضہ میں ہے "الحمد للہ علیٰ کل حال" کہنا چاہیے' تہذیب الافکار میں ہے کہ جب چھوٹے کو چھینک آئے تو جواباً رحمک اللہ و بارک اللہ کہنا' مناسب ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چھینک کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے تو وہ سال بھر کے لیے صحت مند رہے گا۔

اور اس نے اسلام قبول کرلیا

نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ چھینک آئی' یہودی نے کہا یرحمک اللہ' آپ نے فرمایا: یھدیکم اللہ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا اشھدان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

چھینک پسندیدہ چیز ہے جمائی' ناپسند' کیونکہ چھینک روح کے لیے صفائی' دماغ کے لیے تازگی جبکہ جمائی حواس کو مکدر کرتی ہے اور غفلت لاتی ہے اسی لیے کسی نبی کو جمائی نہیں آئی۔

شہادت کی خبر

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہہ کر مخاطب فرمایا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے ذوالنورین کہہ کر کیوں مخاطب کرتے ہیں! تو فرمایا اس لیے کہ تم قرآن کریم پڑھتے جام شہادت نوش کرو گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ روز قیامت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں لایا جائے گا کہ آپ کی شہ رگ میں خون جوش زن ہوگا آپ کی رنگت خون ایسی اور آپ سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی۔ آپ کو دو جوڑے نور کے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر آپ کے لیے ایک منبر آراستہ کیا جائے گا اور آپ کے نور کی روشنی میں لوگ پل صراط سے گزریں گے لیکن آپ کا دشمن محروم رہے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں ایک سیب نما محل دیکھا جس کا اچانک دروازہ کھلا' اس سے ایک حور برآمد ہوئی میں نے پوچھا تو کس کے لیے ہے اس نے کہا جسے ظلماً شہید کیا جائے گا جن کا نام عثمان بن عفان ہے۔

شب زندہ دار

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صائم الدھر' قائم اللیل تھے تاہم کبھی کبھی اوّل شب تھوڑی سی دیر کے لیے آنکھ لگا لیا کرتے' آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کبھی کبھی تو ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید ختم فرما لیتے۔ غرباء کو امراء ایسا کھانا کھلاتے اور خود سرکہ یا زیتون استعمال میں لاتے خواہشات دنیا کی تکمیل خواہشات اُخریٰ سے روک رکھتی ہے۔ (ربیع الابرار)

فوائد سرکہ: ابن طرخان طب نبوی میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سرکہ استعمال کرنے والوں پر فرشتے مقرر ہیں جو ان کے لیے استغفار کرتے ہیں مزید فرمایا سرکہ بہت عمدہ چیز ہے الٰہی اس میں برکت عطا فرما کیونکہ اسے انبیاء کرام نے بطور خوراک کھایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ اپنے آپ کو محتاج نہ سمجھے (ابن ماجہ)

سرکہ جوانوں کے لیے ہر موسم میں مفید ہے خصوصاً گرم ممالک کے رہنے والوں کو اس کا استعمال بہت فائدہ مند ہے دانتوں کے درد سے نجات دلاتا ہے جسے دانت کا درد ہو وہ سرکہ سے کلی کرے درد دور ہو جائے گا جس گھر میں سرکہ کا چھڑکاؤ کیا جائے وہاں سانپ اور بچھو ہوں تو مر جاتے ہیں۔ سردرد کے لیے اس کی مالش مفید تر ہے۔

نکسیر بند نہ ہو تو سرکہ پانی میں ملا کر ناک میں اس کے قطرے ڈالے جائیں تو فوری آرام ہو گا سرکہ سے کلی کی جائے تو دانت مضبوط' آنکھ کی بینائی اور کان کی سماعت تیز ہو جاتی ہے سرکہ بدن کو قوی بناتا ہے۔

سرکہ پینے سے کھانسی کافور ہو جاتی ہے بیان کرتے ہیں خلیفہ مامون رشید خطبہ کے دوران کھانسنے لگا اور اس نے اعلان کیا جسے کھانسی ہو وہ سرکہ استعمال کرے کھانسی ختم ہو جائے گی لوگوں میں جو اس مرض کا شکار تھے انہوں نے سرکہ استعمال کیا تو درد سے نجات حاصل ہو گئی۔

حضور ﷺ نے یاد فرمایا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ایام مرض میں ایک دن فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا میرے بعض صحابہ میرے پاس ہوتے عرض کیا ابو بکر' فرمایا نہیں! پھر کہا گیا! عمر! فرمایا نہیں' عرض کیا عثمان! کہا ہاں! جب حضرت عثمان حاضر ہوئے تو مجھے فرمایا تم ذرا ادھر ہو جاؤ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی فرمائی تو ان کا چہرہ پریشان دکھائی دینے لگا۔ پھر جب بلوائیوں نے آپ کے گرد گھیرا تنگ کر دیا' لوگوں نے مقاتلہ کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ایسے نازک مرحلہ میں صابر رہنا چنانچہ آپ نے مقاتلہ کی اجازت نہ دی اور 35ھ بروز جمعۃ المبارک آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ تقریباً 90 برس کے تھے۔ بعض نے کہا 88 سال کی عمر تھی۔

نماز جنازہ اور فرشتے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس دن حضرت عثمان شہید ہوں گے ان پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی فرشتے نماز پڑھتے ہیں آپ

نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تو آسمانوں میں ذوالنورین کے لقب سے معروف ہیں۔

ربیع الابرار میں ہے کہ دو نور سے مراد آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

قتادہ بن نعمان ذوالعینین کہلاتے ہیں غزوۂ اُحد میں ان کی آنکھ باہر نکل پڑی' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اندر ڈال دی وہ اسی وقت صحیح وسالم ہوگئی یہاں تک کہ زندگی بھر اس آنکھ میں کسی قسم کا مرض ظاہر نہ ہوا جبکہ دوسری آنکھ کبھی کبھی دکھنا شروع ہو جاتی!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک

مجمع الاحباب میں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم فرمایا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سفیر کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں تھے جب آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لے چکے تو فرمایا عثمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور دوسرے ہاتھ سے ملاتے ہوئے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے لہٰذا اس نسبت سے حضرت عثمان کا ہاتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں کی نسبت بہت اعلیٰ ہے۔

طواف کعبہ سے انکار

جب سفیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے تو وہاں لوگوں نے کہا موقع غنیمت ہے آپ بیعت اللہ شریف کا طواف کرلیں آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک طواف نہ کریں میں طواف نہیں کرسکتا ہاں آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کو خوب ملحوظ رکھا۔

دو بار جنت خرید کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بار جنت کا سودا کیا' ایک مرتبہ جب چاہ رومہ یہودی سے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عثمان نے میری امت کو زندگی بخش دی اور اس کا اکرام بجالائے۔ دوسری بار جب آپ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے غزوۂ تبوک

کے لیے مع ساز وسامان پیش کیے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ صاحب شرم وحیا ہیں۔

احترام خاص

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کبھی بائیں ہاتھ کو اپنی شرم گاہ سے نہیں لگایا' فرماتے ہیں کہ اس ہاتھ نے نبی کریم ﷺ کو ایک بار مَس کیا تھا' (بعض کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے بیعت رضوان کے وقت اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا تھا اسی نسبت کا پاس کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سے استنجا وغیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ گیارہ سال گیارہ ماہ چودہ دن تک برسر اقتدار رہے۔

نبی کریم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے تھے ایک روایت میں ہے حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے؟ ان دونوں روایات کو یوں تطبیق دیا جا سکتا ہے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یوں مشابہت رکھتے کہ جیسے فرشتے حضرت ابراہیم سے حیا کرتے ویسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی حیا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام سے کسی دوسری صفت میں مشابہت رکھتے ہوں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک سو چھیتس احادیث مروی ہیں تین بخاری شریف اور مسلم شریف میں' پانچ مسلم شریف اور آٹھ بخاری شریف میں باقی دیگر کتب حدیث میں ہیں۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مناقب وفضائل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں رقم کرنے کے لیے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ آپ صاحب صدق و وفا خلیفہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت معلٰی میں تخت بنایا ہے فرشتے ان سے حیا فرماتے' آپ حق گو حق پسند اور باطل کو مٹانے والے تھے ایمان کو مستحکم کرنے اور قرآن کو ترتیل سے پڑھنے والے تھے' امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔

مناقب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

چودھویں کا چاند

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میانہ قد' بڑی آنکھیں اور خوب سیاہ' حسین چہرہ گویا کہ چودھویں کا چاند ہیں شکم مضبوط اوپر کی جانب نشان تھا ریش مبارک پر بکثرت بال جبکہ سر میں کم تھے۔ گردن' صراحی دار' آپ کے دو بھائی حضرت جعفر اور حضرت عقیل تھے دو چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ صاحب اسلام وایمان تھے آپ آٹھ سال کی عمر میں ایمان لے آئے بعض سات سال کی عمر بتاتے ہیں لیکن مشہور ہے کہ آپ جب ایمان لائے اس وقت آپ دس برس کے تھے (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی آپ کو اپنے ساتھ رکھنا شروع کر دیا اس کا سبب یہ تھا کہ قریش جب قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو حضرت ابوطالب کے کثیر العیال ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! آیئے ابوطالب کی ان کے عیال میں معاونت کریں تاکہ ان کی پریشانی میں کمی واقع ہو چنانچہ حضرت عباس نے حضرت جعفر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو لے لیا۔

سب سے پہلے اسلام؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے اس امت میں کسی بھی فرد نے پہلے عبادت کی ہو میں اس سے پانچ سال قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مولود کعبہ: ابوالحسن مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں متولد ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے کہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں وہیں دردزہ کا آغاز ہوا حضرت ابوطالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ جب اندر چلی گئیں تو وہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ متولد ہوئے۔ عام الفیل کے 23 سال بعد ماہ رجب المرجب جمعۃ المبارک کے دن آپ پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عقد مبارک فرمائے تین سال گزر چکے تھے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا پہلی ہاشمیہ خاتون ہیں جن کے ہاں ہاشمی فرزند پیدا ہوا آپ اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ہی ان کا وصال ہوگیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر مبارک میں اترے تھے۔

علامہ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوشنبہ کو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور سہ شنبہ کے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلام کی زینت بن گئے آپ کے والد ابوطالب کہا کرتے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے کی پیروی اختیار کرو کیونکہ وہ سوائے اچھائی و بھلائی کے اور کوئی حکم نہیں دیتے لیکن میں اپنے آباؤ اجداد کے دین پر ہی رہوں گا۔

مشترکہ درود و سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے مجھ پر اور علی المرتضیٰ پر اس وقت سے درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں جب ہم دونوں نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ اس وقت اور کوئی ہمارے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

نمازی' جوان اور بچہ

حضرت محمد بن عفیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے خبر دی ہے کہ قبل از اظہار نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں تھا اسی اثناء میں ایک جوان آیا اور اس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا پھر ایک بچہ آیا وہ بھی اسی کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا پھر ایک خاتون آئی اور ان دونوں کے پیچھے نماز ادا کرنے لگی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جانتے ہو یہ کون ہیں' میں نے کہا نہیں تو انہیں نے فرمایا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میرے بھتیجے وہ علی المرتضیٰ ابن ابوطالب ہیں اور یہ خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ہیں۔

محبوب ملائکہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا جس کسی آسمان پر گزر ہوا میں نے وہاں فرشتوں کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشتاق پایا۔

عزرائیل علیہ السلام اور قبض ارواح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب معراج میرا ایک ایسے فرشتے کے پاس گزر ہوا جس کا ایک پاؤں مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے وہ نور کے تخت پر جلوہ افروز ہے اور کل کائنات اس کے سامنے ہے میں نے کہا جبریل یہ کون ہے؟ وہ بولے یہ عزرائیل علیہ السلام ہے میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اس نے جواباً کہا وعلیک السلام یا احمد۔ پھر اسے کہا انہیں جانتے ہو وہ کہنے لگا کیوں نہیں؟ خوب جانتا ہوں بلکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ حکم فرما چکا ہے کہ تم ہر جاندار کی روح قبض کر سکتے ہو البتہ میرے محبوب حضرت محمد ﷺ اور علی المرتضیٰ کی روح پر تجھے کوئی اختیار نہیں۔

سب سے بڑے جسٹس

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا' علی آپ بڑے راست گو ہو' بڑے فیصلہ کرنے والے ہو' نیز حق و باطل میں بڑی مہارت سے امتیاز کرنے والے ہو۔

محبت کی موت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو تمہارے بعد تمہاری محبت میں فوت ہو گا اللہ تعالیٰ کا خاتمہ بالخیر فرمائے امن و ایمان کے ساتھ وہ راہی بقاء کو سدھارے گا۔

عظمتِ اہل فضل

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جلوہ فرما تھے کہ اتنے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے لیے اپنی جگہ

سے ہٹ گئے اور فرمانے لگے اے ابوالحسن یہاں آ جایئے۔

سید عالم ﷺ یہ منظر دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے لگے اہل فضل ہی فضل کے زیادہ مستحق ہیں اور اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی جانتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! علی تم میرے بعد سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے تمہارا حساب و کتاب نہیں ہوگا۔

ایمان کی ضمانت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی جو تمہاری محبت میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان کی موت عطا فرمائے گا۔

حجر و شجر میں محبت علی رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت بلال اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ میرا بازار میں جانا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خربوزے خرید فرمائے۔ جب ہم اپنی جگہ آئے اور ایک خربوزے کو توڑا تو وہ کڑوا نکلا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے واپس کر آئیں اور ساتھ ہی کہنے لگے کیا تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں؟ جو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ نے بشر، شجر و حجر پر تمہاری محبت پیش کی جس نے اسے پسند کرلیا وہ شیریں اور طیب و طاہر ہوا اور جس نے تمہاری محبت سے اعراض کیا وہ تلخ اور ناپسندیدہ ہو گیا میرا گمان ہے یہ خربوزہ میرے محبین میں شامل نہیں تھا۔

فوائد عجیبہ: کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے کہ خربوزہ کھانا قاتل کرم ہے' آنکھ کی بینائی تیز کرتا ہے' منہ کو خوشبودار اور سر درد کے لیے کافور ہے' شکم میں تسبیح کرتا ہے نیز یہ کھانا بھی ہے مشروب بھی' نزہۃ النفوس میں ہے کہ زرد خربوزہ رنگت نکھارتا ہے تاہم سبز افضل ہے کھانے میں اس کا استعمال معدہ کو صاف ستھرا کر دیتا ہے بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور امراض حارہ کو فائدہ مند ہے۔

بشر حافی کے ہاتھ لگانے کی برکت

حضرت ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک جماعت نے کسی ساتھی کو خربوزے خریدنے بھیجا' اور وہ جماعت مبتلائے معصیت تھی اس شخص نے ایک خربوزہ خریدا اور

کہنے لگا اسے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ لگایا ہے لوگوں نے اس کی قیمت بڑھا دی میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا جب اس جماعت نے اسے کھایا تو ان کے دل روشن ہو گئے اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔

عطائے الٰہی: ایک شخص لکڑیاں چن کر اپنے اہل وعیال کی پرورش کرتا تھا ایک روز سردیوں کے موسم میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہے کہ ایک خربوزے کی بیل کو تین خربوزے لگے ہوئے ہیں وہ انہیں فروخت کے لیے لے گیا اتفاقاً اسے اپنے بادشاہ کا خادم خربوزہ تلاش کرتے ہوئے ملا بادشاہ کو کوئی ایسا مرض لاحق تھا اطباء نے جس کا علاج خربوزہ تجویز کیا تھا اس نے خرید لیا وہ بادشاہ کے ہاں لے گیا دوسرے اور تیسرے روز بھی اسی طرح وہ خربوزے لایا بادشاہ نے استعمال کئے اور بیماری دور ہو گئی بادشاہ نے لکڑہارے کو اپنے ہاں طلب کیا اور کہا میرے خزانوں میں جاؤ اور جو کچھ پسند آئے اٹھا لو۔ وہ گیا' اس نے ایک شیشہ لیا جس میں گلاب تھا لوگوں نے کہا یہ بہت قیمتی ہے کسی اور چیز کو اٹھا لیتے' اس نے کہا میں خربوزے کی بیل کو اتنی ہی قیمت میں دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس نے میری بادشاہ تک رسائی اور شناسائی کرا دی جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو اسے بہت سے انعام واکرام سے نواز دیا۔

موعظت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طمع لذت کی قید ہے (جس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا)

جتنے حرف طمع دے یارو جتنے ای نقطیوں خالی
خالی نال پیا واہ میرا' میں بھی رہ گئی خالی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تسئلن یومئذٍ عن النعیم۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نعیم کے بارے تم سے پوچھے گا آپ فرماتے ہیں نعیم سے امن وعافیت' صحت وتندرستی مراد ہے بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ تندرست اور ہر دکھ سے محفوظ رہے ہوں گے روز قیامت ان کا حساب سخت ہوگا۔

ایک روٹی بھی نہ ملی

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک غار میں داخل ہوئے تو وہاں انہیں

ایک مردہ نظر آیا جس کے سرہانے ایک تختی پر یہ لکھا ہوا تھا میں فلاں بن فلان ہوں ہزار برس تک دنیا کا حکمران رہا ہزار شہر آباد کیے ہزار عورتوں سے شادی رچائی' ہزار لشکر کو شکست دی مگر نوبت بایں جا رسید معاملہ یہاں تک جا پہنچا کہ ایک روٹی کی تلاش میں ایک بوری درہموں کی بھیجی مگر ایک روٹی بھی نہ مل سکی پھر میں نے ایک بوری سونا بھیجا مگر روٹی دستیاب نہ ہوئی۔ تو میں نے جواہر کا سفوف بنا کر پھانک لیا اور اس جگہ مر گیا جسے ایسے حال میں صبح طلوع ہوئی کہ اس کے پاس صرف ایک ہی روٹی ہو تو وہ سمجھ لے کہ روئے زمین میں اس سے بڑھ کر کوئی امیر نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ اسے مجھ جیسی موت دے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو روزی پر صبر جمیل اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جہاں چاہے گا مقام عطا فرمائے گا۔

علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے دلی محبت رکھے اسے امت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا اور جو ان سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جو ان سے' زبان' دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری امت جتنا ثواب میسر ہوگا۔

لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہوگا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔

محبّ علی محبّ نبی ہے

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے علی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت کی جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضبناک کیا۔

روٹی' دودھ اور نجومی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کسی شہر میں جانا ہوا وہاں ایک نجومی رہتا تھا جو غیب دانی کا مدعی

اس کے پاس بہت سے لوگ جمع رہتے' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا اسے ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے پکڑ لی۔ پھر فرمایا آیئے ہم اپنی اپنی روٹی کے ٹکڑے اس کھانے میں ڈال دیں جب ٹکڑے سالن میں ڈال دیئے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کرو۔ اس نے کہ یہ کیسے ممکن ہے مجھے کیا خبر میری روٹی کونسی ہے اور آپ کی کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا جس روٹی کے تو نے ازخود ٹکڑے کر کے سالن میں ڈالے اسے ہی پہچان نہیں سکتا تو پھر غیب دانی کا دعویٰ کیوں کرتا ہے؟ اس نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا امیر المومنین! کیا آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں فرمایا نہیں البتہ میں اپنے رب سے عرض کرتا ہوں وہ ممتاز فرمادے یہ کہنا تھا کہ آپ کی روٹی کے ٹکڑے سالن کے اوپر ظاہر ہو گئے اور اس شہر کے تین ہزار آدمی آپ کی روٹی سے سیر ہوئے۔

گناہوں کو جلانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو! اگر تمام لوگ آپ کی محبت کو اختیار کر لیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا۔

عجیب نیکی

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت ایسی عجیب نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کسی بھی قسم کی نیکی نفع بخش نہیں ہو سکتی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یاقوت سرخ کی شاخ کا تمنائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے جنات عدن میں پیدا فرمایا ہے اسے چاہیے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت کا سہارا حاصل کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر شہادت دیتا ہوں جو آپ نے فرمایا اگر ساتوں آسمان اور سات زمینیں ایک پلے میں رکھی جائیں اور دوسرے میں ایمان علی تو آپ کا ایمان وزنی ہوگا۔

انبیاء کرام کی زیارت

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے علم میں حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی فراست میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے زہد میں حضرت محمد ﷺ کو ان کی لطافت ورأفت میں دیکھے تو اسے چاہیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ (رواہ ابن جوزی)

دو ہزار سال قبل

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔

ایک پرندہ اور سبز بادام

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اپنے منہ میں سبز بادام لیے آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیا' نبی کریم ﷺ نے اٹھایا اس کے اندر سے ایک سبز رنگ کا کیڑا سا نکلا جس پر زرد رنگ میں مرقوم تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی (رضی اللہ عنہ) تم مسلمانوں کے سردار' متقین کے امام و پیشوا' پُر نور پیشانی والوں اور روشن دست و پالوگوں کے رہنما ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایماندار کے ایمان کی رجسٹری حضرت علی کی محبت ہے۔

علی کی محبت' اولاد کا امتحان

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا اپنی اولاد کا امتحان علی کی محبت سے لو کیونکہ وہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں بلاتے اور نہ ہی وہ ہدایت سے دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہی تمہارا ہے جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے اس کے بعد لوگ راستے میں کھڑے ہو جاتے اور بچوں سے سوال کرتے کیا تمہیں علی سے محبت ہے اگر ہاں کہتا تو اسے قبول کر لیتے اور اگر انکار کرتا تو باپ

اس کی ماں کو طلاق دے دیتا۔

علی کی باتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں سنی گئیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس کی گفتگو نرم و شیریں ہو اس کی محبت واجب! جس نے اپنے نفس کی کیفیت پہچان لی وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس پر حاکم ہو گا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا مثل ہو جائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ وہ اپنی عبادت کے باعث علماء سے بے نیاز ہو چکا ہے تو سمجھو شیطان کے جال میں پھنس چکا ہے اور جو بلا علم مفتی بن جائے اس پر زمین و آسمان لعنت بھیجتے ہیں جو کسب حلال کے باوجود پریشانی میں رات بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا دس چیزیں نقصان کا باعث ہیں کثرت غم' گدی میں پچھنے لگوانا' کھڑے پانی میں پیشاب کرنا' ترش سیب کھانا' سبز دھنیا استعمال کرنا' چوہے کا جھوٹا کھانا' قبروں پر لکھنا وغیرہ۔

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

حضرت رضوان نامی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے غزوۂ بدر میں باآواز بلند ان کلمات سے پکارا "لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار" اسی دن سے یہ مصرع ضرب المثل بن گیا۔
ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار تھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دی تھی۔
ذوالفقار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں جگہ جگہ خوبصورت سوراخ نما نشان لگے ہوئے تھے۔
فقار فقرہ کی جمع جس کا معنی گڑھا یا سوراخ ہے بعض نے کہا اس میں دندانے تھے اس لیے اسے دندانوں والی تلوار یعنی ذوالفقار کہتے ہیں۔ (ربیع الابرار)

شجر طوبیٰ کا مرکز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ علی کے گھر ہے آپ سے عرض کیا گیا یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا میرا اور علی کا گھر ایک ہی محل میں ہوگا۔

جبریل و میکائیل کا ایثار سے انکار

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل و میکائیل کی جانب وحی

کی! میں نے تمہارے درمیان مواخات کر دی ہے لہٰذا تم میں سے ایک دوسرے پر اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایثار کر دے مگر دونوں نے اپنی اپنی عمر کا تھوڑا سا حصہ ایثار کرنے سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح کیوں نہ ہوئے ہم نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب بھائی چارہ کا سلسلہ قائم فرمایا تو انہوں نے ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی زندگی نثار کرنے کے لیے آپ کے بستر پر لیٹنے کو ترجیح دی لہٰذا اب تم زمین پر جاؤ اور ان دونوں کی حفاظت کرو چنانچہ حضرت میکائیل علی کے سرہانے اور جبریل علیہ السلام آپ کے پاؤں کی جانب موجود رہے اسی دوران جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا! اے علی! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

انگشتری سے حفاظت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ایک ایسے علاقہ میں سفر پر جا رہا ہوں جس کا راستہ خطرناک ہے۔ آپ نے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور کہا تیرے پاس جب کوئی درندہ وغیرہ آئے تو اسے کہہ دینا میرے پاس علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی ہے چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہو گیا جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک درندے نے آ لیا اس نے جلدی سے آپ کی انگوٹھی اس کے سامنے کر دی درندہ وہیں رک گیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا' اسی طرح چاروں سمت منہ کر کے پکارتا رہا پھر بڑی تیزی سے بھاگ گیا۔

جب وہ شخص واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا! مجھے اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا زمین کو پست اور سورج کو طلوع فرمایا میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں کے باشندے میرے خوف سے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شکایت کریں۔ (الشوارالملح)

شیر نے سانپ کو مار ڈالا

ربیع الابرار میں ہے آپ پنگھوڑے میں تھے کہ ایک سانپ آ گیا آپ باہر نکلے اور سانپ کو مار ڈالا آپ کی والدہ ماجدہ تعجب کرنے لگیں تو ہاتف غیبی پکارا یہ شیر ہے جس نے پالنے سے اتر

کر اپنے دشمن کو ختم کر دیا۔

حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں وہی ہوں جس کا نام میری والدہ نے حیدر رکھا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے اپنے والد کی بجائے والدہ کا فخریہ انداز میں نام لیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً کہتے ہیں کہ آپ نے اس انداز میں پکار کر اپنی والدہ کے اسلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔

روح علی کی عبادت

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا علی! شب جمعہ کو سوئے رہتے ہیں جب کہ اس رات کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی شب علی پر صدقہ کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ تخلیق فرمائے گا جو آسمانوں میں ہر جگہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ ایک فٹ جگہ باقی نہیں رہے گی جہاں نہ پہنچے۔ یہ روح علی ہے جسے ہر آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے شرف حاصل' اسی طرح آپ نے فرمایا لوگو! مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کر لو انہیں میں زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں (رواہ نسفی علیہ الرحمہ)

بتایئے جبریل کہاں ہیں؟

جب آپ مذکورہ بالا کلمات فرما رہے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بشر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ اپنے قول میں صادق ہیں تو بتایئے اس وقت جبریل علیہ السلام کہاں ہیں آپ نے آسمان کی طرف دیکھا پھر دائیں' پھر بائیں نظر کی' اوپر دیکھا' نیچے دیکھا اور فرمایا میں نے جبریل کو آسمانوں اور زمینوں میں دیکھا مگر انہیں نہ پایا۔ ادھر اُدھر نگاہ کی مگر کہیں نظر نہ آئے لہٰذا آگاہ ہو جایئے تم خود ہی جبریل علیہ السلام ہو! جو انسانی صورت میں میرے پاس سوال کرنے آئے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شہد کی مکھیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک ایسی کافر قوم کی طرف تبلیغ کے

لیے بھیجا جو شہد کی مکھیاں پالتے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا آپ نے شہد کی مکھیوں سے فرمایا تم ان لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤ کیونکہ یہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی شہد کی مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور ان کی معاشی حالت ابتر ہوتی گئی کیونکہ وہ انہیں پالتے اور شہد کا کاروبار کر کے اپنی روزی کماتے تھے جب ان کا کاروبار ٹھپ ہو گیا' تو مجبور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے آپ اپنے مبلغ کو ہمارے پاس بھیجئے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وہاں گئے انہیں زمرہ اسلام میں داخل کیا اور بآوازِ بلند فرمایا شہد کی مکھیو! نبی پاک کے صدقے تم واپس آ جاؤ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں چنانچہ شہد کی مکھیاں فوراً وہاں حاضر ہو کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

شہد کی مکھیوں نے دشمنانِ علی رضی اللہ عنہ کو ہلاک کر دیا

بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں کفار حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غالب آ رہے تھے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی (واوحینا الی النحل' قرآن کریم) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کریں چنانچہ شہد کی مکھیوں نے بڑی تیزی سے کفار پر حملہ کر دیا یہاں تک کے وہ ہلاک ہو گئے۔

علی' فاروق اعظم کے مزار پر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو علم برزخ سے بھی نوازا تھا چنانچہ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا اور انہیں نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ کی قبر پر ایک طرف بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ سوال و جواب کے بعد فرشتوں نے کہا آپ آرام فرمایئے آپ نے فرمایا میں آرام کیسے کروں؟ جب تمہارا میرے پاس آنا ہوا تو تمہاری ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر مجھے خوف محسوس ہوا اور تا حال ویسے ہی کیفیت ہے باوجود یکہ میں سیّد عالم ﷺ کا مونس و ہمدم ہوں آپ کی معیت میں زندگی بسر کی ہے اب میری یہی تمنا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر تاکید کرتا ہوں کہ جب تمہارا میرے حبیب نبی کریم ﷺ کے امتی کے

پاس قبر میں جانا ہوتو اچھی صورت میں جایا کریں۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر منکر نکیر نے وعدہ کیا کہ ہم ایسا ہی کریں گے یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے اور فرمایا اے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اب آرام فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے آپ نے اپنی زندگی اور وصال دونوں میں مسلمانوں کو نفع پہنچایا ہے۔

تمہارے لیے صرف ایک درہم

علامہ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ ذخائر العقبیٰ میں رقمطراز ہیں کہ دو شخص کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور دوسرے کے پاس پانچ تھیں وہیں پر ایک اور شخص کا گزر ہوا جس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہ آٹھ درہم دیکر چلا گیا وہ دونوں درہموں کی تقسیم پر جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والا کہنے لگا میرے پانچ درہم بنتے ہیں دوسرا کہتا ہے ہم برابر برابر تقسیم کرلیں اختلاف دور نہ ہوا تو وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو آپ نے تین روٹی والے کو فرمایا جو کچھ وہ دیتا ہے لے لو اسی میں فائدہ ہے وہ کہنے لگا میں تو انصاف چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تیرے لیے صرف ایک درہم ہے کیونکہ آٹھ روٹیاں تھیں تین آدمیوں نے انہیں اکٹھے ملکر کھایا تین روٹیوں کے نو ثلث بنتے ہیں لہٰذا تو نے نو ثلث سے اپنے آٹھ ثلث کھا لیے تیرا صرف ایک ثلث بچا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اس طرح اس کے سات بچے' تو تیرے ساتھی نے کھائے اس طرح تمہارا ایک درہم بنتا ہے جبکہ اس کے حصے میں سات درہم آئیں گے سو وہ ایک لے لو۔

بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں اندھیری رات میں بچہ اور بچی پیدا ہوئے لڑکے کے بارے میں دونوں جھگڑا کرنے لگیں (کہ لڑکا میرا ہے لڑکی تیری) مقدمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دونوں تھوڑا تھوڑا دودھ نکالو اور اس کو الگ الگ وزن کیا جائے جس کا برابر مقدار میں ہوتے ہوئے دودھ بھاری ہوگا بچہ اسی کا ہے (چنانچہ اس فیصلہ کو دونوں نے قبول کرلیا) آپ سے عرض کیا گیا

آپ نے یہ فیصلہ کس بناء پر کیا ہے' فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کے ارشاد للذکر مثل حظ الانثیین' مرد کے لیے عورت سے دوگنا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عورت کی بہ نسبت دوگنی فضیلت دی ہے۔

بداخلاق؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گوشت کھایا کرو یہ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے رنگت نکھارتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو شخص چالیس دن تک اسے چھوڑ رکھے وہ بداخلاق ہو جاتا ہے بعض کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دنیا اور جنت میں گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے نیز فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔

نزہت النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ بڑھاتا ہے' ذہن کو تقویت بخشتا ہے پشت کا گوشت پاکیزہ تر ہوتا ہے پکا ہوا گوشت' روسٹ کئے ہوئے سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ معدہ میں بوجھ نہیں بنتا' عمدہ اور فربہ گائے کا گوشت بہت نافع ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی کا باعث ہے۔ مرغ کا گوشت بھی عمدہ ہے' مرغی کا گوشت رنگت نکھارتا ہے' عقل بڑھاتا ہے' خصوصاً جس نے ابھی انڈے نہ دیئے ہوں اور بڑے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے' جب اسے بطور دوا کھایا جائے نہ کہ غذا' یعنی اس کا زیادہ استعمال قولنج کے لیے اتنا مفید نہیں ہوتا۔ عمدہ مرغ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اپنے پر نہ پھٹ پھٹائے۔ یعنی چند ماہ کا چوزہ ہو۔

امیر آدمی پر ہفتہ میں اپنی زوجہ کو ایک کیلو گوشت دینا واجب ہے غریب کو نصف اور متوسط کو تین پاؤ' جمعہ کے دن گوشت کھانا مسنون ہے کیونکہ اس دن خوشی کرنا اولیٰ ہے۔

محبوب' تین انسان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ لیا اور یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! جو تجھے اور مجھے محبوب تر انسان ہے اسے میرے پاس بھیج دے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا! میں نے پوچھا کون؟ آواز آئی' علی! میں نے کہا آپ مصروف ہیں آپ نے پھر

ایک لقمہ اٹھایا اور اسی طرح دعا کی' پھر دروازہ کھٹکا! میں نے پوچھا کون جواب ملا! علی؟ اور ساتھ ہی آواز بلند کی! نبی کریم ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو جب دروازہ کھلا تو علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا میں نے ایک ایک لقمہ کے ساتھ دعا کی ہے الٰہی میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تجھے اور مجھے محبوب تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے سرکار! میں تین بار آیا اور ہر مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ مصروف دعا ہیں میں واپس جاتا رہا! آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے علی رضی اللہ عنہ کو کیوں نہ آنے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرا خیال تھا کوئی انصار میں سے آئے آپ نے فرمایا ذرا بتاؤ تو سہی علی رضی اللہ عنہ سے افضل انصار میں کون ہے۔

والد کے حقوق

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حقوق مسلمانوں پر ایسے ہیں جیسے والد کے اولاد پر۔

سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیسری بار جب میں نے دریافت کیا تو میرا گمان تھا کہ آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے میں نے از خود کہہ دیا ان کے بعد تو آپ ہیں آپ نے اس پر جواب ارشاد فرمایا میں تو کچھ نہیں ہاں ایک مسلمان ہوں (سبحان اللہ کیا عاجزی وانکساری ہے)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا لوگو! سن لو اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں' اللہ تعالیٰ نے خلافت ابوبکر سے شروع کی پھر حضرت عمر کو اس پر مقرر فرمایا ان کے بعد حضرت عثمان غنی خلیفہ ہیں اور پھر نبی کریم ﷺ کی مہر سے مجھ پر خلافت کو ختم فرما دیا۔ مجمع الاحباب میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں چند روز کم پانچ سال کی مدت مرقوم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چالیس ہجری (اکیس ماہ رمضان) جمعۃ المبارک کی رات شہید ہوئے۔ کوفہ میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پانچ صد احادیث مروی

ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں 86 مرقوم ہیں آپ سے آپ کے تین صاحبزادوں حسن' حسین اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہما نیز موسیٰ رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بائیس ہیں جو آپ سے احادیث کے راوی ہیں جب کہ محمد بن حنفیہ تابعی ہیں صحابی نہیں کیونکہ یہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پیدا نہیں ہوئے تھے (تابش قصوری) نیز آپ سے معروف اکابر تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ ان کے مناقب وفضائل ہیں جو بہادروں کے سردار راہ راست سے بھاگنے والوں کی مرمت کرنے والے اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت سیّدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج جن کے مناقب بڑے پاکیزہ' مشرقوں' مغربوں کے شہسوار امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمکتے ہوئے آفتاب امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے آپ کا مزید ذکر پاک سیّدہ فاطمہ زہرا اور آپ کی اولاد کے ذکر میں آئے گا (ان شاء اللہ العزیز)

مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر وفاروق وعثمان ' علی ہیں

خلفائے اربعہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یٰـاَیھا الـذیـن امنوا اصبر وا وصابر وا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (۳-۲۰۰)

سے مراد یہ ہے کہ اے ایماندارو! حضرت ابوبکر کی محبت میں صبر کرو، فاروق اعظم کی محبت میں ثابت قدم رہو، عثمان غنی کی محبت کو دل میں جگہ دو اور حب علی کے باعث متقی بن جاؤ۔ (خلفائے اربعہ) کی محبت میں فلاح پاؤ گے۔ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان والتین والزیتون وطور سینین وھذاالبلد الامین کے بارے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں التین سے ابوبکر صدیق' الزیتون سے عمر ابن خطاب سینین سے حضرت عثمان غنی اور البلد الامین سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔

التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق اور الزیتون وہ ہے جس پر بیت المقدس آباد ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انجیر اور زیتون مشہور درخت ہیں جن کے فوائد باب زراعت میں گزر چکے ہیں۔ طور مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملا' سینین پہاڑ کی صفت نہیں بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں۔ بلد الامین سے مکہ مکرمہ اور انسان سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا مراد ہے انسان کے علاوہ ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ دراز قد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اسفل السافلین سے مراد ہے ہم نے مشرکین کو مردود کر کے دوزخ میں داخل کر دیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے الا الـذیـن امنوا

وعملوا الصلحت سے ایمانداروں کو مستثنٰی کر دیا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ العصر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھی اور اس کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا والعصر سے اللہ تعالیٰ نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے "ان الانسان لفی خسر" سے ابو جہل (علیہ اللعنت) مراد ہے "الا الذین اٰمنوا" سے حضرت ابو بکر "وعملوا الصلحت" سے حضرت عمر "وتواصوا بالحق" سے حضرت عثمان غنی "وتواصوا بالصبر" سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصابرین کے مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والصادقین سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ والقانتین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ قانت کا معنی اطاعت بجا لانے والا' بعض کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب وعشاء کے درمیان نوافل ادا کرے۔ اسی طرح منفقین سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' مستغفرین بالاسحار سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مراد لیے گئے ہیں۔ اسحار سحر کی جمع ہے سحر صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان وقت کو کہتے ہیں۔ حضرت نسفی علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والشفع والوتر کے متعلق کہا ہے والشفع سے خلفائے راشدین مراد ہیں اور والوتر سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً دعا فرمایا کرتے الٰہی تو نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میری امت کے لیے برکت بنایا اس برکت کو ہمیشہ قائم رکھ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سبھی کو متفق کر دیجئے' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مزید عزت بخشئے' عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو صبر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت کی مزید توفیق سے نوازیئے۔ (الریاض النضرہ)

شرح البخاری لابن حمزہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں سخاوت کا شہر ہوں میں اسلام کا شہر ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام کے تاج' عمر رضی اللہ عنہ اسلام کا لباس' عثمان رضی اللہ عنہ اسلام کی زینت' علی رضی اللہ عنہ اسلام کے طبیب ہیں۔ (کتاب الفردوس)

بنیاد اسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسھا وعمر حیطانھا

وعثمان سقفها وعلی بابها میں علم کا شہر ہوں جس کی بنیاد ابوبکرؓ دیواریں عمرؓ چھت عثمان اور دروازہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔

نبوت کی عزت

قال الدامغانی' ابوبکر عزالنبوة وعمر حرزالنبوة وعثمان کنز النبوة وعلی طراز النبوة حضرت دامغانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبوت کی عزت عمر رضی اللہ عنہ قلعہ نبوت' عثمان رضی اللہ عنہ خزانہ نبوت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبوت کا زیور ہیں۔

کشتی نوح علیہ السلام اور خلفائے اربعہ

الشوارو الملح میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحملنٰہ علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا (۵۴-۱۳'۱۴) کی تفسیر میں ہے جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام چار میخیں ان کے پاس لائے جن پر لکھا ہوا تھا ابوبکر کی آنکھ' عمر کی آنکھ' عثمان کی آنکھ' علی کی آنکھ پس ان کی برکات سے کشتی نے تیرنا شروع کر دیا۔

امثال انبیاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ما من نبی الا نظیرفی امتی' کوئی ایسا نبی نہیں جس کی مثال میری امت میں نہ ہو یعنی ان کے خصائل کی مشابہت میری امت میں پائی جاتی ہے "فابوبکر نظیر ابراهیم وعمر نظیر موسیٰ وعثمان نظیر هارون وعلی نظیری" پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئینہ خصائل ابراہیمی ہیں عمر رضی اللہ عنہ مظہر جلال کلیم اللہ ہیں عثمان رضی اللہ عنہ کمالات ہارونی کی مثال ہیں اور علی میرے اوصاف حمیدہ کا مظہر ہیں۔

دوسری حدیث شریف ہے من ارادان ینظر الی ابراهیم فلینظر الی ابی بکر ومن ارادان ینظر الیٰ نوح فلینظر الیٰ عمر ومن اراد ان ینظر موسیٰ فلینظر الیٰ عثمان ومن ارادان هارون فلینظر الیٰ علی ۔

جو شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کا طالب ہے اسے چاہیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کی زیارت کرلے اور جو حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہے وہ عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے وہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھے اور جو حضرت ہارون علیہ السلام کا خواہش مند ہو وہ علی کی زیارت کرے۔

چشم و گوش وزارت پر لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کعینی من راسی وعمر کلسانی وعثمان ککبدی' وعلی کروحی من جسدی ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے سر کی آنکھ ہیں' عمر رضی اللہ عنہ میری زبان' عثمان رضی اللہ عنہ میرا پیٹ' علی رضی اللہ عنہ میرے جسم میں روح کی مانند ہیں۔

تکبیر' قرأت' رکوع' سجدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر کی مثال تکبیر اولیٰ' عمر مثل قرأت نماز' عثمان رکوع کی مانند اور علی سجدے کی مثال ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

محبوبِ' محبوبِ خدا

کسی صحابی نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا عورتوں میں سب سے زیادہ آپ کو پیارا کون ہے' فرمایا عائشہ صدیقہ اور آدمیوں میں کون محبوب ہے! فرمایا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میدان قیامت میں وہ اذفر گھوڑے پر سوار ہوں گے عرض کیا کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایئے فرمایا وہ قیامت میں نور کے گھوڑے پر سوار ہوں گے حضرت عثمان کا فور اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلیں گے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا اونٹ سے افضل ہے' اس کی پیشانی خیر سے بھرپور اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے۔ اس کے پالنے والے کی قدرتاً مدد کی جاتی ہے اور اس پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ وخیرات کرنے والا (طبرانی)

تین قسم کے گھوڑے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں' رحمٰن کے لیے' انسان اور شیطان کے لیے' رحمان کے لیے وہ ہے جو فی سبیل اللہ جہاد کے لیے وقف ہو' جس پر سوار ہو کر دشمنانِ خدا ورسول

سے مقاتلہ کیا جائے۔ انسان کے لیے وہ جو گھر میں سواری کے لیے خاص ہو اور شیطانی گھوڑا وہ ہے جو شرط پر دوڑایا جائے۔ (طبرانی)

اسلام' سنت اور خلفائے اربعہ

محمد بن رزین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا میری آمدنی کم اور بچے زیادہ ہیں کوئی وظیفہ عنایت فرمائیے' آپ نے فرمایا اپنے معاملات ومصائب میں آسانی کے لیے ہر نماز کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو یا قدیم الاحسان یا من احسانۃ فوق کل احسان یا مالك الدنیا والآخرہ پھر کوشش کرو کہ تمہارا اسلام وسنت اور محبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر وصال ہو یہ ابوبکر' عمر' عثمان اور علی ہیں ان سے محبت رکھو تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

خدائی تحفہ

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جنتی سیبوں سے بھرا ہوا ایک طشت لائے کہا یہ اسے دیجئے جس سے آپ کو زیادہ محبت ہے۔ آپ نے ایک سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھٰذہ ھدیہ من اللہ الرفیق لا بی بکرو الصدیق وعلی الجانب الآخر من ابغض الصدیق فھوزندیق ۔ (الیٰ آخرہ) یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رفیق مصطفیٰ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور دوسری طرف مرقوم تھا جو شخص صدیق رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے وہ زندیق ہے پھر آپ نے دوسرا سیب اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک طرف لکھا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تحفہ ہے اور دوسری طرف رقم تھا جو عمر رضی اللہ عنہ سے دشمنی وعداوت رکھتا ہے وہ دوزخی ہے اسی طرح تیسرے سیب پر تحریر تھا یہ خدائے جنان کی طرف سے تحفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہے دوسری طرف تھا جو عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والا ہے پھر ایک سیب نکالا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر تھا یہ خدائے غالب کی طرف سے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے تحفہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ کا دشمن وہ خدائے جلی کا دشمن ہے۔ نبی کریم ﷺ یہ نظارہ دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر بجالائے۔

دولہا کا منظر

الشوارد الملح میں مرقوم ہے نبی کریم ﷺ مملکت خداوندی کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے کبھی عمامہ سے کبھی رومال اور کبھی تلوار سے چنانچہ اس دولہا کے تاج ابوبکرؓ عمامہ عمرؓ رومال یا پٹکا عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم تلوار ہیں۔

مکرم ترین مخلوق

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ان کے بدن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح داخل کی اور مجھے حکم فرمایا جنت کا ایک سیب لے کر ان کے حلق میں نچوڑا جائے چنانچہ میں نے پانچ قطرے یکے بعد دیگرے ڈالے۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کی دنیا میں جلوہ گری اس کے پہلے قطرے سے جبکہ دوسرے سے ابوبکرؓ تیسرے سے عمرؓ چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی تخلیق فرمائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یہ پانچ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے مکرم و معظم ہیں اور جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کیا الٰہی! ان پانچ مکرم و معظم ہستیوں کے صدقے مجھے معاف فرما! ندا آئی ہم نے تیری توبہ قبول فرمائی۔

جنت میں جانے کا ایک منظر

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کا شانۂ رسالت سے اس شان کے ساتھ برآمد ہوئے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر آپ کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے دائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی چادر کا کنارہ تھامے ہوئے اور سامنے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا جنت میں ہم اسی طرح داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!!

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمرؓ عثمانؓ و علی
ہم "مسلک" ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ایک ہی نور؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے ایک ہزار سال قبل عرش اعظم کے دائیں جانب نور کی صورت میں ظہور پذیر تھے۔

لواء الحمد پر تحریر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے لواء الحمد کی بابت آگاہ فرمایا اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اختیار خلفاء راشدین

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا عرش سے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں اصحاب مصطفیٰ؟ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو لایا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جائے گا! آپ جنت کے دروازے پر ٹھہریں، تجھے اختیار دیا گیا ہے جسے چاہیں جنت میں جانے دیں جسے چاہیں روک رکھیں! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو میزان کے پاس کھڑا رہنے کا اختیار ہوگا آپ سے کہا جائے گا رحمت خداوندی کے موافق جس کے چاہو وزن بھاری کردو اور جس کے چاہو علم خدا کے مطابق ہلکے! اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس دو حسین وجمیل جوڑے لائے جائیں گے اور ارشاد ہوگا انہیں پہن لیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا یہ زمین وآسمان کی تخلیق کے وقت سے آپ کے لیے بنائے گئے تھے انہیں آپ کے لیے ہی مخصوص کر رکھا تھا اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جنت کے اس خاص درخت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک عصا دیا جائے گا جس کے اشارے سے لوگوں کو حوض کوثر کی طرف لایا جائیگا اور دشمنان اصحاب مصطفیٰ کو اس کے ذریعے بھگایا جائے گا۔

دین اسلام کو قائم کرنے والا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے دین اسلام کو قائم کیا جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے صراط مستقیم کو پالیا جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پیار کیا اس کا قلب انوار الٰہیہ سے منور ہو گیا اور جس نے علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

خلفاء اربعہ اور چار جنتی نہریں

اللہ تعالیٰ نے جنت میں چار نہریں جاری فرمائیں اور ہر نہر کو خلفائے اربعہ سے کسی کے مشابہ بنایا لہٰذا پانی کی نہر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثل کیونکہ پانی سے زمین کی زندگی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت کا پانی دلوں کی زندگی کا باعث ہے دودھ کی نہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے جیسے بچہ دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے ایسے ہی دین عمر رضی اللہ عنہ کی محبت سے قوت پاتا ہے شراباً طہوراً کی نہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مشروب پینے والے کے لیے لذت کا باعث ہے اسی طرح عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت ذکر کرنے والوں کے لیے لذات کا سبب ہے شہد کی نہر یہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ مشابہ ہے جیسے شہد امراض کے لیے باعث شفاء ہے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کی محبت نفاق ایسے موذی مرض کے لیے شفا ہے۔ (ذکرہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ)

میدان حشر میں چار کرسیاں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول ونزعنا ما فی صدورھم من غل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن میدان حشر میں سرخ یاقوت کی چار کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر خلفاء اربعہ جلوہ افروز ہوں گے پھر ان کرسیوں کو حکم ہوگا وہ (ہیلی کاپٹر کی طرح) اڑ کر عرش کے نیچے پہنچ جائیں گی وہاں ایک سفید یاقوت کا خیمہ نصب ہوگا۔ خلفاء راشدین کی خدمت میں چار پیالے پیش کئے جائیں گے حضرت ابوبکر، عمر کو پلائیں گے عمر، عثمان کو پلائیں گے، عثمان، علی کو اور علی صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کو پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا اپنی پوری موجوں سے ان لوگوں کو باہر کرو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفاء راشدین سے بغض رکھتے تھے وہ

میرے نبی کے یاروں کی عزت وعظمت اور شان وشوکت کو ملاحظہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کھول دے گا اور زبان حال سے پکار اٹھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سعادت وفیروز بختی سے سرفراز فرمایا اور ہم ان کی مخالفت سے بد بخت ٹھہرے پھر حسرت وندامت کے ساتھ انہیں جہنم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔

متقین کے لیے چار نہریں

سورۂ حجر کی تفسیر میں کلمہ متقین کے تحت درج ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے جنت ہے باغات ہیں اور اس میں چار پانی' دودھ' شراب طہور اور شہد کی نہریں جاری ہیں نیز چار چشمے بھی رواں ہوں گے کافور' سونٹھ' سلسبیل اور تسنیم کا چشمہ اور وہاں کے رہنے والے یاقوت کے مرصع تختوں پر جلوہ افروز ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لیے ارشاد فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگا الٰہی ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو ہم سے محبت کرتے ہیں ارشاد ہوگا انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

الزہر الفائح میں ہے جو شخص ابوبکر' عمر' عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرے گا اور وہ محبین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر خلفائے ثلاثہ سے بغض رکھتا ہے جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جنّ محبِ خلفائے اربعہ؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک نو مسلم نصرانی کو دیکھا تو اس سے اسلام لانے کے بارے دریافت کیا وہ کہنے لگا میں ایک بحری جہاز میں سمندری سفر پر تھا کہ جہاز طوفان کی زد میں آکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سمندری موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا جہاں نہایت خوبصورت پھولوں کے پودے تھے باغات میں نہریں جاری تھیں اسی مقام پر

مجھے رات نے آلیا وہاں میں نے ایک عجیب وغریب جانور دیکھا جس کا سر شتر مرغ سا' چہرہ آدمی کی مثل' پاؤں اونٹ کی مانند اور دم مچھلی جیسی اور وہ لا الـه الا الله محـمـد رسول الله المصطفى المختار کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا تھا ابـو بکر صاحبه فى الغار' عمر فاتح الامصار عثمان قتيل الدار على سيف الله على الكفار' فعلى مبغضهم لعنة الجبار فهربت منها فقالت قف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے یار غار ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہروں کے فاتح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں شہادت سے سرفراز اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کفار پر اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار ہیں ان کے دشمنوں پر جبار کی لعنت یہ سن کر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے کہا رک جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے جب میں رک گیا تو اس نے پوچھا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا عیسائی ہوں اس نے کہا اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے مجھے کہا ابو بکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی رضا کے طالب رہو اور اپنے مقام کو مکمل کر لو۔ میں نے کہا یہ باتیں تجھے کس نے سکھائی ہیں وہ بولا میں جنات میں سے ہوں میری قوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکی ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی قـاتـلـوا فـى سـبـيـل الله تو حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پکار اٹھے میں جہاد سے کبھی پیچھے نہیں رہوں گا' پھر ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ ان الله يـحب الذين يقاتلون فى سبيله صفا (۶۱-۴) بیشک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو باقاعدہ صف بندی سے جہاد کرتے ہیں۔

مشاہدۂ ذات اور خلفائے کرام

خلفائے اربعہ کے بارے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دل مشاہدہ ذات الٰہیہ سے پر ہے چنانچہ ان کا محبوب ترین وظیفہ لا الٰہ الا اللہ رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز کو حقیر جانتے۔ اس لیے ان کا مرغوب ترین ذکر ''اللہ اکبر'' رہا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کو معلول جانتے کیونکہ ہر چیز کا مرجع زوال ہے اسی لیے ان کا محبت بھرا وظیفہ ''سبحان اللہ'' رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس ذات اقدس کی ہستی کا ظہور اسی سے ہی سمجھتے' ہستی کا قیام خدا سے' ہستی کا مرجع خدا کی طرف' اسی لیے ان کا محبوب ترین وظیفہ الحمد اللہ رہا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خلفائے راشدین' ارکان جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہیں جنّاتِ عدن ونعیم کی کیفیت سے آگاہ نہ کروں؟ جنہیں کبھی زوال نہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرمائیے! آپ نے فرمایا تم اپنے لیے خلفائے اربعہ کی محبت لازم کرلو! جو زمین میں اللہ تعالیٰ کے شاہد اور جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

خلفائے راشدین اور قلوب منافقین

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار اشخاص ایسے ہیں جن کی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی ہے اور مومن کے سوا ان سے کوئی محبت کر ہی نہیں سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔

صدقہ خلفائے راشدین

ایک صالح کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی بظاہر بہت گنہگار تھا نحوست سے بچنے کے لیے میں نے اس کا پڑوس چھوڑ دیا جب اس نے وصال کیا تو رات کو میرے پاس ایک طویل قامت آدمی آیا' میں اس کے قد کی لمبائی سے ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا' آیئے میرے ساتھ فلاں کی قبر پر! میں اس کے ساتھ قبر پر پہنچا اس کی قبر کھولی گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں وہ ایک سرسبز شاداب باغ کے اندر ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہے میں نے اس سے اس شان وشوکت اور کرامت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ہر نماز کے بعد میرا یہ معمول تھا اللھم ارض عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وارحمنی بحبھم ۔ الٰہی تو ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم پر راضی رہ' اور ان کے محبت کے صدقے مجھ پر رحم فرما۔ (بس یہ اعزاز انہیں کے وسیلے سے ہے)

خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ

نرجس القلوب میں ہے جب قد افلح من تزکی آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہیں سمجھوں گا تو ان کی شان میں پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمادی وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی (۹۲-۱۸)

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یاَیھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع (۶۲-۹) تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا آج کے بعد کوئی بھی مجھے تاجر نہیں دیکھے گا! تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمادی فیہ رجال لا تلھیھم تجارہ ولا بیع عن ذکر اللہ ان میں ایسے لوگ ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' من الیل فتھجد بہ نافلۃ لک (۱۷-۷۹) تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں رات کو کبھی نیند کے قریب نہیں جاؤں گا! اس پر ان کی شان میں یہ ارشاد ہوا کانوا قلیلاً من الیل ما یھجعون (۵۱-۱۷) بہت قلیل لوگ ہیں جو رات کو سوتے نہیں۔

مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے باپ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح علیہ السلام ہیں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنت میں ان کا رفیق میں ہوں' علی رضی اللہ عنہ جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام ہیں' طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں' زبیر جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں' سعد بن ابی وقاص جنت میں ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں' سعید بن زید جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں' حضرت ابوعبیدہ بن جراح جنت میں' ان کے رفیق حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا عائشہ! میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المومنین ہو نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قریش کے دس آدمی جنتی ہیں پھر ان کے آپ نے اسماء گرامی شمار کرائے۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس آدمیوں کی ارواح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ تخلیق فرمایا جو جنت میں ہے۔

امت پر سب سے زیادہ مہربان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ دین اسلام میں سب سے زیادہ قوی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور شرم وحیاء میں سب سے فائق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں اور قوت فیصلہ میں سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت طلحہ' زبیر' سعد' سعید' عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہر نبی کا کوئی رازدار ہوتا ہے اور میرے رازدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد' والدہ کا نام صفیہ ہے وہ اسلام سے مشرف ہوئیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں طلحۃ الخیر' یوم حنین میں طلحۃ الجود اور غزوۃ العشیرہ میں طلحۃ الفیاض کا لقب عطا فرمایا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر وقف کر دیا ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں ایک دن وہ مجھے بڑے افسردہ نظر آئے میں نے سبب دریافت کیا وہ کہنے لگے میری پاس مال و دولت بہت جمع ہو گیا ہے اس لیے پریشان ہوں میں نے کہا اسے تقسیم کر دیں چنانچہ انہوں نے تمام مال و دولت لوگوں میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھا یہ تقریباً چار لاکھ کا مال تھا۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فصیح ملیح اور صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا ابومحمد! تمہیں بشارت ہو تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے محو کر دیئے ہیں اور تمہارا نام مقربین کے رجسٹر میں درج کر لیا ہے۔

کون احمد؟ آخری نبی

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرا بصرہ کے بازار میں جانا ہوا' مجھے ایک

راہب ملا' وہ پوچھنے لگا کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبد المطلب! اسی ماہ میں وہ ظاہر ہوں گے وہی آخری نبی ہیں' حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کی طرف ہجرت اختیار کریں گے۔

آپ فرماتے ہیں جو کچھ راہب نے کہا میرے دل پر نقش ہو گیا میں تیزی سے واپس آیا تو لوگوں نے مجھے نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا' ان سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے پھر میں نے راہب سے جو کچھ سنا تھا اس سے مطلع کیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا طلحہ! تم بھی نبی کریم ﷺ کی اطاعت قبول کر لو کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ زمرۂ اسلام میں داخل ہو گئے نبی کریم ﷺ طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے اور راہب نے جو کچھ کہا تھا' سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا نام اسلام اور قبل از اسلام طلحہ ہی رہا! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ دونوں قرین سے معروف ہوئے کیونکہ دونوں کو اسلام لانے کی پاداش میں نوفل بن خویلد نے ایک رسی سے باندھ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رہائی سے نوازا۔

ایک مرتبہ حضرت طلحہ حضور سیّد عالم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا طلحہ (رضی اللہ عنہ) یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں سلام سے یاد فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرا میں معاون رہوں گا یہاں تک کہ نجات دلاؤں گا؟ ربیع الابرار میں ہے کہ ان کا نام اس لیے طلحہ (رضی اللہ عنہ) پڑا کہ انہوں نے ایک مرتبہ سو غلام خرید کر آزاد کئے تھے اور ان تمام کا نکاح بھی کرا دیا اور ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا گیا۔

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ 34 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور والدہ کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی صاحبہ ہیں حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے بقول بعض آٹھ برس کے تھے کہ زمرۂ اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ آپ کے حقیقی بھائی حضرت سائب اور حقیقی

ہمشیرہ ام حبیبہ بھی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن اور علاتی ہمشیرہ زینب نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے تلوار چلائی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زبیر (رضی اللہ عنہ) تو ارکان اسلام میں سے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ آرام فرما رہے تھے اور وہ پنکھا ہلا رہے تھے کہ حضور ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں نیز فرماتے ہیں روز قیامت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے کو جہنم کی چنگاریوں سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ 34 ہجری بعمر 67 برس شہادت سے شاد کام ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

زمانہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدالکعبہ تھا' بعض نے عبدالحارث اور عبد عمر بھی لکھا ہے نبی کریم ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ کے حقیقی بھائی کا نام اسود اور دو علاتی بھائیوں کے نام عبداللہ اور عثمان بن عوف تھے۔ ساٹھ برس تک کی عمر میں اسلام لائے اور ساٹھ سال تک اسلام میں زندہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام آیا اور وہ بھی اشیاء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور میرا اسلام حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیجئے نیز جنت کی بشارت سنایئے۔ آپ کے فضائل میں سے یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اور فرمایا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرے سبب یہ ہوا کہ سیّد عالم ﷺ وضو فرما رہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھتے ہوئے اوّل وقت میں نماز پڑھانا شروع کر دی (ممکن ہے نبی کریم ﷺ نماز ادا فرما چکے ہوں) نبی کریم ﷺ نے کرم فرمایا اور ایک رکعت آپ کی اقتداء میں ادا کی' نبی کریم ﷺ نے فرمایا عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) مسلمانوں کے سرداروں میں ایک سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ

نے انہیں سلسبیل جنت سے سیراب فرمایا ارشاد ہوا' عبدالرحمٰن آسمانوں اور زمینوں میں امین کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے 65 احادیث روایت فرمائیں۔

فرشتوں کا مقدمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ بے ہوشی کا عالم مجھ پر طاری ہوا' میرے پاس دو سخت ترین فرشتے آئے اور وہ کہنے لگے ہمارے ساتھ چلیں ہم نے اللہ عزیز امین کے حضور تیرا مقدمہ دائر کرنا ہے' ایک بولا انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ان لوگوں میں سے ہے جس کے لیے شکم مادر میں آنے سے پہلے ہی سعادت و فیروز بختی لکھی جا چکی ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ انتہائی متواضع اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے اپنے غلاموں میں ایسے گھل مل جاتے کہ پہچاننا مشکل ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شام جانے کا قصد فرمایا تو پتہ چلا وہاں وبائی امراض پھیل چکے ہیں لوگوں نے واپسی کے بارے میں مختلف آرا پیش کیں' تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں جانے کا قصد نہ کرو اور اگر اس سرزمین میں جہاں تمہارا قیام ہے وباء پھیل پڑے تو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ بھی نہ کرو۔

وباء سے حفاظت کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وباء پھیل رہی ہو تو اپنے ابرو میں کنگھی کر لو' وباء سے محفوظ رہو گے حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں وباء پھیلے تو اسی جگہ کا پانی لے کر وہاں چھڑکاؤ کر دیا جائے تو وباء سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاہرہ مصر میں عظیم وباء کا ظہور ہوا' کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم یا لطیف لم تنزل بنا فیما نزل انك لطیف لم تنزل حی قیوم صمد باقی له کتف وانی یا اللہ' یا لطیف' تیری ذات والا ہی کو دوام ہے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اس کے متعلق ہم پر رحم فرما بے شک تو لطف فرمانے والا ہے تو ہمیشہ حی قیوم ہے اور تو ہی باقی ہے اور تیری طرف ہی بچاؤ ہے۔

اصحاب بدر کی خدمت

ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا جو کوئی بدری صحابی ہے وہ میرے پاس تشریف لائے اس کے لیے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ متعدد اصحاب بدر میں سے آپ کے ہاں پہنچے آپ نے اس دن ڈیڑھ لاکھ دینار ان کی خدمات میں پیش کئے اور جب رات ہوئی تو آپ نے عام لوگوں کے لیے بھی سخاوت کا سلسلہ جاری رکھا اور تحریر کیا کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور عمامہ تک سخاوت میں لکھ دیا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صبح نماز ادا کی' حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن کو میرا اسلام کہہ دیجئے اور انہیں بشارت سنایئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری سخاوت کو شرف قبول سے نوازا ہے اور تم اللہ و رسول کے وکیل ہو' اپنے مال کو جس طرح چاہو صرف کرو تم سے حساب نہیں لیا جائے گا اور جنت کا مژدہ مبارک ہو۔

تیس ہزار غلام آزاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار غلاموں کو آزادی عطا فرمائی نیز امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لیے ایک باغ وقف فرمایا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں فرمایا جب تمہارا وصال ہو تو تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ دی جائے وہ کہنے لگے میں آپ کے مزار شریف کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لیٹے ہوئے شرم آئے گی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی رفاقت مثالی تھی ایک بار انہوں نے عہد کیا ہم میں سے جو بعد میں فوت ہوگا وہ دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ حضرت ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے چار بیبیاں چھوڑیں۔ ترکہ میں ہر ایک کو اَسّی ہزار دینار ملے 81ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے آپ کے دو بھائی علاتی' عامر اور عمیر ہیں حضرت سعد 17 برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک ہزار سواروں کے برابر طاقت رکھتے تھے نیز فرمایا سعد تم جہاں کہیں بھی جاتے ہو دین اسلام کی خدمت کرتے رہتے ہو' مدینہ طیبہ سے دس میل کی مسافت پر مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے آپ ہیں 55 ہجری بعمر ساٹھ سال اس دار فانی سے کوچ فرما گئے مقام عقیق سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے جسد اقدس کو اٹھا کر مدینہ طیبہ لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ کی نماز جنازہ میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن بھی شریک ہوئیں۔ حضرت سعد سے دوصد ستر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو الاعور ہے آپ کے والد زید بن نوفل اسلام سے مشرف ہوئے۔ واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا (۳۹-۱۷) حضرت سلمان فارسی' حضرت ابوذر اور حضرت زید بن نوفل رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمائی تھی کہ وہ بچپن سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔

ایک بار حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد زید کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغفرت کی دعا کرائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سے نوازا اور بشارت عطا فرمائی کہ یہ روز قیامت ایک جماعت کی بخشش کا سبب ہوں گے حضرت سعید کی ہمشیرہ حضرت ملائکہ بھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئی جو حسن و جمال میں مثالی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا ان سے نکاح ہوا' اس نے حضرت عبداللہ کو جہاد سے روکا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو چنانچہ اس بناء پر اسے طلاق دیدی گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے فرزند کو اس کی یاد میں شعر گنگناتے سنا تو رجوع کی اجازت دی' حضرت سعید کا انتقال وادی عقیق میں اپنی زمین پر پچاس ہجری میں ہوا۔ آپ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ لے آئے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ 48 احادیث ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر ہے اسلام سے قبل بھی اسی نام سے معروف تھے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کنیت ہے ان کے والد غزوۂ بدر میں کفار کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی قبر غور بیسان میں ہے وہ اپنے رفقاء سے فرمایا کرتے' پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبر لو! کیونکہ اگر تم میں سے کسی نے اتنے گناہ کئے کہ زمین سے آسمان تک ان سے بھر جائیں تو ایک نیکی تمام کو مٹانے کے لیے کافی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء سے ایک مرتبہ فرمایا اپنی کسی خواہش کا اظہار کرو! ایک صاحب بولے میری آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھرپور ہو' اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں' دوسرا بولا کاش یہ جواہرات سے بھرپور ہو جاتا اور میں تمام موتیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کاش کہ یہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جیسے انسانوں سے بھر جاتا' ان کا وصال 18 ہجری کو سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد مقدس میں ہوا' یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہو کر راہی بقاء ہوئے' اس وقت آپ 58 سال کے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مناقب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن پوچھا آپ کو میں محبوب ہوں یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو! علامہ کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے لیے میں رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت کا مرکز قلب ہے اور عزت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس علی نبی کے نزدیک زیادہ جلیل القدر ہیں۔

امن کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹوں کی محبت آخرت میں امن کی ضمانت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال درخت کی سی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کا تنا علی رضی اللہ عنہ اس کی شاخیں حسن و حسین اس کے پھول اور ان تمام سے محبت کرنے والے پتے ہیں اور ہم سبھی یقیناً جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آفتاب ہوں علی رضی اللہ عنہ چاند فاطمہ رضی اللہ عنہا زہرہ (ستارہ) حسن و حسین فرقدین (دو مرکزی ستارے) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میری تمہاری تخلیق کا جوہر ایک ہی ہے مزید فرمایا ہم ایک ہی درخت سے ہیں جڑ میں شاخ تم ڈالیاں حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور جو شخص اس درخت کی کسی بھی ڈالی کو تھام لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

نیز فرمایا میرے اہل بیت کشتی نوح کی مثل ہیں جو اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جو رہ گیا' ڈوب گیا۔

نجوم رسالت: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم' میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نجوم ہدایت ہیں تم سے جس کسی نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت سے سرفراز ہوا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ستاروں سے تشبیہ دی کیونکہ مسافروں کو راہ نجات کی رہنمائی ستاروں سے ہی ملتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اہوال قیامت میں نجات کا باعث ہو گی۔

محبت آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت میں انتقال کرے گا۔اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اہل بیت کی محبت میں فوت ہونے والے کو عزرائیل علیہ السلام جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اس خوش نصیب کے مزار کی زیارت کے لیے رحمت کے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

اہل سنت کی سند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو شخص محبت آل رسول میں فوت ہوگا وہ اہل سنت و جماعت میں شامل ہوگا۔ مزید فرمایا جو شخص محبت آل رسول میں وصال کرتا ہے اسے جنت میں ایسے اعزاز واکرام کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دلہن کو اپنے گھر بھیجا جاتا ہے نیز فرمایا جو آل رسول کی عداوت میں مرا' میدان حشر میں اس کی پیشانی پر نقش ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم کردیا گیا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آل رسول کی عداوت میں مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا لوگو! سن لو جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی دشمنی میں مرے گا اسے بہشت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص آل کے علاوہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے تمام امتی آپ کی معنوی آل ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو

ایمانداروں کی مائیں فرمایا اور نبی امت کے لیے بمنزلہ باپ ہوتا ہے اس بنا پر تمام امتی حضور کی اولاد ہوئے لہٰذا تمام ایماندار حضور کی معنوی آل میں شامل ہیں: تابش قصوری)

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہے؟ فرمایا ہر متقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عارف نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے اپنا نسب بڑی خوبی کے ساتھ مجھ تک پہنچایا اور اسی پر قناعت اختیار کر لی حقیقۃً تم میں میرا وہی ہو گا جو نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور میری طرح توبہ۔

قنبر نامی ایک چھوٹی سی چڑیا ہے اس کے سر پر تاج سجا ہوتا ہے اس کا وظیفہ یہ ہے۔ الٰہی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت فرما' کہتے ہیں اس کا گوشت قولنج کے لیے نافع ہے۔

باب فاطمہ پر آواز؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے گزرتے ہوئے آواز دیتے الصلوٰۃ یا اھل البیت

☆ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیر (۳۳-۳۳)

اہل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم! نماز کے لیے بیدار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کا فیصلہ فرمایا اور تمہارے رجس کو تمہارے قریب تک نہیں آنے دے گا! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے طمع' بخل کی پلیدی کو آنے ہی نہ دیا بلکہ سخاوت کا بیج بو دیا ہے بعض فرماتے ہیں رجس سے مراد طمع اور بخل ہے جبکہ تطہیر سے سخاوت۔

پانچ سے پانچ؟

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں میں پانچ اور رکھی ہیں

قناعت میں عزت

گناہ میں لذت

شب بیداری میں ہیبت

بھوک میں حکمت

ترک طمع میں دولت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عزت والے پانچ شخص ہیں زاہد' فقیہ صوفی' غنی متواضع' فقیر شاکر اور شریف سُنّی یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے والا۔

حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اہل بیت فاطمہ' حسن و حسین ہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اہل بیت صرف امہات المومنین ازواج رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جنتی محل اور خدیجۃ الکبریٰ؟

نسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے جنت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محل کو دیکھا' حضرت جرائیل علیہ السلام نے وہاں سے ایک سیب توڑ کر مجھے کھانے کو دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے سبب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکی عطا فرمائے گا چنانچہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جلوہ افروز ہوئیں تو نو ماہ تک ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے جسم پاک سے خوشبو آتی رہی۔ اور جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی تو بعدہ ویسی خوشبو کا پتہ نہ چلتا چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا اشتیاق ہوتا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ پیار فرماتے۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو آپ نے فرمایا دیکھئے اب یہ حور کس کی قسمت کا ستارہ بنتی ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنت میں ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محل میں عقد ہوا ہے حضرت اسرافیل نے خطبہ پڑھا' جبریل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تعالیٰ ولی اور شوہر ان کے لیے ہوئے ہیں علی رضی اللہ عنہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جرائیل علیہ السلام نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کا نکاح تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو شاہد بنایا ہے شجر طوبیٰ کی طرف وحی کی گئی ہے کہ ان پر یاقوت کے زیورات اور ریشم کے جوڑے نثار

کرے چنانچہ ان پر نثار کر دیئے۔ یاقوت کے موتی' زیورات اور لباس حوروں نے لوٹ لیے ہیں اب وہ قیامت تک ایک دوسرے کو تحائف میں دیتے رہیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوالحسن تمہیں مبارک ہو قبل اس کے کہ میں تیرا نکاح فاطمہ سے زمین پر کرتا اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح آسمان پر کر دیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک ایسا فرشتہ آسمان پر حاضر ہوا ہے جیسا تمام آسمانوں میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ کو آپ کی نسل کی پاکیزگی کی بشارت دینے آیا ہوں اور میرے پیچھے پیچھے یہی بشارت سنانے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آ رہے ہیں ابھی وہ یہ بات کہنے پائے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے اور میرے ہاتھوں ایک سفید ریشم کا ٹکڑا رکھا جس پر بخط نور تحریر تھا میں نے تحریر کی بابت پوچھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف دیکھا تو تمام مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا اور رسالت عظمیٰ سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ پھر دوبارہ دیکھا آپ کے بھائی' وزیر اور رفقاء کو چن لیا' پھر آپ کی شہزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو منتخب کر کے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع پر جنتوں کو حکم دیا آراستہ ہو۔ حوروں کو فرمایا زینت اختیار کریں شجرہ طوبیٰ کو فرمایا اپنے ناقابل تصور پھل' پھول بکھیر دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا روتی ہوئی بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر بادام اور بتاشے برسائے ہیں' مجھے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح منظر یاد آیا تو دل میں خیال کیا ان پر تو کچھ بھی نثار نہیں کیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے نبوت و رسالت کے اعزاز و اکرام سے نوازا ہے علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل' میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا تھا کہ حلقہ عرش کو تھام لیں' جنتوں کو آراستہ کریں' حوروں کو کہہ دیں زیب و زینت سے مرصع خوشی و مسرت کے ساتھ رقص کریں جنتی پرندوں کو حکم دیا نغمہ سرائی کریں' شجر طوبیٰ کو حکم دیا اپنے مروارید' زبرجد' یاقوت ایسے رنگا رنگ کے پھولوں اور پھلوں کو بکھیر دیں (چنانچہ ہر ایک نے

سرِ تسلیم کرتے ہوئے اپنا اپنا نذرانہ محبت وعقیدت پیش کیا: تابش قصوری)

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے علی وفاطمہ کا نکاح سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک شب معراج میں کیا اور حکم دیا گیا کہ ان پر دُرّ، جواہر، مرجان نثار کریں۔(روحانی طور پر اظہار عظمت کے لیے یہ سبھی روایات ہیں) ورنہ حقیقۃً شریعت محمدیہ کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں مدینہ طیبہ 2 ہجری کو ہوا جس میں خلفائے راشدین نے بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیں (تابش قصوری)

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا

حوروں میں مثل چاند

امام کسائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی بائیں جانب پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق فرمائی اور انہیں ستر حوروں کے حسن سے نوازا چنانچہ حضرت حوا حورعین میں ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں! حضرت آدم علیہ السلام آرام فرماتے تھے جب بیدار ہوئے تو انہیں دیکھا اور ان کی طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا! آواز آئی ابھی تم اسے چھو نہیں سکتے تمہارا نکاح ہوگا اور حق مہر کی ادائیگی شرط ہے دریافت کیا حق مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔ ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث مرات ۔ تین مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا! نیز فرمایا یہاں تک کہ تم حضرت حوا کو دین کے مسائل سکھائیں۔

حسن آدم علیہ السلام

کان آدم اورعه اللہ من الحسن والکمال حتیٰ ان حذه الا یمن یلغب علی شعاع الشمس کان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیه والا یسر یغلب علی ضوء القمر کان نور یوسف علیه الصلوٰة والسلام فیه اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسے حسن وکمال سے نوازا تھا کہ ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر غالب آجاتا کیونکہ اس میں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چمک دمک تھی اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب آجاتا اس لیے کہ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نور درخشاں تھا۔

پہلی بات؟

حسن و جمال کے حسین ترین دو پیکر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے جب ایک دوسرے پر نظر ڈالی تو اس طرح گویا ہوئے۔ حوا میرا خیال ہے تجھ سے اور مجھ سے حسین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو تخلیق نہیں فرمایا ہوگا! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا انہیں اپنے ساتھ فردوس اعلیٰ میں لے جائیں اور جنت کے محلات میں سے کوئی محل ان کے لیے کھول دو۔ چنانچہ سرخ یاقوت کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا اس میں کافوری خوشبو سے معمور زبر جد کا ایک گنبد باغ زعفران میں قائم تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس گنبد نما مکان کا دروازہ کھولا وہاں ایک سنہری تخت نظر آیا جس کے پائے مروارید کے تھے اس پر ایک ایسی شہزادی جلوہ افروز تھی جس کے انوار و تجلیات اور حسن و جمال کی شعاعوں نے ماحول کو مزین کر رکھا تھا اس کے سر پر جواہرات سے مرصع سونے کا تاج تھا حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اپنے حسن و جمال کو بھول گئے دریافت کیا یہ شہزادی کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں۔ پھر کہا ان کے شوہر نامدار کا اسم گرامی کیا ہے؟

ارشاد ہوا جبریل! قصر یاقوتی کا دروازہ کھولیے چنانچہ اس کا دروازہ کھلا تو وہاں پر بھی کافوری خوشبو سے معمور ایک گنبد نظر آیا جس میں سونے کا تخت تھا اس پر ایک رعنا جوان جلوہ افروز دیکھا جس کا حسن یوسف کی مثل' آواز آئی یہ جوان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر نامدار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی ان کی اولاد بھی ہے؟ آواز آئی جبریل (علیہ السلام)! قصر مروارید کے دروازے کھول دو اس میں زبر جد کا گنبد اور عنبر کا تخت پڑا دیکھا جس پر حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی صورتیں موجود ہیں ان کی زیارت سے بہرہ مند ہو کر حضرت آدم علیہ السلام واپس پلٹے! اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا سے فرما دیا! فرشتوں نے ان پر جنتی میوے برسائے' اسی وجہ سے مسلمان نکاح کے وقت بادام' مکھانے' بتاشے' سونگی منقیٰ' میوے لٹاتے ہیں اور ان کا حاصل کرنا بھی جائز!! پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا انہیں جنت

کی سواریوں پر بٹھا کر جنت عدن میں پہنچا دو! اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جو قسم قسم کے جواہرات سے مرصع تھا جس پر چار گنبد بنے ہوئے تھے قبۃ الرضوان‘ قبۃ الغفران‘ قبۃ الرحمۃ‘ قبۃ الکریم‘ حضرت آدم وحوا وہاں قیام پذیر ہوئے ان کی خدمت میں جنت کے میوے پیش کئے گئے۔

پھر قبہ رحمت میں گئے‘ منادی نے ندا کی‘ آسمان والو!‘ حضرت آدم وحوا کا نکاح کر دیا گیا ہے اور جنت کی ہر چیز ان کے لیے جائز البتہ ایک خاص شجر کی نشاندہی کر دی گئی ہے اس کے قریب یہ دونوں نہیں جا سکتے! پھر علم الٰہی کے مطابق جو کچھ ان کے لیے مقدر تھا وہ ظہور پذیر ہوا‘ حکم ہوا اب تم یہاں نہیں رہ سکتے چنانچہ آدم علیہ السلام باب توبہ سے اور حضرت حوا باب رحمت سے باہر نکلیں! ابلیس باب لعنت سے‘ سانپ باب غصہ اور طاؤس باب غضب سے زمین پر اتر پڑے۔ ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت ہابیل اور ان کی ہمشیرہ جنت میں ہی پیدا ہوئے تھے ابھی شجر ممنوعہ کے کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی اس لیے ان کی ولادت کے وقت حضرت حوا کو کسی قسم کی گرانی یا تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔ قابیل اور اس کی بہن زمین پر جنت سے آنے کے بعد پیدا ہوئے۔ (لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے جنتی انسان ہابیل) اور دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا مرد قابیل اور سب سے پہلی خاتون اس کی بہن کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کی بارات

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی! الٰہی میری تجھ سے ایک یہ بھی آرزو ہے جو میرا داماد بنے یا میں جس کا داماد بنوں اسے جنت سے سرفراز کرنا! علامہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے یہ فضیلت قیامت تک برقرار رہے گی جو بھی آپ کی اولاد میں سے کسی بھی امتی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے گا اسے بہشت کی خصوصیت حاصل رہے گی۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو‘ حضور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے‘ ابھی کاشانہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر دیکھئے! آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو عجیب منظر تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں حضور نے اس شان

وشوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت کیا تو جبریل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں پورے اعزاز واکرام کے ساتھ پہنچایا جائے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت میکائیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے دولہا، دلہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاطمہ کا علی سے نکاح کرنے کا حکم صادر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے جنت کو جس طرح سنوارا اس کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان کی ہے جسے عربی متن میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے یہاں بطور تبرک چند باتیں درج کردی جاتی ہیں (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اترتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بجالائے۔ چنانچہ جب وہ محبت وسرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اٹھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد کا علی سے عقد کئے دیتا ہوں فرشتو تم گواہ رہو! اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کردیا اور مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے میں تمہیں دکھاؤں اور اس پر نور کی مہر لگاؤں جس کی سیاہی سے مشک کی خوشبو سے فضا معمور رہے اور اسے رضوان جنت کے سپرد کرو۔

محبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا الحمد للہ المحمود بنعمتہ .... (الی الاخر)

روضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسنون یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور اپنی شہزادیوں کے لیے جتنا مہر مقرر کیا اس سے زیادہ نہ باندھا جائے اور عموماً آپ کے مہر کی رقم پانچ سو درہم ہوتے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے نزدیک کم از کم جتنی چیز کی بیع ہو سکتی ہے اتنا مہر مقرر کیا جا سکتا ہے امام مالک فرماتے ہیں دینار کا چوتھا حصہ کم از کم مہر مقرر کیا جا سکتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم مہر دس درہم ہیں۔ حضرت امام رازی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ مہر دیا جا سکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے: واتیتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیاً (۴-۲۰) اگر تم حق مہر میں عورتوں کو ایک قنطار تک بھی دے دو تو تمہیں اس میں کچھ کم کرنے کا حق نہیں! سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ برسر منبر کم مہر کی بات کی تو ایک صحابیہ نے کہا حضرت! اللہ تعالیٰ تو ہمیں عطا فرماتا ہے اور آپ روکتے ہیں اس خاتون نے یہی آیت پڑھی اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا عورتیں تو ہم سے بھی زیادہ فقیہ ہیں پھر کبھی آپ نے کم مہر کی بابت بات نہ کی۔

میرا حق مہر شفاعت ہو؟

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حق مہر کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے عرض کیا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی امت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پلصراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ کریں گی۔

(گویا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لیے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی امت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لیے میرا مہر شفاعت امت مقرر کیا جائے: تابش قصوری)

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مسرت و مسکراہٹ کا سبب یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کرنے کی بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور علی کو رشتہ زوجیت میں منسلک فرما دیا ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجر طوبیٰ کو ہلائے اس نے اسے خوب ہلایا ہے اس کے پتے دستاویز بن کر گرے ہیں جو اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے لیے بخشش نامے

ہیں۔ قیامت کے دن بھی دستاویز ان کی بخشش کی سند ہوگی۔

جب آیت ان منکم الا واردھا (۱۹-۷۱) نازل ہوئی تو سید عالم ﷺ غمناک ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پریشانی کا سبب پوچھا آپ خاموش رہے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا تو حاضر خدمت ہوئیں' عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کیوں پریشان ہیں۔ آپ نے بھی آیت سیدہ فاطمہ کو سنا دی۔ ان منکم الاواردھا' اس پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے بھی آنسو نمودار ہونے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں اور فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف یہ آیت نازل کی ہے' وان منکم الاواردھا' کیا آپ حضور کی امت کے بوڑھوں پر ایثار کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے امت کے جوانوں پر نثار ہونے کا عہد لیا' حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تو وہ امت کے کم عمروں پر قربان ہونے کو تیار نظر آئے پھر از خود امت مصطفیٰ کی عورتوں پر ایثار وقربانی کا قصد فرمایا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے نیز فرماتا ہے فاطمہ کو بشارت دیجئے وہ غمگین نہ ہوں میں تمہاری امت کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں گا جیسے فاطمہ کی رضا ہوگی (سبحان اللہ)

جنتی لباس؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی شادی کی شب رونا آیا نبی کریم ﷺ نے سبب دریافت فرمایا آپ عرض گزار ہوئیں ابا جان یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے مجھے دنیا سے کسی قسم کی محبت ورغبت نہیں لیکن آج شب مجھے اپنی اس حالت پر قدرے خطرہ سا محسوس ہوا کہ کہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ کیا لائیں؟

نبی کریم ﷺ نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا خاطر جمع رکھو علی ہمیشہ راضی وخوش رہے ہیں اور (اب بھی ہر بات پر خوش رہیں گے) اس کے بعد ایک مالدار یہودی عورت کی شادی ہوئی اس نے اس شادی پر بڑی بڑی امیر عورتوں کو آنے کی دعوت دی۔ وہ نہایت فاخرہ لباس زیب تن کئے آئیں اور انہوں نے بالاتفاق کہا ہم تمام محمد کی صاحبزادی اور ان کے فقر کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں لہٰذا فاطمہ کو بلایا جائے اس نے بلا بھیجا' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک جنتی جوڑا

لیے آ موجود ہوئے۔ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا پہن کر جب ان کے درمیان جلوہ افروز ہوئیں تو آپ کا لباس دیکھ کر حیران رہ گئیں جب انہوں نے سیدہ پاک کی چادر مبارک کو ذرا سا اٹھایا تو انوار وتجلیات سے تمام ماحول بقعۂ نور بن گیا۔ پھر پوچھنے لگیں! ارے فاطمہ اتنا خوبصورت اور عدیم المثال جوڑا کہاں سے آیا؟ آپ نے فرمایا یہ جنتی جوڑا جبریل علیہ السلام لائے ہیں اس پر سعادت مند عورتیں پکار اٹھیں نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ اور اسلام لے آئیں پھر جن عورتوں کے خاوند مسلمان ہوئے وہ ان کے پاس ہی رہیں اور جن کے خاوند اسلام پیش کرنے کے باوجود مسلمان نہ ہوئے تو ان کی مسلمان خواتین ان سے الگ ہوگئیں اور انہوں نے اپنا نکاح مسلمانوں سے کرلیا۔

اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

ابن جوزی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جس شب شادی تھی' اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آ کر سوال کیا' مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے! سیدہ فاطمہ کے پاس ایک پیوند لگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا اسے وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد! لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون (اگر تم بھلائی کے طالب ہو تو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کردیا۔ بوقت رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے' رب کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ کے لیے خصوصی تحفہ ہے؟ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے پہنا اور ان خواتین میں جا کر بیٹھ گئیں' عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی سیدہ فاطمہ کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی تو مشرق ومغرب تک نور ہی نور پھیل گیا یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نور اسلام سے چمک اٹھے اور کلمہ پڑھتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

شکم مادر میں باتیں

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے بطن اطہر میں جب سیدہ

فاطمہ جاگزین تھیں تو مجھے کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ مجھ سے باتیں کیا کرتیں۔ جب ولادت فاطمہ کا وقت قریب آیا تو میں نے قریشی دائیوں کو بلا بھیجا مگر وہ نبی کریم ﷺ کی مخاصمت کے باعث نہ آئیں' ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! معاً چار عورتیں جن کی چمک دمک اور حسن و جمال مثالی تھا جلوہ گر ہوئیں ان میں سے ایک نے فرمایا میں تیری والدہ حوا ہوں' دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں' تیسری بولی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ ام کلثوم اور چوتھی نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم ہوں (رضی اللہ عنہن) ہم آپ کی خدمت کے لیے آئی ہیں۔

حضرت سیّدہ عائشہ اور سیّدہ فاطمہ کی گفتگو

علامہ ابن ملقن' قاضی حسین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ جگر گوشہ رسول کریم ﷺ ہوں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' دنیا میں تو یہ بات درست ہے لیکن آخرت میں اس کے برعکس ہوگا کیونکہ میرا قیام نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوگا اور آپ علی کے محل میں ہوں گی' آپ دونوں درجوں کا تقابل خود کرلیں!

حضرت سیّدہ فاطمہ نے جواب دینے میں توقف کیا تو حضرت عائشہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور سیّدہ فاطمہ کا سرِ اطہر چوم کر فرمایا کاش کہ میرے نصیب ایسے ہوتے کہ میں آپ کے سرِ اقدس کا ایک بال ہوتی۔

حیض ونفاس سے پاک

حضرت اسماء زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ طیبہ وطاہرہ رہی ہیں حالانکہ ان کے شکم مقدس سے حسن وحسین اور دوسری اولاد بھی ہوئی مگر ان پر نفاس کی کیفیت طاری نہیں ہوئی چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا! یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے سیّدہ فاطمہ کو حیض ونفاس کے معاملہ میں ہمیشہ پاک پایا ہے آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیے

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اولادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں' علائی کا بیان ہے کہ حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سب سے پہلے حضرت قاسم متولد ہوئے' پھر حضرت زینب' حضرت طیب وطاہر' ام کلثوم' رقیہ رضی اللہ عنہم یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئے۔ حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے شکم اطہر سے ہیں۔

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن الربیع سے کر دیا گیا وہ صاحب مال اور امین ترین شخص تھے' غزوۂ بدر میں قیدیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے جب فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا بوقت نکاح عطا فرمودہ ہار رہائی کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہار دیکھا تو آپ کو بڑا رحم آیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو ان کے حوالے کر دیا جائے اور ان کا ہار بھی انہیں واپس لوٹا دیں چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کر دیا گیا کہ حضرت زینب کو ہجرت کرنے سے نہیں روکا جائے گا انہوں نے کہا بہت اچھا' جب حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں حضرت زینب کو ہجرت کی اجازت دیدی۔ آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو کچھ لوگ آڑے آئے کسی نے اپنے نیزہ سے آپ کی طرف اشارہ کیا جس کے باعث حمل ساقط ہو گیا اس پر ابوسفیان بولا: ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی ضرورت نہیں البتہ روشن دن میں جانے کی بجائے رات کو مکہ مکرمہ سے نکلے! تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ رعب و دبدبہ سے روانہ ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اثنائے راہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مل گئے ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بعافیت بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ گئیں پھر آپ کے خاوند تاجر بن کر مکہ سے شام اور وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حضرت زینب کے ہاں پہنچ گئے' آپ نے انہیں پناہ دیدی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح نماز کی ادائیگی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت زینب نے باآواز بلند فرمایا لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا بعدہ آپ اپنی صاحبزادی کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا ابوالعاص کی خاطر خواہ خدمت کرو لیکن اسے اپنے قریب نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لیے حلال نہیں ہو! لوگوں نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا مگر نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: لوگو! میں چاہتا ہوں اس کا مال واپس کر دو چنانچہ لوگوں نے مال واپس کرتے ہوئے کہا' کیا ہی اچھا ہو تم اسلام لے آؤ' وہ کہنے لگے مکہ مکرمہ کے لوگوں کی امانتیں میرے ذمہ ہیں میں چاہتا ہوں ان کی امانتیں واپس کر کے اسلام لاؤں چنانچہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ پاک پہنچتے ہی مسلمان ہو گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی ان کی خدمت میں مصروف ہو گئیں۔

نبی کریم ﷺ کے شہزادوں میں ایک فرزند عبداللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب وطاہر مشہور ہے یہ بچپن میں مکہ مکرمہ ہی میں وصال فرما گئے ان کے علاوہ حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ آپ کی حقیقی صاحبزادیاں ہیں جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہنیں ہیں ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم متولد ہوئے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ہیں' اٹھارہ ماہ کی عمر میں وصال فرما گئے۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پانچ برس قبل از اعلان نبوت متولد ہوئیں قریشی اس وقت تعمیر کعبہ میں مصروف تھے اٹھائیس برس کی عمر میں نبی کریم ﷺ کے چھ ماہ بعد رمضان المبارک گیارہ ہجری میں وصال فرما ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارشاد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اونٹنی کی گفتگو اور سیدہ فاطمہ

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شانہ اقدس سے باہر تشریف لائیں تو ان سے نبی کریم ﷺ کی اونٹنی قصویٰ جو خیبر میں حاصل ہوئی تھی آپ سے گفتگو کرتے ہوئے سلام عرض گزار ہوئی السلام علیک یا بنت رسول اللہ' اے شہزادی رسول آپ پر سلام ہو! کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کوئی کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے ہی والی ہوں' اس پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں نمناک ہو گئیں اور شفقت سے اونٹنی کا سر اپنی گود میں لے کر پیار کرنے لگیں' یہاں تک کہ اس نے آپ کی گود میں ہی جان دیدی پھر اسے ایک بڑے کمبل میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا تین دن بعد جب اس جگہ کو کھودا گیا تو اس کا کہیں نشان تک نہ ملا' اونٹنی کا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہمکلام ہونا سیدہ کی کرامات میں سے ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور ان

کے علاوہ کسی سے کبھی ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بار یہی اونٹنی کہنے لگی، یارسول اللہ (ﷺ)! میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی جب چرنے جاتی تو گھاس ازخود پکارتی مجھے اپنی خوراک بناؤ کیونکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے ہے اور جب رات سر پر آتی تو درندے ایک دوسرے کو تاکیداً کہتے اس اونٹنی کے قریب مت جانا کیونکہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے!

وظیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد ﷺ کے ہاں تین دن سے چولہا ٹھنڈا پڑا ہے میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ یا اوّل الاوّلین یا آخر الاخرین یا ذاالقوۃ المتین یا ارحم الراحمین ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی قسم کی بھی حاجت ہوتو جمعرات کے دن اس حاجت کی طلب میں علی الصبح گھر سے باہر نکلتے وقت آیۃ الکرسی، سورۂ آل عمران کی آخری آیت، سورۂ زلزلات اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس میں تمام دنیا و آخرت کی حاجتیں ہیں (جو بر آئیں گی)

مناقب حسن وحسین رضی اللہ عنہما

مرج البحرین

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما ہیں ایک بحر نبوت اور دوسرے بحر فتوت ہیں ان کے درمیان تقویٰ کا وصل ہے لہٰذا دونوں میں محبت ہی محبت ہے کسی طرف سے زیادتی کا کوئی شائبہ نہیں اور ان دونوں سے موتی اور مونگے حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کا ظہور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دو سمندروں کو اللہ تعالیٰ نے ملایا ایک بحر آسمان اور بحر زمین ہے چنانچہ آسمانی دریا کا پانی زمینی دریا میں گرتا ہے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

علامہ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک واقعہ درج کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کھجور کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی بن گیا اور جس حصہ پر بارش کا اثر نہ ہوا وہ اپنے حال پر ہی رہا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرج البحرین سے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ہیں، آپ پانچ بہن بھائی ہیں حسن، حسین، محسن، زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ جن کی کنیت ام کلثوم ہے یہ تمام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی متولد ہوئے۔

برماوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا۔ اس کا

طریقہ کار یہ طے ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ ام کلثوم کے ساتھ نکاح میں رضا رکھتے ہیں تو میں انہیں آپ کے پاس ایک چادر دیکر بھیجوں گا چنانچہ وہ ایک چادر لیے آپ کے پاس آئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق کہا یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد ماجد نے آپ کو کہا تھا آپ نے کہا اپنے والد ماجد سے جا کر کہہ دینا میں راضی ہوں! اللہ تعالیٰ تم سے اور ان سے بھی راضی رہے۔

حضرت اُمِّ کلثوم اور خوشبو

ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک سفیر بھیجا آپ کی زوجہ حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بند کی اور کہا یہ شاہ روم کی بیوی کو میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیوی نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر تحفۃً بھیج دیا اور کہا یہ امیر المومنین کی اہلیہ محترمہ کو پیش کر دینا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نظر جب جواہرات پر پڑی اور فرمایا یہ کہاں سے آئے ہیں ام کلثوم نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو وہ فرمانے لگے یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ کہنے لگیں یہ تو صرف میرے لیے ہیں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کریں گے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی تمہیں ایک دینار کی قیمت کے برابر ملیں گے باقی مسلمانوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیجا تھا وہ تو مسلمانوں کا تھا۔

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تین ہجری 15 ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن کی ولادت کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سیّدہ فاطمہ کی خدمت میں بھیجا! جب امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی نیز ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا!

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی (رضی اللہ عنہ) ان کا نام رکھئے انہوں نے عرض کیا آپ ہی نام رکھیں آپ ان کے نانا جان ہیں'

حضور ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے کوئی نام نہیں رکھتا چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بچے کی ولادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھئے جس کا معنی حسن ہے چنانچہ یہی نام رکھا گیا اسی طرح جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے بشارت' مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر شبیر رکھیں جس کے معنی حسین ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتلقی ادم من ربہ کلمات سے مراد یہ پانچ نام ہیں محمد ﷺ ' علی' فاطمہ' حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا ان ناموں کو یاد کرلیں کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو تین سو سال تک روتے رہے' پھر یاد آنے پر ان ناموں کے توسل سے دعا مانگی اور کہا یا اللہ بحق محمد ﷺ ' علی' فاطمہ' حسن و حسین رضی اللہ عنہم مجھے بخشش دے اور میری توبہ قبول فرمالیے' اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی اور فرمایا اے آدم (علیہ السلام) اگر تم ان اسماء کے توسل سے اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتے تو انہیں بھی میں بخشش دیتا۔

کلمات توبہ

امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کلمات توبہ آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے یہ تھے لا الٰہ الا انت سبحانك وبحمدك وعملت سوا وظلمت نفسی فتب علی خیر التوابین ۔ جو شخص ان کلمات کو سجدہ کی حالت میں پڑھ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کردے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دونور

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور

علی رضی اللہ عنہ کو عرش کے پاس دو نور بنا کر تخلیق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی پشت میں ہمیں ودیعت فرمادیا۔ پھر ہم مسلسل پاک پشتوں اور پاکیزہ شکموں سے منتقل ہوتے ہوئے عبدالمطلب کی پشت میں پہنچے پھر وہ نور دو ثلث حضرت عبداللہ اور ایک ثلث ابوطالب کی پشت میں رکھے گئے اور پھر نور مجھ سے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میں جمع ہوئے پس حسن و حسین رضی اللہ عنہما، رب العلمین کے دو نور ہیں۔

الحسین منی وانا من الحسین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے جس نے حسین سے محبت کی' (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام لوگوں کے علم سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شہزادوں کو ان سے موسوم کر دیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا چنانچہ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حسین کی زیارت سے نوازا۔

بخاری شریف میں ہے امام حسن رضی اللہ عنہ 'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے صحیح ابن حبان میں ہے کہ امام حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ رکھتے تھے' برماوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سر سے سینہ تک اور حسین نیچے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے۔

الفصول المہمہ میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد حسین شکم مادر میں آئے بعض نے کہا ہے ان دونوں کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ محترمہ ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عجیب خواب عرض کیا کہ آپ کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آ پڑا ہے! آپ نے فرمایا یہ خواب تو بہت ہی اچھا ہے میری لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں فرزند پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں کھیلے گا چنانچہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کی گود میں ڈالے گئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح کر کے عقیقہ کے عمل کو دوام بخشا اور جب ان کے سر کے بال بنائے

گئے تو ان بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی گئی۔

مسئلہ: بچے کے لیے عقیقہ میں دو بکرے اور بچی کے لیے ایک کو سنت قرار دیا گیا ہے جب کہ بچے کی طرف سنت کی ادائیگی کے لیے ایک بکرا بھی کافی ہے امام رافعی اور نووی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے اس بناء پر اونٹ یا گائے سات بچوں یا بچیوں کی طرف سے بیک وقت نیت کر کے ذبح کیا جائے تو سنت ادا ہو جائے گی۔

علماء حنفیہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے حصص میں اگر عقیقہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر عقیقہ کے جانور کو ذبح کر کے پکا کر کھانا کھلایا جائے تب بھی جائز ہے۔ (تابش قصوری)

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کر سکے تو بہت ہی اچھا ہے بصورت دیگر عمر کے کسی بھی حصہ میں والدین یا از خود بھی یہ سنت ادا کر سکتے ہیں اگر وسائل میسر نہ ہوں تو قرض وغیرہ سے عقیقہ کی سنت ادا کرنا مناسب نہیں' کیونکہ الدین یسر (الحدیث) دین تو آسان ہے نیز دین میں سختی نہیں' اس لیے بلاوجہ تکلف میں نہیں پڑنا چاہیے (تابش قصوری)

مسئلہ: ساتویں دن تک بچے کا نام رکھنا اور ختنہ کر دینا مستحب ہے بعض نے تو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی سینتالیس سال کی عمر تھی کہ پچاس ہجری میں زہر خورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے اور اپنی جدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے پہلو جنت البقیع میں دفن ہوئے' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایسے دیکھا جیسے ان کی گرفت میں ہیں پھر ایک مکان میں داخل ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان صلح کرادی ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دس محرم الحرام 61ھ کو جمعہ کے دن شہید کیے گئے اس وقت آپ 56 برس کے تھے آپ کی شہادت پر سورج گہنا گیا لہٰذا نجومیوں کا یہ

قول غلط ثابت ہوا کہ سورج گرہن اٹھائیس یا انتیسویں تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے جبکہ روضہ میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے سورج گرہن کی نماز چاند گرہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ آفتاب کا نفع مہتاب سے زیادہ ہے۔

حضور نے کُلی پھینکی اور پھل دار درخت بن گیا

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا زعفرانی پھل اور عنبر ایسی خوشبو ماحول کو مہکا رہی تھی اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا' پیاسا سیراب ہو جاتا' بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا' چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام ''مبارک'' رکھ دیا ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہو گئے ہیں ہم پریشان سے ہو گئے یہاں تک کہ خبر آئی۔ نبی کریم ﷺ دار بقاء کی طرف روانہ ہو چکے ہیں تیس سال بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی پھر خبر آئی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگے جس سے ہم برابر مستفید ہوتے آ رہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اور اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان ہوئے کہ خبر آئی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مع اپنے رفقاء شہید کر دیئے گئے ہیں۔

شہزادی کسریٰ؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا اور اس کے بطن سے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ متولد ہوئے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں جب اسلامی لشکر نے ایران و عراق پر غلبہ حاصل کیا تو کسریٰ کی تین بیٹیاں بھی بطور مالِ غنیمت قید میں آئیں انہیں فروخت کرنے کی بات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بادشاہوں کی بیٹیوں کو فروخت نہیں کیا جاتا تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک شہزادی کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے لیے حاصل کر لیا ایک حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی گئی اس سے

حضرت قاسم متولد ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ودیعت کی گئی جس سے سالم پیدا ہوئے۔

شیطان بکثرت ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں سب سے بدتر مال غلام اور لونڈی ہوگا جبکہ خدام کی کثرت ہوگی شیطان نما (انسان) بیشمار ہوں گے حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ عورت کو کبھی راز دار نہ بنانا اور جس کنیز سے خدمت لینا چاہو اس سے کبھی صحبت نہ کرنا۔

سلام پر آزادی

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی کنیز نے آپ کے خدمت میں سلام و آداب بجالانے کے ساتھ ساتھ پھول پیش کئے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے ادب و احترام کو ملحوظ رکھے تم اسے اس سے بھی زیادہ عزت بخشو لہٰذا میں نے اس کی خدمت کا صلہ آزادی عطا کر دی۔

دونوں سے محبت؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر فرمایا جو مجھ سے محبت رکھے وہ ان سے بھی محبت رکھے اور ان کے والدین کے ساتھ بھی محبت رکھے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل پڑے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ اٹھائی میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے' اس لیے کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے آپ کی ڈاڑھی مبارک سے پیار کر رہے تھے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرط محبت سے چومتے اور اپنی زبان آپ کے منہ میں ڈال دیتے اور فرماتے الٰہی! میں اس سے بھی محبت کرتا ہوں پس اس سے محبت فرمایئے جو اس سے محبت رکھے' آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

ہینڈ رائٹنگ مقابلہ

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ سرقوم فرماتے ہیں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے ایک دن تختیاں لکھیں اور خوشخطی کی آپس میں بحث کرنے لگے ایک کہتا میرا خط عمدہ ہے دوسرا کہتا میرا خط اعلیٰ ہے چنانچہ فیصلہ کے لیے اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دل رکھنے کے لیے فرمایا آپ جایئے اور اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فیصلہ کرایئے۔ جب والدہ کی خدمت میں پہنچے تو دونوں کی محبت نے کسی کا دل توڑنا پسند نہ کیا اور فرمایا بیٹا آپ اپنے نانا جی کے ہاں جائیں اور وہ عمدہ فیصلہ کریں گے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو فرمایا سوائے جبریل علیہ السلام کے تمہارے اس معاملہ میں کوئی اور فیصل نہیں ہوگا جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا اس کا فیصلہ ربّ العزت ہی فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبریل (علیہ السلام) جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور ہوا میں پھینکو جس کی تختی پر آ پڑے گا اس کا خط عمدہ ہوگا چنانچہ سیب کو جب ہوا میں اچھالا گیا تو گرتے ہوئے یہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا ایک تختی پر دوسرا دوسری پر جا پڑا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دونوں کا خط ہی اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو برابر کے فیصلہ سے محظوظ فرمایا ہے۔

فرشتے کی حفاظت

ایک دن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں حضور نے سبب معلوم کیا تو عرض گزار ہوئیں میرے دونوں لخت جگر کہیں کھو گئے ہیں نہ جانے اس وقت کہاں ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا دونوں شہزادے فلاں مقام پر سو رہے ہیں اور ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ مامور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے دیکھا فرشتے نے ایک پر نیچے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے اور دونوں شہزادے آرام فرما ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھایا اور چل دیئے سر راہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک صاحبزادہ مجھے دیجئے آپ مسکرائے اور فرمایا ان کے لیے سواری دیکھئے کتنی عمدہ ہے اور یہ دو سوار کتنے اچھے ہیں جب آپ مسجد شریف میں تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں عرض کیا

فرمایئے کہاں ان بچوں کے نانا اور نانی' صحابہ نے تصدیق کی پھر کہا ان کا نانا میں اور نانی خدیجہ الکبریٰ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے والدین سب سے بہتر ہیں جو علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما ہیں ان کے چچا اور پھوپھی بہتر ہیں چچا حضرت جعفر اور پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا' ان کی خالہ تھیں' بہتر ہیں ان کے ماموں بہتر ہیں ان کی خالہ ہیں ام کلثوم' رقیہ اور حضرت زینب ان کے ماموں' عبداللہ طیب وطاہر' قاسم وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک علوی خاتون اور مجوسی

شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی تو اس کی بیوی سمرقند چلی گئی وہاں جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں باہر نکلی اور اس شہر کے ایک امیر ترین شخص کو دیکھا تو اس سے یوں سوال کیا میں ایک علوی خاتون ہوں مجھے بچوں کے لیے کھانے کی ضرورت ہے آپ مجھے تھوڑا سا کھانا مہیا کر دو! وہ کہنے لگا تم دو گواہ پیش کرو کہ واقعی علوی ہو۔ وہ بولی میں غریب الوطن ہوں! یہ سنتے ہی امیر نے منہ پھیرا اور چل دیا بعدہ ایک مجوسی نے اسے دیکھا تو اسے اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا اسے رحم آیا اور اس نے کھانا پیش کر دیا جب رات ہوئی تو اس امیر ترین مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہایت خوبصورت محل کے پاس جلوہ افروز ہیں وہ بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کے لیے ہے وہ بولا میں بھی مسلمان ہوں! آپ نے فرمایا تم اپنی مسلمانی کے گواہ لاؤ؟ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہوا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک غریب الوطن علوی خاتون آئی اس نے سوال کیا تو نے کہا گواہ لاؤ!

خواب میں یہ منظر دیکھتے ہی بیدار ہوا اور اس عورت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگا پتہ چلا وہ مجوسی کے گھر ہے وہاں پہنچا اور مجوسی سے عرض کرنے لگا! اس علوی خاتون کی میں خدمت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ روانہ کر دو اور اس کے صلہ میں مجھ سے ایک ہزار دینار لے لو! مجوسی بولا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار میں فروخت نہیں کروں گا! اور سن گزشتہ رات جب تک میں اپنے بچوں سمیت اسلام سے مشرف نہیں ہوا سویا تک نہیں! اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو مع اپنے اہل وعیال کے جنتی ہے۔

مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون

مجوسی کے گھر سے کھانے کی خوشبو آ رہی تھی‘ پڑوس میں ایک علوی خاتون نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا‘ اس نے کسی سے کہہ دیا اس مجوسی کے کھانے کی خوشبو نے بہت تنگ کر رکھا ہے یہ بات مجوسی کے کانوں تک پہنچی تو اس نے اپنا کھانا اسی سیّدزادی کے ہاں بھیج دیا صاحبزادی نے اسے دعا دی کہ الٰہی اس کا حشر میرے نانا جان کے ساتھ ہو پھر کسی صالح انسان کو نبی کریم ﷺ خواب میں ملے اور فرمایا مجوسی کو جا کر بشارت دو کہ علوی خاتون کی دعا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں قبول کر لی ہے جیسے ہی اس صالح مرد نے جا کر اسے بشارت سنائی تو فوراً پکار اٹھا اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ۔

حج کے لیے فرشتہ مقرر کر دیا گیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ ایک صالح مرد ہر سال حج کے لیے جاتا تھا ایک بار حج کی اشیاء خریدنے بغداد شریف کے بازار میں پہنچا تو اسے ایک خاتون نے کہا میں سیّدزادی ہوں‘ میرے یتیم بچے چار روز سے بھوکے ہیں ان کا خیال کرو! یہ سنتے ہی اس نے حج کے لیے جمع شدہ تمام دینار اس سیّدزادی کے حوالے کر دیئے جب لوگ حج سے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کے لیے گیا وہ جس کسی حاجی سے ملتا بوقت ملاقات کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے تو جواباً اسے بھی حاجی صاحبان کہتے اللہ تعالیٰ تمہارا حج بھی قبول کرے۔

یہ سن کر اسے تعجب ہوا اسی شب اسے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تجھے تعجب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے دعا کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو ہر سال قیامت تک تمہاری طرف سے حج کرتا رہے‘ اب تمہارا دل چاہے حج کرو یا یہیں رہو۔

اس کا بدلہ میں دوں گا

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو میرے اہل بیت کی خدمت میں ہدیہ وغیرہ دے گا اگر وہ دنیا میں بدلہ نہ دے سکے تو آخرت میں اس کا بدلہ میں دوں گا۔

دو پھول

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اولاد دنیا میں پھول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور دنیا میں میرے دو پھول حسن و حسین ہیں رضی اللہ عنہما

امام حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) پر مجھے فخر ہے

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں قیامت میں میرا اور دیگر تمام انبیاء مرسلین کا ٹھہراؤ ایک ہی مقام پر ہوگا! پھر منادی ندا کرے گا انبیاء کرام اپنی اپنی اولاد پر فخر کریں! تو میں اپنے حسن و حسین پر فخر کروں گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا بچے جنت کی خوشبو ہیں (الدر الثمین خصائص الصادق الامین) مزید فرمایا بچے جنت کے پھول ہیں (ربیع الابرار)

نور اور سرور

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مشغول نہ رہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو دشمنان خدا سے رغبت کیسی؟

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں اپنے اہل خانہ سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے بھاگا ہوا غلام ایسے آدم کا اللہ تعالیٰ نماز روزہ اور عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

بوسۂ مودت و بوسۂ رحمت

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ باپ اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لے تو یہ بوسۂ مودت ہے اور بچہ اپنے باپ کے رخسار چوم لے تو بوسۂ رحمت کہلائے گا بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی چومنا بوسۂ شفقت ہے مومن کا اپنے ایمان دار بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت و اکرام ہے اور زوجہ کا منہ چومنا بوسۂ شہوت ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرو کیونکہ اس سے اجر ملتا ہے۔

ہاتھ چومنا سنت ہے

قال فی الروضة: تقبیل الید لذهد او علم اوشرف اوصلاح سنة زہد، علم، شرف اور نیکی کے باعث کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے۔ (یعنی عالم دین، شیخ طریقت، ولی اللہ، بزرگ اور نیک لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے: تابش قصوری)

دنیادار کی عزت وشوکت کے لیے ہاتھ چومنا جائز نہیں، اپنے چھوٹے بچے کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے بچے کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہ ہو تو سنت ہے کسی فوت شدہ بزرگ کے چہرے کے بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سفر سے آنے والے سے مصافحہ کرنا، رخسار پر بوسہ مسنون ہے بلاوجہ کسی کا بوسہ لینا مکروہ ہے صاحب عز وجاہ مسلمان کی تعظیم کے لیے پیٹھ کو خم دیکر اس کا خیر مقدم کرنا جائز ہے بصورت دیگر کسی عام انسان کے لیے پشت خم کرنا مکروہ ہے نیز اہل علم وفضل کے اعزاز واکرام کے لیے قیام تعظیمی جائز ہے **ولا باس بالقیام لا هل الفضل علی وجه البرو الاکرام (واللہ سبحانه تعالیٰ اعلم)**

سرخ یاقوت کا محل

نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا! چچا جان تجھے مبارک ہو اس بات کی، اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا جنت میں محل تیار کرایا ہے میرے لیے سپید یاقوت کا اور تمہارے لیے سرخ یاقوت کا محل بنوایا ہے لہٰذا تمہارا جنت میں مقام حبیب وخلیل کے درمیان ہوگا۔

کملی میں چھپالیا

ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا چچا اپنی اولاد کو میرے پاس لے آیئے وہ بمع اہل وعیال حاضر ہوئے تو حضور سیّد عالم ﷺ نے اپنی کملی میں سبھی کو چھپا کر یوں دعا کی! الٰہی جیسے میں نے ان کو اپنی کملی میں چھپایا ہے ایسے ہی روز قیامت انہیں اپنی رحمت کی چادر میں چھپالینا یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں اس پر ذرے ذرے نے آمین کہی۔

دعائے مغفرت

نبی کریم ﷺ نے ایک دن دعا فرمائی الٰہی عباس (رضی اللہ عنہ)' ان کے صاحبزادے اور ان سے محبت رکھنے والے تمام کی مغفرت فرمایئے گا! مجمع الاحباب میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔

آپ بڑے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمر میں نبی کریم ﷺ سے تین سال بڑے تھے مگر ایک روز حضور ﷺ نے دریافت فرمایا! چچا؟ آپ بڑے ہیں یا میں؟ تو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں انہوں نے عرض کیا عمر میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ ہیں۔ (تابش قصوری)

ایمان کی دولت؟

غزوۂ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سرداران مکہ میں شامل تھے' آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے مدمقابل عباس آئیں وہ ان پر حملہ نہ کریں کیونکہ وہ مجبوراً آئے ہیں سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تو نہیں چھوڑیں گے جب ہم اپنے بیٹوں' بھائیوں اور باپ تک کو نہیں چھوڑیں گے تو عباس کا بھی لحاظ نہیں رکھا جائے گا اگر میرے مدمقابل آئے تو میں ان کے منہ میں تلوار کی لگام دوں گا! اس پر نبی کریم ﷺ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ابا حفص (حضرت عمر فرماتے ہیں) آج مجھے پہلی مرتبہ حضور ﷺ نے اس کنیت سے یاد فرمایا تھا کیا میرے چچا کے چہرے کو زخمی کیا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے ہرگز نہیں البتہ آپ مجھے اجازت دیں میں ابوحذیفہ (رضی اللہ عنہ) کی گردن ماردوں۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ نادم رہا اور دعا کرتا رہا الٰہی مجھے شہادت عطا فرما کر اس بات کا کفارہ بنادے چنانچہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے غزوۂ بدر کا نتیجہ فتح کی صورت میں برآمد ہوا تو قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رات کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کراہنے کی آواز نبی کریم ﷺ کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا مجھے ان کی تکلیف دہ آواز نے پریشان کر رکھا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک صحابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمام قیدیوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرو! جب فدیہ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں تو مسلمان تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے تیرے اسلام کو زیادہ جانتا ہے بہر حال تم اپنا' اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو۔

عرض کرنے لگے! یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے پاس تو مال نہیں! اس بات پر مالک علوم غیب' عالم ما کان و ما یکون محرم اسرار الٰہی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا

وہ مال کہاں گیا' جس کو آپ نے ام الفضل سے مل کر زمین میں دفن کیا ہے کیا مکہ مکرمہ سے روانگی کی شب ام فضل سے یہ نہیں کہا تھا اگر میں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ میں اتنا اتنا تقسیم کر دینا۔

یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبر داری
خیال آیا مسلماں' نیک و بد' پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ پکار اٹھے! اللہ کی قسم ان باتوں کو میرے اور ام فضل کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ سو مثقال سونا جو چلتے وقت ام الفضل کو دیا کہاں گیا؟ وہ بولے آپ کو کس نے مطلع کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے رب نے جو عالم الغیب ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ایسا ہی رب چاہیے جو عالم الغیب ہو اور یہ کہتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بر سر منبر فرمایا کرتے لوگو! نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ایسی تعظیم فرماتے جیسے بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے لہٰذا تم بھی آپ کی پیروی میں ان کی تعظیم و تکریم بجالاؤ۔

کہ وہ نبی کریم ﷺ پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہم سے بغض ودشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول' قرآن واحکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر نہیں پہنچیں' پس جو ان پر جرح کرتا ہے' اس کا مقصد کتاب وسنت کے مٹانے کے سوا کچھ نہیں درحقیقت شاتمِ صحابہ کرام ہی زندیق' گمراہ' کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے' تم انہیں جہاں پاؤ' ان سے دور رہنا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول' ابن تیمیہ' ص 583)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ' جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی' جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا پس جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف' شفا شریف)

حکایت: محمد بن عبداللہ المہلبی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا' کیا دیکھتا ہوں' حضرت عمر نبی کریم ﷺ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے' آپ نے فرمایا جاؤ ابوحفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ' آپ گئے اور اس شخص کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے' اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کر دو (یاد رہے کہ یہ شخص شیخین کو گالی دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کر دیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کر دیا' میں نے خواب سے اٹھتے ہی

اس کے گھر کا راستہ لیا تا کہ اس کو عبرت ناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کر دوں ممکن ہے وہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی' دریافت کیا تو اس کے گھر والوں نے کہا آج جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا' کسی نے آ کر قتل کر دیا' میں آگے بڑھا' اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی (کتاب الروح' ابن قیم ص328)

حکایت: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''جذب القلوب'' صفحہ 186 میں نقل فرماتے ہیں کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے پاس لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہرہ سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو نکال لیں۔ امیر مدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس نامقبول فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا' جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لیے حرم شریف کھول دیں' یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضۃ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماز عشاء پڑھ چکے' دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے' کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لیے باب السلام پر موجود تھے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دبک کر گریہ وزاری کرنے لگا' بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔ ابھی وہ منبر شریف تک بھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا' سب کے سب مع ساز و سامان وغیرہ جو وہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیر مدینہ ان کا منتظر تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا' میں نے جو کچھ دیکھا اسے سنا دیا' اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا آپ خود جا کر دیکھئے ابھی تک یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مورخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمہوی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص188)

حکایت: مولوی امیر علی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور عالم تصنیف اشعۃ اللمعات ج4 ص653 کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی

اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے' سنی جب حج کے لیے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا' میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں'' سنی نے کہا بتاؤ تو سہی' اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دو گے' سنی نے کہا' عرض کر دوں گا' رافضی نے کہا ''بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم و لے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردو دشمن نزد شما مدفون اند'' بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں۔ القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا' رات کو روضۃ النبی کی زیارت کے لیے دوبارہ حاضر ہوا' زار و قطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا' اونگھ طاری ہوگئی' حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی' ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کھڑے ہیں' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گردن میں قرآن حمائل کیے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تلوار حمائل کیے ہوئے ہیں' سیّد دو عالم ﷺ حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دو' حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کر دیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا' یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا' تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل و عیال کو روتا ہوا پایا انہوں نے کہا تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لیے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں پھینک دیا' صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا' رافضی کے اہل و عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا'

فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

(محمد منشا تابش قصوری)

اکابرِ امت کے فضائل ومناقب

عظمت امت محمدیہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: کذالك جعلنا کم امة وسطالتکو نوا شهداء علی الناس ۔ (۲-۱۴۳) ہم نے تمہیں ایسی باعظمت امت بنایا تاکہ لوگوں کے لیے تم شاہد بن جاؤ! امت وسط سے مراد بہترین امت ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ وکنتم خیر امة اخرجت للناس (۳-۱۱۰) (تمہیں لوگوں کے لیے بہترین امت بنایا) میرے حبیب کے صحابہ تم امت محمدیہ میں بہترین ہو اس لیے تم نیکی کی تبلیغ کرنے اور برائی سے منع کرنے والے ہو اور تمہارا اللہ پر نہایت پختہ ایمان ہے۔

خدا اور رسول کا خلیفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی تبلیغ کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ اللہ ورسول اور قرآن کریم کا خلیفہ ہے۔ (ظاہر ہے اس امت میں اوّلین مبلغ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بالاتفاق خلفاء راشدین السابقون الاولون من المهاجرين والانصار ہیں اس آیت کی روشنی میں سب سے پہلے مبلغ ہیں لہٰذا اس بناء پر بالتحقیق خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کے احکام امت مرحومہ کو پہچانے کی وجہ سے خلفائے حق ہیں۔ (تابش قصوری)

امر بالمعروف کو نہی عن المنکر سے مقدم اس لئے کیا گیا کہ اس میں آسانی ہے اگر وہ کہا جائے کہ امر و نہی ایمان کی فرع ہیں اور ایمان اصل تو فرع کو اصل پر کیوں مقدم کیا؟ جواب دیا گیا ہے کہ ایمان میں تمام امتیں شامل ہیں لیکن امر بالمعروف نہی عن المنکر امت محمدی کے اوصاف

میں خاص ہے اگر کہا جائے یہ کام تو دیگر لوگ بھی کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں جواباً کہا جائے گا وہ لوگ زبانی امرونہی کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ امت مصطفیٰ زبان وعمل سے بھی اور جہاد بالسیف سے بھی جبکہ دوسرے لوگ جہاد سے روکتے ہیں۔

خدااور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ ﷺ پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء پر اس آیت کے ذریعے درود شریف سے نوازا ھو الذی یصلی علیکم وملائکته (۳۳-۴۳) وہ وہی ذات ہے جو تم پر صلوٰۃ بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ نیز امت مصطفیٰ ﷺ کو بشارت دی لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (۳-۱۳۹) فکر نہ کرو غم نہ کرو بیشک تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان میں کامل رہو۔

اعلان محبت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ارشاد ہوا واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا اور امت محمدیہ کے لیے اعلان فرمایا یحبھم ویحبونه میرے حبیب! آپ کی امت خدا سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے اپنی شان کے مطابق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کلم اللہ موسیٰ تکلیما اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا' امت محمدیہ کے لیے ارشاد ہوا فاذکرونی اذکرکم تم میرا ذکر کرو میں تمہاری مشہوری کروں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وایدناہ بروح القدس ہم نے روح قدس سے آپ کی مدد فرمائی امت مصطفیٰ کے لیے ارشاد ہوا ایدھم بروح منه اور ہم نے اپنی طرف سے روح بھیج کر مدد فرمائی۔

(بلکہ لیلۃ القدر میں تو اللہ تعالیٰ روح الامین کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں حضور ﷺ کے عبادت گزار امتیوں کی طرف بھیجتا ہے جو انہیں فجر کے طلوع ہونے تک سلام کرتے رہتے ہیں)

(تابش قصوری)

سید عالم ﷺ سے فرمایا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی
آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم   خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

امت محمدیہ کے لیے اعلان ہوا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ' ذلك لمن خشی ربه (۹۸-۸) اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی' خشیت الٰہیہ سے جو مرصع ہیں یہ ان کے لیے بشارت ہے۔

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے گھر حضور آرام فرماتے کہ تین بار مسکرائے بیداری پر میں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے جبریل کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بخش دیا' اس پر میں بطور اظہار مسرت مسکرایا پھر ایک آواز سنائی دی' جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آوازۂ جنت ہے وہ ہر روز بڑے اشتیاق سے پانچ مرتبہ آپ کی امت کو یاد کرتی ہے اور اس کا پانچ بار پکارنا پانچ نمازوں کی طرف مشیر ہے نیز آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں میں نے اپنے امتیوں کو دیکھا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہیں (جس کے باعث میں خوشی سے مسکرا اٹھا)

چھوٹی عمریں' رحمت خداوندی کا مظاہرہ

علامہ طوسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر بیشمار رحمتوں میں سے ایک یہ بھی بڑی رحمت ہے کہ اسے اخیر زمانہ میں پیدا فرمایا اور عمریں چھوٹی بنائیں' ثواب بڑھا دیا۔ حضور سیّد عالم ﷺ نے اس سلسلہ میں دعائیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (۶-۱۶۰) جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا عطا کی جائیں گے۔ (اس سے بھی بڑھ کر اعلان ہوا لیلۃ القدر میں ہر قسم کی نیکیاں ہزار مہینوں سے بہتر ہیں صرف ایک رات میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے گئے اب یہ رات تو ہر سال آتی رہتی ہے تو ہر سال اس رات میں امت محمدیہ کے عبادت گزار خوش نصیب امتی ایک ایک ہزار ماہ یعنی ساڑھے 83 سال کی نیکیاں حاصل کر لیتے ہیں۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری عطاؤں پر عطا شیوہ تمہارا

امت محمدیہ کے لیے یہ آیت بھی کمال بشارت پر دلالت کر رہی ہے کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبه (۲-۲۶۱) ان کی نیکیوں کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں سو سو دانے! آخر میں تو مہر ہی لگا دی الصابرون اجرھم بغیر حساب (۳۹-۱۰) اور صبر کرنے والوں کو تو اتنا اجر دیا جائے گا جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ (سبحان اللہ)

عظمت موذن اسلام

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں جو شخص مسجد میں اذان دینے پر مداومت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار انبیاء کرام، چالیس ہزار صدیقین اور چالیس ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار جماعتیں ہوں گی جبکہ ہر جماعت میں چالیس ہزار اشخاص ہوں گے اور اسے ہر ایک جنت میں چالیس ہزار شہر عطا کیے جائیں ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے اور ہر محل میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں چالیس ہزار کرسیاں ہوں گی جن پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی ان حوروں میں ایک اس کی مخصوص زوجہ ہوگی جس کے لیے چالیس ہزار خادمائیں ہوں گی اور ان کے لیے چالیس ہزار دستر خوان ہوں گے اور ہر دستر خوان پر چالیس ہزار برتن، ہر برتن میں چالیس ہزار اقسام کے کھانے ہوں گے اور وہ حوریں ایسے زیورات سے آراستہ ہوں گی جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: یہ تو موذن کی شان و شوکت کا بیان ہے علماء و مبلغین کی عظمت کا کیا عالم ہوگا اور پھر شہداء صدیقین خصوصاً انبیاء مرسلین کے اعزاز و اکرام اور جاہ و حشمت کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (تابش قصوری)

ایک لمحہ تدبر و تفکر

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ساعت تصور و تفکر ذات خداوندی سال بھر کی عبادت سے

افضل ہے اور اس وقت وہ اسی ذات کے تفکر میں ڈوبے ہوئے تھے پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گیا تو وہ فرمارہے تھے ایک لمحہ کا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرمارہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے بعدہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تمام باتوں کو آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ہر ایک نے سچ کہا جایئے اور انہیں میرے پاس بلا لایئے۔ میں تمام حضرات کو بلا لایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی فکر کے بارے دریافت کیا انہوں نے کہا میں زمین و آسمان کی تخلیق میں فکر کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق' رازق ہے ناصر ہے اور مغفرت فرمانے والا اور برکات کا عطا کرنے والا ہے پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق مدد کرنے والا' اسے پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نے پھر اس آیت کریمہ کو پڑھا ان فی خلق السموٰت والارض (الآیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فکر کی بابت دریافت فرمایا وہ کہنے لگے میں موت اور اس کی کیفیات سے متعلق غور کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہارا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک اور حدیث میں ہے فکر سے عمدہ کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ غفلت کو دور کرتا ہے خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے جیسے پانی بیج کو اگاتا ہے (گویا کہ فکر عبادت کا مغز ہے) پھر یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض (سورہ آل عمران) اور فرمایا الذین یذکرون اللہ سے عبادت لسانی' قیاماً وقعوداً سے عبادت جسمانی ہے یتفکرون سے عبادت قلبی ہے۔

''حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جس چیز سے اسے خطرہ لاحق ہو اس سے بچائے گا''۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تفکر کے بارے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا میں دوزخ اور اس کے احوال کے بارے سوچتا ہوں اور عرض کرتا ہوں الٰہی تو مجھے حشر میں اتنا وسیع وعریض کشادہ اور طویل کردے کہ میں اکیلا ہی دوزخ کو بھر دوں تاکہ تیرے

وعدہ کی تصدیق بھی ہو جائے اور امت محمدیہ میں ۔۔ ، کس ایک کو بھی عذاب نہ ہو۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا تمہاری فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اراف امتی بامتی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقولہ حتی یصدیق وعدل الٰھی قولہ لا ملان جھنم میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں اور اپنے قول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ کلمات کی تصدیق فرمادی۔

خدا مہربان

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وصال کے وقت آنکھیں نمناک ہوئیں تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کیوں پریشان ہیں فرمایا امت کی مغفرت و بخشش کے بارے غمگین ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (۸-۳۳) اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں دے گا جب تک ان میں آپ رہیں گے یہ سنتے ہی جبریل علیہ السلام غیب ہوئے اور تھوڑی سی دیر بعد آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا پھر بشارت دی کہ ان پر میری رحمت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا بشرطیکہ وہ استغفار کرتے رہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس طرح انتہائی مہربان والدہ اپنے بچے کے لیے شفیقہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میری امت پر اس سے بھی زیادہ مہربان و شفیق ہے۔

حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا کوئی ایسی امت نہیں جس کا بعض حصہ دوزخ اور بعض جنت میں نہ ہو مگر میری تمام امت آخرکار جنت میں جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت' امت مرحومہ ہے آخرت میں یہ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ (اب امتیوں پر لازم ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے امتی ہونے کا عملاً ثبوت دیں وہ یوں کہ ہم یہ ہی نہ کہتے رہیں کہ امتی ہیں بلکہ سرکار فرمائیں الٰہی! یہ میرے امتی ہیں اگر کسی کے بارے حضور ﷺ نے فرمادیا یہ میرا امتی نہیں تو کیا بنے گا؟

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد' حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے میری شریعت والے' حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے میری ملت' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کہیں گے میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو جنت میں چلے جاؤ اور یہ اعزاز صرف اور صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اپنے حبیب ﷺ کی امت کو اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے فرمایا عبادی! میرے بندو۔

مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح یا تارخ ہے (گو وہ ابن آزر کے نام سے معروف ہوئے) عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً کے بارے علائی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن تمہارے ساتھ ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے (آپ میری دعا' حضرت عیسیٰ کہیں گے آپ میری بشارت ہیں) (شفا شریف)

درخت' شاخیں اور پھل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا جس کا عرض آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کے درخت لا الٰہ الا اللہ اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اور اس کا پھل سبحان اللہ والحمد للہ ہیں اس کے دروازوں پر نقش ہے محمد ﷺ اور وہ آپ کی امت کے لیے تیار کی گئی ہے۔ صبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگے محمد ﷺ کون ہیں؟ اور ان کی امت کون؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد میرے حبیب ہیں میری مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اگر انہیں تخلیق نہ کرنا ہوتا تو نہ دنیا پیدا کرتا نہ ہی جنت و دوزخ بناتا' وہ میرے آخری نبی' قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک باعث عزت و عظمت ہے جنت مخلوق پر اس وقت تک حرام جب تک میرے حبیب اور ان کی امت داخل نہ ہوں۔

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اکہتر مرتبہ ذکر فرمایا ان میں سے یہ بھی ہے ولقد اٰتینا ابراھیم رشدہ من قبل (۲۱-۵۱) بیشک ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی رشد و ہدایت سے سرفراز کر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانے میں متولد ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ نمرود نے اپنے گھر میں دو سفید پرندے دیکھے ایک نے اسے کہا! نمرود تیرے لیے تباہی مقدر ہو چکی ہے میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے۔ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت پہنچی ہے جب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو ان کی تصدیق کرنا' اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آزر سے کہا وہ کہنے لگا ممکن ہے وہ دونوں سرکش جن ہوں نمرود پھر سویا تو اس نے اپنے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارنا چاہا تو اس کی ایک آنکھ نکل پڑی۔ خواب کی تعبیر دینے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ خواب تو تمہاری سلطنت کی بربادی پر دلالت کرتا ہے۔

پھر وہ سویا تو خواب دیکھا تارح کی پشت سے چاند برآمد ہوا ہے اور اس نے زمین و آسمان کو منور کر رکھا ہے اس نے آزر سے کہا کہ آج یوں خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگا اس کا سبب بتوں کی بکثرت عبادت و خدمت ہے (فکر کی کوئی بات نہیں)

میرے سوا کون ربّ ہے؟

اسی رات نمرود نے پھر خواب دیکھا کہ میرا تخت دوسرے تختوں میں گھوم رہا ہے پھر اسے اپنے تخت پر ایک نہایت خوبصورت انسان نظر پڑا جس کے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں میں چاند ہے اور وہ کہہ رہا ہے تو اپنے ربّ کی عبادت کر' نمرود کہتا ہے کیا میرے سوا اور بھی کوئی ربّ ہے؟ وہ بولے ہاں! زمین و آسمان کا خالق پھر اس شخص نے تخت سے کہا حرکت کر تو وہ ہلنے لگا! یہاں تک کہ نمرود تخت سے نیچے گر پڑا اور اس پر خواب میں ہی اتنا خوف طاری ہوا کہ ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔

پھر اس نے آزر کو بلایا اور خواب سنایا اس نے کہا یہ خواب تو ملک پر بھاری ہے۔

نمرود کو جب پھر نیند نے آلیا تو اسے بلندی پر ایک نور چمکتا نظر آیا کہ لوگوں کو آسمان پر چڑھتے دیکھ رہا ہے جو ایک نہایت حسین و جمیل شخص کو آسمان سے لا رہے ہیں اور لوگ اسے عرض گزار ہیں آپ ہی کے وسیلے سے زمین موت کے بعد زندہ ہوگی۔

نمرود نے نجومیوں کو بلایا اور تمام خواب بیان کیا' ساتھ ہی کہا اگر تم لوگوں نے مجھے اس کی تعبیر سے آگاہ نہ کیا تو میں تجھے سزا دوں گا۔ انہوں نے تین دن کی مہلت طلب کی نجومی باہر گئے تو آزر کہنے لگا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ تیرے نزدیک ہوگا اس کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تجھے چیلنج کرے گا یہ سنتے ہی اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کی گردن ماردی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

فیملی پلاننگ نمرودی سنت

نمرود نے اپنی بادشاہت و ربوبیت کو بچانے کے لیے آرڈر نافذ کر دیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے قریب نہ جائے نیز حاملہ خواتین پر جلاد مسلط کر دیئے جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اسے قتل کر ڈالتے' انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بچوں کو قتل کر ڈالا اس سخت ترین پابندی کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن میں محفوظ ہو گئے جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ رسم و رواج کے مطابق بت خانے گئیں تو تمام بت گر پڑے۔ آپ وہاں سے واپس آئیں نمرود نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگوں نے کہا یہ تمہارے وزیر خاص کی زوجہ ہے! نمرود نے گرفتاری کے بارے کہنا چاہا کہ اس کے منہ سے نکل گیا اچھا جانے دو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایسی کیفیت میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہو گئیں۔ آپ وہیں پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ رات بھر آپ کی خدمت میں رہتیں اور دن کو گھر واپس آ جاتیں بارہا مرتبہ انہوں نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی انگلی کو منہ میں دبائے چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے۔ اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہو رہا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ غار کوفہ و بصرہ کے درمیان ہے بعض نے کہا ہے آپ دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام برزہ تھا۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ آپ عراق (بغداد شریف) میں پیدا ہوئے بعد از ہجرت برزہ میں عبادت کرتے رہے۔

میرا ربّ کون ہے......؟

جب آپ ایک سال کے ہوئے تو سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ ہے! آپ نے اپنی والدہ

ماجدہ سے پوچھا میرا ربّ کون ہے؟ اس نے لوگوں کی زبان پر جو کلمات رہتے تھے وہ دہرائے کہ تیرا ربّ نمرود ہے آپ نے فرمایا اس کا ربّ کون ہے؟ اس پر والدہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو والدہ نے پندرہ دن تک پہاڑ میں پوشیدہ رکھا' ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک مہینہ ایک سال کی مانند گزر رہا تھا یعنی آپ اس مقدار سے بڑھ رہے تھے آپ کے والد نے جن کا نام (نونا) تھا انہوں نے غروب آفتاب کے وقت نکالا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آتے ہی چارپایوں کے بارے سوال کیا یہ کیا ہے؟ والدہ نے کہا یہ اونٹ' گھوڑے' بکریاں' گائے وغیرہ ہیں آپ نے فرمایا پھر ان کا بھی تو کوئی ربّ ضرور ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا میری والدہ یہ نیلگوں گنبد کیا ہے؟ والدہ نے کہا: اسے آسمان کہتے ہیں جس نے تمام جہاں کو گھیر رکھا ہے پھر آپ نے پہاڑوں' جنگلوں' درختوں' دریاؤں کے بارے دریافت کیا اور کہا ان کا بھی تو کوئی خالق و مالک ہے۔

پھر آپ نے ستارے چمکتے ہوئے دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا یہ میرا ربّ ہے۔ پھر چاند نکلا تو فرمایا؟ کیا اسے میرا ربّ ٹھہراتے ہو! جب سورج طلوع ہوا تو کہا اسے بھی میرا ربّ کہتے ہو؟ (میں تو انہیں ربّ ہرگز نہیں کہوں گا میرا ربّ تو وہی ہے جو ان تمام کا' میرا' تمہارا' نمرود کا خالق ہے) نمرود کو پتہ چلا تو آپ کو دربار میں طلب کیا گیا پھر وہ پوچھنے لگا! ابراہیم آپ کس کی عبادت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ربّ العالمین کی! نمرود بولا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے' تجھے اور کائنات کی ہر چیز پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی ہدایت سے نوازا وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے نمرود بولا یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں پھر اس کے پاس دو قیدی لائے گئے ایک کو آزاد اور دوسرے کو قتل کرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا ربّ تو وہ ہے جو مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب' تو اگر خدا ہے تو مغرب سے آفتاب کو طلوع اور مشرق میں غروب کر کے دکھاؤ! اس ارشاد پر نمرود حیران رہ گیا جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے ابراہیم ہماری سالانہ عید ہے آئیں ہمارے ساتھ عید منائیں تجھے عید کا منظر دیکھ کر ہمارا دین پسند آئے گا آپ چند قدم ان کے ساتھ چلے پھر واپس پلٹ آئے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں علم نجوم بھی علم نبوت میں تھا مگر بعد

میں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے علیحدہ کر دیا کیونکہ نبی کی شان کے لائق نہیں کہ لوگ انہیں نجومی کا نام دیں۔

بعض بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی عید کے دن بخار میں مبتلا تھے ان کے ساتھ نہ گئے اور موقع کو غنیمت جانا' کلہاڑا لیا اور بتوں کا ستیاناس کر دیا۔ تمام بت توڑ پھوڑ دیئے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا ڈال آئے۔

شرعی حیلہ

حضرت قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مثل سے استدلال کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد خذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث (ص ۴۴) سے بھی دلیل پکڑتے ہیں۔

جب نمرودی واپس آئے

جب نمرودی عید میلے سے واپس پلٹے تو کہنے لگے ہمارے بتوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو دیکھا' جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ذکر کر رہا تھا پھر نمرود نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے شاید لوگ اس کی اس کارروائی کی شہادت دیں تاکہ جو کچھ اس کے ساتھ کریں جواز مہیا ہو جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے۔ سوال و جواب کی صورت میں آپ نے فرمایا یہ تو آسان سی بات ہے آپ لوگ اپنے بتوں سے ہی دریافت کر لیں ان کی یہ حالت کس نے کی اگر یہ بول سکتے ہیں؟ مگر انہیں ان کی بدبختی نے گرفت میں لے رکھا تھا وہ اپنے کفر میں مزید پختہ ہو گئے حالانکہ ان پر حجت قائم ہو چکی تھی۔

ایک شخص کہنے لگا ابراہیم کو آگ میں جلا دو' ابھی اس کی منہ سے اتنی بات نکلی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' چنانچہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گا!

خلیلِ آتشِ نمرود میں

بیان کرتے ہیں کہ بت پرستوں نے فیصلہ کر لیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دیا

جائے چنانچہ نمرود نے اعلان کرادیا ہر ایک اس نیکی کے کام میں حصہ لے اور جہاں جہاں سے ممکن ہو لکڑیاں لائے ہر ایک لکڑیاں جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت نے نذر مانی اگر میری فلاں حاجت بر آئے تو میں اتنی رقم کی لکڑیاں ڈالوں گی۔ وہ چرخہ کاتتی سوت تیار کرتی فروخت کر کے لکڑیاں خریدتی اور ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کی نیت سے چیچہ میں ڈال دیتی یوں وہ اپنے دین کی محبت میں ایثار وقربانی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ نہ جانے ان لوگوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے میں کیا لطف آ رہا تھا بیمار تک وصیت کر رہے تھے کہ میرے مال واسباب سے لکڑیاں خرید کر آگ کو تیز تر کرو! سات روز تک آگ کو سلگاتے رہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے۔ ابلیس نے طریقہ سکھایا اور ایک منجنیق تیار کرائی سب سے پہلے منجنیق کے ذریعے جس چیز کو پھینکا گیا وہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نمرودیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باندھ کر منجنیق میں رکھا تو زمین وآسمان کے فرشتے چیخنے لگے! الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' آپ کا خلیل آگ میں؟ اور روئے زمین میں اس وقت اور کوئی نہیں جو تیرا نام لینے والا ہو لہٰذا ہمیں اجازت عطا فرما تا کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔

ارشاد ہوا' وہ میرا خلیل ہے اس کے علاوہ میرا کوئی خلیل نہیں' میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی معبود نہیں' جاؤ! اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہو تو مدد کیجئے! اور اگر وہ میرے علاوہ کسی کی مدد کا خواہش مند نہ ہو تو میں کارساز حقیقی ہوں میں خود مدد کروں گا جب لوگوں نے آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ حاضر ہوا کہنے لگا آپ چاہیں تو میں اس پر بارش برسا کر آگ کو بجھا سکتا ہوں اسی طرح ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا حکم ہو تو اسے میں اڑا لے جاؤں!

آپ نے فرمایا مجھے آپ حضرات کے تعاون کی قطعاً ضرورت نہیں' مجھے میرا ربّ کافی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے یہ کلمہ پڑھنا شروع کردیا **لا الٰہ الا انت سبحانك ربّ العالمین لك الحمد ولك الملك لا شریك لك۔**

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو آگ میں ڈالنے کے لیے دس نمرودی جوان اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے بعدہ ایک سو آدمیوں نے اٹھانا چاہا تو وہ بھی بے بس ہو گئے پھر دو سو آدمی

آگے بڑھے مگر اٹھانے سے عاجز آئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے تم لوگوں میں اٹھانے کی سکت نہیں رہی وہ بولے آپ درست فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اب میرے ربّ کا نام لے کر اٹھاؤ! انہوں استہزائی طور پر پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آگ میں ڈال دیا ایسے نازک ترین مرحلے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کوئی حاجت ہو تو فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے تم سے کوئی حاجت نہیں' جبریل علیہ السلام نے کہا پھر ربّ جلیل سے ہی کہو تو آپ نے فرمایا:

آگ میں پڑتا ہے اس کا خلیل جانتا ہے وہ میرا ربّ جلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبریل علیہ السلام نے کئی باتیں کیں اور آخر میں دریافت فرمایا کیا آپ کو آگ سے جلنے کا خوف نہیں؟ آپ نے فرمایا اسے کون جلا رہا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اسے خدائے جلیل نے جلایا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پھر خلیل خدائے جلیل کی رضا پر راضی ہے۔

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
جے تو مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

اسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یا نار کونی برداً وسلاما علی ابراھیم' اے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے امن وسکون بن جا! حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس ارشاد ربانی کو سنتے ہی مشرق ومغرب میں ہر جگہ جلنے والی آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈرتے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہ ڈرے' اس لیے کہ آگ اللہ تعالیٰ کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے نبی خالق کی صنعت سے نہیں ڈرتے' مگر یہ آگ نمرود نے سلگائی تھی اور نبی کو غیر اللہ کی بنائی ہوئی چیز سے خوف نہیں آیا کرتا۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جانے پر نہ گھبرائے مگر اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر پریشان سے ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ جواباً فرماتے ہیں جب آگ میں ڈالے جارہے

تھے تو آپ کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا اور ذبح کے وقت وہ نور منتقل ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں پہنچ چکا تھا۔

قوت جبریل و خلیل علیہما السلام

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ انیس الجلیس میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا اور کہا میں ایک انگلی کی طاقت سے آسمانوں کو الٹ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) تجھ سے زیادہ قوی ہیں اگرچہ وہ منجنیق کے پلے میں ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں! صرف اتنی سی حاجت ہے کہ تم میرے ساتھ آگ میں رہو! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھے یہ قدرت نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں آتش نمرود کو نور توحید سے بجھا دوں گا یہ سنتے ہی جبریل علیہ السلام اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے۔

آتش نمرود کی گفتگو

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتش نمرود میں پہنچے تو آگ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ! میں اپنی طبیعت کے مطابق کروں یعنی جلا دوں یا شریعت کے مطابق کروں! یعنی آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا شرع پر عمل کرنا ہی اچھا ہے (یعنی تو مجھے مت جلا)

بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ آگ کو برداً کا حکم نہ فرماتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام محض آگ کی تپش سے ہی چل بستے اور پھر آگ کبھی نہ جلتی اور اگر اللہ تعالیٰ سلاماً کا کلمہ ساتھ نہ فرماتا تو آگ اتنی شدید ٹھنڈی ہو جاتی کہ اس کی محض ٹھنڈک سے ہی آپ دنیا میں نہ رہتے اور زمین پر خنکی ہمیشہ قائم رہتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس تر تھا اور جب آگ سے باہر نکلے تو لباس کی تری میں فرق نہ آیا' یعنی آگ کا اتنا بھی اثر نہ ہوا کہ آپ کا لباس خشک ہو جاتا۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جبریل علیہ السلام جنت سے ایک آتش پروف کرتہ لائے تھے وہ پہنایا گیا اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے نیز فرماتا

ہے ابراہیم (علیہ السلام) آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آگ دوستوں کو کچھ نہیں کہتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب صحیح وسالم دیکھا تو کہنے لگا کیا آپ آگ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جب آپ آگ سے صحیح وسالم باہر تشریف لے آئے تو کہنے لگا میں تمہارے رب کے لیے چار ہزار گائیں ذبح کروں گا وہ کیا خوب رب ہے! آپ نے فرمایا جب تک تو اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان نہیں لائے گا تیری طرف سے کچھ بھی قابل قبول نہیں ہوگا چنانچہ وہ کافر' کا فرہی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مچھر سے اس کا قصہ تمام کر دیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے صحیح وسالم دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو مجھے سجدہ کر لیتا تو میں تجھے معاف کر دیتا! اور بخشش سے نوازتا۔

ختنہ سنت خلیلی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں ایک ختنہ بھی ہے مردوں میں سب سے پہلے ختنہ آپ ہی نے کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کان چھیدے۔ امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یوں پیش آیا کہ انہوں نے کسی شکر رنجی کے باعث قسم کھائی کہ میں اپنے تین اعضاء کاٹوں گی۔ قسم کے کفارہ میں دو کان اور ناک کو چھید دیا گیا' یوں قسم پوری ہوئی (مگر یہی عورتوں کے حسن کا سبب بن گئے اور زیور کی جگہ نکل آئی)

شہزادی شام

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا شام کے قریب جودی پہاڑ کے دامن میں ایک شہر بعلبک نامی کے سردار کی شہزادی ہیں جو اس علاقے میں زبردست قوت کا مالک تھا حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے نوے برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بیس سال کے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ایک سو سنتالیس برس میں راہی بقاء ہوئیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالیاں پہنانے کے لئے لڑکیوں کے کان چھیدنا حرام ہیں اور اس پر انہوں نے سختی سے عمل کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ جواز کا حکم دیتے ہیں البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ فرماتے ہیں۔

علمائے حنفیہ کے نزدیک لڑکے کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے (قاضی خان) کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سلسلہ میں اپنے اصحاب کے بارے انکار نہیں فرمایا' انبیاء و مرسلین میں بکثرت پیدائشی مختون شدہ تھے۔ خصوصاً حضرت آدم' حضرت شیث' حضرت نوح' حضرت لوط' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت شعیب' حضرت موسیٰ' حضرت سلیمان' حضرت یحیٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور امام الانبیاء والمرسلین جناب رحمۃ للعالمین ﷺ ختنہ شدہ متولد ہوئے ان کا ختنہ چاہت خداوندی پر ہی ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اپنی چاہت کے مطابق جب کن کہتا ہے تو چیز ظہور میں آ جاتی ہے۔

طہارت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طہارت کا حکم فرمایا تو آپ نے یہ طریقہ استعمال فرمایا' آپ نے استنجا کیا' ہاتھ دھوئے' منہ اور ناک میں پانی ڈالا' مسواک کی' مونچھیں کٹوائیں' سر میں مانگ نکالی' زیر ناف بال صاف کیے' بغل کے بال اکھاڑے' ناخن کاٹے' پھر حکم فرمایا طہارت کرو' آپ نے اپنے بدن کو دیکھا تو ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی تھی بعض نے کہا ہے آپ اس وقت اسی سال کے تھے آپ کو شدید درد ہوا۔ جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا تو نے جلدی کی انتظار کر لیتے تاکہ ختنہ کے اوزار آ جاتے آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے حکم پر عمل میں تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھتا' آپ نے ابھی یہ الفاظ ادا ہی کیے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام درد دور کر دیا' اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ ہوا 13 برس اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ختنہ کے وقت سترہ سال کی عمر تھی۔ ختنہ کرنا مسلمان کے لیے لازم ہے البتہ خنثیٰ پر حرام ہے ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے۔

بعض کہتے ہیں ختنہ کرنا اس لیے بھی ضروری ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم عمالقہ سے جنگ ہوئی دونوں طرف سے لوگ قتل ہوئے ان مقتولین کی پہچان مشکل ہوئی تو مسلمانوں کے لیے ختنہ کرنا واجب قرار دیا گیا اور شریعت مصطفیٰ ﷺ میں بھی فرض ٹھہرا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی فرمائی' سب سے پہلے آپ کے بال

سفید ہوئے۔

تفصیل بڑھاپے کی فضیلت میں گزر چکی ہے نیز خضاب اور کنگھی کے بیان میں بھی ذکر آ چکا ہے کہ حنا بلغمی اور سوداوی امراض کو مفید ہے جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے حنا بارد و یابس ہوتی ہے اگر اسے لونگ کے پانی میں بھگویا جائے تو اس مہندی میں حسن وخوبصورتی اور رنگت میں اضافہ ہوتا ہے ایسی مہندی بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خضابوں کے سردار (مہندی کو اپنے اوپر لازم کرلو) ' مونچھیں اور ناخن کٹوانا اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن چیزوں سے آزمایا گیا وہ اس پر پورے اترے اور ان چیزوں کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ادیان کے لیے امام بنایا' اور فرمایا سبھی لوگ ان کی اقتداء کریں ان کی تعظیم کریں انہیں دین اور نسب کی رو سے شرف حاصل ہے۔

مسئلہ: مونچھیں کترنے' ناخن کاٹنے' بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتداء مسنون ہے چالیس دن سے زائد تک رکھنا مکروہ ہے زیر ناف بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر حرام ہے۔ (روضہ)

چالیس کا عدد متعدد واقعات سے وابستہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس دن میں تیار ہوا' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتیں مناجات کا ارشاد ہوا' اکثر انبیاء کرام کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم ملا اگر کوئی شخص نبی کے زمانے میں نبی ہونے کا خواہش مند ہو تو وہ کافر ہوگا (قواعد زرکشی بروایت حلیمی) اور ایسے ہی وہ شخص بھی کافر و مرتد ہوا جس نے نبی کریم ﷺ کی حین حیات دعویٰ نبوت کیا یا بعد از وصال مصطفیٰ ﷺ اپنے نبی ہونے کا اعلان کرے وہ کافر و مرتد اور اس کے تمام ماننے والے کافر و مرتد ہوں گے جیسے حضور کے وقت مسیلمہ کذاب اور چودھویں صدی ہجری میں مسیلمہ پنجاب قادیانی کذاب ہوئے ان کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔

1974ء پاکستان کے آئین میں قومی سطح پر اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ (تابش قصوری)

انسانی معاملات کی حکمت چالیس روز بعد ظاہر ہوتی ہے نفاس کے ایام کی غالب تعداد چالیس دن ہی ہے نطفہ ایک حال سے دوسرے کی طرف چالیس دن میں بدلتا ہے۔ زمین کی کیفیت بھی ہر چالیس روز کے بعد بدل جاتی ہے جبکہ جسم زمانہ کی تبدیلی سے آہستہ آہستہ بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس یوم بعد ہوتا ہے اسی لیے اولیاء کرام نے چالیس روز میں صرف ایک دن کھانا اختیار فرمایا انبیاء مرسلین کو چالیس نبیوں کی قوت سے نوازا اور امت محمدیہ میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔ جب ایمان دار مرتا ہے تو اس کا مقام عبادت چالیس روز تک روتا رہتا ہے شرابی کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی' شرابی کو سزا کی حد چالیس کوڑے ہیں' سخت سردی چالیس دن تک پڑتی ہے دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مدت حائل ہوگی جب تمام مخلوق مر جائے گی تو چالیس روز تک مسلسل بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے جسم میں جان پڑ جائے گی بچہ چالیس دن بعد ہنسنے لگتا ہے۔

حضرت امام شافعی و امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے نزدیک نماز جمعۃ المبارک چالیس آدمیوں کے بغیر درست نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ذکر الٰہی کی بدولت چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں آرام فرما رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد جب چالیس تک پہنچی تو آپ کی تبلیغ کا خوب اظہار ہوا۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے' شفا آ جاتی ہے' اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے تو فکر داخل ہو جاتی ہے پیر کے دن ناخن کاٹنے سے جنون نکل جاتا ہے تندرستی آ جاتی ہے۔ منگل کے روز ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آ جاتی ہے' بدھ کو کاٹنے سے وسواس ختم' اطمینان میسر ہوتا ہے جمعرات کو کاٹنے سے جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم رحمت داخل ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

فضائل ومناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ حائل ہے آپ کے والد کا نام عمران بن یصر بن فاہث ابن لاوئی بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں مجھے ایک بہترین امت کی خبر ملی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا بہترین امت کو میری امت بنادے۔ ارشاد ہوا بہترین امت تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے مخصوص ہے عرض کیا الٰہی میں نے توریت میں دیکھا ایک امت حج کرے گی اور ابھی اپنے گھروں کو واپس نہیں پلٹے گی مگر اسے بخش دیا جائے گا ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الٰہی میں توریت میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ تیرا کلام ان کے سینے میں محفوظ ہوگا الٰہی اسے میری امت بنادے' ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الٰہی میں ایسی امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ کے روزے رکھے گی تو اس کے گیارہ ماہ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے الٰہی انہیں میری امت بنایئے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے۔ (الیٰ آخرہ)

عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے الٰہی پھر مجھے اپنے حبیب کا امتی بنادے اسی بناء پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے' حضرت کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا امت محمدیہ زمین پر چلے گی تو زمین ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہوگی میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ان کے پاس نور کی لاٹھیاں ہیں اور وہ اسلام ہے میں نے دیکھا ان میں سے جب کوئی سجدہ میں جائے گا تو ابھی سر نہ اٹھائے گا کہ اسے بخشش سے نواز دیا جائے گا۔ میں نے جنت کو پایا تو اسے امت محمدیہ کا یومیہ پانچ مرتبہ اشتیاق سے راہ تکتے دیکھا اور میں نے دیکھا جب وہ ایک ماہ کے روزے رکھیں گے تو ہر روزے کے عوض جہنم ان سے پانچ سو سال کی دوری پر کردی جائے گی۔ میں نے توریت

میں دیکھا ان کے لیے بشارتیں اچھے انجام کی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی مجھے اور میری امت کی بخشش عطا فرما آواز آئی میں نے اپنے حبیب اور اس کی امت کو بخشا' اور فرمایا میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کے مثل ہے اور میرا غضب ان سے دور ہے ان کا معمولی سا عمل بھی مجھے قبول ہے اور اس پر میں انہیں بہت کچھ عطا کروں گا جب وہ کہیں گے لا الٰہ الا اللہ تو ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے الٰہی مجھے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کا امتی بنا دے۔ ارشاد ہوا میں نے تمہیں اور جملہ انبیاء رسل کو ان کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا۔ حضرت علامہ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نور النور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء توریت میں برگزیدۂ رحمان کہلاتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن اقدس میں شب عاشورا کو جاگزین ہوئے وہ جمعرات تھی آپ کے والد عمران کو بشارت دی گئی تھی کہ جب فلاں ستارہ طلوع ہو اور تمہارے چہرے کا حسن دوبالا ہو جائے تو اپنی زوجہ کے پاس جا کر وہ امانت اس کے سپرد کر دینا جو اللہ تعالیٰ نے تیری پشت میں ودیعت فرمائی ہے چنانچہ عمران اس ستارہ کے منتظر رہے۔ نیز شب و روز کسی وقت فرعون سے الگ نہ ہوتے' جب انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس وقت فرعون پر نیند کا غلبہ تھا آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے جس کا نام لوخابنت باند بن لاوی بن یعقوب ہے۔ حالانکہ فرعون نے اپنے محل کے گرداگرد درندے چھوڑ رکھے تھے جب عمران ان کے پاس گئے تو درندوں نے کہا عمران آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں آپ جائیے۔

پرندے' چوپائے گفتگو کرنے لگے

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پیٹ میں آئے تو چوپائے' جانور آپس میں باتیں کرنے لگے اور فرعون سے کہتے اے ملعون! حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے شکم پاک میں آ گئے ہیں اب تو کہاں بھاگے گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا کوئی دریائی جانور ایسا نہ رہا جس نے آپ پر خوشی و مسرت سے جواہرات کو نہ بکھیرا ہو' جانور آپس میں کہتے یہ کلیم اللہ

ہیں دریائے نیل کے گرد فردوس بریں کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں۔ آپ تین دن تک دریا میں رہے۔ بقول بعض چالیس دن تک دریا میں رہے اور پھر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے آپ کو اٹھایا آپ کی والدہ اپنے نور نظر لخت جگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال کر گھر واپس آ گئیں، شیطان بشکل انسان ان کے پاس آیا اور کہا موسیٰ کو تو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر جبریل علیہ السلام کو آپ کی والدہ کی طرف بھیجا اور تمام کیفیت سے آگاہ فرمایا بعدہ فرعون کی بیویاں کسی پریشانی میں مبتلا دریائے نیل پر آئیں انہیں آواز آئی جو اس بچے کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اٹھا لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی کو دور کر دیا۔ حضرت آسیہ نے دیکھتے ہی محسوس کر لیا کہ یہی بچہ دشمن فرعون ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو زبان عطا فرمائی اور کہا آسیہ آپ مجھے لے لیجئے۔ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرعون کی لیے مصیبت ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ فرعون تین گزرے ہیں:

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد کے فرعون کا نام سنان تھا جو نمرود کے لقب سے مشہور ہوا۔
۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد کے فرعون کا نام ریان بن ولید تھا۔
۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کے فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کو بھی فرعونِ وقت قرار دیا ہے جس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔)

(نوٹ) اس وقت مصری حکمرانوں کا لقب فرعون تھا جیسے آج صدر کے الفاظ عموماً ہر حکمران کے لیے بولے جاتے ہیں۔

فرعون کی ڈاڑھی کلیم اللہ کی مٹھی میں

علامہ علائی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ کے پاس دو سال کے ہو گئے تو ایک دن فرعون نے آپ کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لینا چاہا تو آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑ کر داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ دے مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لیے جلاد بلا لیے۔ آسیہ نے فرعون سے عاجزانہ انداز میں کہا یہ بچہ

ہے اسے کیا معلوم تھا یوں ہی واقعہ رونما ہو گیا ہے مگر اس نے ایک کتے اور اونٹ سے امتحان لیا آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام چار سال کے ہوئے تو فرعون نے اعلان عام کرایا ہم تمام لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا اس نے لقمہ اٹھانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اس نے دوسرا لقمہ لیا اور کھا لیا اب اس نے ایک اور لقمے کی خواہش ظاہر کی ابھی اس نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھام لیا اور اس کے سر پر دے مارا فرعون نے پھر جلاد کو قتل کے لیے بلایا۔ حضرت آسیہ نے خوشامد کا اظہار کر دیا۔ اب اس نے کھجور اور چنگاری سے امتحان لیا۔ آپ نے بحکم خدا چنگاری پکڑی اور منہ میں ڈال دی۔ جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی۔

اگر کہا جائے ہاتھ نہ جلا' زبان متاثر ہوئی تو اس اعتراض کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں اولاً! فرعون کو کاہنوں نے مطلع کیا تھا کہ اس کا زوال ایک ایسے لڑکے کے ہاتھوں ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا! جب اس نے آپ کو صحیح وسلامت پایا تو اس نے کہا یہ پہلی علامت ہے اس بناء پر اس نے دوسری علامت دیکھنا چاہی تو اس نے چھوہارے اور چنگاری سے امتحان لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی حفاظت کا انتظام تھا۔ چنانچہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی حال پوشیدہ رہا۔ ثانیاً! آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو ابا کہا تھا جس کے باعث زبان چنگاری سے متاثر ہوئی اور ہاتھ سے اسے طمانچہ مارا تھا پس وہ محفوظ رہا۔ ثالثاً آپ کی زبان متاثر ہوئی مگر ہاتھ محفوظ رہا اس لیے کہ آپ کی فطرت میں تیزی تھی طبیعت میں عجلت اور جلد بازی کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو گویائی سے روک دیا تا کہ راز نبوت ورسالت قبل از بعثت ظاہر نہ ہوں۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب دیگر جوابات سے عمدہ ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے آتا ہے ابا! کتاب العقائق میں ہے کہ حضرت آسیہ نے فرعون سے کہا تو ایسے کو قتل کرے گا جو ہر وقت تیرے گھر اور تیرے سامنے رہتا ہے اسی طرح بندہ جب اللہ کے گھر میں اس کے سامنے دست بستہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے۔ بلکہ اس پر اپنا احسان وکرم فرماتا ہے۔

منصوبہ بندی

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ قصص کی تفسیر میں فرماتے ہیں فرعون سے کاہنوں نے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت کا باعث بنے گا یہ سنتے ہی فرعون نے بچوں کے قتل کا حکم نافذ کر دیا حالانکہ یہ حکم اس کی حماقت و بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب کاہن نے کہہ دیا تھا تو وہ پورا ہونا ہی تھا اور اگر بالفرض وہ جھوٹ بول رہے تھے تو پھر بچوں کو قتل کرانا بے فائدہ تھا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں اس نے ستر ہزار بچے قتل کرا دیئے تھے بعض کہتے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں اس نے بچوں کو قتل کرایا نیز اس نے حاملہ عورتوں پر پہرا مسلط کر دیا جو دائی حضرت کلیم اللہ کی والدہ پر مقرر تھی وہ آپ کی والدہ ماجدہ کی سہیلی تھی جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی دائی دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے از خود کہنے لگی اس بچے کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہی فرعون کا دشمن ہے جب دائی باہر گئی تو فرعونی پہرے داروں کو کسی طرح پتہ چل گیا وہ تلاشی کے لیے آپ کے گھر پہنچے ان سے قبل آپ کی والدہ نے آپ کو تنور میں ڈال دیا تھا حالانکہ تنور خوب بھڑک رہا تھا وہ اندر آئے بسیار تلاش کے باوجود بچہ ہاتھ نہ لگا تو پوچھنے لگے یہاں دائی کیا لینے آئے تھی آپ کی والدہ نے فرمایا وہ میری سہیلی ہے ملنے آئی تھی بعدہ آپ کو تنور سے بالکل صحیح و سالم نکال لیا۔

حضرت علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی والدہ نے فرعونی کھوجیوں کے خوف سے انجانے تنور میں ڈال دیا تھا جب وہ چلے گئے تو آپ تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے رونے کی آواز تنور سے آئی تو آپ تنور سے بالکل صحیح حالت میں اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی: واوحینا الی امر موسیٰ (۷:۲۸) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی کی کہ تم اپنے فرزند کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے تین چار ماہ تک موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وحی قبل از ولادت ہوئی جبکہ سدی بعد کے قائل ہیں قرطبی کہتے ہیں ظہر سے قبل وحی آئی وحی کے کلمات یہ ہیں فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک (۲۸-۷) جب تجھے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دو

اور بالکل فکر نہ کر اور نہ پریشان ہو ہم ضرور تیرے ہاں پہنچا دیں گے۔ یہ آیت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ وحی بعد از ولادت موسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ خوف اس چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو اور حزن اس سے ہوتا ہے جو ہو چکی ہے اس تسلی آمیز وحی کے بعد آپ بڑھئی کے پاس گئیں اور اس سے کہا ایک اتنے سائز کا صندوق بنا دو اس نے پوچھا تجھے کیا ضرورت در پیش ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کو اس میں ڈالنا ہے باوجود اتنے شدید خطرے کے آپ نے سچ بولنے کو ہی مقدم سمجھا جب بڑھئی نے صندوق بنا دیا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھا تو بڑھئی جلادوں کو خبر کرنے چلا گیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی اس کی زبان بند ہو گئی وہ ہاتھ کے اشارے سے بتاتا رہا مگر لوگ کچھ نہ سمجھے جب واپس آیا تو زبان کھل گئی وہ پھر لوگوں کو بتانے چلا گیا اب اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا وہ دل ہی دل میں تائب ہو کر کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھول دے اور مجھے بینا کر دے تو میں یہ بات کسی سے نہیں کہوں گا' اس کے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان اور آنکھیں درست فرما دیں وہ فوری طور پر سجدے میں گر کر عرض گزار ہوا! الٰہی میری اس نیک بچے کی طرف رہنمائی فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آلِ فرعون میں صرف وہی سعادت مند ہے جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا۔

حضرت قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ قوم آپ کے قتل کے مشورے کر رہی ہے اس کا نام حزقیل تھا اور فرعون کا چچا زاد بھائی تھا بعض اس کا نام شمعون بتاتے ہیں دار قطنی نے کہا ہے کہ آلِ فرعون میں شمعون کے علاوہ کوئی ایماندار نہیں ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی برص میں مبتلا تھی اور اس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا حکماء کو جمع کیا گیا تو انہوں نے کہا فلاں دن دریا پر اسے لے جایئے وہاں اس کی صحت کا انتظام از خود ہو جائے گا چنانچہ وہ دریائے نیل پر آیا' حضرت آسیہ بھی ساتھ

تھیں وہ بچی دوسری بچیوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل کود کر رہی تھی کہ ایک صندوق لہروں میں نظر آیا' تو اسے فرعون کے پاس نکال لائے۔ لوگوں نے کھولنے کی کوشش کی مگر بارآور نہ ہوئی۔ حضرت آسیہ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو نور نظر آیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے منہ میں اپنی ایک انگلی چوستے دیکھا جس سے دودھ نکل رہا تھا اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ (حضرت آسیہ کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق کھل گیا) فرعون کی پیاری سی بچی آگے بڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب دہن لے کر بدن پر مل لیا وہ فوراً صحت یاب ہوگئی یہ منظر دیکھتے ہی فرعونی کہنے لگے ممکن ہے یہ وہی لڑکا ہو جس کا خوف ہم پر مسلط ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دیا حضرت آسیہ کہنے لگی اس بچے کی عمر تو ایک سال سے زائد معلوم ہوتی ہے جب کہ موجودہ سال کے تمام لڑکوں کو تو نے قتل کرا دیا ہے۔

لہٰذا اسے رہنے دو! یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا فرعون بولا ہاں البتہ یہ تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہوگا مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں۔

نبی کریم سیّد عالم مخبر صادق ﷺ نے فرمایا اگر اس وقت فرعون کہہ دیتا کہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے سرفراز کر دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو ایمان وایقان سے نوازا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خبر پہنچی کہ میرے نور نظر کو فرعون نے پکڑ لیا ہے تو آپ حواس باختہ ہوگئیں اور ان کا دل اپنے بیٹے کے تصور کے علاوہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ اپنے صاحبزادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے فرمایا (بعض نے ان کا نام کلثوم رقم کیا ہے) کہ جاؤ اور اپنے بھائی کی خبر لو۔ وہ خاموشی سے فرعون کے محل پہنچی اور پتہ چلا کہ آپ کسی بھی خاتون کا دودھ نہیں پی رہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرمنا علیہ المراضع ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا (سبحان اللہ!) نبی کا علم' پہچان اور خدائی فرمان پر عمل' ایک دودن کے بچے ہونے کے باوجود ہر ایک عورت کے بارے جانتے ہیں کہ یہ میری ماں نہیں' اس کا دودھ مجھ پر حرام ہے نبی کے بچپن کے علم کا یہ عالم اب اعلان نبوت کے بعد کوئی کیا جانے کتنے علوم غیبیہ کے مالک بنا دیئے گئے۔

(تابش قصوری)

گھر والوں کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئی حضرت مریم آگے بڑھیں اور فرمایا میں تمہیں ایک ایسے گھر کی خبر دیتی ہوں جو تمہارے اس بچے کے کفیل بن سکتے ہیں اور وہ اس کی خیر خواہی میں معاون ثابت ہوں گے پھر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے بلا لائیں دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ہاتھ میں رو رہے ہیں اور دودھ کے طالب ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھا تو ان کی چھاتی سے چمٹ گئے۔

فرعون کہنے لگا! خاتون! اس نے تیرے سوا کسی کا دودھ نہیں پیا' وہ بولیں اس لیے کہ میرا دودھ اس کے لیے بہتر ہے چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔ اور آلِ فرعون میں کوئی بھی ایسا بندہ بشر نہ رہا جس نے آپ کی خدمت میں جواہرات کا ہدیہ نہ دیا ہو اور آپ کی والدہ نے ان کا مال اس وجہ سے قبول کر لیا کہ حقیقۃً وہ حربی تھے اور حربی کا مال' مالِ غنیمت ہوتا ہے۔

دودھ چھڑانے کے بعد آپ کی والدہ فرعون کے ہاں چھوڑ آئیں (وہیں پلتے رہے آپ جب جاتیں تو وہ خدمت کے صلہ میں احترام بجالاتا) جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرما دیا فرعون نے آپ سے معجزہ طلب کیا حکم آیا اپنے عصاء کو زمین پر ڈال دیجیے جیسے ہی آپ نے عصاء زمین پر ڈالا فوراً اژدھا بن کر بل کھانے لگا! اس کی آواز سے پہاڑ گونجنے لگے۔

عصائے کلیمی کی خاصیتیں

آپ کے لیے وہ عصاء سواری کا کام بھی دیتا یعنی گھوڑا بن جاتا' جب آپ سوتے تو وہ پہرہ دیتا' آپ کی بکریوں کے قریب مکھیوں کو نہ آنے دیتا جب شدت کی گرمی پڑتی تو سایہ دار درخت بن جاتا جس کے سائے میں آپ آرام کرتے جب رات سر پر آتی تو یہ روشن ہو جاتا (گویا کہ بجلی کی ٹیوب روشن ہو جاتی) جب پیاس محسوس کرتے تو وہ چشمہ شیریں بن جاتا جب کبھی کنویں سے پانی نکالنے کی نوبت آتی تو اس کی دو شاخیں ڈول کا کام دیتیں' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دل پریشان ہوتا تو آپ سے باتیں کر کے آپ کے دل کو خوش کرتا۔ (سبحان اللہ وبحمدہٖ وسبحان اللہ العظیم)

فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلانِ نبوت کا حکم ہوا تو آپ نے فرعون سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اور تیری قوم کے لیے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے وہ فرماتا ہے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا۔ تجھ پر احسان کیا تجھے نعمتوں سے نوازتے ہوئے چار سو برس بیت رہے ہیں اور تو عداوت سے باز نہیں آتا بلکہ میرا مقابلہ کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ) کیا تو میرے ساتھ ایک بات تسلیم کرنے کا عہد نہیں کر لیتا وہ یہ کہ تو اعلان کر دے۔ لا الٰہ الا اللہ! بس اتنی بات کہنے سے میں تیرے تمام گناہ معاف کر دوں گا اور مزید چار سو سال تک تجھے حکمرانی پر فائز رکھوں گا تجھے گوناگوں تحائف سے بہرہ مند کروں گا۔

جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ایک گنبد نما محل میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ اور اس کی دوسری منزل پر کرسی تھی' یہ سنتے ہی فرعون نے کہا یا موسیٰ! مجھے یوم السبت تک غور و فکر کی مہلت دو' آپ نے مہلت دے دی۔ اس نے اس مہلت کے دوران ستر ہزار جادوگر جمع کیے۔ پھر اس سے سات ہزار کو منتخب کیا' خود اپنے محل کے گنبد میں بڑی سج دھج سے بیٹھا سر پر سونے کا تاج جس میں نہایت اعلیٰ قسم کا جواہر ایسے چمک رہا تھا کہ کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے پر اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جادوگر ستر اونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر رسیاں لے آئے اور بھرے میدان میں پھینک دیں۔ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رسیاں تین میل لمبائی' چوڑائی تک پھیلی ہوئی تھیں جب سورج کی تپش تیز ہوئی تو وہ رسیاں اور لکڑیاں حرکت کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے جبکہ آپ سادہ سا جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں عصاء تھا انہیں خوف سا محسوس ہوا اللہ تعالیٰ نے ولا تخف کہہ کر تسلی دی کہ آپ ہی غالب رہیں گے اپنا عصاء پھینکئے آپ نے جیسے ہی عصاء پھینکا وہ اژدھا بن گیا نیزے کی طرح اس کے دانت تھے اس نے اپنا منہ کھولا اور چلتا گیا جس بڑے پتھر پر سے گزرتا وہ خاکستر ہو جاتا اس اژدھا نے جادوگروں کے سحر کو مسخر کر دیا وہ جس طرف پلٹتا اس کے سامنے کوئی چیز محفوظ نہ رہتی کئی لشکری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے پھر اس نے فرعون کے محل کی طرف رخ کیا اس نے [illegible] محل کی مینڈھیر پر رکھا!

فرعون چلانے لگا اے موسیٰ بچائیے بچائیے تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم رب العالمین کی ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لائے۔

لطیفہ عجیبہ باطل کا حملہ ہوسکتا ہے لیکن اس کا تسلط کبھی نہیں ہوتا جیسے کہ جادوگروں نے حملہ تو کیا لیکن ان کا جادو نا کام ہوا گو پہلے بڑا شور مچاتے تھے وہ صرف اور صرف فرعون رہا' جادوگران کے لیے آئے مگر فرعون وہامان خسرانِ مبین میں پڑے اور جادوگروں پر اللہ کا کرم ہوا وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوئے۔ وہ ایک ہی سجدے کے باعث رحمان کی طرف سے جناں کے حقدار ٹھہرے اے ایمان دار تو تو رحمان کے لیے بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے لہٰذا یقین کر لے تجھے ضرور امان نصیب ہوگا اور کامیابی تیرا مقدر ٹھہرے گی۔

بحر محیط میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مقام پر ہمکلامی کا شرف پایا' اور ہر کلام کے بعد آپ کے چہرے پر انوار وتجلیات کا تین دن تک خوب پہرہ رہتا' کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے چوبیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ایماندار کے لیے تین عمل ایسے ہیں اگر وہ انہیں اپنا لے تو جس دروازے سے جنت میں چاہے گا داخل ہوگا۔ پوشیدہ طور پر مقروض کا قرض ادا کرے۔ اپنے قاتل کو معاف کردے' اور نماز فرض کی ادائیگی کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا کرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ (ﷺ)! اگر ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کر لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا بے شک وہ بھی جنتی ہے! پوشیدہ قرض سے مراد ایسا قرض ہے جس کے لیتے دیتے وقت کوئی گواہ نہ ہو۔

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن یا چالیس دن تک رہے جب انہوں نے دریائی مخلوق کو ذکر خدا کرتے پایا تو تین دن تک انہی کی تسبیح پڑھتے رہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب معافی طلب کرتا دیکھتا ہے تو اسے معاف فرما کر اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اسی لیے حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں جو کوئی تمہیں تکلیف دے اسے معاف کردیا کرو اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے گا۔

فضائل ومناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادیوں میں سے تھی ان کے درمیان چوبیس پشتوں کا فاصلہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے بغیر خون کے گوشت کھلا! اللہ تعالیٰ نے ہڈی کھلا دی (جیسے اس کی شان کے لائق ہے)

جب ابلیس جنت سے زمین پر اترا تو وہ کہنے لگا الٰہی! میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر تیار کروں گا اور وہ لشکر عورتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی تخلیق سے اپنا لشکر بنا لے اور میں اپنی مخلوق سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ ٹڈی ہے اور اس کے سینہ پر مرقوم ہے ہم اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سب سے بڑا لشکر ہیں۔

یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کیے

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں علوم وفنون کے حصول کے لیے ایک شہر میں جا کر تحصیل علم میں مصروف ہو گئے اور پھر ہم پر ایسا وقت بھی آیا کہ خرچہ نہ رہا، ہم نے واپسی کا قصد کیا تو ایک یہودی آیا اور اس نے تین تین درہم فی کس ہمیں عنایت کر دیئے جب ختم ہوتے تو وہ از خود آتا اور ہمیں درہم دے کر چلا جاتا، یہ عمل اس نے چالیس مرتبہ کیا جب ہم نے ایسے کثیر خرچ کے بارے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ طلباء پر خرچ سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو طلب علم میں ایسا نہیں دیکھا جیسے آپ لوگ ہیں بعدہ ہم اس سے رخصت ہو کر حج وزیارت کے لیے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے ایک دن میں نے اس یہودی کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے

فرمایا اہل علم پر خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی دولت ابدی سے نوازا ہے۔ میں خواب میں ہی آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا میرے گھر میں سترہ آدمی تھے انہوں نے بھی ایسے خواب دیکھا جیسے کہ میں نے دیکھا تھا جب بیدار ہوئے تو سبھی مسلمان تھے۔

علم اور عقل میں افضل کون؟

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ علم اور عقل کے بارے بحث شروع ہوئی کہ ان میں افضل کون ہے؟ ہر ایک نے مختلف جواب دیا گو بظاہر عقل افضل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لڑکا عالم ہی کیوں نہ ہو اور اسے فتویٰ کی اہلیت بھی ہو مگر مسلمانوں کے لیے اسے امام و قاضی مقرر کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی نابالغ کی طلاق درست ہے؟ بلکہ بہت سے شرعی احکام بھی اس پر نافذ نہیں ہوں گے اس کے برعکس عاقل و بالغ پر تمام احکامِ شرعیہ صحیح ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کا مکلّف ہو اور جو باتیں مذکور ہوئیں ان میں بہت سی باتوں میں علم شرط نہیں ہے نیز علم کو عقل کی ضرورت ہے جبکہ عقل کو علم کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرا مال عقلمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اسے زاہدوں پر صرف کیا جائے گا لوگ اس کے قائل نہیں کہ اسے علماء کے صرف میں لایا جائے۔

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل دو قسم پر ہے ایک وہ جس کے باعث آخرت کے امور کو مقدم سمجھا جاتا ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ زاہدوں کو زیادہ عقلمند تصور کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا مجھے سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے احوال سے آگاہ فرمایئے۔ ارشاد ہوا امت محمدیہ کے لوگ علماء و حکماء ہیں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لیے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہوں۔ میں تو انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے ہی جنت عطا کر دیتا ہوں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تیرے بعد ایسی امت بھیجوں گا کہ اگر انہیں کوئی محبوب ترین چیز مہیا ہو گی تو حمد بجا لائیں گے اور اگر انہیں کوئی نامناسب اور ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ صبر سے کام لیں گے حالانکہ انہیں

علم وعقل نہیں ہوگی۔ عرض کیا! یہ کیسے ممکن ہے! فرمایا میں انہیں عقل وعلم سے بہرہ مند کر دوں گا۔

انتخاب خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا مریم ان اللہ اصطفاک' اے مریم تجھے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرما لیا' بیان کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لیے چن لیا اگرچہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں کھلائی تھی ان کے پاس جنت سے رزق آتا اکثر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت طفلی میں حضرت مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔

حضرت مریم عموماً فرشتوں کی باتیں سن لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر شفا رکھی اور یہ اعزاز اس وقت تک کسی کو نصیب نہ ہوا تھا نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد طہرک سے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم حیض سے مبرا تھیں اور یہ بھی ہے کہ انہیں یہودیوں کے طعن سے پاک فرمایا اور اصطفاک علی نساء العالمین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور تک کی تمام عورتوں سے فضیلت عطا فرمائی۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ تمام جہاں والوں کی عورتوں سے اس بناء پر فضیلت بخشی کہ ان کے سوا کسی اور عورت کے لیے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے بن باپ بیٹا پیدا کیا ہو! ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں چار کو فضیلت حاصل ہے حضرت مریم' حضرت آسیہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ' اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن۔

ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامہ برماوی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت مریم تیرہ سال کی تھیں کہ ان کے بطن اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوہ گر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے 66 سال بعد تک زندہ رہیں وصال کے وقت ان کی عمر ایک سو بارہ سال تھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یشاء اور حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے۔

حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح

ربیع الابرار میں علامہ زمخشری بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نو ماہ کے تھے تو والدہ نے انہیں سکول بھیج دیا معلم نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' آپ نے یہ پڑھ لیا

پھر معلم نے کہا حروف ابجد پڑھو آپ نے فرمایا اس کے معنی کیا ہیں وہ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا الف سے اللہ ب سے بہجت (خوبصورتی) جیم سے جلال اللہ اور دال سے دین خدا ہے اور ہائے ہوز سے مراد ہاویہ جو جہنم کا نام ہے واؤ سے ویل دوزخ' زا سے زفیر جہنمیوں کی خوراک' حطی سے مراد استغفار کرنے والوں کے لیے خطاؤں سے معافی' کلمن سے مراد کلام خدا' غیر مخلوق ہے' سعفص سے مراد صاع بہ صاع یعنی برابر کا بدلہ قرشت سے اجتماع مخلوق کل ہے۔

معلم نے آپ کی والدہ سے عرض کیا اپنے لڑکے کو لے جایئے کیونکہ اسے تو کسی معلم کی ضرورت نہیں۔

مجھے علم نہیں' معلم کا اعتراف

نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپ کو ایک معلم کے پاس لے گئیں۔ اس نے کہا پڑھیے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' آپ نے فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے؟ وہ کہنے لگا مجھے علم نہیں' آپ نے فرمایا اچھا پھر سنئے با سے بہائے خدا' یعنی حسن خداوندی سین سے سنائے خدا یعنی نور خدا' میم سے ملکیت خدا۔

تین نام میزان میں بھاری؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت میں جب میری امت میزان کے پاس جائے گی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کا ترانہ ہوگا جس کے باعث میزان میں اعمال خوب بھاری ہوں گے دوسری امتیں اپنے اپنے نبی سے عرض گزار ہوں گے امت محمدیہ کے موازین کیسے وزنی ہیں انبیاء فرمائیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے تین ناموں سے کی ہے اگر انہیں میزان کے پلے میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کے گناہ دوسرے پلے میں تو پھر بھی امت محمدیہ کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

بچپن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک شہر سے گزر ہوا وہاں لوگوں کو بتوں کے سامنے مانگتے دیکھا' آپ نے دریافت کیا' ان سے کیا مانگ رہے ہو وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیگم کو بچہ ہونے والا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہے ہم لوگ اس کے لیے بتوں سے سکون

واطمینان کی درخواست کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر اس خاتون کو میں ہاتھ لگا دوں تو اسے بچہ ہوگا چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو تم ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا لڑکا ہے! جس کے رخسار پر سیاہ اور پشت پر سفید تل ہے پھر آپ نے فرمایا اے بچے میں تجھے اس خالق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اسے رزق سے نوازا تو جلدی اپنی والدہ کے پیٹ سے باہر آ! چنانچہ لڑکا متولد ہوا بادشاہ نے ایمان لانا چاہا قوم مانع ہوئی مگر وہ ایمان لے آیا اگرچہ قوم نے اسے بیت المقدس سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کہ یہ حضرت مریم کے ساحر میں پھنس گیا ہے۔

وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کے متعلق بتا دیا کرتے' لڑکے اپنے والدین سے اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک مکان میں بند کر دیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کیا اس مکان میں ہیں لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا! اچھا پھر ایسے ہی ہوگا! لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے مسجد اقصیٰ میں شہید کرا دیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا 33 سال کے تھے۔

لقب مقدم نام موخر؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ بن مریم' (۳-۴۵) میں المسیح جو لقب ہے اسے نام سے مقدم ذکر کیا ہے اس کا سبب کیا ہے! عیسیٰ کو کلمہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کلمہ کُن سے پیدا فرمایا' لقب کو مقدم اس لیے کیا کہ جو کلمہ رفعت وشرف پر دلالت کرے اسے مقدم لانے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے صدیق' فاروق رضی اللہ عنہما' آپ کو مسیح اس لیے فرمایا گیا جب آپ متولد ہوئے تو آپ کا جسم نہایت چکنا تھا گویا کہ تیل ملا ہوا تھا۔ بعض نے کہا آپ یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے کسی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے بازو سے چھوا تا کہ شیطان کا ادھر گزر نہ ہو! بعض کہتے ہیں آپ اکثر سیاحت فرمایا کرتے تھے۔ مسیح دجال کو مسیح اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کہ ناک نہیں ہوگی صرف اس کے چہرے میں ناک کی جگہ دو سوراخ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کو وجیہہ فرمایا جس کے معانی ہیں جاہ وحشمت والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کا قائد میں اور جس کی پشت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی ناف سے متولد ہوئے تھے۔ عقائق میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل ہو چکا تھا جس وقت آپ کی والدہ نے وصال فرمایا آپ بے حد غمگین ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا حضرت مریم جنت میں ایک نہایت عمدہ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور فرما رہی ہیں بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے کیونکہ حضرت مریم کا انتقال بحالت روزہ سجدہ میں ہوا۔ (رضی اللہ عنہا)

مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو یہ دعا مانگتے دیکھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد ۔ الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا میں نے دریافت کیا! آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا' جب ہم مقام حجر (مدائن حضرت صالح علیہ السلام کا شہر) پہنچے تو ایک آواز سنائی دی یا اللہ! مجھے حضرت محمد ﷺ کا امتی بنا دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا انس جائیے اور اس آواز کی بابت معلوم کریں کیسی ہے؟ میں پہاڑ کے دامن میں پہنچا مجھے ایک سفید پوش بزرگ نظر آئے جن کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا انس! حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام پیش کرنا اور کہنا آپ کے بھائی الیاس آپ کی ملاقات کے طالب ہیں جب میں نے واپس آ کر عرض کیا تو نبی کریم ﷺ حضرت الیاس کے پاس آئے اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے جبکہ میں کچھ دوری پر بیٹھا رہا۔

پھر آسمان سے کھانا اترا' مجھے بھی آپ اور حضرت الیاس کے ساتھ کھانے کو تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب ہم کھانا کھا چکے تو آسمان سے ایک تخت نما بادل اترا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں نے مخبر صادق نبی غیب داں سے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ کھانا آسمان سے اترا؟ فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس یوم بعد ایک بار لاتے ہیں اور انہیں کھلاتے ہیں نیز سال میں ایک مرتبہ آب زمزم سے بھی انہیں سیراب کرتے ہیں فرمایا حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ہر سال بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں۔

حضرت زاہدہ' سیدنا فاروق اعظم کی کنیز

الزہر الفائح میں مرقوم ہے کہ حضرت زاہدہ' حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز تھیں وہ ایک روز روٹی پکانے کے لیے لکڑیاں لینے باہر نکلی' اسے ایک سوار نظر آیا جس سے زیادہ حسین وجمیل اس نے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت زاہدہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگا' اے زاہدہ جب تجھے حضور ﷺ کی زیارت مقصو ہو تو آپ کی خدمت میں عرض کرنا' یارسول اللہ (ﷺ)! رضوان جنت آپ کو سلام پیش کرتا ہوا بشارت دیتا ہے کہ آپ کی امت کے تین حصے ہوں گے ایک حصہ بلا حساب جنت میں جائے دوسرے سے بآسانی حساب لیا جائے گا اور تیسرا حصہ آپ کی شفاعت سے مستحق جنت بن جائے گا۔

''کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ درج فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت زاہدہ رضی اللہ عنہا لکڑیاں لینے جنگل گئیں جب گٹھا باندھا تو وہ بہت بھاری تھا آپ نے اسے

ایک پتھر پر رکھا تو وہ پتھر تیزی سے دوڑنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دروازے پر لے آیا اس واقعہ کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو پتھر کی آمد ورفت کے نشان موجود تھے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت زاہدہ رضی اللہ عنہا کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرام ووجاہت ہے اس کا اظہار کیا تفصیل کے لیے دیکھئے کشف المحجوب'' (تابش قصوری)

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں حضرت خضر علیہ السلام کا اسم گرامی خضر بن عامیل بن عیص بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم درج کیا ہے جبکہ بلیا بن ملکان مشہور ہے امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کو پوشیدہ نبی بتاتے ہیں۔

علم غیب اور ترک گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا تجھے علم غیب پر اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے مطلع فرمایا انہوں نے جواباً کہا گناہ کے بچنے کے سبب! پھر فرمایا خضر مجھے کوئی اچھی سی بات بتائیے۔ تو انہوں نے عرض کیا خندہ پیشانی سے پیش آنا اور لوگوں کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا اور انہیں نفع پہنچانا' خوشامد سے بچنا' بلا وجہ سفر نہ کرنا' باتوں باتوں میں ہنسنے سے بچنا' گناہ کاروں کو ان کے گناہ کے باعث شرمسار نہ کرنا اور اے کلیم اللہ! اپنی خطاؤں پر ہمیشہ نادم ہونا۔

خضر کی وجہ تسمیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا خضر نام اس لیے خضر مشہور ہوا ہے کہ آپ اگر خشک گھاس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوراً سر سبز ہو جاتی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں علامہ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر جمہور علماء صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں لطائف المنن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارواح اولیاء پر مطلع فرما رکھا ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ زمین وآسمان قائم رہیں گے حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک قرآن

کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام زندہ رہیں گے جب قرآن کریم اٹھا لیا جائے گا یہ وصال فرما جائیں گے (گویا ان کی زندگی قرآن کریم کی مرہون منت ہے: تابش قصوری)

حضرت ابراہیم قیمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرمایا وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال اللہ تعالیٰ کا خصوصی لشکر ہے۔

پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عثمان صیر فینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ میرے قریب سے پانچ کبوتر یہ کہتے ہوئے گزرے' ایک نے کہا وہی ذات اقدس واطہر ہے جس کے پاس ہر قسم کے خزانے ہیں دوسرا بولا وہی ذات اقدس واطہر ہے جس نے اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے انبیاء و مرسلین کو رہنمائی کے لیے بھیجا اور ان تمام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت و برتری عطا فرمائی تیسرا کہنے لگا وہی ذات اقدس واطہر ہے جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو ہدایت سے نوازا چوتھا بولا' وہی حق ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے باقی سب کچھ باطل' پانچواں کہہ رہا تھا۔ غافلو! رب عظیم کی طرف اٹھو! جو بکثرت نعمتوں سے نواز رہا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا' جب ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا کی محبت نکل چکی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی میری ایسے شیخ کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیرا بنا دے۔ میں نے سفر میں قدم رکھا! مگر مجھے منزل کی خبر نہیں تھی کہاں جانا ہے کہاں جا رہا ہوں کہ اچانک ایک بارعب شخص میرے سامنے نمودار ہوا اور آتے ہی اس نے کہا عثمان السلام علیکم! میں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں! اور فرمانے لگے میں ابھی ابھی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا ابو العباس گزشتہ شب عارفین میں سے عثمان نامی شخص جذب کی کیفیت میں تھا کہ آسمان سے آواز آئی عثمان میرے بندے کو مرحبا کہو! اس نے عہد کیا میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کی خدمت میں پیش کردوں گا'

خضر! جائیے اور اسے میرے پاس لے آیئے۔ پھر فرمایا! اے عثمان! حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ میں سیّد العارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرلو! مجھے ابھی خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا اس شخص کا استقبال کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبانی جذب وسلوک کی منزل تک پہنچایا اور جسے خیر کثیر سے نواز دیا پھر مجھے خصوصی خرقہ پہنا کر ایک ماہ تک خلوت خانے میں رکھا مجھے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے خیر کثیر کی عظیم دولت عطا ہوئی۔

حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر' ذوالقرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیرومشیر تھے بعض کا قول ہے ذوالقرنین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان زمانے میں گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے تھے جو تمام دنیا کے حکمران رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام' بخت نصر اور نمرود اور پانچویں اس امت میں سے حضرت امام مہدی ہوں گے جو روئے زمین پر حکمرانی فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز)

حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے حضرت خضر دریاؤں میں دورہ کرتے رہتے ہیں جو ان میں راہ بھول جاتے ہیں یہ رہنمائی فرماتے ہیں اور حضرت الیاس پہاڑوں میں دورہ فرماتے ہیں جو ان میں راہ بھول جائیں یہ ان کی رہنمائی کرتے ہیں دونوں کا کام دن کے وقت ہوتا ہے رات کو وہ یاجوج وماجوج کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یاجوج ماجوج کی خوراک سانپ ہیں اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم فرماتا ہے وہ سانپوں کو جنگلات سے اٹھا کر ان کے پاس جا پھینکتی ہیں اور وہ انہیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کی رسالت ان تک پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا شب معراج میرا ان پر گزر ہوا میں نے ان پر سلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صلاح الارواح میں ہم نے بالتفصیل درج کیا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے بعض نے مرزبان

درج کیا ہے ذوالقرنین اس لیے مشہور ہوا کہ وہ مشرق ومغرب تک حکمران رہا بعض نے کہا وہ دو سو سال تک حکمران رہا اور قرن ایک صدی کو کہتے ہیں قرنین دو صدیاں' اسی بناء پر ذوالقرنین معروف ہوا۔

بعض مفسرین اللہ تعالٰی کے ارشاد تغرب فی عین حمئة یہاں تک کہ وہ جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے وہاں تک پہنچا' حتی اذا بلغ مغرب الشمس (۱۸-۸۶) حتی اذا بلغ مطلع الشمس (۱۸-۹۰) اس سے مراد یہ نہیں کہ اس نے آفتاب کو چھولیا یعنی وہ روئے زمین کے ایسے مقام تک جا پہنچا جہاں زمین کا آغاز اور انجام ہے! جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین سے متصل ہے بلکہ وہ زمین کے نیچے جا رہا ہے حالانکہ ایسے بالکل نہیں' بحری جہاز میں مسافر جب سورج کو دیکھتا ہے تو اسے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب کے طلوع وغروب کا مرکز سمندر ہی ہے (راقم السطور مترجم غفرلہ' عرض گزار ہے یہ منظر میری آنکھوں نے بھی دیکھا جب 1972ء میں پہلی بار حج وزیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو سفینۂ حجاج کے ذریعے سمندری مناظر دیکھے پندرہ دن مسلسل شب وروز سمندری ہواؤں سے لطف اندوز رہا یہ بہت بڑا جہاز تھا اوور لوڈنگ کے باعث تقریباً ساڑھے پانچ ہزار حجاج کرام مرد وزن مع عملہ سوار تھے ہر ایک کے لیے طعام اور خوارک کا انتظام تھا۔ نیز ہر حاجی کے پاس اپنا ذاتی سامان بھی خاصا تھا مگر ہزاروں ٹن وزنی جہاز میں محسوس نہیں ہوتا تھا کہ بوجھ زیادہ ہے جہاز کی چھت پر چڑھ کر جب سمندر کا نظارہ کیا جاتا تو اللہ تعالٰی کی یاد کچھ زیادہ ہو جاتی سورج کے طلوع وغروب کا حسین منظر بھلایا نہیں جاسکتا یوں مغرب کے وقت محسوس ہوتا سورج سمندر میں چھپ رہا ہے طلوع ہوتا دکھائی دیتا تو محسوس ہوتا سمندر سے نکل رہا ہے بس رات کو اس نے سمندر میں ہی چھپ کر چند گھنٹے آرام کیا ہے واللہ غالب علی امرہ' (تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ایک شخص کو یوں مناجات کرتے سنا۔ اے وہ ذات کریم جسے ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی یا ایک سے سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا یعنی بیک وقت ہر ایک بات سننے والے مولیٰ اے وہ ذات سمیع وعلیم! کسی کا رونا تجھے عاجز نہیں کر سکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور رحمت کی مٹھاس

سے بہرہ مند فرما!

میں نے اسے کہا وہ کلمات دوبارہ کہیئے تو اس نے دوسری بار انہی کلمات کو دہراتے ہوئے مزید کہا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے! میں سمجھ گیا یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں پھر انہوں نے مزید کہا جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ' بارش کے قطروں' صحراؤں کی ریت اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

یا اللہ یا رحمٰن کا وظیفہ

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعۃ المبارک کے دن بعد نماز عصر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں دو ایسے آدمی دیکھے جن میں ایک تو عام انسانوں کی طرح تھے اور دوسرے بڑے طویل القامت ان کا چہرہ ہاتھ بھر کشادہ تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگے میں خضر ہوں اور یہ حضرت الیاس ہیں پھر کہنے لگے جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کر کے قبلہ رو ہو کر یا اللہ' یا رحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے یہاں تک آفتاب چھپ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج کرتے ہیں ایک بار آب زمزم پیتے ہیں جو انہیں سال بھر پیاس سے بے نیاز رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک لاکھ تعداد سے زائد ہو چکے تھے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ساٹھ ہزار تھی تیس ہزار مدینہ طیبہ اور تیس ہزار دیگر مقامات میں مقیم تھے اسے امام ذہبی تجرید میں رقم فرماتے ہیں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درج فرماتے ہیں۔

حضرت ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اکابر اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ پھر عشرہ مبشرہ ان کے بعد اہل بدر رضی اللہ عنہم ہیں۔

چار چراغ

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے خواب میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ ہیں اور ان کے اصحاب کے پاس ایک ایک چراغ روشن ہے ایک نبی کو دیکھا جن کے لیے مشرق ومغرب روشن ہیں اور ان کے سر پر چراغ منور ہے اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں چار چار چراغ ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب آیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ یہ خواب سن رہے تھے بولے تو نے یہ روایت کہاں دیکھی حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ خواب میں دیکھا ہے اس پر حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسے توریت میں پڑھا ہے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں 80 صفیں تو میری امت کی ہوں گی۔

جنتی زیادہ یا جہنمی؟

اگر پوچھا جائے کہ لوگ جنت میں زیادہ ہوں گے یا دوزخ میں جانے والوں کی کثرت ہوگی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ھم (۳۸-۲۴) بے شک ان کے سوا جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے وہ کم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا باقی جہنمی! اسے حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ نساء کی تفسیر میں درج فرمایا ہے! (تفصیل کے لیے متن کی طرف رجوع کریں)

وہ اعمال جن کے باعث دوزخ حرام ہو جاتا ہے

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی چیزیں بکثرت ہیں مگر میں یہاں بالکل تھوڑی سی درج کروں گا اور ان میں سے بھی وہ جو بآسانی کی جا سکتی ہوں۔

گناہ معاف!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بندے جو آپس میں محبت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے ملاقات کریں مصافحہ کریں پھر وہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں تو یہ ہو نہیں سکتا ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف نہ فرمادے (رواہ ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ)

بخاری شریف میں ہے کہ جس شخص نے جہاد میں قدم رکھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام ٹھہرادیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز ظہر پڑھنے سے قبل اور بعد چار چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرمادیتا ہے۔

نیز فرمایا جو شخص بعد از زوال آفتاب چار رکعت عمدہ قرأت و رکوع اور سجدے سے بجالاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ساری رات اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے بعد از زوال آفتاب چار رکعتیں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے مال و اولاد دین دنیا کو محفوظ فرمادیتا ہے۔

سید عالم ﷺ فرماتے ہیں میرے جس امتی نے عصر سے قبل چار رکعت ادا کیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار بن گیا۔

عوارف المعارف میں ہے کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض کی قرأت کرے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے جو نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخ نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور کسی سے سوا اچھی بات کے کچھ نہ کہے۔ پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرمادیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مقدار میں ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی! حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہو۔

نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے پوشیدہ رکھے گا! (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اور اس کے درمیان سات خندق حائل کر دیتا ہے۔ جب کہ ایک خندق کا فاصلہ ایسے ہوگا جیسے زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

طبقات الاتقیاء میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غروب آفتاب کے وقت دریا کے کنارے با آواز بلند تکبیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دریا کے ہر قطرہ پر دس نیکیاں عطا فرماتا ہے دس گناہ محو کر دیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (کتاب الذریعہ لابن عماد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کی تعظیم کے لیے کوئی کپڑا وغیرہ اس نیت سے بچھائے کہ اسے مٹی نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بچا لے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکثرت اپنے بھائی بنالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم و کرم والا ہے اور اپنے بندے سے اس بناء پر حیاء فرمائے گا کہ اسے اس کے بھائیوں کے درمیان شرمسار کرے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ دستر خوان پر دیر تک بیٹھو یہی وہ ساعت ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتی (یعنی عمر میں اضافہ ہوتا ہے) نیز فرمایا بھائیوں کے ساتھ ملکر کھانا کھانے میں شفا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الٰہ الا اللہ العلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صبح کے وقت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہا فرما دیتا ہے۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی بندہ عرض کرتا ہے اے وہ ذات کریم جو اپنے بندوں کو آزاد کرنے والی، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے

سوا کوئی رہائی اور آزادی دینے والا نہیں! لہٰذا تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو آزاد فرما دیا۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ ایک بار رکوع میں کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ بدن کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے جب دوسری بار کہتا ہے تو دوسرا تہائی حصہ آزاد جب تیسری بار کہتا ہے تو تمام جسم کو آزادی عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ عزت و فضیلت عطا فرمائے اور وہ اس کا حق نہ پہچانے تو وہ اس سے چھین لیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ کھانے کا برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ برتن بھی اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتا ہے الٰہی اسے دوزخ سے آزاد رکھ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا کیونکہ خالی برتن کو شیطان چاٹتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانے والے برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیتا ہے اسی طرح انگلیوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت محبوب ہے کہ دستر خوان پر کسی مسلمان غلام' بی بی اور بچوں کے ساتھ بیٹھے اور سبھی ملکر کھائیں جب تک وہ دستر خوان پر رہیں گے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ رحمت مبذول رکھے گا۔

حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے وہ نظر پھیرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس مسلمان کی تمہارے دل میں محبت ہو اسے آگاہ نہ کرتا ہو ایسے ہی ہے جیسے خیانت کا مرتکب ہوا۔

سب سے عاجز اور غریب آدمی وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت نہ کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا دل تو چوپایوں کی طرح ہیں جو ان سے الفت و محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔

حضور سیّد عالم ﷺ کے سامنے جب کھانا آتا تو آپ فرمایا کرتے اے وسیع مغفرت والے' بخشش فرما۔

نبی کریم ﷺ بہت گرم کھانے کو ناپسند فرماتے اور ارشاد ہوتا کھانا ٹھنڈا کھایا کرو گرم کھانے میں برکت نہیں! ٹھنڈا کھانا دوا بھی ہے اور غذا بھی!

حضور سیّد عالم ﷺ نے فرمایا کھانے پر پھونکیں مارنا برکات کو اڑانا ہے۔

لطیفہ

سید عالم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ سے ایک اونٹنی اور اور ایک بکری کا طالب ہوں تا کہ میرا سفر آسان ہو اور بکری سے دودھ حاصل کروں آپ نے فرمایا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا سے بھی گیا گزرا ہے۔

عرض کیا بڑھیا کا قصہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر نکلے تو چاند چھپ گیا پوچھا یہ کیا ہوا! علماء نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم اس وقت تک باہر نہیں نکلو گے جب تک اپنے ساتھ میرا جسم پاک نہ لے جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کی کون نشاندہی کرے گا لوگوں نے کہا ان کی قبر کا علم سوائے ایک بڑھیا کے کسی اور کو نہیں ہے آپ اس بڑھیا کے ہاں پہنچے اور قبر کا نشان پوچھا تو بڑھیا نے کہا جب تک مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کرتے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار شریف کا پتہ نہیں دیتی۔ چنانچہ آپ نے باذن ربی وعدہ فرمایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کر دی (حضور نے اس شخص سے کہا اونٹنی اور بکری کا سوال تو معمولی ہے تو اس بڑھیا سے بھی عاجز ہے مجھ سے تم جنت وغیرہ بھی طلب کرتے دلا دیتا)

علم سے دوسروں پر شرف حاصل ہوتا ہے جیسے بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار اقدس کا علم تھا تو اسے تمام مصریوں پر یوں شرف حاصل ہوا کہ جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جوار میں ہو گی۔

برکات علم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی غرض سے علم دین حاصل کرتا ہے وہ اس دنیا سے نہیں نکلے گا، مگر اس کا علم غالب آ جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جائے گا۔

نبی کریم ﷺ فرمایا [illegible] دین [illegible] رکھنے اور رات کے قیام کرنے کی مثل ہے۔

حضور سیّد عالم ﷺ فرماتے ہیں علم دین کا کوئی بھی شعبہ سیکھنا کوہ ابوقبیس کے برابر سونا ہو جانے سے بہتر ہے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں علم کی قوت سے پلصراط سے گزرنے میں سہولت ہوگی (امام رازی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد و عورت کے لیے دعائے مغفرت کرنا' اس کے نامہ اعمال پر پوری امت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنے مولیٰ کی اطاعت پر کمربستہ ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات کو قربان کر دیتا ہے جس کے باعث اس کا مقام جنت ہے۔

جو اپنے مولیٰ کی نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی رسی کو ڈھیلا کر دیتا ہے (تا کہ اس کا کوئی عذر نہ رہے) پھر وہ شیطان و نفس کا تابع مہمل بن کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔

حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تمہاری کیا طلب ہے وہ بولے جو اور کھجوریں!

حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے انہیں کھلایا کہ وہ خوش ہو گئے جب یہ خبر نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے مسلمان بھائی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احسان کرتا ہے اور وہ اس سے کوئی شکرانہ وغیرہ کا طالب نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی تمام عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنت الخلد مرحمت فرماتا اور ایسے مقام سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جسے فنا نہیں یعنی جنت سے! مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک رضی اللہ عنہ کا مالک کا ذکر میں تہذیب اسماء واللغات میں نہیں دیکھ پایا البتہ حضرت براء ابن عذاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ دیکھا ہے ان سے پانچ صد احادیث مروی ہیں وہ صحابی اور صحابی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں۔

یاربّ الارباب

حضرت ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں کہ جب بندہ یاربّ

الارباب پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں طلب کر عطا ہوگا۔

لہٰذا اس حدیث کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے یاربّ الارب ہمیں اپنی خوشنودی کے صدقے اپنے حبیب کی رضا کے مطابق شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما' حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس کاوش کو شرف قبول سے نواز اور ہمیں اپنی رحمت وبرکات سے بہرہ مند فرما' اپنے محبوب کی محبت اور اطاعت نصیب فرما' میری اس حقیری کوشش کو امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے بارياب بنا' اپنے گھر کا حج اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہیشگی عنایت فرما' قارئین کی نیک خواہشات کو پایہ تکمیل سے نواز اور جنت میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے زمرہ میں شامل فرما' آمین (تابش قصوری)

جنت کے احوال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض (۳-۱۳۳) ایمان والو! اپنے ربّ کی مغفرت کو جلد حاصل کرو اور جنت کو بھی جس کا عرض زمین وآسمانوں کے برابر ہے

یعنی فرمانبرداری' تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے مغفرت حاصل کرو! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تمام آسمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ جنت کا عرض بنے گا۔

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی تو اسے حکم دیا گیا کھل جا اس نے عرض کیا کہاں تک؟ حکم ہوا ایک لاکھ سال کی مسافت پر پھر ارشاد فرمایا کھل جا عرض کیا کس قدر؟ فرمایا میری رحمت کی مقدار سے بھی زیادہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث ہمیشہ وسیع وکشادہ ہوتی رہے گی' اس کا کہیں اختتام نہیں جیسے ربّ کی رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ناصر الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قل لو کان البحر مداداً لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی (۱۸-۱۰۹) کے متعلق دیکھا ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لیے سیاہی بن جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے مخصوص فرمایا ہے تو سمندر ختم ہو جائیں گے مگر ایمانداروں کا ثواب مکمل تحریر نہیں ہو سکے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جنت اس تیزی سے وسیع وکشادہ ہوتی رہتی ہے جیسے کمان سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔

موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں سے نکالا گیا تو ان کے بھائیوں نے مار پیٹ شروع کر دی فرشتوں نے عرض کیا الٰہی! یہ بلا سبب یوسف کو مارتے ہیں ارشاد ہوا یہ مار ملک مصر کی سلطنت اور خزانوں کے مقابل بہت کم ہے۔

اسی طرح جب ایماندار سکرات موت کی تلخی برداشت کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یا اللہ تیرا بندہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تکلیف جنت کی نعمتوں کی نسبت بہت کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ مقام صدق میں میرے اولیاء کو لائیں۔ انہیں اپنے اپنے جنتی مقام سے بارگاہِ الٰہیہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ لوگ کیا چاہتے ہیں عرض گزار ہوں گے تیرے دیدار کے طالب ہیں تیرے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے شادکام ہونا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے سر اٹھائیں اور اپنے حبیب کی زیارت سے لطف اندوز ہوں نیز ارشاد ہوگا

اے گروہ اولیاء! میں ربّ الارباب ہوں جب تم روئے کریم کا مشاہدہ کرو تو سجدے میں چلے جانا' بعدہ حکم ہوگا اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو! یہ مشقت کا گھر نہیں! تم میرے دوست ہوں۔ یہ میری جنت ہے پھر ان کے لیے دسترخوان سجایا جائے گا غلماں خدمت کے لیے کمربستہ ہوں گے اولیاء کرام کھاتے اور اپنے محبوب ربّ کی زیارت سے مشرف ہوتے جائیں گے۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے مولیٰ و مالک تیرا قرآن کریم میں ہمارے ساتھ عہد تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے۔ ارشاد ہوگا اے علی' میرے ولی تو نے سچ کہا مطمئن رہئے اور سکون واطمینان سے میری نعمتوں سے محظوظ ہو جایئے اور شرابا طہوراً سے لذت حاصل کریں پھر پیالے از خود ان کے منہ سے لگیں گے۔

پھر ارشاد ہوگا! میرے اولیاء مزید طلب کرو! وہ عرض گزار ہوں گے ہم لحن داؤدی سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا حکم ہوگا اور وہ پڑھنا شروع کریں گے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقابلین (۴۴-۵۱تا۵۳) یقیناً متقین جنت کے چشموں پر امن وسکون کے ساتھ روح پرور مقام پر قیام پذیر اور نہایت عمدہ' خوبصورت ریشمی ملبوسات سے مرصع ہوں گے۔ یہ آیت کریمہ سنتے ہی وجد وطرب میں آ کر پرواز کرنے لگیں گے اور دو سو سال تک محو پرواز رہیں گے۔

نیز ارشاد ہوگا کیا تم میری باتیں مجھ سے سننے کے خواہش مند ہو وہ عرض گزار ہوں گے! کیوں نہیں ضرور کرم فرمایئے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ انا الرحمن الرحیم' الرحمن علم القرآن یہ سنتے ہی ایک ہزار سال تک ملکوت میں حیران وششدر رہیں گے آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۃ الرحمٰن عروس قرآن ہے۔

جنتی عورتیں اور ان کی عمر

اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کو باکرہ کی حیثیت عطا فرمائے گا وہ اپنے شوہروں کی شیدا ہوں گی ان تمام کی عمر 33 سال ہوگی جنتی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت عمر تھی قد وقامت حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ہوگا یعنی طول ساٹھ اور عرض سات ہاتھ' حسن وجمال حضرت یوسف علیہ السلام سا! اور اخلاق میں صاحب خلق عظیم نبی کریم ﷺ کے مظہر ہوں گے آواز حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ہوگی' جنتی عورتیں سفید مروارید کے بالا خانوں سے اتر کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوں گی جنتی لوگ مشک وعنبر کے میدان میں سنہری کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے مردوں اور عورتوں کے درمیان نورانی حجاب ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک جنتی کو حوصلہ افزائی کے لیے خود سلام سے نوازے گا اور اسی طرح عورتوں کی بھی دلجمعی فرمائے گا اور انہیں حکم ہوگا میرے محبوبوں اور اولیاء کا خیر مقدم کرو' ان کی خدمت انجام دو۔ پھر اللہ تعالیٰ مہمانی فرمائے گا فرشتوں کو ارشاد ہوگا نغمات توحید ورسالت کے لیے حورعین کو لاؤ تاکہ ان کی پرکشش آواز اور نغمہ سرائی کی لے سے خوب وجد وطرب سے شاد کام ہوں جب اس کیفیت سے

لطف اندوز ہو کر اپنی اصلی حالت پر آئیں گے تو عرض گزار ہوں گے:

اے ہمارے رب ہماری گزارش ہے کہ ان (حضرت داؤد علیہ السلام) سے ہمیں اپنا کلام سنوائیں حکم ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام پھر سنایئے وہ منبر پر زبور پڑھیں گے لوگ مستی کے عالم میں وجد کناں ہوں گے جب ہوش میں آئیں گے تو فرمایا جائے گا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنئے! پھر نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا آیئے منبر پر جلوہ فرمایئے اور سورۂ طٰہٰ ویٰس کی تلاوت سے محظوظ فرمایئے۔

سید عالم ﷺ اس شان سے تلاوت فرمائیں گے کہ آپ کی آواز سرور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے ستر گناہ بڑھ کر ہوگی لوگ سنتے ہی جھومنے لگیں گے کرسیاں بھی حرکت کرتی ہوں گی جب پھر سکون وقرار میں آئیں گے تو ارشاد ہوگا اس سے بھی زیادہ پر کشش آواز میں کلام سماعت کرنا چاہتے ہیں؟ عرض گزار ہوں گے ہمارے خالق و مالک ہمیں ضرور سنوائیں تو اللہ تعالیٰ از خود سورۂ انعام کی تلاوت سے نوازنا شروع کرے گا جیسے اس کی شان کے لائق ہے لوگ مستی کے عالم میں ہوں گے جنتی درخت' محلات اور ہر چیز وجد کناں ہوگی عرش ہلنے لگے گا میرے بندو! بتاؤ میں کون ہوں! سبھی بیک زبان پکار اٹھیں گے الٰہی تو ہمارا رب ہے' ارشاد ہوگا! میں سلام اور تم مسلمان ہو! پھر ہر ایک کو اپنی اپنی منزل کی طرف جانے کا حکم ہوگا اور جنتی سواریاں حاضر ہوں گی ہر ایک اپنے اپنے مقام و مسکن کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جائیں گے۔

آٹھ جنتیں؟

(1) پہلی جنت دار الجلال سفید مروارید سے تیار شدہ (2) دوسری جنت دار السلام یاقوت سرخ سے تیار شدہ (3) تیسری جنت' جنت الماویٰ سبز زبرجد سے بنائی گئی (4) جنت الخلد مرجان زرد سے بنائی گئی (5) جنت النعیم سفید چاندی سے تیار (6) جنت الفردوس' سرخ سونے کی بنی ہوئی (7) جنت عدن سفید موتیوں سے تیار شدہ (8) جنت دار القرار' مرجان سے بنی ہوئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جنت کے محلات آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور اس میں نہریں بھی اتنی ہی ہیں جب کہ ایک نہر' نہر رحمت ہے جو تمام جنتوں کو سیراب کرتی ہے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں جنتیوں کو علماء کرام کی ایسے ہی ضرورت پڑے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی ہے! اس لیے کہ انہیں ہر جمعۃ المبارک میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا لوگو! مجھ سے جو چاہو طلب کرو جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے ان سے دریافت کریں گے ہمیں آگاہ فرمایئے ہم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کرام مطلع فرمائیں گے فلاں فلاں چیز اپنے رب سے طلب کرو!

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء کرام جنت کی چابی اور انبیاء کرام کے خلفاء ہیں آپ فرماتے ہیں ان کا علم جنت کی چابی اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں چابی ہے تو اسی علم دین حاصل ہوگا!

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے اہل علم روزانہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے موتیوں' جواہر' یاقوت' سونے اور چاندی کے مرصع منبروں پر بیٹھ کر تلاوت قران کریم میں مصروف ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں حاملین قرآن وہ ہیں جنہیں قرآن کریم کے مطالب و معانی یاد ہوں اسے امام رازی نے اپنی تفسیر میں رقم فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ایک روایت میں مشرق و مغرب کے فاصلہ کا ذکر آیا ہے۔

بخاری شریف میں ان کا درمیانی فاصلہ بتاتے ہوئے درج ہے جیسے مکہ مکرمہ اور بصرہ کا ہے ایک اور کتاب میں چالیس میل کا: کر بھی آیا ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے بعض دروازوں کی درمیانی مسافت ایسے ہی ہو! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

برکات وضو

ترمذی شریف میں ہے جو شخص بعد از وضو یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے لیے جنت کے

آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (اب اس کی مرضی جس سے چاہے داخل ہو) کلمات یہ ہیں
اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان سيدنا محمداً عبده ورسوله
اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين سبحانك اللهم وبحمدك
اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليه ۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کے ربّ نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی تیار کی ہے جس میں مشک کے پہاڑ ہیں جمعہ کے دن نور کے منبروں پر انبیاء ومرسلین جلوہ افروز ہوں گے سنہری کرسیوں پر صدیقین بیٹھیں گے وہ وادی انبیاء ومرسلین اور صدیقین سے بھر جائے گی وہ منبر یاقوت وزبرجد سے منقش ہوں گے پھر بالا خانوں سے لوگ اتریں گے اور مشک کے پہاڑوں کے دامن میں جمع ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور حمد وثنائے خداوندی بجالائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری کیا آرزو ہے وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی! ہم تیری رضا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا ہی نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے اب میں تجھے اپنی طرف سے مزید اکرام واعزاز سے نوازتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حجاب زیارت سے مشرف ہوں گے اس بناء پر انہیں جمعہ کا دن محبوب ترین ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت کی زیادہ سے زیادہ طلب کرو، جہنم سے بچنے کی بکثرت دعا مانگا کرو۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو شخص یہ دعا اللهم انى اسئلك الجنة التى ظلها عرشك ونورها وجهك وحشرها رحمتك سات بار شب وروز پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت سے نوازے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں سے 80 صفیں میری امت کی ہوں گی جب کہ چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے تم لوگ جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے بلکہ اہل جنت

میں آدھے تم بلکہ نصف ثانی میں بھی تمہارا حصہ ہوگا۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کی نظیر بخاری شریف میں بھی ملتی ہے برماوی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری میں ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیک وقت کیوں نہ فرمایا کہ اہل جنت میں تم نصف ہو جواب میں لکھتے ہیں کہ اس انداز میں سننے والوں کے دل میں قدر و منزلت بڑھتی ہے اور ان کے اعزاز و اکرام میں اضافہ ہوتا ہے یہ ایک قسم کا مبالغہ ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنے میں اسے اور لطف حاصل ہوتا ہے اس کے دل میں فرحت وانبساط بڑھتا ہے اس بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے شکر کی تجدید کا موقع ملتا ہے۔

بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بشارت سنتے ہی نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلا حساب و کتاب بخشنے کے بعد جنت میں بلا مشقت داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ زیادہ کی طلب فرماتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا میں نے زیادہ کی تمنا کی ہے وہ عطاء فرمائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ زیادہ بخشش کا وعدہ لے لیتے تو آپ نے فرمایا ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید جائیں گے۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے تین بار لوگوں کو اٹھائے گا اور جنت میں داخل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کچھ اور زیادہ فرمایئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلائے! عمر! رہنے دو! یہی کافی ہے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پکارے! صدیق (رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے ربّ کے فضل و کرم سے زیادہ کرنے دو گویا کہ۔

تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمارا کام ہو جائے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہمارے ربّ کے یدِ قدرت میں تو ایک ہی مرتبہ تمام مخلوق سما سکتی ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حسین خواب

کتاب الحقائق میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر تھے آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وہاں حاضر ہوئے دیکھا صدیق اکبر خواب کی حالت میں باتیں کر رہے ہیں انہوں نے جگا دیا، آپ نے فرمایا! یا عمر! آپ نے میری پرسکون نیند منقطع کر دی اس وقت میں عرش اعظم کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محو گفتگو تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے امت کے لیے بخشش طلب فرما رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے ربّ کو مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی! میرے حبیب! آپ نے جو مانگا میں نے عطا کیا یہ کلمہ دو بار فرمایا تھا کہ عمر تو نے مجھے جگا دیا، پس مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے کس قدر عطا فرمایا ہے روضہ مقدسہ سے آواز آئی مجھے سب کچھ عطا فرمایا گیا ہے۔

اسم اعظم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمایئے اس پر ان کے پاس وحی آئی اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر تم میری مقبولیت کے طالب ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھئے۔ یا علام السرائر یا مقلب القلوب یا نور النور یا دائم کل شي یزول غیرك یا حي یا قیوم کل حي یموت سواك۔

بعض عارفین نے اسم اعظم اسے قرار دیا ہے۔ اللھم انت الذی لا الہ الا انت یا ذا المعارج اسئلك بسم اللہ الرحمن الرحیم ویا انزلته فی لیلة القدر ان تجعل لی من امری فرجاً ومخرجاً واسئلك ان تصلی وتسلیم علی سیدنا محمد ہ ان تغفرلی خطیئتی وا تقبل توبتی یا ارحم الراحمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ 'غنیۃ' میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں بس اتنا سا فرق ہے جیسے آنکھ میں

سفیدی اور سیاہی کا قربت کے لحاظ سے۔

شمس المعارف میں ہے جب بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے جنت پکارتی ہے لبیک و سعد یک الٰہی اسے میرے پاس بھیج دینا۔

کتاب البرکۃ میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلائیں دور کرتا ہے جن میں ادنیٰ جذام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہے۔

کتاب البرکۃ میں ہی مذکور ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہر مرض کی شفا، ہر دکھ کا مداوا، ہر قسم کے فقر سے نجات، دوزخ سے آڑ، دھنسنے اور مسخ ہونے سے امان بنایا ہے جب تک وہ اسے پڑھتے رہیں گے نیز جس کے آغاز میں اسے پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار رہا کہ مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمائیے ایک رات میں نے ستاروں سے آسمان پر مکتوب پایا یاحی یا قیوم یا ذاالجلال و الاکرام یا بدیع السمٰوات و الارض اور ساتھ ہی ہاتف غیبی نے ندا کی یہی اسم اعظم ہے۔

حضرت غالب قطعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ دس سال تک اسم اعظم کے حصول کی درخواست کرتا رہا۔ الٰہی مجھے وہ اسم معلیٰ عطا فرمائیے جس کے وسیلے سے دعا قبول ہو اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی التجا کروں پوری ہو پھر تین راتیں مسلسل کوئی ملک مجھے کہتا یہ پڑھتے رہا کرو یا فارج الھم یا کاشف الغم یا صادق الوعد یا موفیا بالعھد یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں کسی نے عرض کیا، ہمیں ایسے کلمات عنایت فرمائیے جن کے توسل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہو! آپ نے فرمایا یہ پڑھا کریں اللھم انی اسئلك باسمك الاعلیٰ الا عزا لا جل الاکرم۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اذان سن کر ان کلمات کو پڑھا کرے اسے اللہ

تعالیٰ بلا حساب وکتاب جنت عطا فرمائے گا۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک له کل شیء هالك الا وجهه اللهم انت الذی سنت علی بهده الشهادة وما شهدت بها الالك ولا یتقبها غیرك منی فاجعلها قربته عندك وحجاباً من نارك وغفرلی ولو الدی ولکل مومن ومومنة برحمتك یا ارحم الراحمین انك علی کل شیء قدیر۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب نزہۃ المجالس کو اس لیے ان کلمات پر مکمل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا آخری کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کریمی سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اسی کلمہ پر فرمائے گا اس بناء پر کہ وہ خود فرماتا ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان (۵۵-۶۰) نیکی کا بدلہ نیک ہے۔

حضرت علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر میں اپنی توحید ومعرفت کا انعام کرتا ہوں اس کی جزا جنت ہے اسے میں اپنی رحمت سے اپنے مقام خاص خطیرہ قدس میں شیریں چشموں سے نوازوں گا نیز فرمایا جب کوئی بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو اس کے منہ سے ایک ایسا نور نکلتا ہے جو ایک ستون کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میرے عرش کے پاس جا وہ عرض گزار ہوتا ہے مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تو میرے پڑھنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا میں تیری بارگاہ میں ہی کھڑا رہوں گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنے جلال واکرام کی قسم سن! میں نے تو اسے اسی وقت بخش دیا تھا جب وہ کلمے کو اپنی زبان پر لانے کا قصد کر رہا تھا۔

حضرت خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے پیاس سے قریب المرگ پایا! تو عرض کیا الٰہی تیری نہروں کا زمین پر شمار نہیں تیرے سمندر اکناف واطراف میں بہہ رہے ہیں اور تیرا یہ بندہ پیاس سے جان بلب ہے؟ اتنے میں اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا

اے خواص! اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی ذات عزواکرم کی قسم اگر مجھے مشارق ومغارب بھی پلا دیئے جائیں تب بھی میری پیاس نہیں بجھے گی میری پیاس تو شربت دیدار خداوندی سے ہی بجھ سکتی ہے۔

ہفت دریا گر بنوشم تر نگردد کامِ ما
تشنۂ دیدار را جز شربتِ دیدار نیست

(مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر لینا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اس کا ہر مجلس میں آخری کلمہ ہو سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين' والحمد لله رب العالمين ۔

قال مولفه رحمه الله تعالىٰ تم هذا الكتاب بحمدا لله تعالىٰ وعونه وحسن توفيقه والحمد لله وحدهٗ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً دائماً ابداً لا ينقطع عدد ما كان وعدد ما يكون وعدد ما هو كائن في علم الله ورضى الله عن اصحاب رسول الله اجمعين والحمد لله رب العالمين' آمين ۔

"الحمد للہ تعالیٰ' زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس' مکمل ہوا یہ سب اسی کا کرم و فضل اور خاص عنایت ہے' اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت کا نتیجہ ہے' نیز حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرامت کا ثمر ہے کہ یہ ناچیز اس مقبول خاص و عام کتاب کو اُردو کا لباس پہنانے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا' دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانان عالم کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے"۔

فقط

قارئین سے دعا کا طالب

محمد منشا تابش قصوری

خطیب' جامع مسجد ظفریہ

امام مسجد' مسجد حیات النبی مزار بابا گاماحیات

مریدکے ضلع شیخوپورہ (پاکستان)